جلد ثانی

المعلم

الترجمة

صحیح مسلم

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

بس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کتاب الصلوٰۃ

کتاب نماز کے بیان مین ف نماز تمام عبادات مین ایمان کے بعد مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے اور بدون طہارت نماز درست نہین ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکھا قیامت مین سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز اچھی نکلی تو اور اعمال کا حساب بھی آسانی سے ہوجاویگا اور جو نماز ہی مین فتور نکلا تو بسم اللہ ہی غلط پھر اور اعمال کا کیا ٹھکانا اس لیے مومن کو چاہیے کہ نماز کا بہت خیال رکھے وقت پر پڑھے ناغہ نکرے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑھے اور حتی المقدور نماز سے پہلے اون کامون سے فارغ ہوجاوے جو دل لگنے مین خلل ڈالتے ہین جیسے کھانا پینا پیشاب پاخانہ وغیرہ آخرت مین جو نماز کے فوائد ہین وہ تو حدیثون سے معلوم ہوتے ہین پر دنیا مین بھی نماز سے بڑے فائدے ہین۔ ایک تو یہ کہ انسان کو بچپنے سے پابندی اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلے اور مفید صفت ہے دوسری یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست رکھتا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے تیسری یہ کہ نماز مین جو قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب حرکات مین جنسے بدن کے جوڑون مین طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے اوسکو رفع کرتے ہین چوتھی یہ کہ نماز سے شکرگذاری اور اخلاص کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتون کا شکر نہ کریگا اور لوگون کے احسان کب مانیگا پانچوین یہ کہ نماز روکتی ہے بہت سی گناہون سے اکثر آدمی کے خیال مین آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کر بیٹھے پر جب نماز کا دہیان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہوجاویگی تو وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے چھٹی یہ کہ نماز باعث ہی تصفیہ قلب اور ازدیاد قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اوسکو حاصل نہین ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہین ہوتی اوسوقت تک فکر سلیم نہین ہوسکتی۔ واللہ اعلم

باب بدء الاذان

اذان کیونکر شروع ہوئی اوس کا بیان عن عبد اللہ بن

عن ابن عمر انہ قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ ولیس ینادی
بھا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضہم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاریٰ وقال
بعضہم قرنا مثل قرن الیہود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ میں
آئے تو جمع ہو کر نماز وقت پر پڑھ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا ایک روز انہوں نے اس باب میں گفتگو
کی بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنا لو نصاریٰ کی طرح (ناقوس دو لکڑیوں کا ہوتا ہے اون کے مارنے سے
آواز ہوتی ہے اگلے زمانے میں نصاریٰ گھنٹے کے بدلے اوس سے کام لیتے) بعضوں نے کہا ایک نرسنگا
کیوں نہیں لیتے یہود کی طرح حضرت عمر نے کہا ایک آدمی کو کیوں نہیں مقرر کرتے وہ پکار دیا کرے لوگوں
کو نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے **ف**
تو حضرت عمر کی صلاح آپ نے قبول کی اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت
ہوتا ہے کہ دین کے کاموں میں مشورہ کرنا بہتر ہے اور یہ مشورہ آپ پر واجب تھا یا مستحب اس میں اختلاف
ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ واجب نہ تھا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وشاورہم فی الامر اور یہ جو آپ نے بلال سے فرمایا
اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے یہ پکارنا اذان شرعی کی صورت پر نہ تھا بلکہ اذان شرعی اوس کے
بعد قرار پائی عبداللہ بن زید کے خواب سے اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اذان کھڑے ہو کر دینا چاہیے اور بیٹھ کر
اکثر علماء کے نزدیک درست نہیں نووی نے کہا ہمارے علماء کے نزدیک کھڑا ہونا اذان میں سنت ہے اور
بیٹھ کر بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے **باب** الامر بشفع الاذان وایتار الاقامۃ الا کلمۃ الاقامۃ فانہا مثناۃ اذان
کے کلموں کو دو دو بار کہنا اور اقامت کے کلموں کو ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوٰۃ کے **عن** انس قال امر
بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ زاد یحیی فی حدیثہ عن ابن علیۃ فحدثت بہ ایوب
فقال الا الاقامۃ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان کے لفظ دو دو بار کہنے کا اور اقامت
کے لفظ ایک ایک بار کہنے کا ایوب نے کہا سوا قد قامت الصلوٰۃ کے (وہ دو بار کہے) **ف** نووی نے
کہا ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور امام
مالک کے نزدیک دس کلمے ہیں قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک بار ہے اور شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے اور ایک قول

یہی ہے کہ اول اور آخر میں اللہ اکبر ایک ایک بار کہے اس صورت میں آٹھ ہی کلمے ہوں گے اور ابوحنیفہ کے
نزدیک تکبیر میں سترہ کلمے ہیں تو ہر ایک کلمے کو دو دو بار کہے یہ مذہب شافعی ہے ف خطابی نے کہا جمہور علماء کا
عمل حرمین اور حجاز اور شام اور یمن اور مصر اور مغرب میں یہی ہے کہ اقامت کے کلموں کو ایک ایک بار کہنا چاہیے
مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہے اور مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ بھی ایکبار کہے اور اللہ اکبر بھی اگرچہ
دو بار کہا جاتا ہے پر وہ مثل ایک بار کے ہے اس لیے کہ اذان میں چار بار کہا جاتا ہے اس لیے مستحب ہے کہ اللہ اکبر
دو بار ایک ہی سانس میں کہے (نووی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا وَقْتَ
الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ
الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے صحابہ نے ذکر کیا کہ نماز کا وقت بتلانے کے لیے
کوئی چیز چاہیے بعضوں نے کہا آگ روشن کرنا چاہیے (نماز کے وقت پر تا اسکو دیکھکر لوگ پہچان لیں) یا
ایک ناقوس بجانا چاہیے پھر بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایکبار کہنے کا عَنْ
خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ
اَنَّهٗ قَالَ اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ
الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک
ایک بار ف اس لیے کہ اذان خبر کرنے کے لیے ہے تو دو دو بار کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن لیویں اور اقامت
میں اسکی حاجت نہیں باب صِفَةِ الْاَذَانِ اذان کیونکر کہے عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهٗ هٰذَا الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى
الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحَاقُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابومحذورہ (انکا نام سمرہ یا اوس
یا جابر یا سلمان بن سمرہ ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی اللہ اکبر
اللہ اکبر ف نووی نے کہا صحیح مسلم کے اکثر نسخوں میں یوں ہے کہ اللہ اکبر دو بار اور اور کتابوں میں اللہ
اکبر چار بار ہے قاضی عیاض نے کہا مسلم کی بھی بعضے نسخوں میں اللہ اکبر چار بار ہے ف اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ پھر دوبارہ کہے اشہد ان لا

الٓہ الا اللہ دو بار اشھد ان محمد ارسول اللہ دو بار ف اسکو ترجیع کہتے ہین یعنے شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہنا پہر دو دو بار پکار کہنا یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک ترجیع جائز نہین کیونکہ عبد اللہ بن زید کی حدیث مین ترجیع نہین ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ ابو محذورہ کی حدیث صحیح ہے اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے دوسری یہ کہ ابومحذورہ کی روایت سنہ ہجری کی ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اس سے پہلے کی ہے تو عمل پچھلی روایت پر اولی ہے خصوصا جب اہل مکہ اور مدینہ اور جمہور علما کا عمل اسی پر ہو (نووی) ف پہر حی علی الصلوۃ دو بار حی علے الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٓہ الا اللہ ف اور فجر کی اذان مین حی علے الفلاح کے بعد دو بار الصلوۃ خیر من النوم کہے اسکو تثویب کہتے ہین اور سوا فجر کے اور اذانون مین اسکا کہنا ثابت نہین ہے بلکہ بدعت ہے اسی طرح حی علی خیر العمل کا کہنا اکثر علما کے نزدیک ثابت نہین اور اہل بیت کی کتابون مین حی علے خیر العمل کہنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔ احکام مین ہے کہ حی علے خیر العمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اذان مین رائج تہا پر حضرت عمر کے زمانہ مین موقوف کیا گیا اور بیہقی نے سنن کبری مین باسناد صحیح عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا کہ وہ کبہی کبہی اذان مین حی علی خیر العمل کہتے اور علی بن حسین سے روایت کیا کہ پہلے اذان یون ہی تہی بہر حال اسکا ثبوت ہو تو فا ہوا ہے لیکن مرفوعا نہین ہوا اور احکام مین جو رواج اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بیان کیا ہے یہ صحیح نہین کیونکہ ابومحذورہ اور عبد اللہ بن زید کی مشہور روایتون مین کہین اس کلمے کا پتا نہین ہے اور شاید یہ منسوخ ہو گیا (نیل الاوطار مختصرا) **بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ** ایک مسجد کے دو موذن ہو سکتے ہین عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تہے ایک بلال اور دوسرے عبد اللہ بن ام مکتوم جو اندہے تہے ف یہ بیان کرنے سے بیان کیا غیبت مین داخل نہین ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو موذن ایک مسجد کے لیے ایک وقت مین ہو سکتے ہین ایک موذن تو صبح صادق نکلنے سے پہلے اذان دیوے اور دوسرا صبح صادق کے وقت جیسے بلال اور ابن ام مکتوم کیا کرتے تہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت کے لحاظ سے دو سے زیادہ بہی موذن رکہہ سکتے ہین اور حضرت عثمان نے چار موذن رکہے تہے اور جب دو موذن ہون تو ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے البتہ اگر

مسجد بڑی ہو اور وقت تنگ ہو تو الگ الگ کونون مین ایک ساتھ اذان دے سکتے ہین اور تکبیر وہی کہے
جس نے پہلے اذان دی ہو اگر اذان دینے مین جھگڑا کرین کہ پہلے کون دیوے تو قرعہ ڈالین (نووی مختصرًا)
عن عائشة مثله ترجمہ حضرت عائشہ سے بہی ایسی ہی روایت ہے جیسے عبداللہ بن عمر کی اوپر گذری باب
جواز اذان الاعمی اذا كان معه بصير اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی آنکھ والا اوسکے ساتھ ہو۔
عن عائشة قالت كان ابن ام مكتوم يؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعمى
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے اور وہ اندھے تھے ف نووی نے کہا مقصود باب سے یہ ہے کہ اندھے کی اذان درست ہے بلا کراہت
اگر اوس کے ساتھ آنکھ والا ہو جیسے بلال ساتھ تھے ابن ام مکتوم کے ہمارے صحاب نے کہا کہ اگر صرف اندھا
ہی موذن ہو تو مکروہ ہے انتہی عن هشام بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
الامساك عن الاغارة على قوم في دار الكفر اذا سمع فيهم الاذان کسی قوم کو دار الکفر مین اذان
دیتے سنے تو پھر اوسکو نہ لوٹے عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغير اذا
طلع الفجر وكان يستمع الاذان فان سمع اذانا امسك والا اغار فسمع رجلا يقول الله اكبر
الله اكبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفطرة ثم قال اشهد ان لا اله الا الله -
اشهد ان لا اله الا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجت من النار فنظروا فاذا هو
راعي معزى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کرتے تھے صبح نکلتے
ہی سویرے اور اذان پر کان لگائے رہتے اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے (اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان
ہو گئے) اور نہیں تو حملہ کرتے ایک شخص کو سنا آپ نے یہ کہتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو اسلام
پر ہے (یعنے مسلمان ہے) پھر یہ کہتے سنا اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا
تو دوزخ سے نکل گیا (یعنے جہنم سے نجات پائی) لوگون نے دیکھا تو وہ چرواہا تھا بکریون کا باب
استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسأل له الوسيلة
ترجمہ جو کوئی اذان سنے وہ بھی کہتا جاوے جیسا موذن کہتا جاتا ہے پھر درود بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر پھر وسیلہ مانگے آپ کے لیے عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے ف نووی
نے کہا اس میں سے حی علی الصلوۃ اور علی الفلاح مستثنیٰ ہے بدلیل حدیث عمر کے سو وقت سنو والا لا
حول ولا قوۃ الا باللہ کہو عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ
علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ
وارجو ان اکون انا ہو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم
موذن کو اذان دیتے سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر درود بھیجو مجھ پر اس لیے کہ جو کوئی مجھ پر ایک
بار درود بھیجیگا اللہ تعالی اوس پر دس بار اپنی رحمت اتاریگا بعد اوس کے مانگو میرے لیے خدا سے
وسیلہ کو اور وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو اللہ کے ایک بندہ ہی کے سوا اور کسی کے لائق نہیں اور
مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہونگا پھر جو کوئی اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ مانگے اوسکے لیے شفاعت میری
واجب ہوگی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن
اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا
الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان
محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح
قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر
ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم میں سے کوئی اللہ اکبر
پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر وہ اشہدان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی
اشہدان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علی الصلوۃ کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا
الہ الا اللہ کہے دل سے یقین رکھکر تو جنت میں جاویگا عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ قَالَ ابْنُ
رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهٗ وَاَنَا ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سنکر یہ کہے
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اخیر تک یعنے گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کوئی سچا معبود نہین ہے سوا خدا کے
اسکا کوئی ساجھی نہین بیشک محمدؐ اوسکے بندے ہین اور اسکے بھیجے ہوے ہین خوش ہون اللہ کے رب ہونے پر
محمدؐ کے رسول ہونے پر اسلام کے دین کو قبول کرنے پر اسکے گناہ بخشے جاوینگے ف نووی نے کہا
ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا ہر ایک کلمے کا جواب مؤذن کے ساتھہ ساتھہ ہی دیتا جاوے
ساری اذان کے ختم ہونے کو انتظار نہ کرے اور بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے
وہ دعا پڑھے جو سعد نے روایت کی اور ہر ایک عمل مین اخلاص اور دل سے سچائی ضرور ہے ورنہ کچھ فائدہ نہین اور
اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ پاک ہو یا ناپاک جنب ہو یا حائض البتہ اگر پاخانہ مین ہو یا جماع کر رہا ہو تو
جواب نہ دیوے اسی طرح نماز کیحالت مین اور اگر نماز مین جواب دیگا تو مکروہ ہے۔ قاضی عیاض نے کہا
اذان جامع ہے تمام عقائد ایمان کو پہلے اثبات ذات ہے اللہ اکبر سے پھر توحید اشہد ان لا الٰہ الا اللہ سے پھر رسالۃ
اشہد ان محمد رسول اللہ سے پھر نماز جو افضل اعمال ہے اوسکی تاکید حی علی الصلوٰۃ سے پھر آخرت کی تدبیر حی علی الفلاح
سے پھر اثبات ذات اور توحید کی تکرار تا معلوم ہو کہ نتیجہ تمام اعمال کا موقوف ہے حسن خاتمہ پر اور حسن خاتمہ جب ہے
ہو کہ انسان عقیدہ توحید پر قائم رہ کر مرے واللہ اعلم انتہی **بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهٖ** اذان کی فضیلت
اور شیطان کا بہاگنا اذان سے **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْهُ
اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ
طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے) انہون نے کہا مین معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بیٹہا تہا
اتنے مین مؤذن اون کو بلانے آیا نماز کے لیے معاویہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مؤذنون
کی گردنین قیامت کے دن سب سے لنبی ہونگی ف یعنی خدا کی رحمت اور فضل کے سب سے زیادہ شائق اور منتظر ہونگے اور ظاہر ہے کہ
شوق مین گردن لنبی ہوتی ہے اوس چیز دیکہنے کو اور بعضون نے کہا جب لوگ قیامت کے دن پسینے مین ڈوب جاوینگے تو مؤذنون
کی گردنین لنبی ہونگی وہ اس عذاب سے بچ رہینگے اور بعضون نے کہا مؤذن لوگون کے سردار ہونگے
اور عرب سردار کو لنبی گردن والا کہتے ہین ابن اعرابی نے کہا لنبی گردن سے یہ مراد ہے
کہ اون کے اعمال اورون سے زیادہ ہونگے قاضی عیاض نے کہا بعضون نے اس حدیث

مین اعناقاً بکسرہ ہمزہ پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ موذن سب سے جلد جنت کو دوڑے جاوینگے (نووی) عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر اتنی دور چلا جاتا ہے جیسے روحا سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ابوسفیان طلحہ بن نافع سے پوچھا روحا کہاں ہے انہوں نے کہا مدینہ سے چھتیس میل دور ہے عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگتا ہے پادتا ہوا تاکہ اذان کی آواز سنائی نہ دیوے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے چلا جاتا ہے تاکہ آواز سنائی نہ دے جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے پادتا ہوا یا دوڑتا ہوا ف نووی نے کہا شیطان اذان کے وقت اس لیے بھاگتا ہے تا اذان سنائی نہ دے اور قیامت کے دن اوس کی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن ہو یا آدمی وہ قیامت کے دن اوس کی گواہی دیگا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے مومن ہیں کس لیے کہ کافر کی گواہی صحیح نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی سے بھاگتا ہے اور بعضوں نے کہا ناامید ہو کر بھاگتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الٰہی کا انتہی مختصراً عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقٰى هٰذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلٰكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهُ حُصَاصٌ ترجمہ سہیل سے روایت ہے

مجھکو میرے باپ نے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا یا ایک آدمی تھا پھر مجھکو ایک شخص نے باغ میں سے نام لیکر پکارا میرے ساتھ والے نے باغ کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا میں نے اپنے باپ سے اسکا بیان کیا انھوں نے کہا اگر میں ایسا جانتا تو تجھکو نہ بھیجتا جب ایسی آواز تو سنے (جسکا آواز کرنیوالا معلوم نہو یعنی شیطان ہو) تو اذان دے جیسے نماز کے لیے اذان دیتے ہیں کیونکہ میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پاد مارتا ہوا بھاگتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پاد مارتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے جب ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں خطرہ ڈالتا ہے اور وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں یہانتک کہ آدمی بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اس نے کیونکر نماز پڑھی (یعنے شیطان ایسے ایسے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے کہ نماز کا دھیان ہی نہیں رہتا کہ کیسے پڑھی کیونکر پڑھی)

باب اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ

تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹھانے کیوقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اسیطرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے اور سجدوں کے بیچ میں نہ اوٹھاتے ف نووی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر امت نے اجماع کیا ہے لیکن اختلاف ہے

اور مقاموں میں شافعی اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت
بھی ہاتھوں کا اٹھانا مستحب ہے اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول بھی ہے کہ
پہلا تشہد پڑھکر کھڑا ہو اوسوقت بھی دونوں ہاتھ اوٹھاوے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ بخاری نے عبد اللہ
بن عمر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی سے بھی باسانید
صحیحہ جنکو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل
حدیث کے نزدیک دونوں سجدوں کے بیچ میں بھی ہاتھ اوٹھانا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک
سوا تکبیر تحریمہ کے وقت اور مقاموں میں ہاتھ نہ اٹھاوے اور مالک سے بھی مشہور روایت یہی ہے لیکن ہاتھوں
کا اوٹھانا کسی مقام میں واجب نہیں ہے بالاجماع اور داؤد ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے تکبیر تحریمہ
کے وقت اور امام ابو الحسن احمد بن سیار کا یہی قول ہے اب جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھوں کو مونڈھوں
تک اوٹھاوے اسطرح کہ انگلیوں کے کنارے کانوں کے اوپر تک پہنچیں اور انگوٹھے کانوں کی لو تک اور وقت اٹھانے
کا پہلی روایت میں تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت میں تکبیر کے بعد اور تیسری روایت میں تکبیر
کے ساتھ ہے انتہی عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوۃ رفع
یدیہ حتی تکونا بحذو منکبیہ ثم کبر فاذا اراد ان یرکع فعل مثل ذلک فاذا رفع
من الرکوع فعل مثل ذلک ولا یفعلہ حین یرفع راسہ من السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں
تک پھر تکبیر کہتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے
تو ایسا ہی کرتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے عن الزہری بہذا
الاسناد کما قال ابن جریج کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوۃ رفع
یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک پھر تکبیر
کہتے عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ثم رفع یدیہ واذا اراد ان
یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یفعل ھکذا ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا مالک بن حویرث کو انہوں نے نماز

پڑہی تو تکبیر پڑہی پہر دونون ہاتہہ اٹہائے پہر جب رکوع کا قصد کیا تو دونون ہاتہہ اٹہائے پہر جب رکوع سے اٹہایا
تب بہی دونون ہاتہہ اوٹہائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے **عَنْ**
مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ
بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ
فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونون ہاتہہ اٹہاتے کانون تک اور جب رکوع کرتے دونون ہاتہہ اٹہاتے
کانون تک اور جب رکوع سے سر اٹہاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنی ہاتہون کو اٹہاتے۔
عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ رَاٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا
فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ کانون کی لو تک ہاتہہ اٹہاتے
ف نووی نے کہا تکبیر تحریمہ واجب ہے مالک اور ثوری اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے
نزدیک اور قاضی عیاض نے ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تکبیر
تحریمہ سنت ہے واجب نہین ہے اور نماز مین داخل ہونے کے لیے صرف نیت کافی ہے مگر حدیث صحیح سے تکبیر
کا وجوب ثابت ہوتا ہے **باب** اِثْبَاتِ التَّكْبِيْرِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا رَفْعَهٗ مِنَ
الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُ فِيْهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ نماز مین جہکتے اور اٹہتے تکبیر کہے مگر رکوع سے سر اٹہا کر سمع
اللہ لمن حمدہ کہے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا
خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑہاتے تو تکبیر کہتے جہکتے اور اوٹہتے جب
نماز سے فارغ ہوئے تو کہا مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین **ف**
نووی نے کہا ہر ایک رکعت مین تکبیر کہنا چاہیے مگر رکوع سے سر اٹہانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے
اور اسپر اتفاق ہے حال اور گذشتہ علما کا البتہ ابوہریرہ کے زمانے مین اس مین اختلاف تہا اور بعضون
کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ تہی اور بعضون کے نزدیک اور جگہہ بہی شاید ان لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے فعل کی خبر نہ پہونچی ہوگی اسی لیے ابوہریرہ نے کہا مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے نماز مین تو ہر دو رکعتی نماز مین گیارہ تکبیرین ہین ایک تکبیر تحریمہ اور پانچ ہر رکعت مین اور تین

رکعتی نماز میں سترہ تکبیریں ہیں ایک پہلی تشہد سے اٹھتے وقت اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ معمول
اور چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں ہیں اور پانچوں فرض میں ۹۴ تکبیریں ہیں تکبیر تحریمہ واجب ہے اور
باقی سنت ہیں ایک روایت میں امام احمد سے سب تکبیریں واجب ہیں۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ
يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ
يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تکبیر
کہتے کھڑے ہوتے ہی پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے اوس کے بعد کھڑے کھڑے ربنا ولک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے
سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ساری
نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھ کر جب اوٹھتے تو تکبیر کہتے
ابوہریرہ کہتے تھے میں تم سب میں زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں۔ عَنْ
اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ
يَقُوْمُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اوسی طرح سے یہ روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس میں ابوہریرہ کا یہ قول نہیں ہے
کہ میں تم سب میں مشابہ زیادہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِيْنَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِيْ حَدِيْثِهِ فَاِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ
فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ
ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے جب ابوہریرہ کو مروان نے خلیفہ کیا مدینہ میں تو وہ نماز کو کھڑے ہوتے

وقت تکبیر کہتے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس مین یہ ہے کہ جب نماز پڑہ چکے اور سلام پہیر کر مسجد والون
کیطرف مونہ کیا اور کہا قسم اوس کے جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے نماز مین **عن** ابی سلمۃ ان اباھریرۃ کان یکبر فی الصلوۃ کلما رفع و
وضع فقلنا یا اباھریرۃ ماھذا التکبیر فقال انھا لصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے ابوہریرہ نماز مین تکبیر کہتے اوٹہتے اور جہکتے ہم نے کہا ای ابوہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے
اونہون نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ کان یکبر کلما
خفض ورفع ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے وہ تکبیر کہتے جب جہکتے اور اوٹہتے نماز مین اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے
عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر
واذا رفع راسہ کبر واذا نھض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا من الصلوۃ قال اخذ
عمران بیدی ثم قال لقد صلی بنا ھذا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم او قال قد ذکرنی
ھذا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے حضرت
علی کے پیچہے نماز پڑہی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اوٹہاتے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین
پڑہ کر کہڑے ہوتے تب بہی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑہ چکے تو عمران نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز
پڑہائی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے یا یون کہا مجہے یاد دلاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز **باب** وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ وانہ اذا لم یحسن الفاتحۃ ولا امکنہ تعلمھا
قرا ما تیسر لہ غیرھا سورہ فاتحہ ہر رکعت مین پڑہنا واجب ہے اور جو کوئی سورت فاتحہ نہ پڑہ سکے وہ
جو سورۃ ہو سکے پڑہ لے **عن** عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ الا
لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
سورہ فاتحہ نہ پڑہے اوسکی نماز ہی نہ ہوگی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا وجوب نکلتا
ہے اور جو شخص یہ سورہ پڑہ سکے اوسکو اسکا پڑہنا ضرور ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین
کے نزدیک اور ابو حنیفہ نے کہا کہ فرض ایک آیت ہے قرآن کی اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے **عن** عبادۃ بن
الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقترئ بام القران **ترجمہ**

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) نہ پڑھے اوسکی نماز ہی نہ ہوگی۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نماز ہوتی اوس کی جو ام القرآن نہ پڑھے (ف) نووی نے کہا یہ حدیثیں دلیل ہیں امام شافعی کے مذہب کی کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے امام اور مقتدی پر اور جو شخص اکیلا نماز پڑھتا ہو اسپر بھی اور مقتدی پر واجب ہونے کی تصریح ابوہریرہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے انہوں نے کہا اپنے دل میں پڑھ لے یعنی آہستہ جیسا کہ اوپر گذرا اور یہ جو بعض مالکیہ نے کہا کہ دل میں پڑھنا صرف الفاظ کا یاد کرنا اور فکر کرنا ہے تو صحیح نہیں کیونکہ قرأت بغیر زبان کی حرکت کے نہیں ہوتی اور دلیل اسکی یہ ہے کہ خود یہی سب علماء نے کہا ہے کہ جنبی اگر دل میں الفاظ کو یاد کرے اور زبان نہ ہلاوے تو درست جائز ہے کیونکہ یہ قرأت نہیں ہے اور قاضی عیاض نے حسن بن صالح اور اصم اور ربیعہ اور محمد بن ابی صفرہ سے نقل کیا کہ قرأت بالکل واجب نہیں اور یہ ایک روایت شاذ مالک سے ہے اور ثوری اور اوزاعی اور ابوحنیفہ نے کہا کہ اخیر کی دو رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ قرأت کرے خواہ صرف سبحان اللہ کہا کرے خواہ چپ رہے اور صحیح مذہب جس پر سلف اور خلف کے اکثر علماء ہیں یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت میں فرض ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی سے فرمایا پھر ساری نماز میں ایسا کر۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا۔ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جو سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اوسکی نماز نہیں ہوتی۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ

عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ ارشاد فرمایا ابوہریرہؓ سے کہا گیا کبھی
ہم امام کے پیچھے ہوتے ہین اونہون نے کہا جی مین پڑھ لیا کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا نماز بٹ گئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ مین دو حصون آدہ اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکو
ملےگا جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے مجھے سراہا اور جب کہتا ہے الرحمن
الرحیم اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے تعریف کی میری اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالی فرماتا ہے
خوبی بیان کی بندے نے میری اور کبھی یون کہا کہ سپرد کیا میرے بندے نے اپنا کام مجھکو پھر جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد
وایاک نستعین تو اللہ تعالی فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے بیچ مین ہے اور میرے بندے کو جو مانگے وہ ملے گا پھر جب بندہ
کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالی فرماتا ہے یہ میرے
بندے کے لیے ہے اور جو وہ مانگے اسکو ملے گا سفیان نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ علاء بن عبد الرحمن
بیمار تھے اپنے گھر مین مین اون کے پاس گیا اور یہ حدیث مین نے اون سے پوچھی ف نووی نے کہا نماز
سے مراد اس حدیث مین سورہ فاتحہ ہے کیونکہ وہ ایسا جز ہے نماز کا جسکے بغیر نماز صحیح نہین ہوتی اور یہ دلیل
ہے اوسکے واجب ہونے کی اور بٹنے سے یہ مراد ہے کہ آدہی مین اللہ کی تعریف ہے آدہی مین دعا ہے جسمین بندے کا
فائدہ ہے اور جن لوگون نے سورہ فاتحہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو داخل نہین کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لاتے
ہین اسلیے کہ اگر بسم اللہ اس سورت مین داخل ہوتی تو آپ اسکو بھی بیان کرتے لیکن جو لوگ داخل جانتے ہین
وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہان ان آیتون کا بیان کرنا مقصود تھا جو سورہ فاتحہ سے خاص ہین اور بسم اللہ خاص نہین ہر ایک
سورت سے انتہی مختصرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ
الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس
مین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ نماز بٹ گئی ہے آدہون آدہ مجھہ مین اور بندے مین تو آدہی میری ہے
اور آدہی میرے بندے کی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ

فرمایا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ الا بقراءۃ قال ابو
ہریرۃ فما اعلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلناہ لکم وما اخفاہ اخفیناہ لکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہیں درست ہوتی بغیر قرارت کے ابوہریرہ نے کہا جس نماز میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھا ہم نے بھی پکار کر پڑھا اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے پڑھا ہم نے بھی
آہستہ سے پڑھا عن عطاء قال قال ابوہریرۃ فی کل الصلوۃ یقرأ فما اسمعنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسمعناکم وما اخفی منا اخفینا منکم فقال لہ رجل ارأیت ان لم ازد
علی ام القرآن فقال ان زدت علیہا فہو خیر وان انتہیت الیہا اجزأت عنک ترجمہ عطاء
سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ساری نماز میں قرأت کرنا چاہیے پھر جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت
سنائی ہم نے بھی تم کو سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے قرأت کی ہم نے بھی آہستہ سے قرأت کی ایک شخص بولا کہ میں صرف سورہ فاتحہ
پڑہوں انہوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھے (یعنے اور ایک سورہ ملادے) تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑھے
تب بھی کافی ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کا ملانا مستحب
ہے اور اسپر اجماع ہے صبح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سنت ہے سب علماء کے نزدیک اور قاضی
عیاض نے بعض مالکیہ سے سورہ کا وجوب نقل کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ
کا ملانا مستحب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے اور شافعی نے مستحب کہا ہے قول جدید میں
اور قدیم میں صحیح ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرأت کرے
یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور نفل نماز میں سورۃ پڑھنا مستحب ہے اور جنازہ کی نماز میں مستحب نہیں صرف
سورۃ فاتحہ پڑھے اور اسکے بعد آمین کہہ لیوے اور جب سورہ ملانا مستحب ہے تو اوسکی ترک سے سجدہ سہو لازم
ہوگا انتہی مختصرا عن عطاء قال قال ابوہریرۃ فی کل صلوۃ قراءۃ فما اسمعنا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسمعناکم وما اخفی منا اخفینا منکم ومن قرأ بام الکتاب فقد
فقد اجزأت عنہ ومن زاد فہو افضل ترجمہ عطاء سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ہر نماز میں قرأت ہے پھر جس
نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی تمکو سنائی اور جس نماز میں آپ نے آہستہ سے
قرأت کی اوس میں ہم نے بھی آہستہ سے قرأت کی جو شخص سورہ فاتحہ پڑھے اوسکی نماز ہوگئی اور جو اس سے زیادہ
پڑھے تو افضل ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء

فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ
فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا عَلِّمْنِي قَالَ
إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ
جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف
لائے ایک شخص آیا اوس نے نماز پڑہی پہر آنکر آپ کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑہ تونے
نماز نہین پڑہی وہ پہر گیا اور جیسے پہلے پڑہی تہی پہر پڑہ کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے
وعلیک السلام کہا اور فرمایا جا نماز پڑہ تونے نماز نہین پڑہی تین بار ایسا کیا آخر وہ شخص بولا قسم اوسکی جسنے آپ کو
سچا پیغمبر کرکے بہیجا مین تو اس سے اچہی نماز نہین پڑہ سکتا مجہے بتلا دیجیے آپنے فرمایا جب تو نماز کے لیے کہڑا ہو تو
تکبیر کہہ پہر جتنا قرآن تجہسے پڑہا جاوے پڑہ بعد اوسکے رکوع کر اطمینان سے پہر سر اوٹہا کر سیدہا کہڑا ہو پہر سجدہ
کر اطمینان سے پہر سر اوٹہا کر بیٹہ اطمینان سے پہر ساری نماز مین اسیطرح کر ف یعنے سب ارکان کو ٹہہر ٹہر کر
اطمینان سے ادا کر اسکو تعدیل ارکان کہتے ہین یہ فرض ہے جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ نے اوسکو
واجب کہا ہے اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَ فِيهِ إِذَا
قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص
مسجد مین آیا اوس نے نماز پڑہی آپ ایک کونے مین تشریف رکہتے تہے پہر بیان کیا ایسا ہی قصہ اتنا زیادہ
ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کہڑا ہو تو قبلے کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ

باب نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ مقتدی کو پکار کر قرآن پڑہنے کی ممانعت اپنے امام کے پیچہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ
أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ
أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑھائی ظہر یا عصر کی پہر نماز کے بعد فرمایا تم میں سے میرے پیچھے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا تھا ایک شخص
بولا میں نے پڑھا تہا ثواب کی نیت سے آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی تم میں سے مجھ سے چھینے لیتا ہے مجھ سے قرآن کو ف
نووی نے کہا اس سے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو آپنے پکار کر پڑھنے سے ممانعت کی اس طرح جس کہ دوسرے کو اسکا
پڑھنا سنائی دیوے نہ یہ کہ قرآن پڑھنے سے ممانعت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ سری نماز میں
امام کے پیچھے بہی سورت پڑھا کرتے تہے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف ہے
کہ مقتدی سری نماز میں بہی سورت نہ پڑھے جیسے جہری میں نہیں پڑھتا اور یہ غلط ہے اس لیے کہ جہری
میں چپ رہنیکا حکم ہے اور سری میں نہیں بلکہ جہری نماز میں بہی اگر امام سے اتنا دور ہو کہ اوسکی قرات
کی آواز نہ سنائی دے تو سورت پڑھے اور یہی صحیح ہے انتہی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ
خَالَجَنِيهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ
خَالَجَنِيهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ جو شخص کہتا
ہے بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنا چاہیے اوسکی دلیل عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی
اللہ عنہم کے ساتھ میں نے ان میں سے کسیکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا ف یعنی پکار کر
نہیں پڑھتے تہے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے پڑھکر قرات الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تہے نووی
نے کہا شافعی اور ایک جماعت سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ جز ہے سورہ فاتحہ کا اس صورت میں
جہاں فاتحہ جہر سے پڑہی ہو وہاں بسم اللہ الرحمن الرحیم بہی جہر سے پڑھے عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ ترجمہ شعبہ سے
اسی اسناد سے یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے پوچھا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا
ہے انہوں نے کہا ہاں ہمنے پوچھا تہا اسکو ان سے ف تو اب یہ شبہ بہی رفع ہو گیا کہ شاید قتادہ نے اس

حدیث کو انس سے نہ سنا ہو اور عن انس کہہ دیا ہو یہ شبہ اسلیے ہوتا ہے کہ قتادہ کی عادت تدلیس کی تھی ورنہ
ہر ایک شخص کی عنعنہ مین یہ شبہ نہین ہوتا عن عبدة ان عمر بن الخطاب کان یجہر بہؤلاء
الکلمات یقول سبحانک اللهم وبحمدک تبارک اسمک وتعالى جدک ولا اله غیرک و
عن قتادة انه کتب الیه یخبره عن انس بن مالک انه حدثه قال صلیت خلف النبی
صلى الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فکانوا یستفتحون بالحمد لله رب
العالمین لا یذکرون بسم الله الرحمن الرحیم فی اول قراءة ولا فی آخرها ترجمہ عبدہ سے
روایت ہے حضرت عمرؓ ان کلمون کو پکار کر پڑھتے تھے سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالى جدک و
لا اله غیرک اور اوزاعی کو قتادہ نے لکھا کہ ان سے انس نے بیان کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ
اور عمرؓ و عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ قراءت شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے
نہ شروع مین نہ اخیر مین عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالک
یذکر ذلک ترجمہ انس بن مالک سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری باب حجة
من قال البسملة آیة من اول کل سورة سوى براءة جو شخص بسم اللہ کو سورت کا جز کہتا ہے سوا سورہ
براءۃ کے اوس کی دلیل عن انس بن مالک قال بینا رسول الله صلى الله علیه وسلم ذات
یوم بین اظهرنا اذ اغفى اغفاءة ثم رفع راسه متبسما فقلنا ما اضحکک یا رسول الله
قال نزلت علی آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک
وانحر ان شانئک هو الابتر ثم قال اتدرون ما الکوثر فقلنا الله ورسوله اعلم قال فانه
نهر وعدنیه ربی عز وجل علیه خیر کثیر هو حوض ترد علیه امتی یوم القیمة
آنیته عدد النجوم فیختلج العبد منهم فاقول رب انه من امتی فیقول ما تدری ما
احدثت بعدک زاد ابن حجر فی حدیثه بین اظهرنا فی المسجد وقال ما احدث بعدک
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین
آپ کو ایک غفلت سی ہوئی (یعنی سو گئے) پھر سر اٹھایا مسکراتے ہوئے ہم نے کہا آپ کیون ہنسے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورہ اتری آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر ختم تک پڑھا پھر پوچھا
جانتے ہو کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکا وعدہ کیا مجھ

سے میرے پروردگار نے اس سے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں خیر بہت ہے وہ حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے کو آدین گے اور اس کے برتن آسمان کے تارون کے برابر ہین ایک بندہ کو وہان سے نکالدین گے مین کہون گا اے پروردگار یہ تو میری امت مین کا ہے ارشاد ہوگا تم نہین جانتے جو انہون نے کام کیے تمہارے بعد ابن حجر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہم لوگون مین مسجد مین بیٹھے تھے **ف** اس حدیث کے یہان پر لانے سے یہی غرض ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک کی سورت مین داخل ہے اسیطرح ہر سورت مین اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد مین سونا درست ہے اور اپنے ساتھیون کے سامنے سونا درست ہے اور تابع کو آقا سے ہنسی کا سبب پوچھنا درست ہے (نووی) **عن** انس بن مالك يقول اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفاءة بمثل حديث ابن مسهر غير انه قال نهر وعدنيه ربي عز وجل في الجنة عليه حوض ولم يذكر آنيته عدد النجوم **ترجمہ** اس دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اسمین یہ ذکر نہین اسکے برتن تارون کے برابر ہین بلکہ اتنا ہے کہ کوثر ایک نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے مجھکو میرے رب نے جنت مین اس پر ایک حوض ہے **باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الاحرام تحت صدره فوق سرته ووضعهما على الارض حذو منكبيه** تکبیر تحریمہ کے بعد داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندھنا سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر اور رکھنا ہاتھون کا زمین پر مونڈھون کے برابر **عن** وائل بن حجر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلوة كبر وصف همام حيال اذنيه ثم التحف بثوبه ثم وضع يده اليمنى على اليسرى فلما اراد ان يركع اخرج يديه من الثوب ثم رفعهما ثم كبر فركع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فلما سجد سجد بين كفيه **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر کہی ہمام نے جو راوی ہے اس حدیث کا ہاتھون کو کانون تک اٹھا کر بتلایا پھر کپڑا اوڑھ لیا اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھون کو کپڑے سے باہر نکالا پھر انکو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پھر دونون ہاتھون کو اٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنی دونون ہتھیلیون کے بیچ مین کیا **ف** یعنی دونون پہونچون کے بیچ مین نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونون ہاتھون کو اٹھاوے اسی طرح رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدہ کے وقت ہاتھون کو برابر رکھے مونڈھون کے برابر اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندھے تکبیر تحریمہ کے بعد لیکن ہمارے نزدیک چھاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندھے اور جمہور علماء کا یہی

قول ہے اور ابوحنیفہ اور سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ اور ابو اسحاق مروزی کے نزدیک ناف کے نیچے باندھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایتیں ہیں اور امام احمد سے بھی دونوں طرح منقول ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے ویسا کرے اوزاعی اور ابن منذر کا یہی قول ہے اور امام مالک سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ سینے کے نیچے باندھے دوسرے یہ کہ دونوں ہاتھ چھوڑ دے باندھے نہیں اور یہی روایت مشہور ہے مالکیہ کے نزدیک اور لیث بن سعد کا یہی قول ہے اور امام مالک سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ نفل میں ہاتھ باندھے اور فرض میں ہاتھ چھوڑ دے اور جمہور علماء کی دلیل ایک تو یہی حدیث وائل کی ہے دوسرے سہل بن سعد کی کہ لوگوں کو حکم ہوتا تھا داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کا نماز میں روایت کیا اسکو بخاری نے تیسری ہلب طائی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تھے تو بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑتے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے چوتھی حدیث وائل بن حجر کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا سینے پر اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی روایت جو دارقطنی اور بیہقی نے حضرت علی سے کی وہ ضعیف ہے باتفاق علماء (انتہے مختصرا)

باب التشہد فی الصلوٰۃ نماز میں تشہد کا بیان

عن عبد اللہ قال کنا نقول فی الصلوٰۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علی اللہ السلام علی فلان فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ان اللہ ھو السلام فاذا قعد احدکم فی الصلوٰۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فاذا قالھا اصابت کل عبد للہ صالح فی السماء والارض اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم یتخیر من المسألۃ ما شاء۔ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یوں کہا کرتے تھے سلام ہو اللہ پر سلام ہو فلانے پر آپ نے ایک دن فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (یعنے سلام اللہ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سالم ہے تمام برائیوں سے) تو جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اس طرح کہنے سے ہر ایک نیک بندے کو خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں سلام پہنچ جاوے گا اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اس کے بعد جو دعا چاہے

ف نووی نے کہا اس باب میں تین تشہد منقول ہیں ایک عبد اللہ بن مسعود کا دوسرا ابن عباس کا تیسرا ابو موسیٰ اشعری کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ تینوں میں سے ہر ایک تشہد کا

پڑھنا درست ہے لیکن اختلاف اسمین ہو کہ افضل کون سا ہے تو شافعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کا تشہد
افضل ہے اس لیے کہ اس مین مبارکات کا لفظ زیادہ ہو اور موافق ہے قرآن کی اس آیت کے تحیة من عند اللہ مبارکة طیبة اور
ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے
اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک عبد اللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت صحیح
سے مروی اگرچہ باقی تشہد بھی بصحت منقول ہین اور امام مالک نے حضرت عمرؓ سے جو تشہد موقوفا مروی ہو اسکو
افضل کہا ہے کس لیے کہ حضرت عمر نے اوسکو منبر پر سکھلایا صحابہ کے سامنے اور کسی نے انکار نہین کیا اور وہ تشہد
یہ ہو التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایہا النبی اخیر تک اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ
تشہد واجب ہے یا سنت شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہو اور اخیرہ واجب ہے اور جمہور اہلحدیث کے نزدیک دونون
تشہد واجب ہین اور امام احمد کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے اور دوسرا فرض ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور فقہا
کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ
مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَا شَاءَ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ نہین ہے کہ پھر اوسکو اختیار ہے جو دعا
چاہے مانگے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ
بَعْدُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَا شَاءَ اَوْ مَا اَحَبَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہو کہ پھر تشہد کے بعد جو دعا چاہے وہ
مانگے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز مین پھر اوسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا آپ نے
فرمایا پھر تشہد کے بعد کوئی دعا اختیار کرے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ
بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوْا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد مجھکو سکھلایا اپنے
ہاتھ کو آپکے دونون ہاتھون مین تھا جیسے آپ مجھے قرآن کی ایک سورت سکھلاتے تھے اور بیان کیا تشہد کو
اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا
التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

الصّٰلحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ وفی روایۃ ابن رمح کما
یعلمنا القرآن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح
سکہلاتے تہے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکہلاتے تو آپ فرماتے التحیات المبارکات اخیر تک اور ابن رمح
کی روایت مین یون ہے جیسے قرآن سکہلاتے تہے عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکہلاتے تہے جیسے قرآن کی سورت سکہلاتے عن حطان بن
عبد اللہ الرقاشی قال صلیت مع ابی موسی الاشعری صلوۃ فلما کان عند القعدۃ
قال رجل من القوم اقرت الصلوۃ بالبر والزکوۃ فلما قضی ابو موسی الصلوۃ وسلم
انصرف فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا قال فارم القوم فقال لعلک یا حطان قلتہا
قال ما قلتہا ولقد رہبت ان تبکعنی بہا فقال رجل من القوم انا قلتہا ولم ارد بہا الا
الخیر فقال ابو موسی اما تعلمون کیف تقولون فی صلوتکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطبنا فبین لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم
احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم
اللہ فاذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم
ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ تبارک وتعالی قال علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ و
سلم سمع اللہ لمن حمدہ واذا کبر وسجد فکبروا واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم
ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا کان عند القعدۃ
فلیکن من اول قول احدکم التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ حطان بن عبد اللہ رقاشی سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی ابو موسی اشعری
کے ساتہ جب بیٹہے نماز مین تو ایک شخص بولا فرض کی گئی نماز نیکی اور زکوۃ کے ساتہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہون
نے پہر کر پوچہا یہ کلمہ تم مین کس نے کہا سب لوگ چپ ہو رہے (یعنی کسی نے جواب نہ دیا اور خاموش ہو گئے) پہر انہون نے کہا تم

میں سے کس نے یہ کلمہ کہا لوگ سن ہو رہے ابوموسیٰ نے کہا ای حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا میں نے کہا نہیں میں نے
نہیں کہا مجھے تو تمہارا ڈر تھا کہیں خفا نہ ہو اتنے میں ایک شخص بولا میں نے یہ کلمہ کہا اور میری نیت سوا ئے
بھلائی کے اور کچھ نہ تھی ابوموسیٰ نے کہا تم نہیں جانتے اپنی نماز میں کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے ہم کو خطبہ سنایا اور سب راہ بتلادی اور نماز پڑھنا سکھلا دے سب نے فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو پہلے
صفیں باندھو پھر تم میں سے کوئی امام بنے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
کہے تم آمین کہو اللہ تم قبول کریگا جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم
سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے تو ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی (یعنی وہ ایک لحظہ تم سے
پہلے رکوع میں جاویگا لیکن ایک لحظہ تم سے پہلے سر بھی اٹھا دیگا تو تمہارا اوسکا رکوع برابر رہیگا) اور جب امام
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالیٰ تمہاری سنیگا کیونکہ وہ خدا اپنے پیغمبر کی زبان سے
فرماتا ہے سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدے میں جاوے تم بھی تکبیر کہو اور سجدے
میں جاؤ اس لیے کہ تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب
امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے یہ کہے اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عَنْ قَتَادَةَ
فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّیَادَةِ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اِلَّا فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کَامِلٍ وَّحْدَہٗ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اُخْتِ
اَبِی النَّضْرِ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِیْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ فَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ
قَالَ ھُوَ صَحِیْحٌ یَعْنِیْ وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ ھُوَ عِنْدِیْ صَحِیْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْہُ ھٰھُنَا فَقَالَ
لَیْسَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدِیْ صَحِیْحٍ وَضَعْتُہٗ ھٰھُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ ھٰھُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَیْہِ ترجمہ قتادہ سے
دوسری سند سے ایسی ہی روایت ہے اور جریر نے سلیمان سے روایت کیا اوس نے قتادہ سے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب امام
قرارت کرے تو تم چپ رہو اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے مگر ابوکامل کی روایت میں ابوعوانہ سے ابو اسحاق نے کہا (جو شاگرد تھے امام مسلم کے) ابوبکر ابو النضر
کی بھانجے نے اس روایت میں (جو جریر نے سلیمان سے کی) گفتگو کی امام مسلم نے کہا سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے

بمثلہ

فقال

(یعنی یہ روایت صحیح ہے جسمین سلیمان نے یہ نقل کیا کہ امام جب قرارت کرے تو تم چپ ہو) ابوبکر نے کہا ابوہریرہ کی حدیث
کیسی ہے امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے یعنی وہی حدیث جسمین یہ اِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا ہے یعنی جب امام قرارت کرے تو تم چپ رہو
ابوبکر نے کہا پھر تم نے اس حدیث کو یہان کیون نہین داخل کیا امام مسلم نے کہا یہ کیا ضرور ہے کہ جو حدیث میرے نزدیک
صحیح ہو اوسکو مین اس کتاب مین شریک کرون بلکہ اس کتاب مین مینے وہ حدیثین لکھی ہین جنکی صحت پر سبکا اتفاق
ہے **ف** نووی نے کہا بعضون نے امام مسلم کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب مین بہت سی حدیثین ایسی
ہین جنکی صحت پر علمار کا اتفاق نہین اوسکا جواب یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک اوسکی صحت پر اتفاق ہوگا اور یہ لازم نہین
کہ امام مسلم اسباب مین دوسرون کی تقلید کرین جنہون نے اختلاف نقل کیا ہو لیکن یہ زیادتی وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا
کی اوسکی صحت مین علمار کا اختلاف ہے بیہقی نے سنن کبیر مین ابوداؤد سے نقل کیا کہ یہ زیادتی محفوظ نہین ہے اور ایسا
ہی روایت کیا یحییٰ بن معین اور ابوحاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابوعلی نیشاپوری سے جو شیخ ہین حاکم ابوعبدالله
کے بیہقی نے کہا ابوعلی حافظ نے کہا یہ لفظ غیر محفوظ ہے سلیمان تیمی نے اوسکی نقل کرنے مین خلاف کیا تمام قتادہ کے
اصحاب کا اور ان سب حافظون کا اتفاق اس زیادتی کے ضعیف ہونے پر امام مسلم کی تصحیح سے زیادہ مقدم ہے اور خود امام مسلم نے
بھی اوسکو اپنی صحیح مین داخل نہین کیا انتہی **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ
اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَضٰی عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر یہ فرمادیا سنتا ہے اللہ جو کوئی اوسکی
تعریف کرے **بَابُ** الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ تشہد کے بعد حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجنا **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** ابومسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس مین تھے بشیر بن سعد نے آپسے پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ
نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین آپ پر یہ سنکر آپ چپ رہے یہانتک کہ ہمنے کہا کاش

و اما الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ

علی ال

بشیر نے آپ سے پوچھا ہوتا تو بہت تھا پیر آپ نے فرمایا تم یون کہو اللّٰہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل
ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام تو تمکو معلوم ہے

ف علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اخیر تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں ابوحنیفہ اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک
درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جاویگی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھے
تو اوسکی نماز درست نہ ہوگی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور بعض
لوگون نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلے مین اجماع کا خلاف کیا انہون نے غلطی کی ہے شعبی کا بھی قول یہی ہے
بیہقی نے اون سے ایسا ہی روایت کیا (نووی مختصرا) عن ابن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة
فقال الا اهدی لک هدیة خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا قد عرفنا
کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما
بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کعب بن عجرہ مجھسے ملے اونھون
نے کہا مین تم کو ایک ہدیہ دون ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپ پر تو ہم
کو معلوم ہے (یعنے تشہد مین السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته) لیکن درود کیونکر پڑہین آپ نے
فرمایا یون کہو اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل
محمد کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید عن الحکم بهذا الاسناد مثله ولیس فی حدیث
مسعر الا اهدی لک هدیة ترجمہ حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس مین یہ نہین ہے مین تمکو
ہدیہ دون عن الحکم بهذا الاسناد مثله غیر انه قال وبارک علی محمد ولم یقل اللهم
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یون ہے وبارک علی محمد اور اللہم کا لفظ نہین عن ابی حمید الساعدی
انهم قالوا یا رسول الله کیف نصلی علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه
وذریته کما صلیت علی آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت
علی آل ابراهیم انک حمید مجید ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجین آپ نے فرمایا کہو اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی
آل ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی آل ابراهیم انک حمید مجید عن ابی هریرة

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ ابوہریرہ رضؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک درود بھیجے اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار بھیجیگا ف
نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دس بار اپنی رحمت اوس پر اتاریگا یا دس گنا ثواب دیگا جیسے آیت
ہے جو کوئی نیکی کرے اوسکو دس گنا ثواب ہے **بَابُ التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّأْمِينِ** سمع اللہ لمن حمدہ
اور ربنا ولک الحمد اور آمین کہنے کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ
قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر (یعنی
اوسی وقت یا اونکی طرح خضوع اور خشوع سے) ہوگا اوسکے اگلے گناہ سب بخش دیے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُمَيٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ
الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ آمِينَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے
تو تم بھی آمین کہو جسکی آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہو جاویگی اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے
ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) ف نووی نے
کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کے دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے اسیطرح
اوسکو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اوس کے بعد اس
لیے کہ دوسری روایت میں ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب کو آمین پکار
کر کہنا چاہیے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک آہستہ کہنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گذری اسمیں ابن شہاب کا قول نہیں
ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ
آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں آمین کہے اور فرشتے
آسمان پر آمین کہیں پھر ایک آمین دوسرے آمین کے برابر ہو جاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء
آمین فوافقت احدہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی
ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال القاری غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال
من خلفہ آمین فوافق قولہ قول اہل السماء غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑھنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور جو شخص اوسکے پیچھے
ہو وہ آمین کہے اور اسکا کہنا برابر ہو جاوے آسمان والوں کے کہنے کے اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے باب
ائتمام المأموم بالامام مقتدی کو امام کی پیروی کرنا ضرور ہے عن انس بن مالک یقول سقط
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فرس فجحش شقہ الایمن فدخلنا علیہ نعودہ فحضرت
الصلوۃ فصلی بنا قاعدا فصلینا وراءہ قعودا فلما قضی الصلوۃ قال انما جعل الامام
لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ
لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد فاذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپکے داہنی طرف کا بدن چھل گیا ہم گئے آپکے
دیکھنے کو تو نماز کا وقت آگیا آپنے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی جب
تو آپنے فرمایا امام اسیلیے بنایا گیا ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے پھر وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ
سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم بھی
ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر پڑھو ف نووی نے کہا ظاہر ہے کہ آپنے
فرض نماز پڑھائی تھی اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ربنا ولک الحمد واو عطف کے ساتھ کہنا درست ہے اور
اوپر کی روایت میں بغیر واو ربنا لک الحمد منقول ہے اور دونوں طرح درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب
ہے تکبیر اور قیام اور قعود اور رکوع اور سجود میں لیکن مقتدی سب ارکان امام کے بعد ادا کرے تو تکبیر تحریمہ بھی امام
کی تکبیر کے بعد کہے اگر امام کی تکبیر سے پہلے کہے گا تو نماز درست نہ ہوگی لیکن اگر رکوع یا سجود امام سے پہلے یا ساتھ

ن فوافق

ن فقال

کریگا تو گنہگار ہوگا پر نماز باطل نہ ہوگی اسیطرح اگر امام سے پہلے سلام پھیرے تو نماز باطل ہو جاویگی اور جو ساتھ پھیرے تو گنہگار ہوگا اور یہ جو آپنے فرمایا جب امام بیٹھکر نماز پڑہے تم بھی بیٹھکر پڑہو اسمین علمار کا اختلاف ہی امام اوزاعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اسی حدیث کے موجب عمل ضرور ہی اور امام مالک کے نزدیک جو شخص کھڑا ہو سکے اوس کی نماز بیٹھکر پڑہنے والے کے پیچھے درست نہیں ہے خواہ کھڑے ہوکر پڑہے یا بیٹھکر پڑہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک نماز درست ہی لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کھڑے ہوکر پڑہے اور انکی دلیل یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھکر نماز پڑہائی اور ابوبکر اور سب لوگون نے آپکے پیچھے کھڑے ہوکر پڑہی اگرچہ بعض علمار نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز مین ابوبکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہی کہ مقتدی ظاہری ارکان کے ادا کرنے مین امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہین کہ سب باتون مین مقتدی امام کے شریک ہو اسی واسطے فرض نفل پڑہنے والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑہنے والے کے پیچھے درست ہی اور عصر ظہر پڑہنے والے کے پیچھے اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت صلعم نے خوف کی نماز دوبار پڑہی تو دوسری بار کی نماز آپکے لیے نفل تھی اور مقتدیون کے لیے فرض اسیطرح معاذ عشا کی نماز حضرت صلعم کے ساتھ پڑہ کر پھر اپنی قوم کے لوگون کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوتی اور انکے قوم کی فرض تھی (نووی مختصرا)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے تو آپنے نماز پڑہائی بیٹھکر پھر بیان کیا اوسیطرح جیسا اوپر گزرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَزَادَ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے آپکی داہنی طرف کا بدن چھل گیا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑہے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑہو عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَفِيْهِ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے تو آپکی داہنی جانب کا بدن چھل گیا پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا اسمین یہ بھی کہ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑہے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑہو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کے دیکھنے کو کچھ صحابہ آئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کرو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا ہے کہ عمل قلیل یا اشارہ نماز کو فاسد نہیں کرتا

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ دوسری روایت بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر لوگوں کو اللہ اکبر کی آواز سناتے تھے ایک بار آپ نے ہم کو دیکھا تو کھڑے ہوئے پایا آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ تو ہم بیٹھ گئے پھر ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم اس وقت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم کے لوگ اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں یعنی وہ کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے ہوئے ایسا مت کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جو بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب آپ تکبیر کہتے تو ابوبکر ہم کو سناتے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ
فَإِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَإِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ
الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے تو مت اختلاف کرو اوس سے
جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد
کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری۔ عَنْ
أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا یَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا کَبَّرَ
فَکَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ وَإِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے
تھے فرماتے تھے مت جلدی کرو امام سے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ عَنْ أَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ إِلَّا قَوْلَہٗ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْنَ وَزَادَ وَلَا
تَرْفَعُوْا قَبْلَہٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے
کا ذکر نہیں اور اتنا زیادہ ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّۃٌ فَإِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ
اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَھْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَھْلِ
السَّمَاءِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
گویا ڈھال ہے جو حفاظت کرتا ہے مقتدیوں کی جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ
کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ ہو جاوے گا اوسکے اگلے گناہ بخش
دیے جاوینگے۔ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہٗ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ
الْإِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَإِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَإِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَإِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ ترجمہ

بَابُ النَّھْيِ عَنْ مُبَادَرَۃِ الْإِمَامِ بِالتَّکْبِیْرِ وَغَیْرِہٖ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کرو جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی اللہم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو

باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه ونسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام

جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور امام اگر قیام نہ کر سکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے

عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقلت لها الا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قالت والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء الآخرة قالت فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر ان يصلي بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تصلي بالناس فقال ابو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر صل بالناس قال فقال عمر انت احق بذلك قالت فصلى بهم ابو بكر تلك الايام ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد من نفسه خفة فخرج بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر وابو بكر يصلي بالناس فلما راه ابو بكر ذهب ليتاخر فاومى اليه النبي صلى الله عليه وسلم ان لا يتاخر وقال لهما اجلساني الى جنبه فاجلساه الى جنب ابي بكر وكان ابو بكر يصلي وهو قائم بصلوة النبي صلى الله عليه وسلم والناس يصلون بصلوة ابي بكر والنبي صلى الله عليه وسلم قاعد قال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت له الا اعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض النبي صلى الله عليه وسلم قال هات فعرضت حديثها عليه فما انكر

الرَّجُلَ الْآخَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس گیا اون سے کہا تم مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتیں انہوں نے کہا اچھا بیان کرتی ہوں آپ بیمار ہوئے تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے لیے لگن میں پانی رکھو ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو لگن میں ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے پانی رکھو لگن میں ہم نے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اوٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے **ف** نووی نے کہا آپ کو جو پے در پے بیہوشیاں ہوئیں بیماری کی شدت سے تھیں اور جنون نہیں تھا کیونکہ جنون نقص ہے اور پیغمبر پاک ہیں اوس سے اور بیماریوں کی شدت سے اون کا ثواب اور درجہ بڑھانا منظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام کے آنے کی توقع ہو تو اوس کا انتظار جائز ہے بشرطیکہ نماز کا وقت باقی ہو اور ہر بار بیہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر سب بیہوشیوں کے بعد ایک ہی غسل کر لے تو بھی کافی ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث میں غسل سے وضو مراد لیا ہے **ف** پھر ہوش میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ اور لوگ سب مسجد میں جمع تھے اور عشا کی نماز کے لیے آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ابو بکر کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ وہ شخص ابو بکر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانے کا ابو بکر نرم دل آدمی تھے (اونکو جلد رونا آتا تھا) انہوں نے عمر سے کہا تم نماز پڑھاؤ عمر نے کہا نہیں تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو فضیلت ابو بکر صدیق کی تمام صحابہ پر اور یہ امامت صغریٰ میں اشارہ ہے امامت کبریٰ یعنی خلافت کی طرف ❊ دوسرے یہ کہ جب امام کو کچھ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے تیسرے یہ کہ ابو بکر کے بعد عمر افضل ہیں انتہی مختصراً **ف** پھر کئی دن تک ابو بکر نماز پڑھایا کیے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا پایا تو دو آدمیوں پر ٹیکا دیکے آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اون دو آدمیوں میں سے ایک عباس تھے (چچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے جب اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ سے فرمایا مت پیچھے ہٹو اور اون دونوں شخصوں سے فرمایا مجھے ابو بکر کے بازو بٹھا دو اونہوں نے ابو بکر کے

بازو انکو بٹھا دیا تو ابوبکر کھڑے کھڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز میں (یعنی آپ امام تھے اور ابوبکر مقتدی) اور صحابہ ابوبکر کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو تو وہ کھڑے کھڑے نماز پڑھیں اگرچہ امام بیٹھا ہوا ہو اور شافعی کا یہی قول ہے ت عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم سے بیان کروں وہ حدیث جو ام المومنین عائشہؓ نے مجھ سے بیان کی انہوں نے کہا بیان کرو میں نے سارا قصہ بیان کیا تو سب باتوں کو انہوں نے قبول کیا اتنا اور کہا کہ عائشہ نے دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی تھے ف اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فضل بن عباس تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ اسامہ بن زید تھے اور شاید باری باری سے لوگ آگے ہوں اور حضرت عباس قائم رہے ہوں اسی سبب سے حضرت عائشہؓ نے عباس کا نام لیا اور دوسرے کا نام نہیں لیا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا فَأَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے پہلے پہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ام المومنین میمونہ کے گھر میں تو آپ نے اجازت چاہی اپنی بیبیوں سے بیماری کے دن حضرت عائشہ کے گھر میں رہنے کی ف نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس کی جو کہتا ہے کہ باری باری ہر ایک بی بی کے پاس رہنا حضرت پر بھی واجب تھا اور جس نے سنت کہا ہے وہ اس اجازت کو حسن خلق اور معاشرت پر محمول کرتا ہے اور اس حدیث سے حضرت عائشہ کی فضیلت باقی بیبیوں پر معلوم ہوتی ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے لیکن اختلاف اس میں ہے کہ عائشہ خدیجہ سے بھی افضل ہیں یا خدیجہ افضل ہیں ف انہوں نے اجازت دی آپ باہر نکلے ایک ہاتھ فضل بن عباس پر رکھے ہوئے اور ایک ہاتھ دوسرے شخص پر اور پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ رہے تھے (ناطاقتی اور ضعف سے) عبید اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبد اللہ بن عباس سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ نے نہیں لیا وہ علی تھے رضی اللہ عنہ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور درد نہایت شدت کو پہنچ گیا تو آپ نے اپنی بی بیوں سے بیماری میں عائشہ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دی پھر آپ باہر نکلے درمیان دو آدمیوں کے آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے درمیان عباس بن عبد المطلب اور ایک اور شخص کے عبید اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس کو خبر دی اس چیز کی جو عائشہ نے بیان کی تو عبد اللہ بن عباس نے مجھ کو کہا تو جانتا ہے دوسرا آدمی کون جس کا نام عائشہ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی تھا

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابوبکر کو نماز پڑہانے کا حکم کیا) میں نے تکرار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور اسکی وجہ یہ
تہی کہ مجہے کبہی اسبات کا کبہی خیال نہ تہا کہ لوگ اس شخص سے محبت رکہیں گے جو آپ کی جگہہ قائم ہو میں یہ خیال
کرتی تہی کہ جو کوئی آپ کی جگہہ کہڑا ہوگا لوگ اس سے منحوس رکہیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ ابوبکر کو اس امر سے معاف
رکہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتِیْ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ
فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ لَا یَمْلِکُ دَمْعَہٗ
فَلَوْ اَمَرْتَ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا بِیْ اِلَّا کَرَاہِیَةُ اَنْ یَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَوَّلِ مَنْ یَقُوْمُ فِیْ
مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَاجَعْتُہٗ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً فَقَالَ لِیُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَکْرٍ
فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مرض موت
میں) میرے گہر میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑہاویں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ابوبکر کا دل نرم ہے جب قرآن پڑہتے ہیں تو آنسو ان کے تہام نہیں سکتے آپ کسی اور کو نماز پڑہانیکا حکم کریں تو
مناسب ہے اور میں نے قسم خدا کی یہ اسلیے کہا کہ مجہے برا لگا کہیں لوگ اسکو منحوس نہ سمجہیں جو آپ کی جگہہ پہلے پہل
کہڑا ہو اس لیے میں نے دو یا تین بار تکرار کی آپ نے یہی فرمایا ابوبکر نماز پڑہاویں اور تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتہ والیاں
ہو (جیسے وہ اپنی اپنی خواہش کے لیے بار بار ہٹ کرتی تہیں ویسے ہی تم بہی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مصلحت نہیں سمجہتی ہو۔ یہ تکرار حضرت عائشہ کی بطور مشورہ اور صلاح نیک
کے تہی جیسے حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا تہا لوگوں کو عمل کرنے دیجیے اور انکو خوش نہ کر دیجیے کہ وہ بہروسا کر کے بیٹہ
رہیں نہ معاذ اللہ بطور نزاع یا مخالفت کے ایسی پیاری بی بی جیسی حضرت عائشہ نہیں کہ اپنے خاوند کا حکم اور خصوصا
بیماری میں ٹالنے والی تہیں اور دوسری روایت میں گذرا کہ یہ تکرار بہی انہوں نے ابوبکر کو بدنامی سے بچانے کے لیے کی
تہی نہ اور کسی نیت سے اور جو حضرت عائشہ کی نیت معاذ اللہ بد ہوتی تو ہرگز اس حکم میں جو ان کے باپ کو مفید تہا
تکرار نہ کرتیں [illegible] قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوةِ
فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ وَّاِنَّہٗ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَکَ
لَا یُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ
اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ وَّاِنَّہٗ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَکَ لَا یُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ

ثلاثا

یقوم

فقال

قالت

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت
فامروا ابابکر یصلی بالناس قالت فلما دخل فی الصلوٰۃ وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
نفسہ خفۃ فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض قالت فلما دخل المسجد
سمع ابوبکر حسہ ذہب یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم مکانک
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جلس عن یسار ابی بکر قالت فکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس جالسا وابوبکر قائما یقتدی ابوبکر بصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ
ویقتدی الناس بصلوٰۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو بلال آئے آپکو بلانے کے لیے نماز کیواسطے آپنے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز
پڑہادین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے انکو جہٹ رونا آجاتا ہے وہ جب آپکی جگہ کہڑے ہونگے
تو لوگون کو قرآن نہ سنا سکینگے (یعنے رونا آجاویگا اور قرآن پڑہنا دشوار ہوگا) اگر آپ عمر کو حکم کرین نماز
پڑہانیکا تو مناسب ہے آپنے فرمایا ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑہادین مین نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کرو کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہین وہ اگر آپکی جگہہ کہڑے ہونگے تو قراءت نہ کرسکین گے اسلیے عمر کو حکم
کیجیے حفصہ نے ایسا ہی عرض کیا آپنے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھہ والیان ہو ابوبکر کہو وہ نماز پڑہادین
آخر ابوبکر کو حکم کیا انہون نے نماز پڑہائی جب نماز شروع کرچکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج ذرہ
بحال دیکہا اور آپ دو آدمیون کے بیچ ٹیکا دیے ہوئے نکلے لیکن پانوں آپکے زمین پر گہسٹتے جاتے تہے جب مسجد مین
پہونچے تو ابوبکر نے آپکی آہٹ پاکر پیچہے ہٹنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہہ ہو اور
آپ آنکر ابوبکر کے بائین طرف بیٹہہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہا رہے تہے اور ابوبکر کہڑے کہڑے
ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے تہے اور لوگ ابوبکر کی عن الاعمش بہذا الاسناد
نحوہ وفی حدیثہما لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ الذی توفی فیہ وفی
حدیث ابن مسہر فاتی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اجلس الی جنبہ وکان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس وابوبکر یسمعہم التکبیر وفی حدیث عیسی فجلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وابوبکر الی جنبہ وابوبکر یسمع الناس ترجمہ دوسری روایت
کا وہی جو اوپر گزرا اسمین یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس مین آپنے انتقال فرمایا اور

بن ہر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر ابوبکر کے بازو بٹھا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے جاتے تھے اور عیسی کی روایت میں ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نماز پڑھاتے تھے اور ابوبکر آپ کے بازو تھے وہ لوگوں کو سناتے تھے یعنے تکبیر کی آواز

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِيْ مَرَضِهٖ
فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ وَاِذَا
اَبُوْ بَكْرٍ يَّؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَيْ كَمَا اَنْتَ
فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑھانیکا اپنی بیماری میں تو وہ نماز پڑھاتے تھے ایک دن آپ نے اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو
آپ باہر نکلے دیکھا تو ابوبکر امام تھے جب ابوبکر نے آپکو دیکھا تو پیچھے ہٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کیا اپنی جگہ رہو اور آپ ابوبکر کے بازو بیٹھ گئے تو ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز میں اور لوگ ابوبکر
کی پیروی کرتے تھے ۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ
تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ
ذٰلِكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں جس میں آپ نے انتقال کیا
امامت کیا کرتے تھے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے آپ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری
طرف کھڑے کھڑے دیکھا گویا منہ آپ کا مصحف کا ایک ورق تھا (حسن و جمال اور پاکیزگی اور صفائی میں) پھر
آپ ہنسے (اس خوشی سے کہ لوگوں کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم) ہم لوگ مارے خوشی کے نماز ہی میں دیوانے ہو گئے یہ
سمجھا کہ اب آپ باہر نکلینگے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جناب رسالت مآب سے کیسی سچی محبت اور الفت تھی) اور

رسول اللہ

تسبیح کہو جب تسبیح ہوگی تو اودھر خیال کیا جاویگا اور دستک عورتوں کے لیے ہے ف نووی نے کہا اس حدیث کی
بہت سے فائدے نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں صلح کرانیکی فضیلت اور
امام کا جانا اس لیے تیسری جب امام نہ ہو تو دوسرا اوسکا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام برا نہ مانے
چوتھی یہ کہ امام کا نائب وہ بنے جو سب لوگوں میں اس کام کے زیادہ لائق ہو پانچویں یہ کہ موذن امامت کے لیے اوسکو کہے جو سب
سے فضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چھٹی یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے دستک دینا ساتویں یہ کہ
ضرورت کے وقت نماز میں اور طرف دیکھنا درست ہے آٹھویں یہ کہ اگر کوئی نئی نعمت خدا کی ملے تو اوسکا شکر کرنا اور دعا
کے لیے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں درست ہے نویں یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے جب ضرورت ہو دسویں
یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے ہمارے مذہب میں یہی صحیح ہے گیارہویں یہ کہ امام جب تابع
سے کوئی بات کہے اوسکی عزت کے لیے نہ بطور وجوب کے اوسکا نہ کرنا درست ہے برعایت ادب وغیرہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ
ادب اور تواضع اور صحیح ہے بارہویں یہ کہ بزرگوں کا ادب کرنا ضرور ہے تیرہویں یہ کہ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے
تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک دیوے اس طرح داہنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے اور تالی نہ بجاوے کھیل
کی طرح ورنہ نماز فاسد ہو جاویگی چودھویں یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے پندرہویں یہ کہ تکبیر اوس وقت کہنا
چاہیے جب امام نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو سولہویں یہ کہ جو اذان دیوے وہی اقامت کہے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پر اقامت
جائز ہو جاویگی سترہویں یہ کہ صف چیر کر آگے بڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسی طرح پیچھے ہٹنا کسی عذر سے اٹھارہویں
یہ کہ نمازی اوس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جس نے اوسکے بعد تکبیر تحریمہ کہی ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی انتہی ما قال النووی عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَفِی حَدِیْثِہِمَا
فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَرَجَعَ الْقَہْقَرٰی وَرَاءَہٗ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے
کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالی کا شکر کیا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں شریک ہو گئے
عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ ذَہَبَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْلِحُ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰی قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ
الْمُقَدَّمِ وَفِیْہِ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجَعَ الْقَہْقَرٰی ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گئے صلح کرانے کو بنی عمرو بن عوف میں اتنا زیادہ ہے جب آپ آئے تو صفوں کو چیرا اور پہلی
صف میں آن کر شریک ہو گئے اور ابوبکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے ف یوں ہی ہٹنا چاہیے نہ اسطرح کہ قبلہ

کیا ان پر شکر کرے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے اونہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک (ایک مقام کا نام ہے) کا مغیرہ نے کہا آپ پاخانے کے لیے نکلے میں ایک ڈول پانی کا آپ کے ساتھ لیکر چلا فجر کی نماز سے پہلے جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے پانی ڈالنے لگا آپ کے ہاتھوں پر آپ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر مونہہ دھویا پھر جبے کو باہوں پر چڑھانا چاہا اوسکی آستینیں تنگ ہوئیں آپ نے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کیے اور جبے کے نیچے سے دونوں باہوں کو نکالا اور دھویا کہنیوں تک پھر مسح کیا موزوں پر اور چلے میں بھی آپ کے ساتھ چلا جب لوگوں میں آئے تو دیکھا اونہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کر لیا ہے وہ نماز پڑھا رہے ہیں آپ نے ایک رکعت پائی وہ لوگوں کے ساتھ پڑھی جب عبد الرحمن نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے اپنی نماز پوری کرنے کو مسلمانوں کو یہ حال دیکھکر گھبراہٹ ہوئی اونہوں نے تسبیح کہنا شروع کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں فرمایا تم نے ٹھیک کیا آپ انکی تعریف کرنے لگے نماز پر وقت پڑھنے پر **ف** یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گذر چکی **عَنْ** حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ **ترجمہ** دوسری روایت مغیرہ سے ویسی ہی ہے جیسے اوپر گذری مغیرہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو اوسکو

بَابُ تَسْبِيحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيقِ الْمَرْأَةِ إِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں **عَنْ**

ن التصفیق

ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء زاد
حرملة فی روایته قال ابن شهاب وقد رأیت رجالا من اهل العلم یسبحون ویشیرون ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور دستک عورتوں کے لیے ابن
شہاب نے کہا میں نے کئی ایک عالموں کو دیکھا وہ تسبیح کہتے تھے اور اشارہ بھی کرتے تھے عن ابی هریرة
عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی هریرة رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وزاد فی الصلوٰة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک باب الامر
بتحسین الصلوٰة واتمامها والخشوع فیها نماز کو اچھی طرح ادا کرنے اور دل لگا کر پڑھنے کا حکم عن

ن صلی بنا

ابی هریرة قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ثم انصرف فقال یا فلان الا
تحسن صلاتک الا ینظر المصلی اذا صلی کیف یصلی وانما یصلی لنفسه انی والله لابصر من
ورائی کما ابصر من بین یدی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز
پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کرتا کیا نمازی خیال نہیں کرتا جب
نماز پڑھتا ہے کس طرح نماز پڑھ رہا ہے آخر وہ نماز پڑھتا ہے فائدے کے لیے نہ نقصان کے لیے) اور میں تو قسم
خدا کی پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے ف نووی نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پشت کی طرف سے بھی
دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی جیسے لوگوں کو سامنے کی طرف آنکھوں میں دیکھنے کی قوت دی ہے اور یہ بطور
خرق عادت کے ہے اس سے زیادہ اور باتیں جو خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی تھیں اور اس امر سے
نہ شرع مانع ہے نہ عقل بلکہ شرع وارد ہے تو واجب ہے اتباع اس کا احمد بن حنبل اور جمہور علماء نے کہا کہ مراد دیکھنے
سے یہاں حقیقۃ دیکھنا ہے اس حدیث سے نماز کو پورا کرنے کی اور اطمینان سے پڑھنے کی بڑی تاکید نکلتی ہے اور
اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم کھانا بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے
قسم نہ کھاوے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هل ترون قبلتی
ههنا فوالله ما یخفی علی رکوعکم ولا سجودکم انی لاراکم من وراء ظهری ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں قسم خدا کی مجھ پر
تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں عن انس بن

مالکٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی وربما قال من بعد ظہری اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح ادا کرو رکوع اور سجود کو قسم خدا کی میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعد ظہری اذا ما رکعتم واذا ما سجدتم وفی حدیث سعید اذا رکعتم واذا سجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو تم رکوع اور سجدے کو قسم خدا کی میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو

باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود ونحوہما امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے عن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی الصلوٰۃ اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو رأیتم ما رأیت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رأیت یا رسول اللہ قال رأیت الجنۃ والنار ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی بعد نماز فارغ ہونے کے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای لوگو میں تمہارا امام ہوں تو مجھ سے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اوٹھنا نہ فارغ ہونا کیونکہ میں تمکو دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت لوگوں نے کہا آپنے کیا دیکھا یا رسول اللہ فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ف نووی نے کہا فارغ ہونے سے مراد سلام ہے یعنی امام سے پہلے سلام نہ پھیرو مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو اوس سے پہلے کرنا حرام ہے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولیس فی حدیث جریر ولا بالانصراف ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ قال قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی الذی یرفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا اوسکا سر گدھے کا کر دیوے ف یہ بات خدا کے سامنے کچھ مشکل نہیں کہ انسان کو گدھا کر دیوے یا گدھے کو انسان جو لوگ انسان کی

باب تحریم سبق الامام بالرکوع والسجود

پر غور کرتے ہین اور خدا کے کامون کو نہ ایسی کہتے ہین انکو ایسی باتون کے ماننے مین کچھ شبہ نہین ہوتا پر جو دل اور دماغ کے اندھے ہین اور عقل سے بیٹھے رہے ہین اور بیوقوفون کی تقلید پر مرتے ہین وہ ان باتون کو ہنسی کان سے باہر جانتے ہین اگر سچ پوچھو تو خدا نے انکا سر گدہے کا سا کر دیا ہے جسمین غور اور فکر کا مادہ بالکل نہین ہے گو وہ صورت مین انسان ہین پر حقیقت مین گدہے سے بدتر ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَاْمَنُ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ فِیْ صُوْرَةِ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھاتا ہے اوسکو ڈر نہین کہ خدا اوس کی صورت پلٹ کر گدہے کی صورت کر دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الرَّبِیْعِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اوسکا مونہہ گدہے کا سا ہو جاوے

بَابُ النَّهْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ نماز مین آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَیْهِمْ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آوین وہ لوگ جو نماز مین آسمان کیطرف دیکھتے ہین اس حرکت سے ورنہ اونکی آنکھین جاتی رہین گی ف اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کیطرف عرش کے اوپر ہے بندہ جب نماز مین کھڑا ہو تو مقتضا ادب یہ ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکھے نووی نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز مین اجماع ہے اور دعا مین قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے شریح اور بعضون نے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثرون نے جائز کہا ہے اسلیے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آوین نماز مین دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے ورنہ انکی آنکھین جاتی رہینگی

بَابُ الْاَمْرِ بِالسُّکُوْنِ فِی الصَّلٰوةِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْیَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا وَالْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ نماز مین حرکت بیجا کرنیکی ممانعت اور سلام کے لیے ہاتھہ سے اشارہ کرنیکی ممانعت اور پہلی صفون کو پورا کرنیکا بیان اور آپسمین ملکر کھڑا ہونے اور اکٹھا ہونیکا حکم عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ

امام سے پہلے

باب النہی عن رفع المصلی راسہ قبل الامام

باب الامر بالسکون فی الصلوۃ والتراص

كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا وَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے تو فرمایا یہ کیا بات ہے میں دیکھتا ہون تمکو ہاتھ اٹھاتے ہوئے جیسے دمین شریر گھوڑون کی (جو تہمتی نہین ہر ابر ہلی جاتی ہے) الا نماز مین حرکت نہ کرو پہر آپ نکلے تو دیکھا ہمنے الگ الگ حلقے باندہے ہین آپنے فرمایا یہ کیا بات ہے مین تمکو جدا جدا پاتا ہون پھر آپ نکلے تو فرمایا تم اس طرح صف کیون نہین باندہتے جیسے فرشتے آپنے مالک کے سامنے صف باندہتے ہین ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کیونکر صف باندہتے ہین آپنے فرمایا پہلی صفون کو پورا کرتے ہین اور صف مین ملکر کہڑے ہوتے ہین **ف** یعنی بیچ مین خالی جاے نہین چھوڑتے اور صفون کے پورا کرنے سے یہ غرض ہے کہ جب پہلی صف بالکل بہر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے مین پہر جب دوسری بالکل بہر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے ہین اسی طرح سے جب تک اگلی صف مین ذرا بھی جاے خالی رہتی ہے تو پچھلے صف مین نہین کہڑے ہوتے اور یہ جو اس حدیث مین ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے مراد اوس سے سلام کے لیے ہاتھ اٹھانا ہے جیسے دوسری روایت مین اوسکی تصریح موجود ہے نہ وہ ہاتھ اوٹھانا جو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہوتا ہے وہ تو مستحب ہے اور جاہل ہین وہ حنفی جو اس حدیث کو اوسکی مخالفت کے لیے پیش کرتے ہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ہاتھ سے اشارہ کیا دونون طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑون کی دمین تمکو کافی ہے ہاتھ اپنی ران پر رکہنا اور اپنے بہائی کو سلام کرنا داہنے اور بائین **ف** یعنی ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہین صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا کافی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نقلنا

يديه
تحذنيه

صلينا

ساتھ تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھوں سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا تمہارے ہاتھ کیا ہیں شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں (جو ہلا کرتی ہیں) جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو اپنے بھائی کی طرف منہ کرے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔ بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالْازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ عَلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ صفوں کے برابر کرنیکا بیان اور اول صف کی اول صف کی فضیلت اور ازدحام کرنا پہلی صف پر اور سبقت کرنا اوپر اسکی اور آگے ہونا فضیلت والونکا اور نزدیک ہونا انکا امام سے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ ہو جاویگی اور میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بہت سمجھدار عقلمند ہیں (یعنے عاقل بالغ) پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا آج تم لوگوں میں بڑی پھوٹ ہو گئی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کے پاس والی صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو سب سے افضل ہوں پھر ان کے بعد جو ان سے اوتر کر ہوں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ امام سے قرب انہی لوگوں کو چاہیے جو درجہ میں بڑھے ہوں اس لیے کہ کبھی امام کو خلیفہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگ امام کی بھول چوک کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور نماز کی ترکیب بھی خوب سیکھ سکتے ہیں اور اور لوگوں کو سکھا سکتے ہیں اور یہ امر نماز کی صف سے خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں اہل فضل و کمال کی تقدیم اور ان کی عزت ضرور ہے عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے نزدیک ہیں وہ لوگ جو عقلمند سمجھدار ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں اور بچو تم بازار کے شور سے (یعنے وہاں کے جھگڑوں اور لغو باتوں سے) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو اس لیے کہ صف برابر کرنے سے نماز پوری ہوتی ہے (یعنے صف برابر کرنا کوئی فضول اور زائد کام نہیں ہے بلکہ نماز کی تکمیل کے لیے ضروری ہے) عَنْ

لیکنی

(۱) وَہِیشاتِ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو صفوں کو بیشک میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں +
عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ترجمہ ہمام
بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی حدیثیں ہم سے بیان کیں ان میں سے ایک یہ
بھی تھی کہ آپ نے فرمایا قائم کرو صف کو نماز میں اسلیے کہ صف برابر کرنے سے نماز اچھی ہوتی ہے عَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ
بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم
صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تم میں پھوٹ ڈالدیگا **ف** نووی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے اور بعضوں نے
کہا کہ اللہ تمہاری صورتیں بدل دیگا یعنے مسخ کردے گا واللہ اعلم بالصواب عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ
حَتّٰى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ
مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ترجمہ نعمان
بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو اسقدر کہ تیر کی لکڑی انسے
سیدھی ہو سکتی تھی (یہ مبالغہ ہے سیدھی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دیتے ہیں کوئی شے بہت سیدھی
ہوئی تو گویا تیر سیدھے ہیں میں اوس سے گھسٹ گیا) یہانتک کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہم پہچان گئے صف سیدھا کرنا
پھر ایک دن آپ باہر نکلے اور کھڑے ہوئے تکبیر کہنے کو تھے اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جسکا سینہ صف سے باہر نکلا
ہوا تھا آپ نے فرمایا اے خدا کے بندو صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اللہ تعالی تم میں پھوٹ ڈالدیگا (اسلیے کہ آگے پیچھے
رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کر لوگے تو رفتہ رفتہ دلوں کے اختلاف کو بھی جائز
رکھوگے اور یہی پھوٹ ہے جو ساری آفتوں کی جڑ ہے) عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو اذان میں ہے اور اول صف میں شریک ہونے کا ثواب
ہے پھر ان کو موقع نہ ملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنے اسقدر ان کا شوق ہوتا کہ کسی کو اذان دینا یا اول صف
میں شریک ہونا نہ ملتا بغیر قرعہ میں نام نکلنے کے) اور اگر جانتے اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت تو جلدی کرتے اس
طرف اور اگر جانتے عشا اور صبح کی جماعت میں آنے کا ثواب تو البتہ آتے اگرچہ نہ چل سکتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے
آتے ف نووی نے کہا عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت زیادہ اسلیے کہ یہ دونوں نمازیں نفس پر مشکل ہیں
اور دونوں میں نیند کا وقت ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَاٰى فِیْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا یَزَالُ
قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا (یعنی اول صف میں شریک ہونے میں دیر کی) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری
پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کریں اور بعضے لوگ ایسے ہوں گے جو پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں
تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کر دے گا (اپنی رحمت اور فضل میں یا جنت لیجانے میں) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ +
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد میں سب سے اخیر دیکھا پھر بیان
کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ
اَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْاَوَّلِ مَا كَانَتْ اِلَّا
قُرْعَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے اول صف کی فضیلت البتہ اس پر
قرعہ ڈالتے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ
الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اول صف ہے اور سب سے بری
اخیر صف ہے اور عورتوں میں سب سے بری اول صف ہے (اگر مردوں کی صفیں ان کے پاس ہوں) اور سب سے بہتر
اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہے) ف اگر نری عورتیں ہوں تو ان کی اول صف مردوں کی طرح بہتر ہے
اور اول صف سے مراد وہ صف ہے جو امام کے پاس ہے خواہ اس کے لوگ بعد آئے ہوں یا پہلے اور خواہ وہ ایک کنارے
سے دوسرے کنارے تک ساری ہو یا بیچ میں کچھ حائل ہو جائے منبر یا مقصورہ ہو اور یہی قول صحیح ہے (نووی) عَنْ

سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا

باب اَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ اَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُؤُسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ جب عورتین مردون کے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو سر اٹھا دین جبتک وہ سر اٹھا نہ لین

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے مین نے مردون کو دیکھا لڑکون کیطرح گلے مین ازارین باندہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہڑے ہوتے تھے اس لیے کہ ازارین تنگ تہین (یعنے کپڑا کم تہا تو کہل جانے کے ڈر سے باندہ لیتے) ایک کہنے والے نے کہا اے عورتون تم اپنا سر مت اٹھاؤ (سجدے سے) جب تک مرد سر اٹھا نہ لین (ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کے ستر پر نظر پڑ جاوے)

باب خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَاَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً عورتونکا نماز کے لیے مسجد مین جانا جبکہ کسی طرح کے فتنہ کا خوف نہ ہو اور عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمْ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی عورت مسجد مین جانا چاہے تو اسکو منع نہ کرے

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت منع کرو اپنی عورتون کو مسجدون مین جانے سے جب وہ اجازت مانگین تم سے جانے کی بلال نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو انکو منع کرینگے سالم نے کہا عبداللہ یہ سنتے ہی بلال کیطرف متوجہ ہوئے اور ایسی بری گالی انکو دین کہ ویسی کبھی نہین دی تہی اور کہا مین تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے

ف گویا مقابلہ کرتا ہے حدیث کا اپنی رای سے لاحول ولا قوۃ یہی حال بعضے مقلدون کا ہے خدا انکو ہدایت کرے اور اون کے حال پر رحم کرے کہ حدیث کے مقابلہ مین مجتہد کی قیاس اور رای کو پیش کرتے ہین مسلمان کا ہرگز یہ کام نہین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے کسی اور کے قول یا فعل کی سند لاوے بلکہ ایسی بے ادبی اور گستاخی مین خوف ہے کفر کا ہمارا تو یہ عقیدہ اور عمل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے سامنے ساری جہان

باب حکم خروج النساء

کرے قول بغیر کے کوئی حقیقت نہیں خدا تعالی ہمارا اور سب مومنین کا خاتمہ بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور
اتباعت کی توفیق بخشے ٭ بجز ابروی تو محراب دل حافظ نیست طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اسکی مسجدوں
میں جانے سے **ف** نووی نے کہا یہ حدیثیں صاف ہیں عورتوں کو مسجدوں میں جانے کے جواز میں پر علماء
نے اسمیں شرطیں لگائی ہیں کہ خوشبو نہ لگائی ہو بنی ٹھنی نہ ہو ایسا زیور نہ پہنے ہو جو آواز دیوے جوان نہ ہو کپڑے
عمدہ نہ پہنے ہو کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور نکلنے کی ممانعت تنزیہی ہے اس صورت میں کہ عورت خاوند والی ہو اور
شرطیں پائی جاویں اگر خاوند والی نہ ہو تو حرام ہے انتہی **عن** ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اذا استاذنکم نساءکم الی المساجد فاذنوا لھن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تمہاری عورتیں تم سے اجازت مانگیں مسجد
میں جانے کی تو انکو اجازت دو **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تمنعوا النساء من الخروج الی المساجد باللیل فقال ابن لعبد اللہ بن عمر لا ندعھن یخرجن
فیتخذنہ دغلا قال فزبرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وتقول لا ندعھن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے عبد اللہ کا ایک بیٹا بولا ہم تو انکو نہیں چھوڑیں گے وہ یہی فریب
کیا کریں گی عبد اللہ نے اسکو جھڑکا اور کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہوں اور
تو کہتا ہے ہم انکو نہیں چھوڑیں گے **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** دوسری اسناد
کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا للنساء
باللیل الی المساجد فقال ابن لہ یقال لہ واقد اذا یتخذنہ دغلا قال فضرب فی صدرہ
وقال احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے کی انکا ایک بیٹا جسکا نام واقد تھا
کہنے لگا پھر تو وہ یہی بہانہ کرینگی عبد اللہ نے اسکے سینے پر مارا اور کہا میں تجھسے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو نہیں مانتا **عن** بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوظَھُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَأْذَنَّکُمْ فَقَالَ
بِلَالٌ وَّاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
تَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُھُنَّ ترجمہ بلال بن عبداللہ بن عمر نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو عورتوں کو مسجد مین جانے کے ثواب سے جب وہ تم سے اجازت چاہین بلال نے
کہا ہم تو خدا کی قسم انکو منع کرینگے عبداللہ نے کہا مین تو کہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور
تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **عن** زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّۃِ کَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا شَھِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْعِشَآءَ فَلَا تَطَیَّبْ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ ترجمہ زینب ثقفیہ
نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتون مین کوئی عشا کی نماز مین آنا چاہیے تو
اوس رات کو خوشبو نہ لگاوے **عن** زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَھِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبداللہ
کی بی بی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے
عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا
فَلَا تَشْھَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَۃَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
عورت خوشبو کی دھونی لیوے وہ ہمارے ساتھ عشا کی جماعت مین شریک نہ ہو **عن** عَائِشَۃَ زَوْجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی مَا اَحْدَثَ
النِّسَآءُ لَمَنَعَھُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَۃَ اَنِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ان باتون
کو جو اب عورتین کرنے لگین ہین (یعنے بناؤ سنگار خوشبو زیورات آواز دار پہننا باریک کپڑے) البتہ منع
کردیتے انکو مسجد مین آنے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئین تھین عمرہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے
پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتین مسجد مین آنے سے منع کی گئین تھین انہون نے کہا ہان **ف** اس حدیث
سے عورتون کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد مبارک مین عورتین بلا مزاحمت مسجدون مین نماز کے لیے آیا جایا کرتین اور یہ جو بیان ہوا یہ قیاس ہے حضرت
عائشہ کا اگر دلیل بھی ہو تو بس یہی کہ غیر مردون کو دکھلانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور

باب نہی من حضرت الطیب التی ارادت الخروج

باب منع النساء الخروج

حب نیت یہ ہو تو ہر ایک فعل مباح کیا مستحب بھی منع ہو جاتا ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً **ترجمہ**. نماز جہری میں قرآن بہت پکار کے نہ پڑھنا جب کسی فساد کا ڈر ہو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرْ ذَلِكَ الْجَهْرَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت پکار کے پڑھ نماز میں اور نہ بہت آہستہ یہ آیت اس وقت اتری جب آپ کافروں کی ڈر سے مکہ میں (ایک گھر میں) پوشیدہ تھے جب نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اسکو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اوتارنے والے کو اور لانے والے کو برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیرے ساتھ والے بھی نہ سنیں یعنے انکی آواز سے پڑھ کہ وہ سنیں اور اتنا پکار کے مت پڑھ (کہ کافروں تک آواز جاوے) بلکہ بیچ کی چال چل یعنے وہی آواز سے پڑھ

عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ أُنْزِلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ نے کہا یہ آیت ولا تجہر بصلوتک اخیر تک دعا کے باب میں اتری یعنی دعا نہ بہت زور سے مانگ نہ بہت آہستہ **عَنْ** هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الِاسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ قرآن سننے کا حکم **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ أَخْذَهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو اسکا قصہ یہ ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام حضرت پاس وحی لیکر آتے

آپ وحی کو سنتے جاتے) اور اپنی زبان اور ہونٹون کو بھی ہلاتے جاتے (اس ڈر سے کہ کہین بھول نہ جاوین آپ
بھی جبرئیل کے ساتھہ ساتھہ پڑہتے جاتے) اس مین بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی تب
اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری مت ہلا اپنی زبان جلد یاد کرنے کے لیے یہ ہمارا کام ہے کہ اوسی تیری دل
مین جما دین اور تجہے پڑہا دین پہر جب ہم پڑہین (یعنے ہمارا فرشتہ پڑہے) تو تو دل لگاکر سن یہ ہمارا کام ہے
کہ تیری زبان سے اوسکو نکلوا دین گے۔ اسکے بعد جب جبرئیل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جہکا لیتے (اور
خاموش سنا کرتے) پہر جبرئیل کے جاتے ہی آپ ویسا ہی پڑہ کر سنا دیتے جیسے اللہ تعالی نے وعدہ کیا۔

عن ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ
شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاُهٗ فَاِذَا
قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
اَقْرَاَهٗ۔ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے
لیے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے سے بڑی تکلیف اٹھاتے اپنے ہونٹون کو ہلاتے
عبد اللہ بن عباس نے اوسی طرح اپنے ہونٹون کو ہلاکر سعید کو دکہلایا سعید نے کہا مین بھی اوسیطرح ہلاتا ہون
جیسے عبد اللہ بن عباس نے ہلایا تہا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے یہ
ہمارا کام ہے تیرے دل مین جما دینا اور پڑہا دینا پہر جب ہم پڑہین تو دل لگاکر سن عبد اللہ بن عباس نے کہا اس آیت
کے اترنے کے بعد جب جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس آتے تو آپ اونکی قرأت سنتے رہتے جب جبرئیل علیہ السلام
چلے جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسیطرح پڑہ دیتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے پڑہایا تہا **بَابُ**
الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْجِنِّ صبح کی نماز مین قرآن پکار کر پڑہنا اور جنون کے سامنے
قرآن پڑہنا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَمَا
رَاٰهُمْ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ
وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ

إلى قومهم فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وأرسلت علينا الشهب قالوا
ما ذاك إلا من شيء حدث فاضربوا مشارق الأرض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال
بيننا وبين خبر السماء فانطلقوا يضربون مشارق الأرض ومغاربها فمر النفر الذين أخذوا
نحو تهامة وهو بنخل عامدين إلى سوق عكاظ وهو يصلي بأصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا
القرآن استمعوا له وقالوا هذا الذي حال بيننا وبين خبر السماء فرجعوا إلى قومهم فقالوا
يا قومنا إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدي إلى الرشد فآمنا به ولن نشرك بربنا أحدا فأنزل الله
على محمد نبيه صلى الله عليه وسلم قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون کو قرآن نہیں سنایا نہ انکو دیکھا **ف** نووی نے کہا اس
کے بعد ابن مسعود کی حدیث ہے جس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنون کا قاصد آیا
مین اوس کے ساتھ گیا اور جنون کو قرآن سنایا۔ علماء نے کہا ہے یہ دونون الگ الگ قصے ہین ابن عباس کے
حدیث ابتدای نبوت مین ہے جب جن جو آئے تھے اور قرآن سنکر گئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اوسکا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعود کی حدیث اور زمانے کی ہے جب اسلام خوب پھیل
گیا تھا **ف** آپ اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اوسوقت شیطانون کا آسمان پر جانا بند
ہوگیا تھا اور انپر آگ کے کوڑے برسائے جاتے تھے تو شیطان اپنے لوگون مین گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمانپر
جانا بند ہوگیا اور ہمپر انگار کے کوڑے برسنے لگے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سبب ہوا اس سے پہلے نہ تھا اسی واسطے شیطانون کو اسکی فکر پیدا
ہوئی اور لگے کھوج لگانے اور چارون طرف پھرے اور اس زمانے مین عرب کے ملک مین کاہن اور نجومی بہت
تھے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبرون کا آنا موقوف ہوگیا اور لگے آگ کے کوڑے برسنے جسکو عوام
تارا ٹوٹنا کہتے ہین اور عربی مین اسکو شہاب کہتے ہین تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور
ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی
قول ہے اور عرب کے پرانے شعرون سے بھی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس کے ایک حدیث بھی اس باب مین مروی ہے
زہری کو پوچھا اس آیت کو اب جو کوئی سنے وہ کوڑا کہاویگا انہون نے کہا شہاب پہلے بھی تھا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت
کے بعد سے وہ نہایت سخت اور بہت ہوگیا اور بعضون نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانون کا جلایا جانا شہاب سے

ہماری پیغمبر کی نبوت کے بعد ہوا واللہ اعلم **ف** اونہون نے کہا اسکا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو خبر لو پورب اور
پچھم کیطرف پھر کے اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی خبرین آنا بند ہو گئین وے لگے پھرنے زمین مین پورب اور پچھم کیطرف
کچھ لوگ ان مین سے تہامہ (حجاز کے ملک کو کہتے مین) کیطرف آئے عکاظ کے بازار کو جانے کے لیے آپ پاس دخت نخل
مین (نخل ایک مقام کا نام ہے) اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب اونہون نے قرآن کو سنا تو اودھر دل
لگایا اور کہنے لگے یہی سبب ہے آسمان کی خبرین موقوف ہونے کا **ف** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز
مین قرارت پکار کر کرنا چاہیے امام ابو عبداللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان
لائے اور علمار کا اتفاق ہے اس پر کہ جنون کو آخرت مین گناہون پر عذاب ہوگا اللہ تعالے خود فرماتا ہے مین جہنم کو
بھر دون گا جنون اور آدمیون سے اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کیطرح ثواب بھی ملیگا اور جنت کی نعمتین بھی
ملین گی اور بعضون کے نزدیک وہ جانورون کیطرح خاک ہو جاوینگے **ت** پھر وہ اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے
اے قوم کے لوگو ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سچی راہ کیطرف لے جاتا ہے پھر ہم اوسپر ایمان لائے اور ہم کبھی خدا کے
ساتھ شرک نہ کرینگے تب اللہ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اوتاری قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اخیر تک ۹۰۳ **عن**
عامر قال سالت علقمة هل كان ابن مسعود شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة
الجن قال فقال علقمة انا سالت ابن مسعود فقلت هل شهد احد منكم مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليلة الجن قال لا ولكنا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة ففقدناه
فالتمسناه في الاودية والشعاب فقلنا استطير او اغتيل قال فبتنا بشر ليلة بات بها قوم
فلما اصبحنا اذا هو جاء من قبل حراء قال فقلنا يا رسول الله فقدناك فطلبناك فلم نجدك
فبتنا بشر ليلة بات بها قوم فقال اتاني داعي الجن فذهبت معه فقرات عليهم القرآن قال
فانطلق بنا فارانا آثارهم وآثار نيرانهم وسالوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه
يقع في ايديكم اوفر ما يكون لحما وكل بعرة علف لدوابكم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلا تستنجوا بهما فانهما طعام اخوانكم **ترجمہ** عامر سے روایت ہے مین نے علقمہ سے پوچھا کیا ابن مسعود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لیلۃ الجن کو اونہون نے کہا مین نے ابن مسعود سے پوچھا اور کہا کوئی تم مین سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لیلۃ الجن کو (یعنے جس رات آپ نے جنون سے ملاقات فرمائی) اونہون نے کہا
نہین لیکن ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ گم ہو گئے ہم نے آپ کو ڈھونڈا پہاڑ کے

باب الجہر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن

وادیون اور گہاٹیون مین آپ نملے ہم سمجہے آپ کو جن اوڑا لے گئے یا کسی نے مار ڈالا چپکے سے اور رات ہم نے نہایت
برے طور سے بسر کی جب صبح ہوئی تو دیکہا آپ حرا (پہاڑ ہے جبلنور جو مکے اور منا کے بیچ مین ہے) کیطرف سے آرہے ہین ہم
نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہمکو نہ ملے ہمنے ڈہونڈہا جب بہی نہ پایا آخر برے طور سے ہم نے رات کاٹی آپ نے فرمایا
مجہے جنون کیطرف سے ایک بلانیوالا آیا مین اوس کے ساتہہ گیا اور جنون کو قرآن سنایا پہر ہم کو اپنے ساتہہ لگئے اور انکو
نشان اور ان کے انگار کے نشان بتلائے جنون نے آپ سے توشہ چاہا آپ نے فرمایا ہر ہڈی اوس جانور کی جو اللہ کے نام پر کاٹا
جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتہہ مین پڑتی ہے وہ پرگوشت ہوجاویگی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانوروں
کی خوراک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ خوراک ہے تمہارے بہائی
جنون کی (اور اون کے جانورون کی) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ تہے لیلۃ الجن کو اور باطل ہوئی ہے وہ روایت جو سنن ابو داود مین ہے جس مین
نبیذ سے وضو کرنے کا ذکر ہے اسلیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابو داود کی روایت مین زید ہے مولے عمرو بن حریث
کا اور وہ مجہول ہے **عَنْ** دَاوُدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ
وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ترجمہ دوسری
روایت کا وہی جو اوپر گذرا یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہے کہ جنون نے آپ سے توشہ چاہا شعبی کا قول ہے اور حدیث
ختم ہوگئی یہانتک کہ اونکی انگار کے نشان بتلاگئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ
وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ اَكُنْ
لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
اونہون نے کہا مین لیلۃ الجن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ تہا لیکن مجہکو آرزو رہ گئی کاش مین
آپ کے ساتہہ ہوتا **عَنْ** مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اٰذَنَتْهُمْ
شَجَرَةٌ ترجمہ معن سے روایت ہے مین نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے کہا مین نے مسروق سے پوچہا جس رات جنون
نے قرآن سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی اونہون نے کہا مجہسے بیان کیا تمہارے
باپ (یعنی عبد اللہ بن مسعود) نے آپ کو درخت نے خبر دی جنون کے آنیکی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل
ہے اس امر کی کہ اللہ تعالی کبہی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتون سے اسکا ثبوت موجود ہے اللہ تعالی

نے فرمایا بعضے پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور فرمایا ہر چیز اوسکی پاکی بولتے ہے لیکن نہیں سمجھتے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اوس پتھر کو مکہ میں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک حدیث میں ہے
کہ دو درخت آپ پاس آگئے اور ستون حنانہ نے آپکے ہی فراق میں رونا شروع کیا اور کہانے نے تسبیح کہی اور موسیٰ علیہ
السلام کے کپڑے ایک پتھر لیکر بھاگا اور احد اور حرا نے جنبش کی لاتّے میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل
سلیم کے رو سے ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ اور زبان میں ہے یہی
خدا کی دی ہوئی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونوں جماد اور پتھر کیطرح جماد ہیں البتہ ان امور میں وہی لوگ
شبہ کرتے ہیں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور بیوقوفوں کی تقلید پر بیٹھے ہیں اور سر بات
کو بے سوچ سمجھے اختیار کر لیتے ہیں

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ظہر اور عصر میں قرات کا بیان

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ
الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی
ایک آدھ آیت ہمکو سنا دیتے اور پہلی رکعت ظہر کی دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسیطرح صبح کی نماز میں **ف** پہلی رکعت بہ نسبت دوسری کے لمبی ہوتی
ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت میں پوری ایک سورۃ پڑھنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل ہے اس سے کہ لمبی سورت
میں سے ایک یا دو رکوع پڑھے اور یہی ثابت ہوا کہ ظہر اور فجر کی پہلی رکعت دوسری کی نسبت لمبی کرنا بہتر ہے
اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی
دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمکو سنا دیتے اور
پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے **ف** پچھلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور
سورۃ پڑھنا افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتوں میں قرارت واجب نہیں ہے بلکہ خاموشی
یا تسبیح کافی ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

لنسائی فی الرکعۃ

نسائی ابن ماجہ

وحزرنا قيامه في الاخريين قدر النصف من ذلك وحزرنا قيامه في الركعتين الاوليين من
العصر على قدر قيامه في الاخريين من الظهر وفي الاخريين من العصر على النصف من ذلك
ولم يذكر ابو بكر في روايته الم تنزيل وقال قدر ثلاثين اية ترجمہ ابوسعید خدری سے

روایت ہے ہم اندازہ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کو ظہر اور عصر میں تو معلوم
ہوا کہ آپ ظہر کے پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی جاوے
اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی
دو رکعتوں میں اسکا آدھا اور ابو بکر نے اپنی روایت میں سورہ الم تنزیل السجدہ کو بیان نہیں کیا بلکہ
تیس آیتوں کے برابر کہا عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يقرأ في صلوة الظهر في الركعتين الاوليين في كل ركعة قدر ثلاثين اية وفي الاخريين
قدر خمس عشرة اية او قال نصف ذلك وفي العصر في الركعتين الاوليين في كل ركعة
قدر قراءة خمس عشرة اية وفي الاخريين قدر نصف ذلك ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرات کرتے
تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر یا یوں کہا اسکا آدھا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ہر
رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا عن جابر بن سمرة ان اهل
الكوفة شكوا سعدا الى عمر بن الخطاب فذكروا من صلوته فارسل اليه عمر فقدم عليه فذكر
له ما عابوه به من امر الصلوة فقال اني لاصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اخرم عنها اني لاركد بهم في الاوليين واحذف بهم في الاخريين فقال ذاك الظن بك
يا ابا اسحاق ترجمہ جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے شکایت کی سعد کی حضرت عمرؓ سے انکی
نماز کی حضرت عمر نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے انہوں نے بیان کیا جو کوفہ والوں نے شکایت کی تھی نماز کی سعد
نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح نماز پڑھاتا ہوں ذرا کمی نہیں کرتا پہلی دو رکعتوں کو لنبا
کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا تم سے یہی امید ہے اے ابو اسحاق ف
یہ کیفیت ہے سعد کی اس سے معلوم ہوا کہ موذیوں پر اثر لینا کرنا درست ہے اگر کسی امر کا ڈر نہ ہو اسیطرح امام کو ادب
کرنا اپنے عاملوں کی شکایت کو ضرور ہے عن عبد الملك بن عمير بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَمَّا
أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے
کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہانتک کہ نماز کی بھی سعد نے کہا میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا
کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں میں کوتاہی
نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے عَنْ جَابِرِ
بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلٰوةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گنوار لوگ مجھکو نماز سکھاتے ہیں عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ
ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِمَّا يُطَوِّلُهَا ترجمہ ابوسعید خدری
سے روایت ہے ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی پھر جانیوالا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پہلی رکعت میں ہوتے اسقدر اسکو لمبا کرتے عَنْ قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ
عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ
فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ
ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ
الْأُوْلٰى ترجمہ قزعہ سے روایت ہے میں ابوسعید خدری پاس آیا ان کے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب چلے
گئے تو میں نے کہا میں تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں انہوں نے کہا اسکے پوچھنے میں تیری بھلائی نہ ہوگی (کیونکہ تو ویسی نماز پڑھ نہ سکے
گا پھر کیا فائدہ) قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا جب ابوسعید نے کہا ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع
کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں آ کر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پہلی رکعت میں ہوتے **بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ** فجر کی نماز میں قرأت کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى

جاء ذکر موسی وهارون او ذکر عیسی محمد بن عباد یشك او اختلفوا علیه اخذت النبی
صلی الله علیه وسلم سعلة فرکع وعبد الله بن السائب حاضر ذلك وفی حدیث عبد الرزاق
فحذف فرکع وفی حدیثه عبد الله بن عمرو ولم یقل ابن العاص ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورہ مومنون شروع کی یہاں تک کہ موسی
اور ہارون کا ذکر آیا یا عیسی کا شک ہے محمد بن عباد کو (جو راوی ہے حدیث کا) یا راویوں کا اختلاف ہے
آپ کو کھانسی لگی تو رکوع کر دیا عبد اللہ بن سائب اس وقت موجود تھے عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپ نے
قراءت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورہ کا پورا کرنا ضرور نہیں اور
قراءت موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر سے ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بھی جائز ہے اور مکروہ نہیں مگر ہمارے
نزدیک اولی کے خلاف ہے اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے عن عمرو بن حریث
انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الفجر واللیل اذا عسعس ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں سورہ اذا الشمس کورت پڑھی عن قطبة بن مالك قال
صلیت وصلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأ ق والقرآن المجید حتی قرأ والنخل
باسقات قال فجعلت اردّدها ولا ادری ما قال ترجمہ قطبہ بن مالک سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو سورہ ق پڑھی جب آپ نے یہ آیت پڑھی والنخل باسقات میں بھی اسکو
پڑھنے لگا لیکن مطلب نہ سمجھا (مطلب اسکا یہ ہے اور درخت کھجور کے لمبی لمبی جن میں گچھے خوشے لگے ہیں) عن
قطبة بن مالك رضی الله عنه انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الفجر والنخل باسقات
لها طلع نضید ترجمہ قطبہ بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر میں پڑھتے سنا والنخل باسقات
لها طلع نضید (یہ آیت سورہ قاف میں ہے) عن زیاد بن علاقة عن عمه انه صلی مع النبی صلی الله
علیه وسلم الصبح فقرأ فی اول رکعة والنخل باسقات لها طلع نضید وربما قال ق ترجمہ
زیاد بن علاقہ نے اپنے چچا (قطبہ بن مالک) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی آپ نے پہلی رکعت
میں پڑھا والنخل باسقات لها طلع نضید یا یوں کہا سورہ قاف پڑھی عن جابر بن سمرة ان النبی
صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الفجر بق والقرآن المجید وکان صلوته بعد تخفیفا
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ قاف والقرآن المجید پڑھتے تھے

ہاتی نماز میں ہلکی پڑھتے تھے عن سماک قال سألت جابر بن سمرة عن صلوة النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کان یخفف الصلوة ولا یصلی صلوة هؤلاء قال وانبأنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقرأ فی الفجر بقٓ والقرآن المجید ونحوها ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ
سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ ہلکی نماز پڑھتے تھے ان لوگوں کی طرح (بڑی بڑی
سورتیں) نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں آپ قٓ والقرآن یا اسکے برابر سورتیں پڑھتے تھے عن
جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظهر باللیل اذا یغشی وفی العصر
نحو ذلک وفی الصبح اطول من ذلک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر
کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اتنی لمبی سورتیں اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں
پڑھتے تھے عن جابر بن سمرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظهر بسبح اسم
ربک الاعلی وفی الصبح باطول من ذلک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی سورتیں پڑھتے تھے
عن ابی برزة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلوة الغداة من الستین
الی المائة ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو
آیتوں تک پڑھتے تھے عن ابی برزة الاسلمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ فی الفجر ما بین الستین الی المائة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عباس قال ان ام
الفضل بنت الحارث سمعته وهو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت یا بنی لقد ذکرتنی
بقرائتک هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بها
فی المغرب ترجمہ ام فضل بنت حارث نے عبداللہ بن عباس کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہا
بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کے مجھکو یاد دلا دیا سب اخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سورت سنی آپ نے
مغرب کی نماز میں اسے پڑھا تھا عن الزهری بهذا الاسناد وزاد فی حدیث صالح ثم
ما صلی بعد حتی قبضه اللہ عز وجل ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے
کہ پھر اسکے بعد آپ نے نماز نہیں پڑھی (یعنی امامت نہیں کی) وفات تک عن جبیر بن مطعم
عن ابیه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب ترجمہ جبیر بن مطعم سے

المائة آية

ۓ روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ عشا کی نماز میں
قرات کا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے عشا کی نماز پڑھائی تو سورہ والتین والزیتون ایک رکعت میں پڑھی عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی آپ نے سورہ والتین
والزیتون پڑھی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ
بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشا کی نماز میں سورہ والتین سنی ایسا خوش آواز میں نے کسی کو نہیں پایا عَنْ
جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ
رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا
أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ
فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ
بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هَذَا ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن
جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر آکر اپنے لوگوں کی امامت کرتے ایک رات وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقر شروع کی ایک شخص نے
مونھ موڑا اور سلام پھیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں
منافق نہیں ہوں قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہوں گا پھر وہ آیا آپ کے
پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بہشتی ہیں (دن بھر پانی بھرتے ہیں اونٹوں پر) اور معاذ آپ کے ساتھ عشا

کی نماز پڑھ کر آئے اور سورۂ بقرہ شروع کی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای
معاذ کیا تو فسادی ہے (جو لوگون کو دین سے نفرت دلایا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) یہ یہ سورت پڑھ کر جابر
نے کہا آپنے فرمایا والشمس وضحیہا والضحی واللیل اذا یغشی سبح اسم ربک الاعلی **ف** نووی نے کہا اس حدیث
سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑہنے والے کے پیچھے جائز ہے کیونکہ
معاذ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ادا کر چکے تھے پھر ان کی نماز دوبارہ نفل ہوتی اور ان کے
قوم کے فرض اور مسلم کے سوا اور کتابون مین یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ
اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اسکو جائز نہین کہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ
ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل کی نیت کرتے ہون گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی
اور یہ سب تاویلین بلا دلیل ہین اور ظاہر حدیث کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہین ہے دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز
کا توڑنا اور اقتدا کا ترک کرنا درست ہے تیسرے یہ کہ جو شخص بری بات کرے اسکو سخت لفظ کہنا درست ہے
چوتھے یہ کہ مقتدیون کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے واللہ اعلم **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيُّ بِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلّٰى فَاُخْبِرَ
مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا
مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل انصاری نے لوگون کو عشا کی نماز پڑھائی تو قرارت لمبی کی
ایک شخص نے ہم مین سے نماز توڑ دی اور اکیلا پڑھ لی معاذ کو جب یہ خبر پہونچی تو انہون نے کہا وہ منافق ہے
جب اس شخص کو یہ پہونچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا آپ نے
فرمایا اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحیہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور
اور اقرا باسم ربک اور واللیل اذا یغشی پڑہ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ
يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ
تِلْكَ الصَّلٰوةَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے معاذ بن جبل عشا کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
پڑھتے پھر اپنے لوگون کے پاس آنکر وہی نماز پڑھاتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ

يصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم يأتي مسجد قومه فيصلي بهم ترجمہ جابر
بن عبداللہ سے روایت ہے معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں
آکر امامت کرتے **باب** أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام نماز کو ہلکی اور پوری پڑھنے کا
حکم اس کے بیان میں **عن** أبي مسعود الأنصاري قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال إني لأتأخر عن صلاة الصبح من أجل فلان مما يطيل بنا فما رأيت النبي
صلى الله عليه وسلم غضب في موعظة قط أشد مما غضب يومئذ فقال يا أيها
الناس إن منكم منفرين فأيكم أم الناس فليوجز فإن من ورائه الكبير والضعيف و
ذا الحاجة **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا میں صبح کی جماعت میں نہیں آتا فلاں شخص کی وجہ سے کیونکہ وہ قراءت لمبی کرتا ہے تو میں نے آپ کو کبھی نصیحت
کرنے میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں جو
دین سے نفرت کراتے ہیں جو کوئی تم میں امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھا اور ناتوان
اور کام والا ہے **ف** یعنی سب قسم کے لوگ مقتدیوں میں ہوتے ہیں بوڑھے بیمار ضعیف ناتوان تو فرض
نماز کو بہت لمبا نہ کرے جیسے اکثر شافعیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ارکان کو بھی طرح ادا کرے سنت کے موافق اور اس میں کوتاہی نہ
کرے اور دو سورتیں پڑھے جو متوسط ہیں جیسے والشمس والضحی اقرا وغیرہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ
سے جماعت میں کی ترک بھی جائز ہے **عن** أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
إذا أم أحدكم الناس فليخفف فإن فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض فإذا
صلى وحده فليصل كيف شاء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم میں سے نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ جماعت میں بچے اور بوڑھے اور ناتوان اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلے
نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے **ف** یعنی جتنا چاہے قراءت لمبی کرے **عن** همام بن
منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
أحاديث منها وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ما قام أحدكم للناس فليخفف
الصلاة فإن فيهم الكبير وفيهم الضعيف وإذا قام وحده فليطل صلاته ما شاء **ترجمہ**
ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر کئی حدیثیں بیان کیں ان میں

سو ایک یہ بہی تہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے لوگون کو نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہے کس لیے کہ جماعت
مین بوڑہے اور ناتوان ہوتے ہین البتہ جب اکیلی پڑہے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے عَنْ
اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ
فِی النَّاسِ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَذَا الْحَاجَةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہے اس لیے کہ لوگون مین ناتوان اور بیمار اور کام والے
ہوتے ہین عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ
اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ السَّقِیْمِ الْکَبِیْرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
جو اوپر گذرا اس روایت مین بیمار کے بدلے بوڑہا ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ
اُدْنُ فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا
فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الْکَبِیْرَ وَاِنَّ فِیْهِمُ
الْمَرِیْضَ وَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَاِنَّ فِیْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَاءَ
ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم اپنی قوم کی
امامت کرو مین نے کہا یارسول اللہ مین اپنے دل مین کچھ پاتا ہون آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھے اپنے
سامنے بٹہایا پھر اپنی تہیلی میرے سینے پر رکہی بعد اوسکے فرمایا پھر جا اور اپنی ہتہیلی میری پیٹھ پر مونڈہون کے
بیچ مین رکہی بعد اوسکے فرمایا جا اپنا قوم کی امامت کر ف نووی نے کہا یہ جو عثمان نے کہا مین اپنے
دل مین کچھ پاتا ہون اس سے مراد یہ ہے کہ عثمان کو ڈر ہوا ہوگا کہین امام بننے سے غرور اور تکبر نہو جاوے تو اللہ تعالی
نے اوسکو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتہیلی کی برکت سے یا مراد یہ ہے کہ عثمان کے دل مین وسوسے
بہت آتے ہون گے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہین خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا مین نے عرض کیا یارسول
اللہ شیطان نے میری نماز مین حرج ڈالدی ہے مجہے قرآن پڑہتے پڑہتے بہلا دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان ہے
جسکا نام خنزب ہے جب تو اس قسم کا وسوسہ پاوے تو اللہ کی پناہ مانگ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑہ اور بائین طرف تین بار تہوک عثمان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا وہ حال پھر جاتا رہا انتہی ف
اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑہے کس لیے کہ لوگون مین کوئی بوڑہا ہے کوئی بیمار ہے

ن جعل

ن
بنیہ ما ن
فاجلسنی

ن
دراذا

کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلا پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر بات جو مجھسے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو امامت کرے لوگوں کی تو نماز کو ہلکا کر **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْجِزُ فِی الصَّلٰوةِ وَيُتِمُّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری یعنی رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے تھے اور پوری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ مَعَ اُمِّهٖ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچہ کا رونا سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا آپ چھوٹی سورت پڑھتے

ف اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ روئے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص و عام سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی رعایت ضرور ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بچوں کا مسجد میں لے جانا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے بہت چھوٹے بچے جو پاخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لائے جاویں (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبا کروں پھر میں بچہ کا رونا سنکر نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ ماں کو اپنے بچے کے رونے پر بہت رنج ہوگا

بَابُ اعْتِدَالِ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِيْفِهَا فِیْ تَمَامٍ

نماز میں سب ارکان کو اعتدال سے پورا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑھنا **عَنْ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّ قِيَامَهٗ فَرَكْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ فَسَجْدَتَهٗ

فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے جانچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو معلوم ہوا کہ آپ کا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا پھر سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدے اور سلام کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر تھے

ف یعنی قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہوگا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو نووی نے کہا یہ حدیث محمول ہے بعض احوال پر ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے اور ظہر میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانے والا بقیع کو جاتا حاجت کے لیے اور حاجت سے فارغ ہو کر آن کر وضو کرتا مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور سورہ مومنین آپ نے پڑھی اور مغرب میں والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت میں سورہ اعراف بہرحال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا ہی کرتے ہوں گے جیسے اس حدیث میں ہے

عَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْاَشْعَثِ فَاَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ قَدْرَ مَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَلَمْ تَكُنْ صَلٰوتُهُ هٰكَذَا

(حاشیہ: اَهْلِ الْكُوفَةِ)

ترجمہ حکم سے روایت ہے کوفہ پر ایک شخص غالب ہوا ابن اشعث کے زمانے میں اسکا نام حکم نے بیان کیا وہ شخص مطر بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت میں اسکی تصریح ہے اوس نے حکم کیا ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے کا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اوٹھاتے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ حکم نے کہا میں نے یہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے تھے شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے

نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے کو دیکھا تھا اونکی نماز تو ایسی نہ تھی (اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی لیلے سے قابل اعتبار کے نہیں ہے) عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ اَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ حکم سے روایت ہے مطر بن ناجیہ جب کوفے پر غالب ہوا تو ابو عبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّي لَا آلُو اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ اَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ ترجمہ انس سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے ثابت نے کہا انس ایک کام کرتے ہیں تم کو نہیں دیکھتا وہ کام کرتے ہوئے وہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے یہانتک کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو اتنا ٹھیرتے کہ کہنے والا کہتا وہ بھول گئے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلٰوةً مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلٰوةُ اَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَوْهَمَ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پھر پوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی آپ کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے) اور ابو بکر کی نماز بھی ایسی ہی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو اونہوں نے فجر کی نماز کو لنبا کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے شاید آپ بھول گئے پھر سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے آپ بھول گئے

بَابُ مُتَابَعَةِ الْاِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهُ

امام کی پیروی کرنا اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ اَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ اَرَ اَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء بن عازب نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ رکوع سے سر اوٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر رکھتے اوس کے بعد سب لوگ آپ کے پیچھے سجدے میں جاتے **ف** یہ جو اس روایت میں ہے وہ جھوٹے نہ تھے عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہیں اون کے ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوئی شبہہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا کہ یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اوسکے عبداللہ بن یزید خود صحابی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدے کے لیے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاوے البتہ اگر امام کے جلدی سر اوٹھانیکا ڈر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدے میں جاوے پر سنت یہی ہے کہ ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نووی مختصر) **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جھکتا (سجدے کے لیے) جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں نہ جاتے پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازب نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کو دیکھتے زمین پر پیشانی رکھتے اوس وقت ہم بھی سجدے میں جاتے **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُوْ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوْفِيُّوْنَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتَّى نَرَاهُ يَسْجُدُ ترجمہ براء سے روایت

فاذا

النبی اللہ

سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا یہاں تک کہ
آپ کو سجدہ کرتے دیکھتا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ
سَاجِدًا ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھی تو میں نے سنا
آپ کو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس پڑھتے ہوئے (یعنی سورہ اذا الشمس) اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ
پوری طرح سجدہ میں نہ جاتے

باب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو
کیا کہے عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا
شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی
پیٹھ اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی سنا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف
کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور جو چیز تو چاہے اوسکے بعد اوس بھر ف
نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالی کے جسم ہوں تو آسمان زمین بھر جاوے۔ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مقتدی اور امام سب کو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ
الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْوَسَخِ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری تعریف
ہے آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور پھر جو چیز تو چاہے اوس بھر کر یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے
پانی سے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں سے اور خطاؤں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے ف نووی
نے کہا یہ بطور مبالغہ ہے گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد

مراد ہی اور خطا ہی حق اللہ **عن** شعبة بهذا الاسناد في رواية معاذ كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وفي رواية يزيد من الدرن **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

بَابُ مِنْهُ

عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع قال ربنا لك الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک اے پروردگار ہمارے تجھکو سزا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کو بہت سچی بات جو بندے نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے۔ ای اللہ ہمارے جو تو دیوے اوسکا روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روکے اوسکا دینے والا کوئی نہیں کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندے کی سب باتوں میں یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی اسمین تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عاجزی کا اور شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا سبحان اللہ) **ف** دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونیکے بھی قائل ہیں پر بعد بہت بڑے غور اور غوض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہیں اور اون اسباب میں سے بہت سی اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندوں کی قدرت سے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دنیاداروں کی ملامت سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں ہلانا لیکن بھروسا اور اعتقاد خدا پر کہنا ٹھیک بات ہے اور یہی طریقہ ہے علما اور فضلا اور عرفا کا اور اسمیں راحت ہے اور خلاصی ہے رنج اور غم سے ہر کو خلاف میں تباہی اور بربادی اور مصیبت ہے میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلی پہل کچھ تدبیر کا قائل تھا پر اب نہیں اور خدا کے اوپر اعتماد کرنے کو بہتر سمجھتا ہوں يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد

مِلْءُ الْاَرْضِ

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد لا مانع لما اعطيت ولا معطي

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس کی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس روایت میں احق ما قال العبد وکلنا لک عبد نہیں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ ابن عباس سے ہی روایت ہے جو اوپر گذری اس میں یہ دعا ملء ما شئت من شیء بعد تک ہے آگے نہیں ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض موت میں) پردہ اٹھایا اور لوگ صف باندھے کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہ رہا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر ہو گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے اور تم کو معلوم رہے کہ منع کیا گیا میں قرآن کو پڑھنے سے رکوع یا سجدے میں رکوع میں تو تم رب کی بڑائی کرو (یعنی سبحان ربی العظیم کہو) اور سجدے میں کوشش کرو دعا میں تو دعا تمہاری قبول ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح کرے اور سجدے میں تسبیح اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدے میں قرات کی سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورۃ پڑھے تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ مکروہ ہے اور سورتوں کی طرح اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرے یہ کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جاویگی یہ جب ہے کہ قصداً پڑھے اور جو بھولے سے پڑھے تو نماز مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ سہو کرے دونوں صورتوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے مستحب جانا ہے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی تین تین بار اگر ایک بار کہیگا تو بھی کافی ہے اور تسبیح رکوع اور سجود میں سنت ہے واجب نہیں ہے مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے بدلیل ظاہر حدیث کے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ

فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا
الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آپکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی مرض موت مین تو فرمایا یا اللہ مین نے
تیرا پیام پہونچا دیا تین بار ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والون مین سے کوئی چیز نہین رہی مگر نیک
خواب جو نیک بندہ دیکھے یا اوسکے لیے دیکھا جاوے بعد اوسکے ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدے مین قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے مین قرآن پڑھنے سے اور مین یہ نہین کہتا کہ تم کو منع کیا
ف اس سے یہ غرض نہین کہ تمکو رکوع یا سجدے مین قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ ممانعت عام ہے سب کے
لیے پر احتیاطاً حضرت علی نے حدیث کی نقل کرنے مین اتنا تصرف بھی جائز نہ کہا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي
حِبِّي أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو میرے محبوب نے یعنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ
قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ
وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے رکوع مین اس روایت مین سجدے کا ذکر نہین ہے عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِي السُّجُودِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین بھی سجدے کا ذکر نہین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ
قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے مجھے رکوع مین قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی اس اسناد مین حضرت علی کا ذکر نہین ہے

باب مَا يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدے مین کیا کہنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے سجدے میں بہت
نزدیک ہوتا ہے تو بہت دعا کرو سجدے میں **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اوس کے رحمت اور
فضل سے اور اس حدیث میں رغبت ہے سجدے میں دعا کے لیے اور دلیل ہے اوس شخص کی جو سجدے کو قیام سے افضل
بتاتا ہے اور اس باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سجدے میں بہت دیر کرنا اور سجدے اور رکوع زیادہ کرنا طول
قیام سے افضل ہے اسکو ترمذی اور بغوی نے ایک جماعت سے علماء سے نقل کیا اور ابن عمر بھی سجدے کے طول کو
افضل جانتے ہیں دوسرے یہ کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابر کی روایت صحیح مسلم
موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قراءت ہے اور سجدے کا ذکر تسبیح ہے
اور قراءت افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدے سے زیادہ طول کرتے ۔
تیسرے یہ کہ دونوں امر برابر ہیں فضیلت میں اور امام احمد نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور کوئی حکم نہیں دیا
اور اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ دن کو رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو طول قیام انتہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا کرتے اللھم اغفرلی اخیر تک یعنی اے اللہ بخشدے میرے سب گناہوں
کو تھوڑے ہوں یا بہت اول ہوں یا آخر چھپے ہوں یا کھلے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ
یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں اکثر یہ فرماتے
تھے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی قرآن پر عمل کرتے تھے **ف** قرآن میں یہ وارد ہے فسبح بحمد ربک و
استغفرہ اسکے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْکَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا
قَالَ جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَیْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک
استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جنکو آپ نے نکالا ہے آپ انہی کو کہا کرتے

میں آپ نے فرمایا خدا نے میرے لیے ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اسکو دیکھتا ہوں تو ان
کلموں کو کہتا ہوں اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر سورۃ تک **ف** سورہ اذا جاء نصر اللہ مکہ کے فتح ہونے
کے بعد اتری جب اسلام پھیل گیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہو گئے اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں اپنے پیغمبر کو
خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور استغفار کر اور ضمناً اس سورت میں اشارہ ہے آپکی وفات کے
قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضوں
نے اسکو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہیں پھر گناہ نہ کرے اور جھوٹ میں مبتلا ہووے پر افضل یہ ہے کہ یوں کہے
اللھم اغفرلی **عن** عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ نزل علیہ
اذا جاء نصر اللہ والفتح یصلی صلوۃ الا دعا او قال فیھا سبحانک ربی وبحمدک اللھم اغفرلی
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ و
الفتح اتری آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک ربی وبحمدک اللھم اغفرلی یعنی پاک ہے تو اے
رب میرے اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخشدے مجھکو **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ قالت فقلت یا رسول
اللہ اراک تکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقال خبرنی ربی
انی ساری علامۃ فی امتی فاذا رایتھا اکثرت من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ و
اتوب الیہ فقد رایتھا اذا جاء نصر اللہ والفتح فتح مکۃ ورایت الناس یدخلون فی دین
اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ آپ نے فرمایا مجھسے میرے رب نے بیان کیا
تو ایک نشانی دیکھیگا اپنی امت میں پھر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں یعنی یہی سبحان اللہ
وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہتا ہوں وہ نشانی شاید یہ ہے اذا جاء نصر اللہ اخیر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور
مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ
اس سے وہ بخشنے والا ہے

باب منہ

عن ابن جریج قال قلت لعطاء کیف تقول انت فی الرکوع قال اما
سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت فاخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت افتقدت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذھب الی بعض نسائہ فتحسست ثم رجعت

قالت فقال
اخبرنی

فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ
اِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ وَّاِنَّكَ لَفِيْ اٰخَرَ ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مین نے عطا سے کہا تم رکوع مین کیا کہتے ہو تو
کہا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت تو مجہہ سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اونہون نے حضرت عائشہ سے سنا
اونہون نے کہا ایک رات مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا مین سمجھی آپ شاید کسی
اور بی بی پاس گئے ہین اور مین نے ڈہونڈا پھر لوٹے تو آپ رکوع یا سجدے مین تہے اور فرما رہے تہے سبحانک
وبحمدک لا الہ الا انت مین نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہون مین کس خیال مین تہی اور آپ کس کام
مصروف ہین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ
الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ
يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا بچھونے پر مین نے ڈہونڈا تو میرا ہاتھہ آپکے تلوے پر پڑا آپ سجدے مین تہے اور
دونون پاؤن کہڑے تہے اور فرماتے تہے اللھم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری تجہہ سے
مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہین تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ف
اس حدیث مین اون لوگون کی دلیل ہے جو کہتے ہین عورت کو چھونے سے وضو نہین جاتا اور حنیفہ رحمہ کا یہی قول
ہے پر مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث
مین وہ تاویل کرتے ہین کہ شاید یہ لمس حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ مضر نہین کرتا عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے
مین کہتے سبوح قدوس رب الملائکہ والروح یعنی پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتون کا اور
روح کا ف روح ایک بڑا فرشتہ ہے یا حضرت جبریل کہتے ہین یا روح ایک مخلوق ہے جسکو فرشتے
نہین دیکہتے جیسے ہم فرشتون کو نہین دیکہتے (نووی) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ وَالْحَثِّ

باب فضل السجود والحث علیہ

سجدہ کی فضیلت اور اسکی ترغیب عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ ترجمہ معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو مولے (غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجھکو ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ سے اللہ مجھکو جنت میں لے جاوے یا یوں کہا مجھے وہ کام بتاؤ جو سب کاموں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے یہ سنکر ثوبان چپ ہو رہے پھر میں نے پوچھا پھر چپ ہو رہے پھر پوچھا تیسری بار تو کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اسواسطے کہ ہر ایک سجدہ سے اللہ تعالی تیرا ایک درجہ بلند کریگا اور تیرا ایک گناہ معاف کریگا معدان نے کہا پھر میں ابوالدرداء سے ملا اون سے پوچھا اونھوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسے ثوبان نے کہا تھا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

النبي

ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ کے لیے وضو اور حاجت کا پانی لاتا ایک بار آپ نے فرمایا مانگ جو مانگتا ہے میں نے کہا میں آپکی رفاقت چاہتا ہوں جنت میں آپ نے فرمایا کچھ اور میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا اچھا تو میری مدد کر بہت سجدے کرنیسے ف یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے کہ میرا ساتھ تجھکو جنت میں ملجاوے کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ کو خدا سے نہایت قرب ہوتا ہے

باب أَعْضَاءِ السُّجُودِ وَالنَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ سجدے کے اعضاء کا بیان اور بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑا باندھکر نماز پڑھنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ أَوْ ثِيَابَهُ هٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ

وَالْجَبْهَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر
سجدہ کرنیکا ف اس سے معلوم ہوا کہ سجدے کے سات اعضا ہیں اور سجدہ کرنیوالے کو وہ سب اعضا زمین
سے لگانا چاہیں اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب
ہے اور ناک کا لگانا مستحب ہے اگر ناک لگاوے اور پیشانی نہ لگاوے تو سجدہ درست نہوگا امام مالک اور شافعی
اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور اسحق
کے نزدیک دونوں کا لگانا ضرور ہے بموجب ظاہر حدیث کے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ
ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضا آٹھ ہو جاوینگے دونوں ہاتھ اور دونوں
گھٹنے اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نووی ملخصاً) ف اور منع کیا بال اور کپڑے کے سمیٹنے
سے ف بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر پر چوٹی کی طرح باندھے اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے باتفاق علماء
ف یحییٰ کی روایت ہے اور ابو الربیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا اور بال اور کپڑے سمیٹنے کی
ممانعت کی سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پیشانی عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ
ثَوْبًا وَلَا شَعَرًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سجدہ کرنیکا
سات ہڈیوں پر اور کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعَرَ وَالثِّيَابَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضاء پر سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بال اور کپڑے سمیٹنے کی عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ
وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنیکا پیشانی پر اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں
قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفِتَ الشَّعَرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ
وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

ن ولا نسفح الشعر ولا الثوب

ن الی
ن ولا نكفت

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور بالون اور کپڑون کو نہ سمیٹنے کا وہ سات اعضا یہ ہین پیشانی اور ناک (یہ دونون ایک عضو کے حکم مین ہین) دونون ہاتہ دونون گھٹنے دونون قدم عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَارِثِ یُصَلِّیْ وَرَاْسُہٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَائِہٖ فَقَامَ فَجَعَلَ یَحُلُّہٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَکَ وَرَاْسِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ ھٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے دیکھا عبد اللہ بن حارث کو وہ جوڑہ باندہے ہوئے نماز پڑہ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے جوڑے کو کہولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیون چہوا عبد اللہ بن عباس نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالون کا جوڑا باندہ کر نماز پڑہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کہولکر نماز پڑہے ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضرور ہے اگر جوڑا باندہ کر نماز پڑہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضرور نہین بلکہ نماز مکروہ ہوگی

باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض ورفع المرفقین عن الجنبین ورفع البطن عن الفخذین فی السجود

سجدہ کس طرح کرے دونون ہتھیلیان زمین سے لگادے اور دونون کہنیان پہلوؤن سے جدا رکہے اور پیٹ کو رانون سے جدا کرے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتدال کرو سجدہ مین اور نہ بچھاوے کوئی تم مین سے اپنی بانہون کو کتے کیطرح ف یعنے کہنیان زمین سے نہ لگاوے اور نہ پسلیون سے ملاوے جیسے کتا بیٹہتا ہے بلکہ کہنیان زمین سے اوٹہی رہین اور دونون بانہین کشادہ رکہے اتنی کہ اگر بدن ننگا ہو تو بغلین نظر آوین عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا یَتَبَسَّطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیان زمین پر رکہ اور کہنیان زمین سے اوٹہائے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ ابْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے بحینہ عبد اللہ کی مان کا نام ہے مالک کی بی بی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے تو دونون ہاتہ

باب عقص الرأس فی الصلوة

باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین علی الارض ورفع المرفقین

باب التجافی فی السجود

کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اتنا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔ عن جعفر بن ربيعة بهذا الإسناد وفي رواية عمرو بن الحارث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد يجنح في سجوده حتى يرى وضح إبطيه وفي رواية الليث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد فرج يديه عن إبطيه حتى إني لأرى بياض إبطيه۔ ترجمہ جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری عمرو بن الحارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یعنی پہلوؤں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی اور لیث کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔ عن ميمونة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد لو شاءت بهمة أن تمر بين يديه لمرت۔ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل جاتا یعنی ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل سکتا۔ عن ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد خوى بيديه يعني جنح حتى يرى وضح إبطيه من ورائه وإذا قعد اطمأن على فخذه اليسرى۔ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو پہلو سے جدا رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی پیچھے سے اور جب بیٹھتے تو اپنی بائیں ران پر ٹکا دیتے (قعدہ میں) نووی نے کہا یہ بیان قعدہ اولیٰ کا ہے لیکن اخیر قعدہ میں تورک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ابو حمید ساعدی سے تورک یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دیوے اور سرین پر زور دے کر بیٹھے۔ عن ميمونة بنت الحارث قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد جافى حتى يرى من خلفه وضح إبطيه قال وكيع يعني بياضهما۔ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به ويختم به وصفة الركوع والاعتدال منه والسجود والاعتدال منه والتشهد بعد كل ركعتين من الرباعية وصفة الجلوس بين السجدتين وفي التشهد الأول۔ ترجمہ اس چیز کا بیان جو نماز کی صفت کو جامع ہے اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اور رکوع اور سجدہ اور ان سے اعتدال کی ترتیب اور چار رکعتی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان اور درمیان دونوں سجدوں اور پہلے تشہد کے بیٹھنے کا بیان۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان إذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان إذا رفع رأسه من الركوع لم

يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہکر اور قرات کو الحمد للہ رب العلمین سے (تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پیٹھ کے برابر رکھتے) بیچ میں اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو سجدہ نہ کرتے یہانتک کہ سیدہے کہڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہان تک کہ سیدہے بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدہ مین) التحیات پڑہتے اور بایان پاؤن بچھا کر داہنا پاؤن کہڑا کرتے اور منع کرتے تہے شیطان کی بیٹھک سے **ف** جسکو اقعا کہتے ہین وہ یہ ہے کہ دونون سرین کو زمین سے لگا دے اور پنڈلیون کو کہڑا کرے اور دونون ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے **ف** اور منع کرتے تہے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونون ہاتھ زمین پر بچھا دیوے درندے جانور کیطرح اور ختم کرتے تہے نماز کو سلام سے **ف** اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے پہلے یہ کہ قرات الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک اور ان لوگون کی جو بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ مین داخل نہین سمجھتے اور شافعی اور اکثر علمانے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہی ہے کہ قرآن کی سورتون مین سے پہلے یہ سورہ پڑہتے تہے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہین کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑہتے تہے اور بہت سی دلیلین اس امر پر قائم ہوئی ہین کہ بسم اللہ جزو ہے سورۂ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ رکوع مین پیٹھ کو برابر رکھنا چاہیے آگے اور پیچھے سے تیسرے یہ کہ جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو سیدہا کہڑا ہو اسیطرح دونون سجدون کے بیچ مین سیدہا بیٹھے چوتھے یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑہے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک دونون تشہد واجب ہین اس حدیث کے رو سے اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علما کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین اور امام شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہے اور دوسرا واجب ہے پانچوین یہ کہ بایان پاؤن بچھا دے اور داہنا پاؤن کہڑا کرے قعدے مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قعدون مین اسیطرح بیٹھے اور امام مالک کے نزدیک دونون قعدون مین تورک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک جس جلسے کے بعد سلام ہو اس مین تورک سنت ہے اور تورک کا بیان اوپر گذر چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز مین چار جلسے ہین ایک دونون سجدون کے بیچ دوسرے ہر رکعت

کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پاکر قیام سے پہلے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولی کا جلسہ چوتھے تشہد اخیر کا جلسہ پانچویں یہ کہ نماز کو ختم کرے سلام پر مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اسکے نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر اسکو ترک کرے تب بھی نماز صحیح ہوجاویگی بلکہ ابی حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہوجاویگی (نووی مختصرا)

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نَدْبُ الصَّلٰوةِ إِلَى سُتْرَةٍ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَحُكْمُ الْمُرُوْرِ وَدَفْعُ الْمَارِّ وَجَوَازُ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَالصَّلٰوةُ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْاَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانُ قَدْرِ السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ نمازی کے سترہ کا بیان اور سترہ کیطرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے گذرنے کی ممانعت اور گذرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان۔ اور سواری کیطرف نماز پڑھنا۔ اور سترہ کے نزدیک ہونیکا حکم اور سترہ کے اندازہ کا بیان۔ اور جو مسائل سترہ کے متعلق ہیں انکا بیان

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے اور نماز پڑھے اور پرواہ نہ کرے جو چیز چاہے اوسکے پرے جاوے ف پالان کی پچھلی لکڑی تہائی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر یہ حدیث ضعیف ہے

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہمنے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا اگر پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا سترہ مصلی کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا نمازی کے سترہ کا آپ نے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب سترۃ المصلی

سترہ کا بیان

باب الصلوٰۃ الی الحربۃ

فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو حکم کرتے برچھہ گاڑنے کا اپنے سامنے پھر نماز پڑھتے اوسکی آڑ میں اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر میں کرتے اسی وجہ سے امیروں نے اوسکو مقرر کر لیا ہے (کہ برچھہ ساتھ رکھتے ہیں) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسکی طرف نماز پڑھتے

باب الصلوة الى الراحلة

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کیطرف کرکے اوسکی طرف نماز پڑھتے تھے **ف** اونٹنی کی آڑ میں نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بگڑ کھڑے ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کیطرف نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونٹ کیطرف

باب المرور بين يدي المصلي ودفع المار بين يدي المصلي

عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مکہ میں اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باہر مکہ کے) میں تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے میں تو بلال آپ کے لیے وضو کا پانی لیکر نکلے (اور آپ نے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اوس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چھڑک لیا **ف** یعنی حضرت کے وضو سے جو پانی بچا اوسکو لوگوں نے تبرک سمجھکر لینا

شروع کیا کسی کو تو پانی ملگیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اوسمیں سے دو چار قطرے چھڑک دیا اور دوسری روایت میں یہ
تصریح سے موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوئے کھانے پانی کا
استعمال بطور تبرک کے جائز ہے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوڑا پہنے ہوئے گویا میں اس
وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ نے وضو کیا اور بلال نے اذان دی میں نے اون کے منہ
کی پیروی کی جو داہنے اور بائیں طرف پھیر کر کہتے تھے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے یہ امر نکلتا ہے کہ موذن کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح میں داہنے اور بائیں طرف
منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھیرا دے اور اس باب
میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حی علی الصلوۃ میں دونوں بار داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح
میں دونوں بار بائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ ایک بار حی علی الصلوۃ داہنی طرف مونھ
پھیر کر کہے اور ایک بار بائیں طرف مونھ پھیر کر اسی طرح حی علی الفلاح تیسرے یہ کہ پہلے داہنی طرف مونھ
پھیر کر حی علی الصلوۃ کہے پھر قبلہ کی طرف مونھ کر لے پھر داہنی طرف مونھ پھیرے اور حی علی الصلوۃ کہے
پھر بائیں طرف مونھ پھیرے اور حی علی الفلاح کہے پھر قبلے کی طرف مونھ کر لے پھر بائیں طرف منہ کر
اور حی علی الفلاح کہے **ف** پھر ایک بھالا گاڑا گیا آپ کے لیے اور آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں
پڑھیں (قصر کیا اس لیے کہ سفر میں تھے) آپ کے سامنے سے گدھے اور کتے نکل رہے تھے آپ روکتے نہ تھے (کیونکہ
بھالے کا سترہ تھا) پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (دونوں نمازوں کو جمع کیا) پھر برابر دو ہی رکعتیں پڑھتے
رہے (قصر سے) یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے **عن** عون بن ابی جحیفة ان اباه رای رسول
الله صلى الله عليه وسلم في قبة حمراء من ادم ورايت بلالا اخرج وضوءا فرايت الناس
يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه اخذ من
بلل يد صاحبه ثم رايت بلالا اخرج عنزة فركزها وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
في حلة حمراء مشمرا فصلى الى العنزة بالناس ركعتين ورايت الناس والدواب يمرون
بين يدي العنزة **ترجمہ** عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے ان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
چمڑے کے شامیانے میں دیکھا اور میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا

ہوا پانی نکالا تو لوگ اوسکو لینے کے لیے جھپٹنے لگے پھر جسکو پانی ملگیا اوس نے بدن پر مل لیا اور جسکو نہ ملا اوس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کر لیا پھر میں نے بلال کو دیکھا انہوں نے برچھا نکالا اور اُسکو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اور اسکو (یعنی پائینچوں کو ٹخنوں تک) اوٹھائے ہوئے نکلے اور برچھے کیطرف کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا آدمیوں کو اور جانوروں کو وہ برچھے کے سامنے سے گذرتے تھے

عن عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا اتنا کچھ کمی بیشی ہے مالک بن مغول کی روایت میں ہے جب دوپہر ہوگئی تو بلال نکلے اور نماز کے لیے اذان دی عن أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کے طرف نکلے اور وضو کیا پھر دو رکعتیں ظہر کی پڑھیں اور دو رکعتیں عصر کی اور آپ کے سامنے برچھی لگی تھی اوس کے پار عورتیں اور گدہے گذر رہے تھے ف اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت ہوئے اور یہ بھی نکلا کہ اگر سفر میں پہلی نماز کے وقت اوترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بھی اوسی وقت پڑھ لیوے اور یہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کے وقت چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیوے اور یہ جمع تاخیر ہے عن شُعْبَةَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں گدہی کی مادیان پر سوار ہو کر آیا اور میں ان دنوں میں جوان ہونیکو تہا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں میں صف کے سامنے اوترا اور گدہی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں شریک ہو گیا پھر کسی نے مجھپر اعتراض نہ کیا ف کہ تم صف میں کیسے چلے آئے اور گدہی کو وہاں کیوں چھوڑا کس

لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سترہ تہا اور امام کا سترہ مقتدیون کے لیے بہی کافی ہے - ابن عباس کی
عمر مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنی تہی بعضون نے کہا دس برس کے بعضون
نے کہا تیرہ برس کے بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور یہی ٹہیک ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ
اَنَّهُ اَقْبَلَ يَسِيْرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ گدہے پر چڑہ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے منا مین حجۃ الوداع
مین نماز پڑہا رہے تہے تو گدہا صفون کے سامنے ہو کر نکلا پہر وہ اوترے اور صف مین شریک ہوے عَنِ
الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِعَرَفَةَ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہی کہ آپ عرفات مین نماز پڑہا رہے تہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
فِيْهِ مِنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ ترجمہ اس روایت مین نہ منا کا ذکر ہے نہ
عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا
يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ
نکلنے دیوے بلکہ اوسکو دفع کرے جہانتک ہو سکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہی ف دفع
کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اوسکو واجب نہین کہا اور لڑنے سے یہ غرض
نہین کہ ہتیار چلاوے یا ایسا مارے کہ وہ مر جاوے پہر اگر واجبی طور سے دفع کرنے مین مر جاوے تو اوسمین قصاص نہین
باتفاق علما لیکن دیت واجب ہوگی یا نہ ہوگی اس مین دو قول ہین یہ سب اوس صورت مین ہی کہ نمازی نے اپنے
انہ سامنے آڑ کر لی ہو یا ایسے کونے مین نماز پڑہتا ہو جہان سے گذرنے کی ضرورت نہ ہوا انتہے مختصرا عَنْ
اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِيْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى
شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَرَادَ اَنْ يَجْتَازَ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِيْ نَحْرِهِ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ
فِيْ نَحْرِهِ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْاُوْلٰى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ

باب المصلی یدفع من یمر بین یدی المصلی

عَلٰی مَرْوَانَ فَشَکٰی اِلَیْهِ مَا لَقِیَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ مَا لَکَ وَلِابْنِ اَخِیْکَ جَآءَ یَشْکُوْکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِهٖ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ ترجمہ ابو صالح سمان سے روایت ہے مین ابو سعید کے ساتھ تہا وہ نماز پڑہ رہے تہے جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ مین لوگون سے علیحدہ اتنے مین ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اوس نے اون کے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اوسکے سینہ مین مارا اوس نے دیکہا تو اور طرف رستہ نپایا اور پہر دوبارہ انکے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اور زور سے ایک بار ماری وہ سیدہا کہڑا ہوگیا اور ابو سعید سے لڑنے لگا پہر لوگون نے آکر اوسکو روکا پہر نکلا اور مروان (جو حاکم تہا مدینہ کا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید مروان پاس گئے مروان نے کہا تو نے کیا کیا جو تیرے بہائی کا بیٹا شکایت کرتا ہے ابو سعید نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے کسی چیز کی آڑ مین نماز پڑہے اور کوئی شخص اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اوس کے سینہ پر مارے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ف یعنی شیطان کے کہنے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بری بات باز نہین آتا یا شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچہی بات نہین مانتا یا خود شیطان ہے یعنی شریر اور خبیث سرکش ہے یہ سب صفات شیطان کے ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِیْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اوس کے ساتہ شیطان ہے یعنے جسکو لفظ قرآن نُقَیِّضْ لَهٗ کی آیت مین قرین فرماتا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا جیسے اوپر گذرا عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِیَّ اَرْسَلَهٗ اِلٰی اَبِیْ جُهَیْمٍ یَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ جُهَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد جہنی نے انکو بہیجا ابو جہیم (عبد اللہ بن

باب التشديد في المرور بين يدي المصلي

حارث بن صمہ انصاری کے پاس بھیجا کہ پوچھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق میں جو نمازی
کے سامنے سے گذرے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانے
جو وبال و سیر ہے البتہ اگر چالیس تک کھڑا رہے تو اوس کے لیے بہتر ہو سامنے گذرنے سے ابو النضر نے کہا میں نہیں جانتا
بسر نے کیا کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد الجهني
ارسل الى ابي جهيم الانصاري ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول فذكر بمعنى حديث
مالك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سهل بن سعد الساعدي قال كان بين مصلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبين الجدار ممر الشاة ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جس جگہ نماز کو کھڑے ہوتے تھے اوس میں اور قبلہ کی دیوار میں اتنی جاہ تھی کہ ایک بکری نکل جاوے تو آپ
دیوار کے بہت قریب کھڑے ہوتے تھے یہی سنت ہے کہ نمازی حتی المقدور سترہ کے نزدیک کھڑا ہو عن
سلمة وهو ابن الاكوع انه كان يتحرى موضع مكان المصحف يسبح فيه وذكر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يتحرى ذلك المكان وكان بين المنبر والقبلة قدر ممر الشاة ترجمہ
سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ ڈھونڈھتے تھے مصحف کی جگہ کو یعنی جہاں حضرت عثمان مصحف رکھتے تھے اور انہوں
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو ڈھونڈھتے تھے اور درمیان منبر اور قبلے کے ایک بکری
کے گذرنے کی جگہہ تھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کوئی ایک جاہ مقرر کرنا
میں قباحت نہیں بشرطیکہ وہ جاہ دوسری اور جاہوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس و
افتا کے لیے جاہ مقرر کرنے میں قباحت نہیں عن يزيد قال كان سلمة يتحرى الصلوة عند
الاسطوانة التي عند المصحف فقلت له يا ابا مسلم اراك تتحرى الصلوة عند هذه الاسطوانة
قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى الصلوة عندها ترجمہ یزید سے روایت ہے سلمہ ڈھونڈھ کر
اوس ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے جو مصحف کے نزدیک ہے میں نے ان سے کہا اے ابا مسلم میں دیکھتا ہوں تم جستجو
ہو سکتا ہے اسی ستون کے پاس نماز پڑھنے میں ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ڈھونڈھ کر
اسی ستون کے پاس نماز پڑھتے تھے عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام
احدكم يصلي فانه يستره اذا كان بين يديه مثل اخرة الرحل فاذا لم يكن بين يديه مثل
اخرة الرحل فانه يقطع صلوته الحمار والمرأة والكلب الاسود قلت يا ابا ذر ما بال الكلب الاسود

مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوذر رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے اگر اتنی بڑی یا اس سے اونچی) کوئی شے اوس کے سامنے نہ ہو اور گدہا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جاوے تو اوس کی نماز ٹوٹ جاویگی مین نے کہا ای ابوذر یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے اگر لال کتا ہو یا زرد ہو اونہون نے کہا ای بھتیجے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی پوچھا تھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے **ف** یعنی شریر ہوتا ہے نووی نے کہا علماء کا اختلاف ہے اس مسئلے مین بعضے کہتے ہین ان چیزون کے سامنے جانیسے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت اور گدہے مین شبہ ہے اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نماز نہین ٹوٹتی انہون نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوٰۃ سے مراد اسکا نقص ہے نہ ابطال اور بعضون نے یہ دعوی کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث سے لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ مُرُوْرُ شَيْءٍ پر یہ دعوی ثابت نہین ہوسکتا کیونکہ نسخ کے لیے تاریخ کا دریافت ہونا ضرور ہے علاوہ اسکے حدیث لا یقطع الصلوۃ مرور شیء ضعیف ہے انتہی **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ كَنَحْوِ حَدِيْثِهِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوٹ جاتی ہے نماز عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے نکلنے سے اور ان سب سے بچاؤ یون ہوسکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور مین آڑی آپ کے سامنے قبلے کی طرف پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے آڑا ہوتا ہے **ف** اس حدیث سے اون علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہین عورت کے سامنے جانے سے نماز نہین ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑھنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہ ہو اور حضرت کی عادت اور تھی دوسرے یہ کہ اوس وقت گھرون مین چراغ نہ تہا تاریکی تھی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَوٰتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی پوری نماز ادا کرتے اور میں آپکے سامنے قبلے کیطرف آڑی پڑی ہوتی جب آپ چاہتے وتر ادا کرنا تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر اخیر رات تک مستحب ہے اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگا دینے پر بھروسا ہو تو وہ مستحب ہے کہ وتر کو اخیر رات میں پڑھے اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ تہجد نہیں پڑھتی تھیں جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر کو آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسا نہو وہ عشا کے بعد ہی وتر پڑھ لیوے

نقلنا

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے ہم نے کہا عورت اور گدھے کے حضرت عائشہ نے کہا عورت بھی ایک برا جانور ہے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آڑی پڑی رہتی تھی جنازے کیطرح اور آپ نماز پڑھا کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے نکل جانے سے انہوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کے برابر کیا قسم خدا کی میں نے خود دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے سامنے تخت پر تھی قبلے کیطرف لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی ہے تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا برا لگتا میں تخت کے پاؤں کے پاس سے کھسک جاتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي **ترجمہ**

ام المومنین عائشہ رضی نے کہا تم نے ہمکو کتون اور گدہون کے برابر کر دیا حالانکہ مین نے خود اپنے تئین دیکھا ہے تخت پر لیٹی ہوئی پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آتے اور تخت کے بیچ مین نماز پڑہتے مجہو آپکے سامنے کہلنا برا معلوم ہوتا تو تخت کے پاؤن کیطرف مین کہسک کر لحاف سے باہر آتی **عن** عائشة قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤن آپ کے سامنے قبلے کیطرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤن دبا دیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پہر جب آپ کہڑے ہو جاتے مین پاؤن پہیلا لیتی حضرت عائشہ نے کہا ان دنون گہرون مین چراغ نہ تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چہونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ چہونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو نہین ٹوٹتا **عن** ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا حائض وربما اصابني ثوبه اذا سجد ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اور مین آپ کے سامنے ہوتی حیض کی حالت مین کبہی ایسا بہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وانا الى جنبه وانا حائض وعلي مرط وعليه بعضه الى جنبه ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آپ کے پہلو کیطرف ہوتی حیض کی حالت مین اور ایک چادر مین اوڑہے ہوتی اوس مین سے کچہ ٹکڑا آپ پر بہی ہوتا۔ **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو مین کہڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہین مگر وہ مقام جہان خون لگا ہو یا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑہ سکتے ہین اور ایک ہی کپڑا کچہہ حائضہ پر ہو کچہ نمازی پر تو بہی قباحت نہین

باب الصلوة في ثوب واحد وصفة لبسه ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کا بیان

عن ابي هريرة ان سائلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في الثوب الواحد

فَقَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ایک کپڑا پہن کر (جیسے صرف تہبند) نماز درست ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں **ف** یعنی ایسے بہت لوگ ہیں جنکے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اسکا خلاف منقول ہے پر اوسکی سند معلوم نہیں ہوئی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گزرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طور نماز نہ پڑھے کہ اوس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو **ف** کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے ستر کھلنے کا اگر تہبند گر جاوے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آویگا اور یہ ممانعت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجایش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جاوے گی لیکن گنہگار ہوگا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہؓ کے گھر آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور دونوں کنارے اوس کے آپ کے مونڈھوں پر تھے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمیں یہ ہے کہ آپ نے اس کپڑے کے ساتھ توشح کیا تھا **ف** نووی نے کہا توشح یہ ہے کہ جو کنارہ کپڑے کا داہنے کاندھے پر ہو اوسکو بائیں ہاتھ کے نیچے سے لیجا وے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے تلے سے

عاتقه

نسخہ

[illegible]

لپیٹ دی پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیوے عن عمر بن ابی سلمۃ قال رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی بیت ام سلمۃ فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیہ ترجمہ
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں نماز
پڑھتے ہوئے ایک کپڑے میں اوس کے دونوں کناروں میں آپ نے خلاف کیا تھا (یعنے داہنے کنارہ کو بائیں
طرف اور بائیں کو داہنی طرف لے گئے تھے جیسا ابھی گذرا) عن عمر بن ابی سلمۃ قال رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا مخالفا بین طرفیہ زاد
عیسی بن حماد فی روایتہ قال علی منکبیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے آپ اسکو لپیٹے تھے اور اوس کے دونوں کناروں میں
مخالفت کی تھی عن جابر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد
متوشحا بہ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے
ہوئے توشح کیے ہوئے (توشح کے معنے اوپر بیان ہو چکے) عن سفیان جمیعا بھذا الاسناد وفی
حدیث ابن نمیر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن
ابی الزبیر المکی حدثہ انہ رای جابر بن عبد اللہ یصلی فی ثوب متوشحا بہ وعندہ
ثیابہ وقال جابر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک ترجمہ ابو الزبیر مکی
سے روایت ہے انہوں نے جابر کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ اون کے پاس کپڑے
موجود تھے (تو انہوں نے ایسا کیا جواز معلوم ہوا) اور جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے
دیکھا عن ابی سعید الخدری انہ دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرایتہ
یصلی علی حصیر یسجد علیہ قال ورایتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور دیکھا آپ ایک بوریے پر نماز پڑھ رہے ہیں اوسی پر سجدہ
کرتے تھے اور دیکھا آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے توشح کیے ہوئے عن الاعمش بھذا الاسناد
وفی روایۃ ابی کریب واضعا طرفیہ علی عاتقیہ وفی روایۃ ابی بکر وسوید متوشحا بہ
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ

کتاب نماز کی جگہوں کے بیان میں عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد

الحرام قلت ثم اي قال المسجد الاقصى قلت كم بينهما قال اربعون سنة و اينما ادركتك الصلوة فصله فهو مسجد وفي حديث ابي كامل ثم حيثما ادركتك الصلوة فصله فانه مسجد ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سی مسجد سب سے پہلے زمین میں بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام (یعنے خانہ کعبہ) میں نے پوچھا پھر کون سی آپ نے فرمایا پھر مسجد اقصے (بیت المقدس) میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کے بننے میں کتنا فاصلہ ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا اور تجھکو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہیں پڑھ لے وہ مسجد ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب مقاموں میں نماز درست ہے مگر وہ مقام مستثنیٰ ہیں جہاں نماز پڑھنے کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان یا گھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹوں کے رہنے کی جگہہ بن یا سڑک میں یا حمام میں **عن** ابراهيم بن يزيد التيمي قال كنت اقرأ على ابي القران في السدة فاذا قرأت السجدة سجد فقلت له يا ابت اتسجد في الطريق قال اني سمعت اباذر يقول سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اول مسجد وضع في الارض قال المسجد الحرام قلت ثم اي قال المسجد الاقصى قلت كم بينهما قال اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحيث ما ادركتك الصلوة فصل ترجمہ ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے میں اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ میں (سدہ وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازے کے باہر جہاں بیٹھکر لوگ خرید اور فروخت اور باتیں کرتے ہیں اور نسائی کی روایت میں سکہ ہے یعنے گلی میں) جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے ان سے کہا ابا تم رستے میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابوذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سب سے پہلے کون سی مسجد بنی ہے زمین میں آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصی میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنے برس کا فرق ہے آپ نے فرمایا چالیس برس کا پھر ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجاوے وہاں نماز پڑھ لے **ف** اور جب نماز پڑھنا درست ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھتا ہو سجدہ کی آیت پر سجدہ ہے یا نہیں اسمیں علماء کا اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک ایکبار پہلی بار میں سجدہ کرلے اور بعضوں کے نزدیک ایکبار بھی ضرور نہیں ہے **عن** جابر بن عبد الله الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي كان كل نبي يبعث الى قومه خاصة

وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ
طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص
اپنی قوم والوں کیطرف بھیجا گیا اور میں سرخ اور سیاہ ہر شخص کیطرف بھیجا گیا (سرد ملکوں کے لوگ سرخ
ہیں اور گرم ملک کے سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہیں) اور مجھے غنیمت (جہاد
کے لوٹ) کا مال حلال ہوا مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوا اور میرے لیے ساری زمین پاک اور پاک کرنیوالی کی گئی ف یہ دلیل
ہے مالک اور ابو حنیفہ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہیں ہے
ف پھر جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے وہ وہیں نماز پڑھ لیوے اور مجھے مدد دی گئی رعب سے جو ایک
مہینے کی راہ سے پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑ جاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی۔
ف یعنی شفاعت عام جو محشر والوں کی پریشانی کے وقت ہوگی اور جسوقت سب پیغمبر لوگوں کو جواب دیدیں گے
ورنہ شفاعت خاص تو اور لوگ بھی کریں گے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان
والے کے لیے بھی فائدہ بخشے گی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا
لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہم لوگوں کو اور لوگوں پر فضیلت ملی تین باتوں کی وجہ سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے
طرح کی گئیں اور ہمارے لیے ساری زمین نماز کی جگہہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنیوالی ہے جب پانی نہ ملے
اور ایک بات اور بیان کی ف نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھکو سورۃ
بقر کی اخیر آیتیں عرش کے تلے سے ملیں اور مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں نہ میرے بعد ملیں گی عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ

الغنائم

وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فضیلت
دی گئی اور پیغمبروں پر چھ باتوں سے پہلے تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تھوڑے ہیں اور معنی بہت ہیں (جیسے
کلام اللہ یا خود حضرتؐ کے کلمات) اور میں مدد دیا گیا رعب سے اور مجھے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری
زمین پاک کر دی گئی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کی طرف (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں
یا غیر عرب کے) بھیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی **ف** اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی نبی نئی کتاب
یا شریعت لیکر آنیوالا نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام البتہ قیامت کے قریب آئینگے پر وہ ساری دین کی
باتوں میں ہمارے پیغمبر کی تابع ہونگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ
فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ
تَنْتَثِلُوْنَھَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتیں دیکر بھیجا
جنمیں لفظ تھوڑے ہیں اور معنی بہت ہیں اور مجھے مدد ملی رعب سے اور میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے
خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں ابوہریرہؓ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تو تشریف لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو (یعنی ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب دولتیں
لوٹتے ہو) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَ حَدِیْثِ
یُوْنُسَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَی الْعَدُوِّ وَاُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَبَیْنَا اَنَا
نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتیں ملیں جنکے لفظ کم ہیں پر معانی بہت ہیں اور
میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھدی گئیں **عَنْ** ھَمَّامِ
بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ
بِالرُّعْبِ وَاُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کی کئی حدیثیں انمیں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

بلفظ
فوضعت

مدد لی رغبت سے اور مجبور وہ باتیں دی گئیں جنہیں معانی بہت ہیں اور الفاظ تھوڑے ہیں۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اِنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِيْنَ
سُيُوْفَهُمْ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَاُ
بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ
اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ
فَجَاؤُا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ تَعَالٰى قَالَ
اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَخَرِبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوْا
عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو بلند حصے میں شہر کے اترے ایک محلہ میں جسکو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے ہیں
وہاں چودہ دن رہے پھر آپ نے بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے انس نے کہا گویا میں اس
وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر تھے اور ابو بکر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے اور بنو نجار کے
لوگ آپ کے گرد اگرد تھے یہاں تک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن میں اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں
نماز کا وقت آجاتا وہاں نماز پڑھ لیتے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے (کیونکہ بکریاں غریب ہوتی
ہیں ان سے اندیشہ نہیں ہے کہ وہ ستاویں گے) بعد اسکے آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا تو بنو نجار کے لوگوں کو بلا
بھیجا وہ آئے آپنے ان سے فرمایا تم اپنا باغ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس باغ کی قیمت نہ لینگے
ہم خدا ہی سے اسکا بدلا چاہتے ہیں (یعنی آخرت کا ثواب چاہتے ہیں ہمکو روپیہ درکار نہیں) ف نووی نے کہا یہ
حدیث یوں ہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ میں لیکن محمد بن سعد نے طبقات میں واقدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ باغ دس دینار کو خریدا اور ابو بکر نے وہ دینار ادا کیے ف انس نے کہا اس باغ میں جو چیزیں
تھیں انکو میں کہتا ہوں اسمیں کھجور کے درخت تھے اور مشرکین کی قبریں تھیں اور کھنڈلے تھے آپنے حکم کیا تو درخت
کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھود کر پھینک دی گئیں ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مردہ

باب ابتناء مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسیوفہم

قبلۃ لہ

درختون کا کاٹنا کسی ضرورت سے اسوقت درست ہے جیسے لکڑی کی حاجت ہو یا اور درختون کا اون کے بدلے لگانا
منظور ہو یا اون کے گر پڑنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافرون کے ملک مین انکو سزا دینے
کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبرون کا کھودنا اور جب وہ مٹی جس مین خون اور پیپ مردے کی ملی ہو نکالکر پھینک دی
جاوے تو اوس زمین مین نماز درست ہے اور اسکو مسجد کر سکتے ہین اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرستان کی
زمین مالک کی ملک مین رہتی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو ف ۵ اور کھنڈر برابر کیے
گئے اور درختون کی لکڑی قبلے کیطرف رکھ دی گئی اور دروازے کے دونون طرف پتھر لگا دیے گئے جب یہ کام شروع
ہوا تو صحابہ رجز پڑھتے تھے ف ۶ یعنی شعر پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جاوے علما نے کہا ہے
کہ اگر کلام موزون ہو تو اوس کو شعر نہ کہین گے جبتک کہنے والے کی نیت نہ ہو شعر کہنے کی اور اسی سبب سے
بعضے موزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین پر وہ شعر نہین ہین کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا
ف ۷ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی آخرت
کی بہتر ہے اور بھلائی ہے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ یہ ترجمہ ہے اس موزون کلام کا جو حدیث مین عربی
زبان مین ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ
الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ یُّبْنٰی الْمَسْجِدُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریون کے
رہنے کی جگہہ مین نماز پڑھا کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے
کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اوسکا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے

بَابُ تَحْوِیْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ اِلَی الْكَعْبَةِ

بیت المقدس کیطرف سے قبلہ بدلکر خانہ کعبہ کیطرف ہونیکا بیان عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ
فِی الْبَقَرَةِ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِیْثِ
فَوَلَّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَیْتِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک یہانتک کہ یہ آیت اوتری جو سورہ بقر مین ہے۔ تم جہان رہو
مونہہ اپنا کعبے کیطرف کرو۔ تو یہ آیت اسوقت اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے ایک شخص

باب الصلوة فی مرابض الغنم

رَسُوْلِ اللّٰهِ

آپ کے ساتھیوں میں سے یہ سنکر چلا رستے میں انصار کے کچھ لوگوں کو پایا نماز پڑھتے ہوئے (بیت المقدس کیطرف موافق معمول کے) اور نے اون سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کعبے کیطرف مونہ کرنیکا یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کیطرف پھر گئے ف امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ایک شخص معتبر کی خبر اس باب میں مقبول ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑھی جاوے (جیسے قبلے کی جانب میں شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے پھر نماز ہی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادھر پھر جاوے) بلکہ اگر چار رکعتی نماز کی ہر ایک رکعت ایک ایک طرف پڑھی جاوے (اسطرح کہ نمازی کی راے ہر رکعت پہ قبلے کی جانب میں بدلتی جاوے) تو نماز صحیح ہے پھر علما نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کیطرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث سے اگر حدیث سے ہوگا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہوسکتی ہے اسی طرح حدیث سے قرآن منسوخ ہوسکتا ہے اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اسکی خلاف منقول ہے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک پھر ہم نے مونہہ کیا کعبے کیطرف عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار قبا میں لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترا اور حکم ہوا کعبے کیطرف مونہہ کرنیکا یہ سنکر لوگ کعبے کیطرف پھر گئے اور پہلے ان کے مونہہ شام کیطرف تھے تو گھوم گئے کعبے کیطرف عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول

زيادة لفظة

زيادة لفظة

بیت المقدس کیطرف نماز پڑہا کرتے تہے لتنے مین یہ آیت اوتری قد نری تقلب وجہک اخیر تک یعنی ہم دیکہتے تمہارے
مونہہ پہیرنے کو آسمان کیطرف بیشک ہم پہیر دین گے مونہہ تمہارا اس قبلہ کیطرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پہیر
اپنا مونہہ کعبہ کیطرف پہر ایک شخص بنی سلمہ مین سے جا رہا تہا اوس نے دیکہا لوگون کو فجر کی نماز مین رکوع مین اور
ایک رکعت پڑہ چکے تہے تو پکارا سنو قبلہ بدل گیا یہ سنکر وہ لوگ اوسی حالت مین قبلہ کیطرف پہر گئی **باب**
النہی عن بناء المسجد علی القبور واتخاذ الصور فیہا والنہی عن اتخاذ القبور مساجد قبروں پر
مسجد بنانے کی ممانعت اور وہان پر صورتین رکہنے کی ممانعت اور قبرون کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن**
عائشۃ ان ام حبیبۃ وام سلمۃ ذکرتا کنیسۃ رأینہا بالحبشۃ فیہا تصاویر لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح
فمات بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ عز وجل
یوم القیمۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا
کا ذکر کیا جسکو انہون نے حبش مین دیکہا تہا اوس مین تصویرین لگی تہین آپنے فرمایا ان لوگون کا یہی حال
تہا جب اون مین کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور وہان صورتین بناتے یہ لوگ
قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
اوپر مسجد بنانا یا قبرستان مین نماز پڑہنا منع ہے کیونکہ اگلی مشرکین اور یہود اور نصاری ایسا کیا کرتے
تہے کہ پیغمبرون یا نیک لوگون کی قبرون کو عبادت گاہ بناتے تہے اگر کوئی قبر کو مسجد نہ بناوے لیکن مسجد
کیطرح وہان ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جہکے یا اوس طرف نماز پڑہے تو اسکا بہی یہی حکم ہے
عن عائشۃ انہم تذاکروا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ فذکرت
ام سلمۃ وام حبیبۃ کنیسۃ ثم ذکر نحوہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے لوگون نے باتین کی آپ کی بیماری مین تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان
کیا پہر ذکر کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت ذکرن ازواج النبی صلی اللہ علیہ و
سلم کنیسۃ رأینہا بارض الحبشۃ یقال لہا ماریۃ بمثل حدیثہم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہون نے دیکہا تہا حبش کے
ملک مین جسکا نام ماریہ تہا پہر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی

داتاها

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذٰلِکَ لَاُبْرِزَ قَبْرُہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ خَشِیَ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَلَوْلَا ذٰلِکَ یُذْکَرُ قَالَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری میں جسکو بعد پھر چنگے نہیں ہوے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبر ونکو مسجد بنا لیا۔ ف اگر مسجدون کیطرح وہان روشنی کریں نذر نیاز چڑہاویں دعا مانگیں عبادت کریں روزمرہ آنے جانے ف حضرت عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ کی قبر کہلی جگہ مین ہوتی (حجرہ مین نہ ہوتی) مگر آپ ڈرے کہین لوگ آپکی قبر کو سجدہ نہ بنالین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیون کو اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ بنا لیا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ بنا لیا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَائِشَۃَ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَۃً لَّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاِذَا اغْتَمَّ کَشَفَھَا عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ وَھُوَ کَذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوْا ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباس نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے منہ پر ڈالنا شروع کی جب آپ گہبراتے تو چادر کو منہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرونکو سجدہ بنالیا آپ ڈراتے تہے کہین اپنے لوگ بہی ایسا نہ کرین عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَّھُوَ یَقُوْلُ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خَلِیْلًا وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وفات سے پانچ روز

ذالک ابرز بن ذلک

(رواہ الشیخان)

(رواہ الشیخان والنسائی)

(رواہ مسلم)

پہلے آپ فرماتے تہے مین بیزار ہون اس بات سے کہ کسی کو تم مین سے اپنا دوست بناؤن سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجھے اپنا دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تہا اور جو مین اپنی امت مین سے کسی کو دوست بنانیوالا ہوتا تو ابوبکر کو دوست بناتا تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبرون اور نیک لوگون کی قبرون کو مسجد بنا لیتے تہے کہین تم قبرون کو مسجد نہ بنانا مین تم کو اس بات سے منع کرتا ہون ف دوست سے مراد یہان وہ ہے کہ جس کیطرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تہی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی مین خلل ڈالتی ہے۔ آپنے فرمایا اگر ایسی دوستی میں کسی سے رکھتا تو ابوبکر صدیق سے رکھتا اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی نووی نے کہا آپنے اپنی قبر یا اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے ممانعت کی کہ کہین لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑہا دین اور گناہ مین پڑجا دین اور کبہی یہ گناہ کفر تک پہنچ جاویگا جیسے اگلی امتون کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانے مین مسجد نبوی کو بڑہانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ جسمین قبرین تہین وہانتک مسجد آن پہونچی تو ان لوگون نے قبر کو چہپا دیا اور اوسکے گرد اونچی اونچی دیوارین اوٹہا دین تا کہ قبر آپ کی دکہلائی نہ دے اور عوام اسطرف نماز نہ پڑہین اور آفت میں نہ پڑین پہر دو دیوارین شمالی جانب سے اور اٹہا مین کہ کوئی شخص قبر کیطرف مونہہ نہ کر سکے اور اسی لیے دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کہلا رکہتے **باب** فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا مسجد بنانے کی فضیلت اور اسکا اجر **عن** عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ تَعَالَى بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگون نے اون کی بہت تعریف کی حضرت عثمان نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑہا دیا مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنادے اور ایک روایت مین ہے (کہ خالص خدا کی رضامندی اوس کو مقصود ہو) نہ شہرہ اور ناموری یا ضد اور نفسانیت) تو اللہ اوس کے لیے جنت مین ایک گہر ویسا ہی بناوے گا **ف** ویسا ہی گہر یعنی صرف گہر ہونا نہ یہ کہ جنت کے گہر کو دنیا کے گہر سے کیا نسبت ہر یاوہ گہر جنت کے گہرون پر ایسی فضیلت رکہتا ہوگا جیسے مسجد دنیا کے گہرون پر رکہتی ہے **عن** مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ

(باب من بنی للہ مسجدا)

فَاَحَبُّوا اَنْ يَدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ ترجمہ محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے ارادہ کیا مسجد بنانیکا تو لوگون نے برا سمجھا اوسکو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دین (یعنے جیسی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی) حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بناوے تو اللہ اوسکے لیے جنت مین ایک گھر بناویگا ویسا ہی

بَابُ النَّدْبِ اِلٰى وَضْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيْقِ رکوع مین ہاتھون کا گھٹنون پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا

ف تطبیق اسے کہتے ہین کہ دونون ہاتھون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکھ لینا پہلے حکم تہا کہ رکوع مین ایسا ہی کرے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا اور ہاتھون کو گھٹنون پر رکھنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے اکثر علمار کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے انکو نسخ کی حدیث نہین پہونچی جسکو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰٓؤُلَآءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ يَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِّيْقَاتِهَا وَيَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَّعَهُمْ سُبْحَةً وَّاِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوْا جَمِيْعًا وَّاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَاْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَاهُمْ ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم دونون عبد اللہ بن مسعود پاس آئے انکے گھر مین انہون نے پوچھا کیا ان لوگون نے (یعنے اس زمانے کے نوابون اور امیرون نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے ہمنے کہا نہین انہون نے کہا اوٹھو تم نماز پڑھ لو (کیونکہ وقت نماز کا ہوگیا اور امیرون اور نوابون کی انتظار مین اپنی نماز مین دیر کرنا ضرور نہین) پہر ہمکو حکم نکیا اذان نیکا اور نہ اقامت کا ف یہ مذہب ابن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر مین اکیلا نماز پڑھے اسکو کافی ہین جہان اذان اور اقامت ہوتے ہے

فقال

باب التطبیق فی الرکوع

ف ركبتين

تو اسکو اذان اور اقامت کہنا ضرور نہین لیکن جمہور علماے سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہے
اوس کے لیے بہی اور اذان مین اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جماعت گہر مین بہی ادا کرنا درست ہے
لیکن اوس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد مین نہ پڑہی جاوے اور عبد اللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا
کہ فرض ساقط ہوجاویگا امیرون اور نوابونکی جماعت ادا کرنے سے گو وہ دیر مین پڑہین ف ہم اون کے
پیچہے کہڑے ہوگئے تو ہماری ہاتہہ پکڑکر ایک کو داہنی طرف کیا اور ایک کو بائین طرف جب رکوع کیا تو ہم نے
ہاتہہ اپنے گہٹنون پر رکہے اونہون نے ہماری ہاتہہ پر مارا اور ہتہیلیون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکہا جب نماز پڑہ
چکے تو کہا اب تمہارے نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے اونکے وقت سے اور تنگ کرینگے
نماز کو یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کے نزدیک ہوگا (یعنے عصر کی نماز مین اتنی دیر کرینگے) جب تم انکو ایسا کرتے
دیکہو تو اپنی نماز وقت پر پڑہ لو (یعنے افضل وقت پر) پہر اون کے ساتہہ دوبارہ نفل کی طرح پڑہ لو نیت
تاکہ شر اور فساد نہ پیدا ہو اور امیرون کے تکلیف سے بچو وہ یہ جانینگے کہ تم فرض اون کے ساتہہ پڑہتے ہو
اور تم اپنا فرض ادا کرچکے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر کوئی مسئلہ شرعی اور جو
بغیر گناہ مین پڑے فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنے پر صبر کرے۔ اور یہ بہی معلوم ہوا کہ افضل وقت نماز
پڑہنا بہتر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دو بار پڑہے تو پہلے بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے
بار کی نفل یہی صحیح ہے ف اور جب تم تین آدمی ہو تو سب مل کر نماز پڑہو (یعنے برابر کہڑے ہوکر [illegible]
مین بہی) اور جب تین سے زیادہ ہون تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کہڑا ہو اور جب رکوع کرے تو ہاتہہ اپنے
کو رانون پر رکہے اور جہکے اور دونون ہتہیلیان جوڑ کر رانون مین رکہہ لے گویا مین دیکہ رہا ہون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انگلیون کو دیکہہ رہا ہون عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون عبد اللہ بن
مسعود پاس گئے پہر بیان کی حدیث کو اسی طرح جیسا اوپر گذری عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ
ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ
فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے وہ دونون

تطبیق

عبداللہ بن مسعود پاس گئے اونہون نے کہا کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑہ چکے اونہون نے کہا ہان پہر عبداللہ ان دونون کے بیچ مین کہڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کہڑا کیا ایک کو بائین طرف پہر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتہون کو گہٹنون پر رکہا عبداللہ نے ہمارے ہاتہہ پر مارا اور تطبیق کی (یعنے دونون ہتہیلیون کو ملایا) اور رانون کے بیچ مین رکہا جب نماز پڑہ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے

باب وضع الیدین علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهِينَا عَنْ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑہی اور اپنے ہاتہہ دونون گہٹنون کے بیچ مین رکہے اونہون نے کہا اپنے ہاتہون کو گہٹنون پر رکہہ مین نے پہر ویسا ہی کیا (یعنے ہاتہہ دونون گہٹنون کے بیچ مین رکہے) اونہون نے میرے ہاتہہ پر مارا اور کہا ہم منع کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونون ہتہیلیون کو گہٹنون پر رکہنے کا (یعنے رکوع مین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ** أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَنُهِينَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے رکوع کیا تو دونون ہاتہون کو ملا کر رانون کے بیچ مین رکہہ لیا میرے باپ نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تہے پہر ہمکو ہوا گہٹنون پر ہاتہہ رکہنے کا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے اپنے باپ کے بازو نماز پڑہی جب مین رکوع مین گیا تو دونون ہاتہون کو اونگلیان ایک مین ایک ڈالکر دونون گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیا انہون نے میرے ہاتہہ پر مارا جب نماز پڑہ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تہے پہر حکم ہوا ہاتہون کو گہٹنون پر رکہنے کا

باب جَوَازِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ ایڑیون پر سرین رکہکر بیٹہنا **ف** جسکو عربی مین اقعا کہتے ہین

باب جواز الاقعاء علی العقبین

عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** طاوس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے کہا اقعا کی بیٹہک مین کیا کہتے ہو اونہون نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو

تو اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پانوں پر) ستم سمجھتے تھے انہوں نے کہا وہ تو سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف
نووی نے کہا اقعا کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کی رو سے تو اقعا سنت ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت
ہے اور علما نے اختلاف کیا ہے اقعا کے حکم اور اقعا کی تفسیر میں اور صحیح یہ ہے کہ اقعا دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اپنے دونوں
سرین زمین پر لگا دیوے اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کو زمین پر رکھے کتے کی طرح یہ مکروہ ہے اور حدیث میں
اسی کی ممانعت ہے دوسرے یہ کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں ایڑیوں پر بیٹھے اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ اقعا دونوں
سجدوں کے بیچ میں مسنون ہے شافعی کے نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہی مختصر)

باب

تحریم الکلام فی الصلاۃ ونسخ ما کان من اباحتہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اور پہلے جو بات کرنا درست تھا
وہ حکم منسوخ ہو گیا **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال بینا انا اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارہم فقلت واثکل
امیاہ ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیہم علی افخاذہم فلما رایتہم
یصمتوننی لکنی سکت فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبابی ہو وامی ما رایت معلما
قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ فواللہ ما کہرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان ہذہ الصلوۃ
لا یصلح فیہا شیء من کلام الناس انما ہو التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن او کما قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بجاہلیۃ وقد جاء اللہ بالاسلام
وان منا رجالا یاتون الکہان قال فلا تاتہم قال ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ
فی صدورہم فلا یصدنہم قال ابن الصباح فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال
کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال وکانت لی جاریۃ ترعی غنما لی قبل احد
والجوانیۃ فاطلعت ذات یوم فاذا الذیب قد ذہب بشاۃ من غنمہا وانا رجل من بنی آدم
آسف کما یاسفون لکنی صککتہا صکۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعظم ذلک
علی قلت یا رسول اللہ افلا اعتقہا قال ائتنی بہا فاتیتہ بہا فقال لہا این اللہ قالت فی
السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقہا فانہا مؤمنۃ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے
روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ایک شخص چھینکا ہم لوگوں میں سے میں نے
کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کیا میں نے کہا کاش میری ماں مجھ پر روتی (یعنی میں مر جاتا) تم کیوں مجھ کو

گہورتے ہوے سنکروہ لوگ اپنی ہاتہہ رانون پر مارنے لگے ف یعنی چپ کرنے کے لیے شاید اوسوقت تک السپر کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوا ہوگا اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کے واسطے فعل قلیل درست ہے اور اس مین کراہت نہین ہے (نووی) ف جب مین نے دیکہا وہ مجہکو چپ کرنا چاہتے ہین تو مین چپ ہو رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو قسم میری مان باپ کی مین نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکہانیوالا دیکہا ف اس حدیث مین بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جسکی گواہی اللہ تعالی نے قرآن مین دی ہے اور نظیر ہے سکہانیوالون کو کہ کس طرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم مین لازم ہے ف قسم اللہ کی نہ آپ نے مجکو جہڑکا نہ مارا نہ گالی دی یون فرمایا کہ نماز مین دنیا کی باتین کرنا درست نہین ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت سے یا مصلحت سے ہو پہر اگر کہتا ہی ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینی کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑہنیوالا مرد ہو اور جو عورت ہو تو دستک دیوے یہی ہمارا اور مالک اور ابوحنیفہ اور جمہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز مین بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہے اور دلیل انکی ذوالیدین کی حدیث ہے جسکو ہم اپنے مقام مین بیان کرینگے یہ اختلاف اس شخص مین ہے جو جان بوجہہ کر قصداً نماز مین بات کرے لیکن اگر بہولے سے بات کرے تو تہوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک اور احمد اور جمہور علما کا بہی یہی قول ہے اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی ہماری دلیل ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بہول کر بہت سی باتین کرے تو اوس مین ہمارے اصحاب کے دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ نماز باطل ہو جاویگی اسی طرح اگر وہ شخص باتین کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اوس کی نماز بہی باطل نہ ہوگی اور دلیل اوسکی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے اونہون نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز مین باتین کین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکہلا دیا کہ نماز مین باتین کرنا حرام ہے ف وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑہنا ہے جیسا آپ نے فرمایا ف یعنی نماز مین اللہ کی پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑہنا ہے اور جو باتین اسکے مثل ہین جیسے تشہد دعا سلام وغیرہ یہ سب اذکار مشروعہ ہین پر لوگون مین جو آپس مین باتین ہوتی ہین اس قسم کی باتین نماز مین نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کہاوے مین بات نہ کرونگا پہر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑہے تو اوسکی قسم نہ ٹوٹے گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہ بہی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور جزء ہے نماز کا اور یہ بہی معلوم

ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہین اور چھینک کا جواب بہی دنیا کی باتون مین داخل ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی
ہے البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمر اور نخعی اور احمد کے نزدیک
پکار کر کہے (نووی) ف مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا ابہی گذرا ہے اب اللہ تعالے
نے اسلام نصیب کیا ہم مین سے بعضے لوگ کاہنون (پنڈتون نجومیون) پاس جاتے ہین آپ نے فرمایا تو ان کے پاس
مت جا ف علما نے کہا ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنون پاس جانے سے کیونکہ وہ آیندہ کی بات بتلاتے
ہین اور کبہی اتفاق سے کوئی بات اونکی ٹہیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دہوکے مین پڑ جاوے اور انکا
اعتقاد پیدا ہو جاوے اور صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے منع فرمایا کاہنون کے پاس جانے سے اونکی
بات سچ جاننے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام بغوی نے کہا ہے کہ اتفاق کیا ہے
علما نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اوسکو کہانت (آیندہ کی بات بتلانے) پر
ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اوس پر اجرت لینا جائز نہین ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ محتسب
کو بار کہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسی طرح سے کہیل کی اجرت سے اور سزا دینا چاہیے دینے لینے والے
کو اور خطابی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسیطرح عراف کو اور کاہن
اور عراف مین یہ فرق ہے کہ کاہن تو غیب دانی کا دعوی کرتا ہے اور آیندہ کی باتین اور اسرار کی باتین بتلاتا ہے
اور عراف وہ ہے جو چور کا پتا لگاتا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعوی کرتا ہے یا گمی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے
کا اپنے علم کے زور سے خطابی نے یہ بہی کہا دوسری حدیث کی شرح مین کہ عرب کے ملک مین کاہن وہ لوگ تہے
جو بہت باتون کے پہچاننے کا دعوی کرتے بعض انمین سے یہ کہتے کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبرین بتلا دیا کرتا
ہے اور بعضے یہ کہتے کہ ہمکو سمجھ ایسی ملی ہے جسکی وجہ سے ہم یہ باتین دریافت کر لیا کرتے ہین انہی لوگون مین عراف
بہی تہے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعوی کرتے
کاہن منجم کو بہی کہتے ہین بہرحال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کے پاس جانا یا ان سے کوئی بات پوچھنا
یا اون کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا کلام خطابی کا مترجم کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیون
اور برکتون مین سے یہ بہی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو وہ لوگون کو غلط خیالات اور جہوٹے وسوسے اور بے اصل
وہمون سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہین ہین اور نجومیون رمالون پنڈتون کے معتقد ہین ان کی جان
آئے دن ضیق مین ہے ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے مین انکو تامل ہے وہ اپنے عقل سے بالکل کام نہین لے سکتے

اخیر مین ساری دنیا مین بدنام اور بیوقوف بنتے ہین - ہمارے زمانے مین کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جو اگلے
مسلمانون سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعوی کرتے ہین پر ہیں کے ہوئے اس دعوی پر شرم نہین کرتے
اور نجومیون اور رمالون سے غیب کی باتین پوچھتے ہین اور انپر اعتقاد رکھتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ف
پھر مین نے کہا بعضے ہم مین سے برا شگون لیتے ہین آپ نے فرمایا یہ اون کے دلون کی بات ہے تو کسی کام سے اونکو
نہ روکے یا تم کو نہ روکے ف یعنی بدشگون لینا نرا دل کا وسواس ہے دل کا ایک لغو وسوسہ ہے تو بدشگونی کے
خیال سے کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیے - یعنی بدشگونی کا خیال اگر دل مین گذرے تو قباحت نہین نہ آدمی
اوس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن اوس پر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہے اور بہت سی صحیح حدیثون
سے یہ امر ثابت ہے کہ بدفالی منع ہے ف پھر مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کرتے ہین (یعنے کاغذ پر یا ریت
پر جیسے رمال کیا کرتے ہین) آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیرین کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست
ہے ف ورنہ درست نہین اور چونکہ ہمکو وہ علم جو اوس پیغمبر کو ملا تھا صحیح طور سے نہین پہونچا اس لیے ہم
کو لکیرین کھینچ کر کچھ بات بتلانا درست نہین نووی نے کہا علمار کی تمام گفتگو کا اس باب مین حاصل یہ
ہے کہ ہماری شریعت مین علم رمل بالکل منع ہے ف معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ
(ایک مقام کا نام ہے) کیطرف بکریان چرایا کرتی تھی ایک دن مین جو وہان آنکلا تو دیکھا بھیڑیا ایک بکری
کو لے گیا ہے آخر مین بھی آدمی ہون مجھکو بھی غصہ آتا ہے جیسے انکو غصہ آتا ہے مین نے ایک دھمکا اوسکو دیا پھر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گران گذرا ف یعنے اوس لونڈی کا مارنا
ہر چند غلام لونڈی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہونچ جاوے بھول چوک غفلت
سب سے ہوتی ہے خود میان سے ہوتی ہے پھر غلام لونڈی کو بھی اپنی طرح سمجھے اون کی بھول چوک غفلت کو بھی
معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا برتاؤ نہ کر سکے اور غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اسکو سزا دے سکتا ہے
اس زمانے مین بہت لوگ ناسمجھی سے اسلام پر معترض ہوتے ہین کہ اس دین مین غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت مین بتلایا گیا ہے وہ مثل فرزند کے
ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عرب کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہین
انکو یہ معلوم نہین کہ عرب مین غلام میان کے ساتھ کھاتا ہے میان کے برابر بیٹھتا ہے میان کا سا کپڑا پہنتا
ہے اور ہند مین جو نوکرون کو ساتھ کھلانا یا برابر بٹھانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کا تم خود

برتاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اوس امر مین کچھ برائی نہین شریعت اور اخلاق کے ساری کام ایسے ہین جو نہایت عمدہ ہین پر اگر انکو کوئی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہین ایسے ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے ف مین نے کہا یا رسول اللہ مین اوس لونڈی کو آزاد کر دون آپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آ مین آپ کے پاس لیکر گیا آپنے اوس سے پوچھا اللہ کہان ہے اوس نے کہا آسمان پر ف حدیث مین فی السماء کا لفظ جسکے معنے علی السماء ہے کیونکہ فی علیٰ کے معنون مین مستعمل ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ اور فرمایا لَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ ۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اسمین دو مذہب ہین جنکا بیان کتاب الایمان مین گذرا ۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثون پر ایمان لاوین اور زیادہ کھوج انکے مطلب مین نہ کرین اور اسبات کا اعتقاد رکھین کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ مخلوقات کی نشانیون سے پاک ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کرین جسطرح سو لائق ہے اب جس نے تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لونڈی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحد ہے خدا ایک واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موحد ہے بتون کو نہین پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہین کہ خدا آسمان میز پر کا ہوا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے کعبہ قبلہ ہے نماز کا ۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان مین سے کسیکا اختلاف نہین کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب مین آئے ہین جیسے ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ ان مین تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے قائل ہین بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین مین سے وہ کہتے ہین فی السماء سے (جسکی ظاہری معنے آسمان کے اندر ہین) علی السماء مراد ہے (یعنے آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین مین سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہین وہ اور طرح کی تاویلین کرتے ہین (مثلاً کہتے ہین فی السماء سے مراد یہ ہے کہ اوسکی سلطنت اور حکومت آسمان مین ہے) بہر حال اہلسنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہین کہ ذات الٰہی مین فکر کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید مین شک نہین پیدا ہوتا اب بعضون نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکییف اور اثبات جہات مین فرق نہین ہے لیکن جو باتین شرع مین خدا کے لیے وارد ہوئی ہین جیسے وہ قاہر ہے اپنے بندون کے اوپر اور وہ عرش کے اوپر ہے انکا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب مین اس جامع آیت لیس

کمشلہ ستّے پر جمی رہنا سب برائیون سی بچاتا ہے جسکو خدا توفیق دیوی تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم
کہتا ہی کہ قاضی نے جو عقیدہ بیان کیا وہی اعتقاد ہی تمام سلف اہل سنت کا جیسی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا ان سبکا اعتقاد یہی ہے کہ شرع مین جو بات خدا کے لیے وارد ہے اوسکو بولنا چاہیے اور جو نہین وارد ہی
وہ نہ بولنا چاہیے اب شرع سے یہ امر ثابت ہین کہ خدا عرش کے اوپر ہی اپنے بندون کے اوپر آسمان کے اوپر اور
وہ ہماری ساتھ ہی اور گردن کی رگ سی بہی زیادہ نزدیک ہی اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونیکے
خلاف نہین ہی کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چہپی اور کہلی رتی رتی سب باتون کو جانتا ہی تو وہ ہماری
ساتھ ہوا جہان ہم ہون اسیواسطی ایک ہی آیت مین خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہاری ساتھ
ہے اب یہ باتین کہ خدا کسی اور مکان اور جہت مین نہین ہے یا وہ ہر مکان اور جہت مین ہی اور وہ نہ جوہر ہے نہ
عرض اور وہ جسم نہین ہے پچہلی لوگون کی تراشی ہوئی باتین ہین جنکی اصل کتاب اور سنت سی بالکل پائی
نہین جاتی اور ہمنی اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب نہایۃ فی الاستواء مین بیان کیا ہے جسکا جی چاہی ملاحظہ
کری ف آپ نے فرمایا مین کون ہون وہ بولی آپ کو اللہ نے بہیجا ہے تب آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد
کردو یہ مومنہ ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سی یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردہ کا آزاد کرنا کافر بردہ کے آزاد
کرنے سی بہتر ہے لیکن علماء نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ کفارہ کے سوا اور مقامون مین کافر بردہ کا بہی آزاد کرنا
درست ہی اور کفارہ قتل مین کافر بردہ کا آزاد کرنا درست نہین ہی کیونکہ قرآن مین مومنہ کی قید ہی اور کفارہ
ظہار اور یمین اور صوم مین شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضرور ہی ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے
نزدیک کافر بہی درست ہے۔ اس حدیث سی یہ بہی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہین ہوتا جبتک خدا کی توحید اور حضرت
کی رسالت کا قائل نہ ہو اور یہ بہی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اوسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل
قبلہ اور اہل جنت مین سی ہے اب یہ ضرور نہین کہ دلایل سی ان باتون کو سمجہے اور یہی صحیح ہی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ
اَبِیْ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا
عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا فَقَالَ اِنَّ
فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی ہم سلام کیا کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپ نماز مین ہوتے آپ جواب دیتے جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہمنی آپکو سلام کیا آپ نے جواب

نہ دیا (نماز کے بعد) ہمنے پوچھا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب دیتے تھے لیکن آپنے جواب نہیں دیا اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا (نماز میں سلام کرنے سے دل بٹ جاتا) ہوتا ہے اور خضوع اور خشوع میں فرق آتا ہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں بات کرتا یہاں تک کہ یہ آیت اتری وقوموا للہ قانتین یعنے اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو تب ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّيْ وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا کام کے لیے پھر میں لوٹ کر آپ تک پہنچا آپ چل رہے تھے (سواری پر) قتیبہ کی روایت میں ہے نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہے) میں نے سلام کیا آپ نے اشارہ سے جواب دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھکو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھکو سلام کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ منہ آپ کا پورب کیطرف تھا اور قبلہ پورب کیطرف نہ تھا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کے طرف منہ ہونا ضرور نہیں) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ زُهَيْرٌ وَاَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلٰى غَيْرِ الْكَعْبَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کیطرف جارہے تھے راہ میں مجھے ایک کام کو بھیجا پھر میں لوٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے ہاتھ سے اشا

٦٠٠ - باب تحريم الكلام في الصلاة

٦٠١ - باب جواز الاشارة بالسلام في الصلاة

طرح اشارہ کیا زہیر نے بتلایا جس طرح آپ نے اشارہ کیا پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح سے
اشارہ کیا زہیر نے اسکو بھی بتلایا زمین کیطرف اشارہ کرکے اور میں سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور سر
سے اشارہ کرتے تھے (رکوع اور سجدہ کے لیے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اس کام میں
جس کے لیے میں نے تجھکو بھیجا تھا اور میں تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا زہیر نے کہا ابو الزبیر قبلہ
کیطرف مونہہ کیے بیٹھے تھے (جب یہ حدیث بیان کی) انہوں نے بنی مصطلق کیطرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کیطرف
نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کعبے کی طرف بھی سواری پر پڑھا) عن
جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فبعثنی فی حاجۃ فرجعت وھو یصلی
علی راحلتہ ووجھہ علی غیر القبلۃ فسلمت علیہ فلم یرد علی فلما انصرف قال انہ
لم یمنعنی ان ارد علیک الا انی کنت اصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو آپ نے مجھکو کسی کام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑھ
رہے تھے اور منہ آپ کا قبلہ کیطرف نہ تھا میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا عن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی حاجۃ بمعنی حدیث حماد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا ان حدیثوں
میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسرے یہ کہ
سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارہ سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
ہے اور ایک جماعت علماء جیسے ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور حسنؓ اور سعید بن المسیبؓ اور قتادہ اور اسحاق نے یہ
کہا ہے کہ زبان سے جواب دیوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دل میں جواب دیوے اور عطا اور نخعی اور ثوری نے کہا
ہے کہ نماز پڑھے بعد جواب دیوے اور ابو حنیفہ رح نے کہا کہ جواب دیوے نہ زبان سے نہ اشارہ سے اب نمازی کو
سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز ہے اس میں اختلاف ہے شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیونکر جواب دیگا) علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نمازی
قصداً اور جان بوجھ کر کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاویگی لیکن اگر
ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی اور اوزاعی اور
بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بھولے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک

یعنی فی سفر
الی ... قال اما

نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جاویگی تیسرے یہ کہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی چوتھی یہ کہ اگر کسی عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دیوے تاکہ اوسکے دل کو رنج نہ ہووے

باب جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلٰوةِ شیطان پر لعنت کرنا اور اوس سے پناہ مانگنا نماز میں اور عمل قلیل کرنا نماز کے اندر درست ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک خبیث سرکش جن پچھلی رات کو مجھ پر کودنے لگا میری نماز توڑ دینے کے لیے لیکن اللہ تعالیٰ نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا میں نے اوسکا گلا دبایا اور میرا قصد یہ تھا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون سے باندہ دون تاکہ صبح کو تم سب اوسکو دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہوں نے یہ دعا کی تھی اے پروردگار میرے مجھکو بخشدے اور ایسی سلطنت دے جو بعد میرے پھر کسی کو نہ ملے تو اللہ تعالیٰ نے انکو ایسی ہی سلطنت دی شیطان اونکے تابع تھے جن مسخر تھے ہوا اور پرند اونکی اطاعت میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اوسکو پھیر دیا ذلت کے ساتھہ **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں اور بعضے آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنبے والے تمکو دیکھتے ہیں اس طرح سے کہ تم انکو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کیونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اوسکی باندہ دینے کا تھا تاکہ سب لوگ اوس کو دیکھیں بلکہ مدینے کے بچے اوس سے کھیلیں قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اونکا دیکھنا اونکی اصلی صورتوں میں محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے مگر پیغمبروں کے لیے جائز ہے اور جن کے لیے خرق عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں نووی نے کہا یہ نرا دعویٰ ہے اگر اوسکی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جن اجسام لطیفہ ہیں روحانیہ تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورتیں پکڑلیں جسکے وجہ سے انکو باندہ سکیں

صلی اللہ علیہ وسلم

پھر وہ اپنی اصلی صورت پر نہ جا سکیں تاکہ بچے انسے کھیل سکیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں اور یہ
یہ جو فرمایا کہ مجھکو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اسکا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اللہ تعالے نے انکی دعا قبول فرمائی تھی اور
ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہوا کو بھی شامل ہو انہیں کے واسطے خاص تھی اسلیے مینے اس سلطنت میں انکا شریک
ہونا مناسب جانا جیسے ہو سکا **عن** شعبة فی هذا الاسناد ولیس فی حدیث ابن جعفر قوله فذعته
واما ابن ابی شیبة فقال فی روایته فدعته **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی الدرداء قال قام رسول
الله صلى الله عليه وسلم فسمعناه يقول اعوذ بالله منك ثم قال العنك بلعنة الله ثلاثا و
بسط يده كانه يتناول شيئا فلما فرغ من الصلوة قلنا يا رسول الله قد سمعناك تقول في الصلوة شيئا
لم نسمعك تقوله قبل ذلك ورأيناك بسطت يدك قال ان عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله
في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلاث مرات ثم قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستاخر ثلاث مرات
ثم اردت اخذه والله لولا دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة **ترجمہ** ابو الدرداء
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہمنے سنا آپ کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں
میں اللہ کی تجھ سے پھر فرمایا میں تجھپر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھپر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتھ بڑھایا
جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے آپکو نماز میں وہ
باتیں کرتے سنا جو پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ اور یہ بھی ہمنے دیکھا آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن
ابلیس انگار کا ایک شعلہ لیکر آیا میرا منہ جلانے کو مینے تین بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تجھسے پھر مینے کہا تجھپر
لعنت کرتا ہوں جیسے اللہ نے لعنت کی تجھپر پوری لعنت وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار آخر مینے چاہا
اسکو پکڑلوں قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور
مدینے کے بچے اوس سے کھیلتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دیے کے بھی
قسم کھانا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت میں اور حدیثوں میں ایسا ثابت ہوا ہے **باب**
جواز حمل الصبيان في الصلوة وان ثيابهم محمولة على الطهارة حتى يتحقق نجاستها وان الفعل القليل لا
يبطل الصلوة وكذا اذا فرق الافعال نماز میں بچوں کا اٹھا لینا درست ہے۔ اور انکے کپڑے پاک
محمول طہارت پر ہیں جب تک نجاست ثابت نہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا اسیطرح متفرق
عن ابی قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة

بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ اٹھائے ہوئے امامہ بنت زینب اپنی نواسی کو جو ابو العاص کی بیٹی تھی جب آپ کھڑے ہوتے تو اسکو اٹھا لیتے پھر جب سجدہ کرتے تو اسکو زمین پر بٹھا دیتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لڑکوں کے بدن اور کپڑا پاک سمجھا جاوے گا جب تک انکی نجاست پر یقین نہ ہو اور فعل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی جانور پاک کے اٹھانا فرض یا نفل نماز میں درست ہے اور امام اور مقتدی اور منفرد سب کے لیے جائز ہے اور مالکیہ نے اسکا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تھے اور امامہ کو اٹھائے ہوئے تھے بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا یہ حضرت سے خاص ہے بعضوں نے کہا ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہیے جبتک نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو انتہے مختصرا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امامت کرتے ہوئے اور امامہ بنت عاص آپ کی نواسی آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع کرتے تو انکو بٹھا دیتے اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو پھر انکو کاندھے پر بٹھا لیتے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھاتے تھے اور امامہ بنت ابی العاص آپکی گردن پر تھیں جب آپ سجدہ کرتے تو انکو بٹھا دیتے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کر رہے تھے

باب جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ إِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى مَوْضِعٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُومِينَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيمِهِمُ الصَّلَاةَ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ

نماز میں ایک قدم چلنا یا دو قدم درست اور کچھ مکروہ نہیں ہے جب کسی ضرورت کیلیے ہو اور امام کا بلند جگہ ہونا مقتدیوں سے کسی ضرورت کیلیے جیسے تعلیم نماز اور سوا اسکے

باب فی اتخاذ المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقیام علیہ فی الصلوۃ

ضرورت کو درست ہے ٭ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّ نَفَرًا جَاءُوْا اِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِنْ
اَیِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
اَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِلَی امْرَاَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَیُسَمِّیْهَا یَوْمَئِذٍ اُنْظُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا
اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَیْهَا فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِیَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَامَ عَلَیْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰی
حَتّٰی سَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ
یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ ٭ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے کہ
کچھ لوگ سہل بن سعد پاس آئے اور منبر کی بابت میں جھگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہون نے کہا میں جانتا
ہون وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اوسکو بنایا اور مین نے دیکھا جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر
بیٹھے مین نے کہا اے ابو عباس کچھ بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک عورت کو کہلا بھیجا - ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اوسدن اوس عورت کا نام لیتے تھے - تو اپنے غلام کو
جو بڑھئی ہے اتنی فرصت دی کہ میرے لیے چند لکڑیان بنا دے مین اون لکڑیون پر لوگون سے بات کرون گا (یعنی
وعظ و نصیحت کرون گا) پھر اوس غلام نے تین سیڑھیون کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
وہ مسجد میں اس مقام مین رکھا گیا اوس کی لکڑی غابہ کی جھاو کی تھی (غابہ ایک مقام ہے مدینہ کی بلندی
مین) اور مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے بھی آپ کے
پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے رکوع سے سر اوٹھایا اور اولٹے پاؤن پیچھے اترے یہان تک کہ سجدہ کیا
جڑ مین پھر لوٹے یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے بعد اوسکے متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا اے لوگو مین
نے یہ اسلیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو **ف** یعنی مین اونچی جگہ اسلیے کھڑا ہوا کہ
تم سب کو دکھائی دون ورنہ بعضے لوگ مجھکو نہ دیکھ سکتے - اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے نماز مین
ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا داہنے یا بائین ہٹنا درست ہے اور اس نماز مین کچھ کراہت نہین ہوتی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ بلند جگہ پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی پست جگہ مین کسی ضرورت سے تو کچھ قباحت نہین ہے - علماء نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر میں تین سیڑھیاں تھیں تو آپ دو قدم چلکر نیچے اترے اور منبر کے بازو سجدہ کیا منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کھڑا ہونا یا اور کسی اونچے مقام پر اور عمل قلیل کو نماز فاسد نہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر عمل قلیل ہے نماز نہیں ٹوٹتی پر بلا ضرورت مکروہ ہے اسی طرح عمل کثیر اگر بدفعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ حضرتؐ کئی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہونگے **عَنْ** أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے **ف** حدیث میں مختصر کا لفظ ہے جس کے معنے اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھکر اور بعضوں نے کہا لکڑی ہاتھ میں لیکر اوس پر ٹیکا دیکر اور بعضوں نے کہا مختصر کے معنے یہ ہیں کہ پوری سورت نہ پڑھے اول یا آخر سے دو چار آیتیں پڑھ لے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدے میں جتنا ٹھہرنا چاہیے اوتنا نہ ٹھہرے اور صحیح وہی معنے ہیں جو پہلے مذکور ہوا اور اوس کے ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے بعضوں نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اترا تھا یعنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے بعضوں نے کہا مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہیں

بَابُ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصَى وَتَسْوِيَةِ التُّرَابِ فِي الصَّلٰوةِ کنکریاں پونچھنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت نماز میں **عَنْ** مُعَيْقِيبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً **ترجمہ** معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا کنکریاں پونچھنے کا آپ نے فرمایا اگر ضرورت پڑے تو ایک بار پونچھ لیوے (اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف ہے ادب اور تواضع کے) **عَنْ** مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُعَيْقِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً **ترجمہ** معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کی جگہ میں مٹی برابر کرنے کے لیے اگر ایسی ضرورت ہو تو ایک بار کرے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ

فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّلٰوۃِ وَغَیْرِھَا مسجد مین تھوکنے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ فَحَکَّہٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ اِذَا صَلّٰی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار مین تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنے گاڑھا بلغم) آپ نے اسکو کھرچ ڈالا پھر متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اوس کے مونھ کے سامنے ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہے ف پھر جب اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوا تو ادہر تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ نووی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہان مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جسکو اوس نے بڑا کیا (یعنے قبلہ) اور بعضون نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنے قبلہ اللہ کا سامنے ہے اور بعضون نے کہا ثواب اسکا عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاٰی نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ اِلَّا الضَّحَّاکَ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِہٖ نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِکٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسمین بصاق یعنے تھوک کے بدلے نخامہ ہے (نخامہ کہتے ہین غلیظ بلغم کو جو سر یا سینہ سے نکلتا ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّھَا بِحَصَاۃٍ ثُمَّ نَھٰی اَنْ یَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ اَوْ اَمَامَہٗ وَلٰکِنْ یَّبْزُقُ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کیجانب مین بلغم دیکھا آپ نے ایک کنکری سے اوسے کھرچ ڈالا پھر منع کیا داہنے یا سامنے کیطرف تھوکنے کو اور فرمایا بائین طرف تھوکو یا قدم کے نیچے ف اس حدیث سے رد ہو گیا جہمیہ کا جو قائل ہین کہ خدا ہر ایک جگہہ اور ہر مکان مین ہے اور دلیل لاتے ہین ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گذری کہ اللہ نمازی کے مونھ کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہہ اور مکان مین ہوتا تو بائین طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذ اللہ وہ ہو گا پھر ادہر تھوکنا کیونکر جائز ہوا۔ اہلسنت اور جماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے اور اسکا علم اور قدرت سب جگہہ ہے یعنے وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور سب پر اختیار رکھتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُخَامَۃً بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ جِدَارِ الْقِبْلَۃِ اَوْ مُخَاطًا

(حاشیہ: بصاق و مخاط و نخامہ — بلغم)

اور نخامہ تنکہ کی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار مین تھوک
یا رینٹ دیکھا آپ نے اسکو کھرچ ڈالا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ
فَيَتَنَخَّعُ اَمَامَهُ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِيْ وَجْهِهِ فَاِذَا تَنَخَّعَ اَحَدُكُمْ
فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَّسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ
فِيْ ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد مین قبلہ کیطرف تھوک دیکھا تو لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم مین سے کوئی
اپنے پروردگار کیطرف منہ کرکے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے کیا تم مین سے کوئی اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ کوئی اوس کیطرف مونہ کرے پھر اوس کے مونھ پر تھوک دیوے جب تم مین سے کسی کو تھوک آوے تو بائین
طرف قدم کے نیچے تھوکے اگر جگہہ نہ ہو تو ایسا کرے قاسم نے جو راوی ہے اس حدیث کا یون بیان کیا کہ اپنے
کپڑے مین تھوکا پھر مل ڈالا اوسی کپڑے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز مین درست
ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہین اور اس مین کسیکا اختلاف نہین ہے مگر خطابی
نے نقل کیا ابراہیم نخعی سے کہ تھوک نجس ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ یہ روایت صحیح نہین ہے (نووی)
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
هُشَيْمٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ
عَلٰى بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا گویا مین اب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہون آپ کپڑے کو اولٹ پلٹ کرتے تھے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ
فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے
کان مین بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز مین ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہیے) اسلیے اپنے سامنے
اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائین طرف قدم کے نیچے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ انس بن مالک

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکا کفارہ یہ ہے (اگر تھوکے) تو مٹی میں دبا دیوے (یہ جب ہے کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین گچ کی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالے تاکہ اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو) عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ شعبہ سے روایت ہے میں نے قتادہ سے پوچھا مسجد میں تھوکنا کیسا ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اسکو مٹی میں داب دیوے ف نووی نے کہا مسجد میں تھوکنا بالکل گناہ ہے اگرچہ تھوکنے کی ضرورت پڑے تو اپنی کپڑے میں تھوکے اگر مسجد میں تھوکا تو گنہگار ہوا اب اسکا کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تھوکنا اوسی کے لیے گناہ ہے جو اوسکو مٹی میں نہ دباوے تو اوس نے غلطی کی عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے لائے گئے اعمال میری امت کے اچھے اور برے سب تو میں نے اون کے نیک کاموں میں یہی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) ہٹانا اور اون کے برے اعمال میں میں نے دیکھا بلغم جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کیا جاوے ف یعنے پونچھا نہ جاوے یا مٹی میں دبایا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ صرف تھوکنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد میں تھوک دیکھے اور اسکو دفن نہ کرے وہ بھی گنہگار ہوگا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ ترجمہ عبد اللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے تھوکا پھر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد پکی ہو تو پونچھنا ضروری ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرَى ترجمہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے اپنی بائیں جوتی سے اوسکو مل دیا

بَابُ جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ ابو مسلمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں
پہن کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتی اور موزے
پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے جب تک انکی نجاست کا یقین نہ ہو اگر موزے کے نیچے نجاست لگ جاوے تو صرف اسکا
رگڑنا زمین پر نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں **عن** سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ
سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ

جس کپڑے میں بیل بوٹے بنے ہوں اوس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي
بِأَنْبِجَانِيَّةٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس
میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اسکو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجھے اوس کی کملی
لا دو **ف** ابو جہم نے یہ نقش و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دی تھی آپ نے قبول
کیا پھر نماز میں دل اوسکے بیل بوٹوں پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع میں خلل واقع ہوا اس واسطے آپ نے اوسکو
واپس کر دیا اور اوسکے بدلے سادہ کملی ابو جہم سے منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہ ہو سبحان اللہ پیغمبروں کی نماز کیسی
خلوص سے ہوتی تھی کہ ذرا بھی جس چیز کا خیال نماز میں آجاتا اوس چیز کو دور کر دیتے۔ نووی نے کہا اس حدیث
سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اوسکو دور کرنا
چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اوس پر نقش و نگار کرنا
مکروہ ہے ایسا نہو کہ نمازی ان چیزوں کیطرف خیال ہو جاوے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور
خیال آجاوے تو نماز ہو جاتی ہے اور اوس پر اجماع ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول
ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز میں سجدے کی جگہ کو دیکھنا چاہیے اور ادھر
اودھر نگاہ نہ ڈالنا چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ
نہیں ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو انتہی مختصراً **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهٰذِهِ
الْخَمِيصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلٰوتِي **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے جس پر نقش

رنگدار تھی آپ اس کے نشانوں کیطرف دیکھنے لگے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ پاس لیجاؤ
اور انکا کمل مجھکو لادو کیونکہ اس چادر نے مجھے ابھی غافل کر دیا نماز میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا
اَبَا جَهْمٍ وَاَخَذَ كِسَاءً لَهُ اَنْبِجَانِيًّا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں بیل بوٹے تھے آپ نماز میں اوس کے بیل بوٹے کی طرف لگ جاتے
آخر آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور اون سے کمل لے لیا سادہ (جس میں نقش و نگار نہ تھا) **بَابُ**
كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِي يُرِيْدُ اَكْلَهُ فِي الْحَالِ جب کہانا سامنے آجاوے
اور اسکے کہانے کا قصد ہو تو بن کہائے نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کہانا سامنے آجاوے اور ادہر نماز کہڑی ہو تو پہلے
کہانا کہالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ
وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِهِ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشا کی نماز قریب آوے اور کہانا بھی
سامنے آجاے تو کہانا کہالو مغرب کی نماز سے پہلے اور مت جلدی کرو نماز کیطرف کہانا چھوڑ کر (اس لیے کہ کہانے
کیطرف دل لگا رہیگا) **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے انس کی پہلی
روایت اوپر گذری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ
عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کہانا رکہا
جاوے اور ادہر نماز کہڑی ہو تو پہلے کہانا کہالیوے اور جلدی نہ کرے نماز کے لیے جب تک کہانے سے فراغت
نہ ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ
عَائِشَةَ حَدِيْثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ

كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتْ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ **ترجمہ** ابن ابی عتیق سے روایت ہے مین اور قاسم ابن محمد بن ابی بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور ان کی ماں ام ولد تہین (یعنے وہ کنیز زادی تہی) حضرت عائشہ نے اون سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے کی طرح (یعنے ابن ابی عتیق کے طرح) باتین نہین کرتا البتہ مین جانتی ہون تو جہان سے آیا اسکو اسکی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تہی تو اس کا لڑکا بہی اچہا ہوشیار ہوا) اور تجھکو تیری ماں نے (جو لونڈی تہی آخر لونڈی کا اثر کہان جاتا ہے) یہ سنکر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہ پر طیش کیا جب اونہون دیکہا کہ حضرت عائشہ کے لیے دستر خوان بچہایا گیا تو وہ اوٹھے حضرت عائشہ نے پوچہا کہان جاتا ہے قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہون حضرت عائشہ نے کہا بیٹھ اونہون نے کہا مین نماز کو جاتا ہون حضرت عائشہ نے کہا ارے بے وفا بیٹھ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے نماز نہین پڑہنا چاہیے جب کہانا سامنے آوے یا پائخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو **ف** حضرت عائشہ نے قاسم کو بے وفا اس لیے کہا کہ ذرا سی بات مین وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہین اور قاسم کی تو سگی پہوپہی بہی تہین اور ان کے باپ محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے انکو پالا پوسا تہا پہر جس شخص کے ایسے احسان ہون اور وہ اپنا بزرگ ہو اوسکی بات کا برا ماننا خصوصًا جبکہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری پر اس مین قاسم کے قصے کا ذکر نہین ہے **ف** نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کہانا سامنے آجاوے تو نماز پڑہنا مکروہ ہے اوس شخص کے لیے جو کہانیکا ارادہ رکہتا ہو کیونکہ اگر کہانے سے پہلے نماز پڑہے گا تو شاید نماز مین کہانیکا خیال رہے اور دل نہ لگے ایسے ہی جس وقت پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہووے اور یہ کراہت اوس وقت ہے جب وقت مین گنجائش ہو اگر وقت تنگ ہے اور یہ خیال ہو کہ اگر کہانا کہاوے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑہ لیوے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت مین بہی نماز نہ پڑہے بلکہ کہانے اور استنجا سے فارغ ہو کر پڑہے گو وقت چلا جاوے اس لیے کہ مقصود نماز سے دل لگنا

ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجایش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیوے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست
ہو جاویگی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نووی) **باب** نہی من اکل ثوما او بصلا
او کراثا او نحوہا مما لہ رائحۃ کریہۃ عن حضور المسجد حتی یذہب ذلک الریح واخراجہ من المسجد جو شخص لہسن یا پیاز یا
کوئی بدبودار چیز کہاوے تو وہ مسجد میں نہ آوے جب تک بو اس کے منہ سے نہ جاوے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال فی غزوۃ خیبر من اکل من ہذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یاتین المساجد
قال زہیر فی غزوۃ ولم یذکر خیبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا خیبر کے جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کہاوے (یعنے لہسن کے درخت کو) تو وہ نہ آوے مسجدوں
میں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لیے ہے اور قاضی عیاض نے
بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور
لہسن کہانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کہانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت
نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور
قیاس کیا ہے علماء نے پیاز اور لہسن پر بدبودار چیز کو اور مسجد پر مجلس علم اور عبادت کو **عن** ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من ہذہ البقلۃ فلا یقربن مسجدنا
حتی یذہب ریحہا یعنی الثوم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی اس درخت میں سے کہاوے یعنے لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پہٹکے جب تک اوسکی
بدبو دور نہ ہو **عن** عبدالعزیز وہو ابن صہیب قال سئل انس عن الثوم فقال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ہذہ الشجرۃ فلا یقربنا ولا یصلی معنا **ترجمہ** عبدالعزیز بن
صہیب سے روایت ہے انس سے پوچھا لہسن کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت
میں سے کہاوے وہ ہمارے پاس نہ آوے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اکل من ہذہ الشجرۃ فلا یقربن مسجدنا ولا یوذینا بریح الثوم **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کہاوے وہ ہماری مسجد
کے پاس نہ پہٹکے اور ہم کو نہ ستاوے لہسن کی بو سے **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم عن اکل البصل والکراث فغلبتنا الحاجۃ فاکلنا منہا فقال من اکل من ہذہ الشجرۃ

فلا یقربنا ولا یصلی ولا یؤذینا

الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے پھر ہمکو ضرورت ہوئی اور ہم نے کھایا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے **ف** یعنے نہ صرف بدبودار چیز کی استعمال سے آدمی ناخوش ہوتے ہیں بلکہ فرشتوں کو بھی بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہے تو بدبودار تمباکو کی استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جاوے شاید وہاں فرشتے موجود ہوں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھاوے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اپنے گھر بیٹھے ایک بار آپ کے پاس ایک ہانڈی لائی جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بری بو پائی تو پوچھا اس میں کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو فلانے صحابی پاس لے جاؤ اوس نے جب دیکھا تو اس کا کھانا برا سمجھا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا آپ نے فرمایا تو کھا لے میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنے فرشتوں سے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنے لہسن میں سے کھاوے اور کبھی یوں فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنے بدبو اور غلاظت سے) **عَنْ** أَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور گندنے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نَعْدُ

قال من ... (margin)

اَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّوْمِ وَالنَّاسُ
جِيَاعٌ فَاَكَلْنَا مِنْهَا اَكْلًا شَدِيْدًا ثُمَّ رُحْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرِّيْحَ فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ
حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ بِيْ تَحْرِيْمُ
مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا
قلعہ فتح ہوگیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کھایا
پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص ناپاک درخت میں سے
کھاوے وہ مسجد کے پاس نہ پھٹکے لوگ بولے لہسن حرام ہوگیا حرام ہوگیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اے لوگو میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جسکو اللہ تعالے نے میرے لیے حلال کیا ہو لیکن اسکی بو
کی بو مجھکو بری معلوم ہوتی ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہیں
ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا اب اسمیں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا کھانا درست تھا
یا نہیں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپ کو بری بو سے نفرت تھی اس واسطے نہ کھاتے عن
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَاَصْحَابُهُ
فَنَزَلَ نَاسٌ مِّنْهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَاْكُلْ اٰخَرُوْنَ فَرُحْنَا اِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْكُلُوا
الْبَصَلَ وَاَخَّرَ الْاٰخَرِيْنَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيْحُهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ
سلم پیاز کے کھیت پر گذرے اپنے اصحاب کے ساتھ تو بعضے لوگ اترے اور انھوں نے پیاز کھائی اور بعضوں نے
نہ کھائی پھر ہم آپ پاس گئے تو جن لوگوں نے نہ کھائی تھی انکو تو آپ نے پاس بلایا اور جنہوں نے کھائی تھی انکے
بلانے میں دیر کی یہانتک کہ اسکی بو جاتی رہے عن مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ كَاَنَّ
دِيْكًا نَقَرَنِيْ ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهُ اِلَّا حُضُوْرَ اَجَلِيْ وَاِنَّ اَقْوَامًا يَاْمُرُوْنَنِيْ اَنْ اَسْتَخْلِفَ وَ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَكُنْ لِيُضِيْعَ دِيْنَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِيْ بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ
عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُوْرٰى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَاِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَقْوَامًا يَطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِيْ هٰذِهِ

يغشنا
لي من تحريم

لم ادع

علی الاسلام فان فعلوا ذلک فاولئک اعداء الله الکفرة الضلال ثم انی لا ادع بعدی شیئا اھم عندی من الکلالة ما راجعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شیء ما راجعته فی الکلالة وما اغلظ لی فی شیء ما اغلظ لی فیه حتی طعن باصبعه فی صدری فقال یا عمر الا تکفیک آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء وانی ان اعش اقض فیها بقضیة یقضی بها من یقرأ القرآن ومن لا یقرأ القرآن ثم قال اللھم انی اشھدک علی امراء الامصار فانی انما بعثتھم علیھم لیعدلوا علیھم ولیعلموا الناس دینھم وسنة نبیھم ویقسموا فیھم فیئھم ویرفعوا الی ما اشکل علیھم من امرھم ثم انکم ایھا الناس تاکلون شجرتین لا اراھما الا خبیثتین ھذا البصل والثوم ولقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وجد ریحھما من الرجل فی المسجد امر به فاخرج الی البقیع فمن اکلھما فلیمتھما طبخا۔

ترجمہ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابو بکر صدیق کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں میں سمجھتا ہوں اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالے نہ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اوس پیغمبر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر بھیجا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ سے اور چھ آدمیوں کے اندر رہیگی

ف یعنے لوگ مشورہ کر کے چھ آدمیوں میں سے جسکو چاہیں خلیفہ کر لیں وہ چھ آدمی یہ تھے عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید بھی اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے لیکن حضرت عمر نے اپنی قرابت کی وجہ سے اونکا نام نہیں لیا جیسے اپنے بیٹے عبد اللہ کا نام نہیں لیا ف جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعضے لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر اونہوں نے ایسا کیا یعنے اس طعن کو درست سمجھے تو وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جیسا کلالہ ف کلالہ وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد نہ چھوڑے نہ ماں باپ ف میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپنے بھی اتنی سختی مجھ پر کسی بات میں نہیں کی جتنی اس میں کی یہانتک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تجھکو وہ آیت بس نہیں جو گرمی

کے سوشم مین اوتری سورہ نساء کے اخیر مین (یَستَفتُونَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفتِیکُم فِی الکَلٰلَۃِ اخیر تک) اور مین اگر جیون تو کلالہ مین ایسا فیصلہ
کرون گا جسکی سوافق ہر شخص حکم کرے خواہ قران پڑہا ہو یا نہ پڑہا ہو پھر حضرت عمر نے کہا یا اللہ مین تجھکو گواہ کرتا ہون
ان لوگون پر جنکو مین نے حکومت دی ہے ملکون کی (یعنے نائبون اور صوبہداروں اور حاکمون پر) مین نے انکو
اسی لیے بہیجا کہ وہ انصاف کرین اور لوگون کو دین کی باتین بتلا دین اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکہا دین اور ان کا کمایا
ہوا مال جو لڑائی مین ہاتہ آوے بانٹ دین اور جس بات مین انکو مشکل پیش آوے اسکو مجھسے دریافت کرین۔ پھر اے
لوگو مین دیکہتا ہون تم دو درختون کو کہاتے ہو اور مین انکو ناپاک سمجھتا ہون وہ کون پیاز اور لہسن اور مین نے دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونون کی بو کسی شخص مین سے آتی تو آپ کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کی طرف
اب اگر کوئی انکو کہاوے تو خوب پکا کر کہا دے (تاکہ منہ مین ان کی بو نہ رہے) **ف** اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کی اباحت
نکلتی ہے مگر کچے پیاز اور لہسن کہانے کی کراہت بہی نکلتی ہے کیونکہ کچے مین بدبو بہت ہوتی ہے پہر جب پیاز اور لہسن کا
یہ حال ہے تو تمباکو کہا کر یا حقہ یا چرٹ سگریٹ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد مین آنا ضرور مکروہ ہوگا اگر چہ
منہ صاف اور پاک کر کے آوے تو قباحت نہین ہے **عن** قَتَادَۃَ فِی ھٰذَا الاِسنَادِ مِثلَہٗ **ترجمہ** قتادہ
سے دوسری روایت ایسی ہی جیسے اوپر گذری **باب** النَّھیِ اَن تُنشَدَ الضَّالَّۃُ فِی المَسجِدِ وَ مَا یَقُولُہٗ مَن
سَمِعَ النَّاشِدَ گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہنے کی ممانعت اور جو کوئی ڈہونڈہے اسکو کیا کہنا چاہیے **عن**
اَبِی ھُرَیرَۃَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن سَمِعَ رَجُلًا یَنشُدُ ضَالَّۃً فِی المَسجِدِ فَلیَقُل
لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیکَ فَاِنَّ المَسَاجِدَ لَم تُبنَ لِھٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص کسی کو گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہتے سنے (یعنے وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے
لوگون کو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجدین اسواسطے نہین بنائی گئین **ف** کہ لوگ اس
مین اپنی گمی ہوئی چیزین ڈہونڈہین یا خرید و فروخت یا اور معاملات دنیا کے کرین **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ یَقُولُ
سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بِمِثلِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی
ہے جیسے اوپر گذری **عن** بُرَیدَۃَ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِی المَسجِدِ فَقَالَ مَن دَعَا اِلَی الجَمَلِ الاَحمَرِ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ المَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَت لَہٗ **ترجمہ** بریدہ سے
روایت ہے ایک شخص نے مسجد مین پکارا اور کہا کسنے پکارا سرخ اونٹ کی طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کرے تجھے نہ ملے مسجدین تو جن کامون کے لیے بنی ہین اونہی کے لیے بنی ہین **ف** اس مین اور کام

نہین کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہ نے علم اور خصومت کے لیے
جائز کہا ہے اللہ مسجدین جن کامون کے لیے بنی ہین وہ یہ ہین ذکر الٰہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر قاضی نے
کہا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسجد مین کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے اور بعضون نے لڑکون کے پڑھانے
کو بھی مسجد مین منع کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد مین وہ کام دنیا کے منع ہین جن سے خاص خاص شخصون
کو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ کے درست ہین (النووی)

عن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم لما صلى قام رجل فقال من دعا الى الجمل الاحمر
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا وجدت انما بنيت المساجد لما بنيت له ترجمہ بریدہ
سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ
کی طرف آپ نے فرمایا تیرا اونٹ نہ ملے مسجدین جن کامون کے لیے بنائی گئین ہین انہی کے لیے بنائی گئین ہین

عن بريدة قال جاء اعرابي بعد ما صلى النبي صلى الله عليه وسلم صلوة الفجر فادخل
راسه من باب المسجد فذكر بمثل حديثهما ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک گنوار آیا جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر مسجد کے دروازے سے اندر کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر
گذرا

باب السهو في الصلوة والسجود له نماز مین بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم اذا قام يصلي جاءه الشيطان
فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا
ہے اسکو بھلا دیتا ہے یہان تک کہ اسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑھین جب ایسا ہو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے

عن الزهري بهذا الاسناد ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا ف امام ابو عبد اللہ
مازری نے کہا سہو کے باب مین پانچ حدیثین آئین ہین ایک تو یہی حدیث ابوہریرہ کی اس مین یہ ہے کہ جب نماز کی
رکعتون مین شک ہو کتنی پڑھین تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہین کیا کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے
یا سلام کے بعد ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس مین یہ ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی
ہے جس مین پانچوین رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہے ایک حدیث ذو الیدین کی ہے
جس مین دو رکعت کے بعد بھولے سے سلام کرنا اور باتین کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے ایک حدیث ابن بحینہ

کی ہے اس مین دو رکعتین پڑھکر اُٹھہ کھڑے ہوے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علما نے اختلاف
کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے مین داود ظاہری نے کہا اونپر قیاس درست نہین ہے اور ہر ایک حدیث کو
جیسے وارد ہے اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داود کے ساتھہ ہین اون خاص نمازون مین جنکا ذکر ان
حدیثون مین ہے اور باقی نمازون مین ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے پھر جن لوگون نے قیاس پر
عمل کیا ہے اون مین سے بعض یہ کہتے ہین کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے
اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے
اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز مین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام
سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوے ہون
ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ خلاف افضل مین ہے نہ جواز مین اور دو یا
تین یا زیادہ سہوون کے لیے دو ہی سجدے کافی ہین اور اسپر اتفاق ہے علماء کا (نووی مختصرا) عن
ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا نودي بالاذان ادبر الشيطان له
ضراط حتى لا يسمع الاذان فاذا قضي الاذان اقبل فاذا ثوب بها ادبر فاذا قضي التثويب
اقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا واذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى
يظل الرجل ان يدري كم صلى فاذا لم يدر احدكم كم صلى فليسجد سجدتين و
هو جالس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ
موڑکر پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر
بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل مین وسوسہ ڈالتا ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر یہ بات
یاد کر اون اُن باتون کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتین پڑھی ہین پھر جب تم
مین سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتین پڑھی ہین تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیوے ف نووی نے کہا علماء نے
اختلاف کیا ہے اسکے مطلب مین امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب
نمازی کو شک ہو رکعتون کی کمی زیادتی مین تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لیوے اور شعبی اور اوزاعی اور ایک جماعت
سلف نے یہ کہا ہے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے یہانتک کہ یقین حاصل ہو اگر پھر شک ہو تو پھر نئے سرے سے پڑھے چار بار تک اگر
چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ نکرے اور مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو [illegible]

پڑہین یا چار تو ایک رکعت اور پڑہے اور سجدہ سہو کرے تاکہ چار کا یقین ہو جاوے انتہی مختصراً عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَ
زَادَ فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ وَذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَاتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان ہوتی ہے نماز کی تو پادتا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پھر اسکو اگر غبتیں دلاتا ہے
اور آرزوئیں دلاتا ہے اور وہ وہ کام یاد دلاتا ہے جو اسکو کبھی یاد نہ آتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ
صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ
النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ
ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز میں دو رکعتیں پڑہکر کھڑے
ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں تھے کہ آپ
سلام پھیرینگے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ
الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ
اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ ترجمہ عبداللہ بن بحینہ اسدی سے روایت
ہے جو حلیف تھے بنی عبدالمطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں بیچ کا قعدہ بھول گئے اور اٹھہ کھڑے
ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے ہر سجدہ کے لیے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے اور
لوگوں نے بھی آپکے ساتھ دو سجدے کیے یہ عوض تھا اس قعدہ کا جسکو بھول گئے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْاَزْدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ يُرِيْدُ
اَنْ يَّجْلِسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ
ترجمہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ازدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دوگانہ پڑہ کر کھڑے ہو گئے
جسکے بعد بیٹھنے کا قصد تھا پھر آپ نماز پڑہتے ہی چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ
فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ
سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ

كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی شک کرے اپنی نماز میں (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں) اور معلوم نہ ہوسکے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو
شک کو دور کرے اور جسقدر کا یقین ہو اسکو قائم کرے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرلیوے اب اگر اوس نے پانچ
رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے ملکر چھہ رکعتیں ہوجاوینگی اور اگر پوری چار پڑھی ہیں تو اُن دونوں سجدوں
سے شیطان کے منہ میں خاک پڑے گی **ف** یعنی وہ ذلیل و خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ تھا کہ نماز
میں خلل آوے اور یہان کچھ خلل نہیں ہوا بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہوا الحمد للہ **عَنْ**
زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ
وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى
كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ
ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
پڑھی اور نماز میں کچھ کمی یا بیشی ہوئی جب آپنے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا
حکم ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا لوگوں نے کہا آپ نے ایسا ایسا کیا یہ سنکر آپ نے اپنی دونوں پانوں کو
جھکایا اور قبلے کیطرف منہ کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے
باب میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے اور آدمی بھولتے ہیں میں
بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دو اور جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ
کر جو ٹھیک معلوم ہو اوسپر نماز پوری کرے پھر دو سجدے کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی باتوں میں بھول چوک ہوتی اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور یہی ظاہر ہے
قرآن اور حدیث سے پر اللہ تعالیٰ آپ کو جتا دیتا اور بھول چوک پر آپ قائم نہ رہتے اب یہ جتانا بھول کے ساتھ ہی ہوتا یا دیر کے
بعد اس میں علما کا اختلاف ہے امام الحرمین نے اسمیں دیر جائز رکھی ہے آپکی حیات تک اور ایک طائفہ علماء نے
عبادات اور تبلیغات میں سہو کو جائز نہیں رکھا ہے جیسے اقوال تبلیغی میں بالاتفاق سہو جائز نہیں ہے

مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہے انتہے مختصرا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ
لِلصَّوَابِ وَفِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ
اَقْرَبَ ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ عَنْ مَنْصُوْرٍ
بِاِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ
قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر
کی پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیا انہوں نے کہا آپ نے
پانچ رکعتیں پڑھیں تب آپ نے دو سجدے کیے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور
سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت ۔۔ زیادہ پڑھ لیوے بھولے سے اوسکی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم
ہو تو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سہو کر لیوے اگر سلام کے قریب ہے اسکا علم ہوا جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر
سلام کے پہلے یہ بات معلوم ہو تو فوراً اٹھ جاوے اور تشہد پڑھے اگر قیام میں ہے یا رکوع میں یا سجدے میں اب سجدہ سہو
سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گذرا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر
بھولے سے پانچویں رکعت پڑھ لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنے نفل ہو گئے) اب ایک
رکعت اور پڑھ لیوے اور چھیوں رکعتیں نفل ہو جاویں گی اور فرض پھر سے پڑھے اور جو قعدہ اخیر کر چکا
ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور ملا لیوے اب چار فرض ادا ہو گئے اور دو نفل ۔ اس حدیث سے ابو حنیفہ اور
اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہے کیونکہ حضرت نے نہ پانچویں کے ساتھ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیرہ کیا اس لیے
کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً
ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بھولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ سجدہ سہو کر لیتا ایسی صورت میں مستحب ہے
واجب نہیں ہے (نووی مختصراً) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا
سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ وَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ
الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِيْ وَاَنْتَ اَيْضًا يَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلٰوةِ
قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابراہیم
بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں اور جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا اے
ابو شبل (کنیت ہے علقمہ کی) تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا نہیں لوگوں نے کہا بیشک تم نے پانچ رکعتیں
پڑھیں اور میں ایک کونے میں تھا بچہ کم سن تھا میں نے بھی کہا ہاں تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا
او کانے تو بھی یہی کہتا ہے ف ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور اپنے شاگرد یا چھوٹے ناتے والے
کو ایسے الفاظ کہنے میں مضایقہ نہیں بشرطیکہ وہ برا نہ مانے یہ ابراہیم کانے تھے اور یہ وہ ابراہیم نہیں ہیں جو علقمہ
کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاذ ہیں وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہیں ف میں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ مڑے
اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ
پانچ رکعتیں پڑھائیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کھسر پھسر شروع کی آپ نے فرمایا کیا ہوا تم کو
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں
پڑھیں یہ سنکر آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول
جاتا ہوں اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جاوے تو دو سجدے کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا
ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ
سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں
پڑھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں
آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو اور بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو پھر دو سجدے
کیے سہو کے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ
فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ نے

زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا قسم خدا کی یہ بھول مجھ سے ہوئی ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کے باب میں کوئی نیا حکم
ہوا آپ نے فرمایا نہیں ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا تھا تب آپ نے فرمایا جو کوئی نماز میں زیادتی کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے پھر آپ نے دو سجدے کیے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی بات بھی کر لیوے تب بھی قباحت نہیں دو سجدے سہو کے کر لیوے عن عبد اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدتی السہو بعد السلام والکلام ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو سجدے سہو کے سلام اور کلام کے پیچھے کیے عن عبد اللہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزاد
او نقص قال ابراہیم وایم اللہ ما جاء ذاک الا من قبلی قال فقلنا یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء فقال لا
قال فقلنا لہ الذی صنع فقال اذا زاد الرجل او نقص فلیسجد سجدتین قال ثم سجد سجدتین ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہے ہم نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپ نے زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی یہ (وہم) میری ہی طرف سے ہے ہم نے کہا یا
رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم پیدا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا نہیں پھر ہم نے وہ بات کہی جو آپ نے کی تھی (یعنے زیادتی یا نقصان) تو آپ نے فرمایا جب کوئی
آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہیے کہ سہو کے دو سجدے کرے کہا (راوی نے) پھر آپ نے دو سجدے سہو کے کیے عن ابی ہریرۃ یقول صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی اما الظہر واما العصر فسلم فی رکعتین ثم اتی جذعا فی قبلۃ المسجد فاستند الیہا
مغضبا وفی القوم ابو بکر وعمر فہابا ان یتکلما وخرج سرعان الناس یقولون قصرت الصلوۃ فقام ذو الیدین فقال
یا رسول اللہ اقصرت الصلوۃ ام نسیت فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمینا وشمالا فقال ما یقول ذو الیدین قالوا صدق
لم تصل الا رکعتین فصلی رکعتین وسلم ثم کبر ثم سجد ثم کبر فرفع ثم کبر وسجد ثم کبر ورفع قال واخبرت عن عمران
بن حصین انہ قال وسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ظہر یا عصر کی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی
کے پاس آئے جو مسجد میں قبلہ کی طرف لگی تھی اور اس پر تکیہ دیکر غصے میں کھڑے ہوئے اس وقت جماعت میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی موجود تھے وہ ڈر گئے
اور یہ بات نہ کرسکے اور لوگ جلدی جلدی نکلے یہ کہتے ہوئے کہ نماز گھٹ گئی پھر ایک شخص جس کو ذو الیدین (دو ہاتھ والا اگرچہ سب کے دو ہاتھ ہوتے ہیں اسکے ہاتھ لمبے
تھے اس واسطے یہ نام ہو گیا) کہتے تھے کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر دائیں اور بائیں دیکھا اور
کہا ذو الیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا وہ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھی ہیں یہ سنکر آپ نے دو رکعتیں اور پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی
اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے
کہا اور سلام پھیرا عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی بمعنی حدیث
سفیان ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ یقول صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العصر فسلم فی رکعتین فقام ذو الیدین
فقال اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ
التَّسْلِيْمِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام
پھیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ آپ نے لوگوں کی طرف
رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے وہ لوگ بولے ہاں سچ کہتا ہے یا رسول اللہ تب آپ نے جتنی نماز رہ گئی تھی وہ
پوری کی پھر دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ
الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
رکعتیں پڑھیں ظہر کی پھر سلام پھیرا تو ایک شخص آیا بنی سلیم سے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ
بھول گئے اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی آپ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ایک شخص اٹھا بنی سلیم میں سے پھر وہی قصہ بیان
کیا جو اوپر گذرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ فَسَلَّمَ
فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدِهٖ طُوْلٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ
هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر چلے گئے تب آپکے
پاس ایک شخص گیا جسکو خرباق کہتے تھے اور اسکے ہاتھ ذرا لمبے تھے وہ بولا آپ سے جو آپ نے کیا تھا (یعنی تین رکعتیں
پڑھنے کا حال بیان کیا) آپ غصے میں نکلے چادر کھینچتے ہوئے (کیونکہ نماز کا آپ کو بہت خیال تھا اسی وجہ سے جلدی
کی اور چادر اوڑھنے کے موافق بھی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں پاس پہنچ گئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے
لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا عَنْ

ن مین بابہ

ن یدیہ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھولے سے) پھر آپ اٹھے اور حجرے میں چلے گئے اتنے میں ایک شخص لنبے ہاتھ والا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ یہ سنکر غصے میں نکلے اور جو رکعت رہ گئی تھی اوس کو پڑھا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے سہو کے پھر سلام پھیرا **بَابُ سُجُودِ التِّلَاوَةِ** باب سجدہ تلاوت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے تھے تو وہ سورت پڑھتے جسمیں سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے وہ بھی سجدہ کرتے یہاں تک ہم میں سے بعضوں کو اپنی پیشانی رکھنے کے جگہہ نہ ملتی **ف** نووی نے کہا ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اوسکو واجب کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت سنت ہے پڑھنے والے پر اور سننے والے پر اور مستحب ہے اوس سامع پر جو نہیں سنتا اب اگر سننے والا نماز میں پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہے تو سننے والے کو اختیار ہے جب چاہے اپنا سجدہ لمبا کرے یا چھوٹا پڑھنے والے کی سجدے سے اور جو پڑھنے والا بوجہ حدث یا نابالغی کے سجدہ نہ کرے جب بھی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علمانے کہا ہے کہ نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سے سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے انتہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتّٰى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا يَسْجُدُ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلٰوةٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے اور سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو ہمارے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدے کی جگہہ نہ ملتی اور یہ نماز کے باہر ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی اور اسمیں سجدہ کیا آپ کے پاس جتنے لوگ تھے سبھوں نے سجدہ کیا مگر ہمارے بوڑھے نے (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لیکر پیشانی سے

لٹکایا اور کہا یہی کافی ہے مجھکو عبد اللہ نے کہا میں نے دیکھا اوسکو وہ بوڑہا کفر کی حالت میں مارا گیا ف
بدر کی لڑائی میں یہ صلہ تہا اوسکی ناشکری اور بے ادبی کا اللہ تعالیٰ نے اُسکو ایمان نہیں دیا جسوقت سورۃ والنجم
اتری اور آپنے سجدہ کی آیت پڑہی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے یہانتک کہ مشرکوں اور جنوں نے
بہی سجدہ کیا ابن عباس نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکے والے مسلمان ہو گئے قاضی عیاض نے کہا سبب اون سب
کے سجدہ کرنیکا یہ تہا کہ یہ سجدہ سب سجدوں کے پہلے اترا عبد اللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہے اور یہ جو بعض مفسرین
اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑہ دی تہی جس کے
مشرکوں کے اوثار کی تعریف نکلتی تہی یہ بالکل جہوٹ اور بے اصل ہے اسواسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف
کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپکی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوادے
(روحی) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ
فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
النَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے اونہوں نے پوچہا زید بن ثابت سے امام کے
پیچہے پڑہنے کو اونہوں نے کہا امام کے پیچہے کچہہ نہ پڑہنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑہی پہر آپ نے سجدہ نہیں کیا ف امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کے
قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچہے مطلق قرأت سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورۃ خواہ
سری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورت فاتحہ امام کے پیچہے پڑہنا چاہیے سری اور جہری
نمازوں میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑہے اوس کی نماز
نہیں ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچہے نماز پڑہو تو کوئی سورۃ نہ پڑہو سوا سورۃ فاتحہ کے اور حدیثیں بہی ہیں
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں زید بن ثابت کے قول پر مقدم ہیں دوسری یہ کہ زید کا مطلب قرأت
کی ممانعت سے یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑہی جاوے اور یہ تاویل ضرور ہے تاکہ اور احادیث کے
خلاف نہ ہووے اور یہ جو زید نے کہا کہ اونہوں نے سورۃ والنجم پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
اور آپنے سجدہ نہ کیا یہ ظاہر دلیل ہے امام مالک کی جو کہتے ہیں مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ والنجم اور
اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک کے سجدے منسوخ ہیں اس حدیث سے یا عبد اللہ بن عباس کی حدیث سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا مفصل میں جب سے مدینہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ

ابوہریرہ کی روایت مین ہی کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اذا السمآء انشقت اور اقرا باسم ربک مین اور اجماع کیا ہے علما نے اس امر پر کہ ابوہریرہ ۷ھ ہجری مین مسلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث کا اسناد ضعیف ہی وہ دلیل لانے کے لائق نہین اور زید کی حدیث سی سجدی کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہی تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے کہ ساری قرآن مین کتنے سجدی تلاوت کی ہین تو امام شافعی اور ایک طائفہ علمار کا یہ قول ہے کہ قرآن مین سب چودہ سجدی ہین دو سورہ حج مین اور تین مفصل ہین اور صاد مین سجدہ تلاوت نہین ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علمار کے نزدیک سب گیارہ سجدی ہین اون کے نزدیک مفصل کی تینون سجدی ساقط ہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سب سجدے چودہ ہین لیکن سورہ حج مین ایک ہی سجدہ ہے اور صاد مین ایک سجدہ ہی اور احمد اور ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدی ہین انہون نے حج کے دونون سجدون کو اور صاد کے سجدی کو بہی قائم رکہا اور مقامات سجدی کے مشہور ہین صرف حم کے سجدی کے مقام مین اختلاف ہی امام مالک اور ایک جماعت سلف کے نزدیک یہ سجدہ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ پر ہی اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لَا يَسْأَمُوْنَ پر (نووی) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سی روایت ہی ابوہریرہ نے سورہ اذا السمآء انشقت پڑہا تو سجدہ کیا جب نماز سی فارغ ہوی تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت مین سجدہ کیا تہا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سی روایت ہی ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اذا السمآء انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ وَقَالَ ابْنُ

مِثْلَهُ

فَعَلْتُ لَهُ

عَبْدِ الْاَعْلٰی فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ هَا ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابو ہریرہ کے ساتھ عشا کی انہوں نے سورہ پڑھا اذا السماء انشقت اور سجدہ کیا اس میں میں نے کہا (نماز کے بعد) یہ سجدہ تم نے کیسا کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں اسکو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبد الاعلی کی روایت میں یوں ہی کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا عَنِ التَّیْمِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَمْ یَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْجُدُ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِیْهَا فَقَالَ نَعَمْ رَاَیْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْهَا فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے سورہ اذا السماء انشقت میں میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں میں نے اپنے چہیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے اس صورت میں تو میں بھی ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں (عالم آخرت میں)

بَاب صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ وَکَیْفِیَّةِ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْفَخِذَیْنِ نماز میں کیونکر بیٹھنا چاہیے اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر کیونکر رکھنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِی الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْیُسْرٰی بَیْنَ فَخِذِهٖ وَسَاقِهٖ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلی سے اشارہ کرتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَیَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰی اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰی وَیُلْقِمُ کَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے دعا کرنے کو تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہتھیلی کو بایاں گھٹنا دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(حاشیہ: لَیَسْجُدُ ؛ فَخِذِهٖ)

كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمہ کے انگلی کو اٹھاتے اور اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے **ف** نووی نے کہا یہ جو عبداللہ بن زبیر کی حدیث میں بیٹھنے کی شکل آئی ہے اسکو تورک کہتے ہیں اور یہ سنت ہے لیکن اس روایت میں جو داہنے قدم کے بچھانیکا ذکر ہے یہ مشکل ہے کیونکہ تورک میں باتفاق علماء داہنا پاؤں کھڑا کرنا سنت ہے اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ بچھایا بائیں قدم کو لیکن بائیں قدم کا تو ذکر خود روایت میں موجود ہے کہ اسکو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہے یعنے کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہے اور یہی صحیح اور مختار ہے اگرچہ انگلیوں کی پوروں پر کھڑا کرنا پاؤں کا مستحب ہے اور علما کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونوں جلسوں میں امام مالک کے نزدیک تورک افضل ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں میں افتراش افضل ہے یعنے بایاں پاؤں بچھا کر اوس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا کرنا اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسے میں افتراش ہے اور دوسرے میں تورک افضل ہے۔ اب یہ جو ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھا اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان میں تطبیق یوں ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ پہلی روایت میں بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکے نیچے کے قریب رکھا اس صورت میں ۵۳ کی شکل بن جاوے گی۔ اور اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے مستحب ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی کر چاہیے اگر وہ کٹی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نہ کرے اور سنت یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت

اپنی نگاہ بھی ادھر ہی رکھی (انتہی مختصرا) مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو اسی طرح سے بیٹھتے یعنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیے ہوئے اب خاص الا اللہ کے وقت اشارہ کرنا کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اسپر ہے کہ وہ شروع تشہد سے اخیر تک کلمے کی انگلی سے اشارہ کیے رہتے ہین اور یہی صحیح ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِیْ فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی ترجمہ علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا نماز مین کنکریون سے کھیلتے ہوئے جب مین نماز سے فارغ ہوا تو مجھکو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے مین نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انہون نے کہا آپ جب نماز مین بیٹھتے تو داہنی تھیلی داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگھوٹے کے پاس ہے (یعنے کلمے کی انگلی سے) اور بائین تھیلی بائین ران پر رکھتے عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٖ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر بیان ہوا

بَابُ السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهٖ نماز ختم کرتے وقت سلام پھیرنا کیونکر

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰی عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِیْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ ترجمہ ابو معمر سے روایت ہے کہ مکہ مین ایک امیر تھا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبداللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکھی حکم کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهٗ مَرَّةً اَنَّ اَمِيْرًا اَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰی عَلِقَهَا ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا یعنے ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پھیرے تو عبداللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکھی عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی

(حاشیہ: ف الحصباء ... فقلت)

(۱۰) باب التسلیم فی الصلوٰۃ

يُّبَاضَ خَدِّہٖ ترجمہ سعد سے روایت ہے میں دیکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائین طرف
سلام پھیرتے یہان تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجھکو دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس مین دلیل
ہے امام شافعی اور جمہور سلف اور خلف کی مذہب کی جو کہتے ہین نماز کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام
مالک اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر اونکی دلیلین ضعیف ہین اور احادیث
صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بفرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہے اور
اس پر اجماع ہے علمار کا کہ واجب ایک ہی سلام ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ کو قبلہ ہی طرف رکھے اور جو دو
سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائین طرف کرے اور ہر سلام مین اتنا منہ پھیرے کہ اُس
طرف سے ایک گال دکھلائی دیوے یہی صحیح ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون گال دکھلائی دیوین اور
سلام نماز کا ایک رکن ہے جسکے بغیر نماز صحیح نہین ہوتی یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین اور علمار کا
اور ابوحنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے
سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام انتہے **باب** الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ نماز کے بعد کیا پڑھنا
چاہیے **عَن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالتَّكْبِيْرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
ختم جب آپ تکبیر کہتے **عَن** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو
وَقَدْ أَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا عمرو
نے کہا مین نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو اُنھون نے انکار کیا اور کہا مین نے تم سے
یہ حدیث بیان نہین کی حالانکہ اُنھون ہی نے مجھ سے بیان کی تھی **ف** اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس
حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہین تو یہ روایت حجت ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہا اور اہل
حدیث کے مذہب کے موافق **عَن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ
مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

۱۰ باب الذکر بعد الصلوۃ

التنبیۃ

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا بلند آواز سے ذکر کرنا فرض
نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا کہ لوگ
نماز سے فارغ ہوئے **ف** نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماے سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد
بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری نے اسکو مستحب جانا ہے اور ابن
بطال اور اور علما نے یہ نقل کیا ہے کہ ساری مذہب والے ذکر جہری کو مستحب نہیں جانتے اور امام شافعی نے
یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جہر کبھی کبھی کیا ہو لوگوں کو سکھلانے کے لیے نہ اس لیے کہ جہر
کرنا مستحب ہے یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو
آہستہ سے کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے جہر کر سکتا ہے انتہی **باب**
اِسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ درمیان تشہد اور سلام کے عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ
اور قرض سے پناہ مانگنے کا استحباب **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِّنَ
الْيَهُوْدِ وَهِيَ تَقُوْلُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّمَا
تُفْتَنُ يَهُوْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّهٗ اُوْحِيَ
اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹھی تھی وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے قبر میں تم آزمائے جاؤگے (یعنی
تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان میں پوری نہ اترے تو عذاب ہوگا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ
گئے اور فرمایا یہود کے واسطے یہ ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پھر چند راتیں ہم ٹھہرے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تجھکو معلوم ہے میرے اوپر وحی اتری کہ قبر میں تمہاری آزمایش ہوگی۔ حضرت عائشہ
نے کہا میں نے سنا اس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ بعد اسکے پناہ مانگتے
تھے قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا
اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا

باب التعوذ من عذاب القبر والصلوٰة

وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ
يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ
يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَوةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میرے پاس دو بڑھیاں یہودی مدینہ والوں میں آئیں اور
کہنے لگیں قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں میں نے انکو جھٹلایا اور مجھے اچھا نہ لگا انکو سچا کہنا پھر وہ
دونوں چل گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑھیوں نے
کہا تھا آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا قبر والوں کو ایسا عذاب ہوتا ہے جسکو جانور تک سنتے ہیں حضرت
عائشہ نے کہا اسکے بعد میں نے دیکھا آپ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے عَنْ
عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّى صَلَوةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جو اوپر گذرا اس روایت میں یہ ہے اسکے
بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَوتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ترجمہ
ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پناہ مانگتے تھے نماز میں
دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں تشہد پڑھ چکے
تو چار چیزوں سے پناہ مانگے یوں کہے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی
اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَوةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُو
لَ اللهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کی فتنوں سے یا اللہ
پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص بولا یا رسول آپ اکثر قرضداری سے
کیوں پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف کرتا ہے
ف تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہیں پر اوسکی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اسوجہ سے قرضداری
سے پناہ مانگی بحقیقت میں قرضداری بری بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے اور
سخت ضرورت یہ ہے کہ مارے بھوک کے مرتا ہو اوس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے
قرض کے بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو محض لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا
ضرور نہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ
مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھ چکے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے
عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے **عَنِ**
الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاٰخِرَ
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اسمیں صرف تشہد کا لفظ ہے اخیر کا لفظ نہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
یَقُوْلُ قَالَ نَبِیُّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور
زندگی اور موت کی فساد سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُوْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عُوْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللهِ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا
کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا گیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ
یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے عذاب قبر کے اور عذاب دوزخ کے اور فتنے سے دجال کے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا یُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ قُوْلُوْا
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ
الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِیْ اَنَّ طَاوُسًا
قَالَ لِابْنِهٖ دَعَوْتَ بِهَا فِیْ صَلٰوتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ لِاَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ
اَوْ اَرْبَعَةٍ اَوْ كَمَا قَالَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے تحقیق کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے
انکو یہ دعا جس طرح سکھاتے اونکو سورہ قرآن سے فرماتے کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے عذاب دوزخ کے اور عذاب سے قبر کے اور
پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے کہا مسلم بن الحجاج
نے پہونچی مجھکو کہ کہا طاؤس نے اپنے بیٹے سے تو نے یہ دعا مانگی نماز میں کہا نہیں کہا پھر پڑھ اپنی نماز تحقیق کہ
طاؤس نے روایت کیا اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے یا جیسا کہ کہا ف امام نووی نے کہا طاؤس
کے اس قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوتی ہے اور ظاہر اً یہ بات نکلتی ہے کہ اس دعا کا
پڑھنا واجب ہے جب تو انہوں نے نماز کے اعادے کا حکم دیا لیکن اکثر علما کا مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں بلکہ مستحب
ہے اور شاید طاؤس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب انتہے بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَبَیَانِ
صِفَتِهٖ نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِیْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِیِّ كَیْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ یَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ترجمہ ثوبانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کر
اور کہتے اللہم سے اخیر تک کہا ولید نے میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا استغفر اللہ کہتے یعنے مغفرت
مانگتا ہوں میں اللہ سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ
اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِیْ رِوَایَةٍ

ابْنِ نُمَيْرٍ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اسقدر کہ کہتے اللھم سے اخیر تک یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبوں سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنے تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے اور ابن نمیر کی روایت میں یا ذالجلال ہے عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ جو اوپر گزرا اور اس روایت میں بھی یا ذالجلال والاکرام ہے عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ وراد سے جو مولی ہیں مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے لَا اِلٰہَ سے اخیر تک یعنے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَبُوْكُرَيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَاَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فَكَتَبْتُ بِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ ترجمہ وراد سے جو غلام آزاد ہیں مغیرہ بن شعبہ کے روایت ہے اور مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی روایت کی مثل راوی ہیں اور ابوبکر اور ابوکریب نے اپنی روایتوں میں کہا کہ وراد نے کہا مغیرہ نے مجھے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهٗ وَرَّادٌ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا اِلَّا قَوْلَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ ترجمہ ابی لبابہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے وراد کے ہاتھ سے لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرے نماز کا مثل ابوبکر اور ابوکریب کی روایت کے مگر اس میں وہو علی کل شے قدیر کو ذکر نہیں کیا عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ ترجمہ وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ

معاویہ نے مغیرہ کو لکھہ بھیجا مثل روایت منصور اور اعمش کے عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبدہ اور عبد الملک دونوں نے وراد سے سنا جو منشی تھے مغیرہ کے کہ لکھہ بھیجا معاویہ نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی لکھہ بھیجو جو سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہوں نے لکھہ بھیجا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخیر تک اور ترجمہ اس دعا کا اوپر گذرا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے بعد سلام پھیرنے کے وقت لا الہ الا اللہ سے کافرون تک پڑھتے تھے یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں مگر اللہ اکیلا کوئی شریک نہیں ہے اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کی لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھہ کر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کے طاقت نہ عبادت کرنیکی قوت ہے مگر ساتھہ اللہ کے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت کے اور نہیں پوجتے ہیں ہم مگر اوسی کو اسیکا ہے سب احسان اور اسیکو ہے بزرگی اور اسی کے لیے ہے تعریف اچھی نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت کے مگر اللہ ہم نرے اوسی کی عبادت کرنیوالے ہیں اگرچہ برا مانیں کافر اور کہا راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑہا کرتے تھے ہر نماز کے بعد عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر سے جو مولی ہیں اون کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اس دعا کے ساتھہ یعنے جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے تھے جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہے اور اسکے آخر میں یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

آواز بلند سے پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **ف** ابن زبیر کی روایت وہی ہے جو ابھی اوپر گذری **عَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

ترجمہ ابی الزبیر نے کہا میں نے سنا عبداللہ بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عروہ کے **ف** ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اوپر مذکور ہوئی جسمیں دعا مذکور ہے **عَنْ** مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي اِثْرِ الصَّلٰوةِ اِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ موسی بن عقبہ سے ابوالزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابی الزبیر اور اسکی آخر میں کہا کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ اَهْلِي هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَهِمْتَ اِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَاَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيْعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ

قال ن
قال الملك

بِمِثْلِهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ راوی
ہین کہ فقرا مہاجرین حضرت کی خدمت آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لیٹ
لین آپنے فرمایا کیون انہون نے عرض کی کہ نماز پڑہتی ہین وجیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ رکہتے ہین جیسے ہم رکہتے ہین
اور وہ صدقہ دیتے ہین اور ہم نہین دی سکتے اور غلام آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کرسکتے تو آپ نے فرمایا کیا
تمہین ایسی چیز سکہا دون کہ جو تم سے آگے ہون انکو تم پالو اور انپر سے پیچہے والون کے ہمیشہ آگے رہو اور کوئی تمسے درجہ
مین بڑہ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا تسبیح وتکبیر وتحمید
کرو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ ابو صالح نے کہا پہر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی
کہ ہمارے بہائیون نے سن پایا جو اہل مال ہین ہماری اس دعا کو اور وہ بہی پڑہنے لگے جیسے ہم پڑہتے ہین تب آپنے
فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے (یعنی اس مین پہر کیا اختیار ہے) غیر قتیبہ نے اس روایت مین یہ بڑہایا کہ
لیث بن عجلان سے راوی ہین کہ سمی نے کہا مینے یہ حدیث اپنی کسی گہر والون سے بیان کی تو انہون نے کہا
کہ تم بہول گئے اس روایت مین یون ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تحمید کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر
کہے اللہ کی تینتیس بار پہر مین ابی صالح کے پاس گیا اور مین نے ان سے اسکا ذکر کیا تو انہون نے میرا ہاتہ پکڑا اور
کہا اللہ اکبر سے الحمد للہ تک تینتیس بار کہے یعنے اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور
پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لیے ہے ابن عجلان نے کہا مین نے یہ حدیث رجا بن حیوہ سے بیان کی تو انہون
نے اسی کی مثل مجہ سے روایت کی ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ قُتَیْبَةَ عَنِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ اَدْرَجَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَوْلَ
اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ سُهَیْلٌ اِحْدٰی عَشَرَةَ
اِحْدٰی عَشَرَةَ فَجَمِیْعُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ راوی ہین کہ فقرا مہاجرین نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ مال والے بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لے گئے غرض روایت کی انہون نے مثل حدیث
قتیبہ کی جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی بات انہون نے مدرج کی (ادراج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت مین ملا دے)
ابی ہریرہ کی روایت مین ابی صالح کے قول سے کہ پہر لوٹ کر آئے فقرا مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا حدیث
مین کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہو کہ سب ملکر تینتیس بار ہو جاوین) **ف** سہیل کے روایت میں

گیارہ بار ہر کلمہ آیا ہی یہ اور روایتون کے منافی نہین کہ جنمین تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتون مین تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویون کی زیادت ہی اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض راویون نے پوری سو سو بار پڑہنیکو روایت کیا ہی اور وہ زیادت بہی قابل قبول ہی اسلیے ایک روایت مین تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بہی قابل قبول ہی اسلیے اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور تکبیر کو چونتیس بار کہے اور اسکے آخر مین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو آخر تک پڑہ لیوے کہ سب روایتون پر عمل ہوجاوے یہ مضمون ہے نووی کا **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً ترجمہ کعب بن عجرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے پیچھے کچھ ایسی دعائین پڑہنے کی ہین کہ انکا پڑہنے والا یا ان کا بجا لانیوالا ہر نماز فرض کے بعد کبھی محروم نہین ہوتا (یعنے ثواب سے یا بلند درجون سے) تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ اوپر گذرا **عَنِ** الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ حکم سے بہی اسی اسناد سے اسی کی مثل مروی ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ترجمہ ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار تو یہ ننانوے کلمہ ہوگئے اور پورا سیکڑا یون کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدیر تک پڑہے (یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہین اسکا اوسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ دریا کی پہین کے برابر (یعنی بے حد) ہون **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل روایت پہلی کے

بَابُ مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

حاشیہ: ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ — اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ — ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ — اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ — وَقَالَ

ف ہُنَیَّۃً

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ فِی الصَّلٰوۃِ سَکَتَ ہُنَیَّۃً قَبْلَ اَنْ یَّقْرَاَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ اَرَاَیْتَ سُکُوْتَکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَآءَۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰہُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ
بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰہُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ
الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰہُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے
رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اللہم سے آخر تک (یعنی یا اللہ دور کر دے مجھے میرے گناہوں سے جیسے دور کیا
تو نے مشرق کو مغرب سے یا اللہ صاف کر دے مجھے میری خطاؤں سے جیسے صاف ہوتا ہے کپڑا سفید میل سے یا اللہ
دھو دے میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے) ف کہا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام
شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعاء افتتاح کو مستحب جانتے ہیں اور اس باب میں بہت
احادیث وارد ہوئی ہیں اسی میں سے یہ حدیث اور حدیث حضرت علی کے جس میں انی وجہت وجہی کی دعا مذکور
ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اسکے بعد ابواب صلوۃ اللیل وغیرہ میں اور اسکے سوا اور روایتیں ہیں اور میں نے انکو
شرح مہذب میں جمع کیا ہے عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَہَضَ مِنَ
الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَآءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ ترجمہ ابوہریرہ رضی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے قرأت شروع کرتے الحمد سے اور چپ نہ رہتے (یعنی
دعاء استفتاح نہ پڑھتے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَہُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ
قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِہَا فَاِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ
رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیَ النَّفَسُ فَقُلْتُہَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَہَا
اَیُّہُمْ یَرْفَعُہَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صفوں میں ملگیا اور اسکی سانس چڑھ
گئی تھی تو اس نے کہا الحمد للہ سے مبارکا فیہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کی ہے بہت تعریف اور پاک

ف فی الصف

اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ کہنے والا کون تھا جس نے یہ کلمات
کہے سو قوم کے لوگ چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات البتہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی
ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو میں نے ان کلمات کو کہا تو آپ نے فرمایا میں نے
بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے کہ کون اونہیں کا اسکو اوپر لے جاوے (یعنی خداوند تعالی کے پاس)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي [من]
الْقَوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [من رسول الله]
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ایک
شخص نے حاضرین میں سے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک (یعنی اللہ بڑا ہے سب بڑائی اوسی کے واسطے ہے اور بہت
تعریف ہے اوسکو اور پاک ہے اللہ پاکی بولنا ہے صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے
کہے یہ کلمے تو ایک شخص نے عرض کی قوم میں سے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے مجھے تعجب آیا جب
کھول گئی اسکے لیے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے یہ
بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب اسْتِحْبَابِ اِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِهَا سَعْيًا
وقار اور تسکین سے نماز میں آنے کا بیان

[حاشیہ: اتیان الصلوٰۃ بالسکینۃ]

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوهَا تَمْشُونَ وَ
عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے
تسکین سے اور جو ملے امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو نہ ملے اوسکو پورا کر لو **ف** نووی نے کہا سب نمازوں
کا یہی حکم ہے جمعہ ہو خواہ غیر جمعہ اور اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وہاں بھی سعی سے
مراد آہستہ چلنا ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز میں داخل ہو گیا
پس ضرور ہے کہ اوس کے آداب کا لحاظ رکھے اسی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے
نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اوسکو پورا کر لو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کو فوت

ہونیکا خوف ہو جب بہی دوڑ کر نہ آنا چاہیے دوڑنا مکروہ ہے نہ ضرور نہیں اور اکثر عوام بلکہ خواص بہی اس سے غافل
ہیں اور امام شافعی اور جمہور علما کا قول ہے سلف و خلف سے کہ جو امام کے ساتہہ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز
کا ہے اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہے اور ابو حنیفہ کا مذہب اسکے خلاف ہے کہ وہ امام کے سلام
کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اسیلیے آخر کی رکعتوں کو بہی پڑہتے ہیں اور قوی وہی مذہب اول ہے اور
جو روایت میں آیا ہے واقض ما سبقک یہاں قضا بمعنی ادا ہے اور یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہے یہ کہ وہ نماز قضا
جو اول ہے چنانچہ عرب کہتا ہے قضیت حق فلان یعنی ادا کیا میں نے حق فلانیکا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا
وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى
الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر کہی جاوے نماز
فرض کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ تسکین سے آؤ جو ملے پڑہ لو اور جو فوت ہو اسے پورا کر لو اسلیے کہ جب کوئی تم
میں سے نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ نماز میں ہو جاتا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوهَا
وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر
گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا
يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ
ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی تم میں سے دوڑ
کر نہ چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے اور وقار سے اور پڑہ جو تجہے ملے اور ادا کر جو تجہہ سے آگے امام نے پڑہ لی ہے
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلَبَةً
فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا
أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ کہ آپ نے لوگوں کے کہڑبڑ سنی تو فرمایا یعنی بعد نماز کے کہ کیا حال ہے تمہارا انہوں نے عرض کی کہ ہمنے جلدی کی
نماز کیلیے آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو جب تم آؤ نماز کو تو آرام سے آؤ پہر جو ملے پڑہ لو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پورا کر لو **عَنْ**
شَيْبَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مَتٰى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ **ترجمہ** نماز کیلیے کہڑے ہوں لوگ **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ

بَابُ مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا اُقِيْمَتْ اَوْ نُوْدِيَ **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو ابن حاتم نے شک کیا کہ اُقِیمَتِ الصَّلٰوۃ ہے یا نُودِی **ف** یعنی پہلے سے نماز کے لیے کھڑے نہ ہو کہ شاید میرے نکلنے میں دیر ہو تو تمہیں تکلیف ہو سبحان اللہ کیا شفقت ہے نبی امی کی اپنی امت پر اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جاوے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک موذن اقامت سے فارغ نہ ہو تب تک کوئی کھڑا نہ ہو اور عامہ علما کا مذہب ہے کہ جب موذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کھڑے ہو جاویں اور انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب امام قد قامت الصلوۃ کہتا جب کھڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہے اور کوفیوں کا کہ حی علی الصلوۃ کے وقت کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوۃ کے وقت امام تکبیر تحریمہ باندھے اور جمہور علما کا سلف سے خلف تک یہ قول ہے کہ موذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندھی جاوے نووی نے ایسا ہی لکھا ہے

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوْفَ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور ہم نے صفیں برابر کیں حضرت کے نکلنے سے پہلے پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یہاں تک کہ جب اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے ابھی تکبیر تحریمہ نہیں باندھی تھی کہ آپ کو یاد آ گیا اور گھر میں لوٹ گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی جگہ کھڑے رہو ہم سب کھڑے آپ کے منتظر تھے کہ آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پھر تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی **ف** شاید اسی کے بعد آپ نے یہ فرما دیا ہو کہ جب تک مجھے دیکھ نہ لو تب تک کھڑے نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہیں کہی غرض ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات میں انبیا سے بھول ہو سکتی ہے کہ لوازم بشریت ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَهٗ فَاَوْمَى اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُهٗ يَنْطُفُ الْمَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگوں نے صفیں باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنے مقام میں کھڑے ہو گئے پھر ہم کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہوں پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا

اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

تکبیر سب کے ساتھ نماز پڑہی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَیَاْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تھی اور لوگ صفون مین اپنی جگہہ لے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرت
کھڑے ہون اپنی جگہہ مین **ف** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے رہتے ہون گے
حضرت کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکھتے ہونگے جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہین انہون نے تکبیر شروع
کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھ کھڑے ہوگئے اور اپنی اپنی جگہہ پر برابر ہوگئے پھر جب صفوف برابر ہوچکی اپنی جگہہ پر
تشریف لا کر نماز شروع کردی اور اسکے خلاف جہان مروی ہے وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا بیان جواز کے واسطے ہے **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ بِلَالٌ یُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتْ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِیْنَ یَرَاهُ **ترجمہ** جابر نے کہا بلال جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت
نہ کہتے یہانتک کہ حضرت تشریف لاوین جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکھہ لیتے تب تکبیر کہتے **ف** جیسا اوپر
بھی اوپر کہہ آئے **بَابُ** مَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ**
جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اوس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے **اول** یہ کہ جس
نے ایک رکعت پڑہنے کے موافق کسی نماز کا وقت پالیا مثلاً کافر اوس وقت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل
ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اوس پر فرض ہوگئی **دوسری** یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ پڑہ لی وہ
جماعت کی فضیلت کو پاچکا اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور ظہر اوس سے ساقط ہوگئی **تیسرے**
یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑہ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کرلی اور بعد اسکے آفتاب طلوع ہوگیا
یا غروب ہوگیا تو اسکو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز اوسکی ادا ہوئی قضا نہ ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑہ لی اوسکو نماز مل گئی
یعنے جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَفِیْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَدْ اَدْرَكَ

دحضت الشمس

الصّلوٰۃ کے کہا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر ان سے اُنکی روایت میں مع الامام کا لفظ نہیں ہے اور عبید اللہ
نے کُلّہا کا لفظ زیادہ کیا **ف** جس نے ایک رکعت پالی اوس نے ساری نماز پالی یعنی عبید اللہ کی روایت
میں ہے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب باقی رکعتیں ادا ہی نہ کرے کہ یہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم
اوپر بیان کر آئے کہ اوسکو ثواب جماعت کا ملگیا یا وہ نماز اوس پر فرض ہو چکی یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقی
رکعتیں ضرور ادا کرے کذا قال النووی **عن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من أدرك ركعة من الصبح قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعة
من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جسکو ایک رکعت ملی صبح کی قبل طلوع آفتاب کے اوسکو صبح کی نماز مل چکی جسکو ایک رکعت عصر کی ملی قبل
غروب آفتاب کے اوسکو عصر کی نماز مل چکی **ف** مطلب اسکا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے
صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اوس کی صحیح ہوئی اور
باطل نہیں ہوئی یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور تمام علمای سلف و خلف کا اور خلاف
حنفیہ کا اسمیں باطل و مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اسکا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں سب
کا اتفاق ہے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
أدرك من العصر سجدة قبل أن تغرب الشمس أو من الصبح قبل أن تطلع فقد أدركها والسجدة
إنما هي الركعة **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اُس نے وہ نماز پالی اور سجدہ
سے مراد رکعت ہے **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدرك من
العصر ركعة قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك ومن أدرك من الفجر ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدرك **ترجمہ**
وہی ہے جو اوپر گزرا **عن** معمر بهذا الإسناد **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گزرا **باب** أوقات الصلوٰة الخمس پنجگانہ نمازوں
کے وقتوں کے بیان میں **عن** ابن شهاب أن عمر بن عبد العزيز أخر العصر شيئا فقال
له عروة أما إن جبريل قد نزل فصلى أمام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له عمر
اعلم ما تقول يا عروة فقال سمعت بشير بن أبي مسعود يقول سمعت أبا مسعود يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل جبريل عليه الصلوٰة والسلام فأمّني

ترجمہ

فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب بأصابعه خمس صلوات

ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایکدن نماز عصر مین کچھ دیر کی تو عروہ نے اون سے کہا کہ بیشک جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی انہون نے امام ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھکر کہو کیا کہتے ہو تم اے عروہ انہون نے کہا مین نے سنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تھے مین نے سنا ہے ابو مسعود سے کہ کہتے تہے مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جبرئیل اوترے اور میرے امام ہوئے اور مین نے اون کے ساتھ نماز پڑہی اور پہر نماز پڑہی اور پہر نماز پڑہی پہر نماز پڑہی پہر نماز پڑہی ان کے ساتھ حساب کرتے تہے اپنی انگلیون پر پانچ نمازون کا **ف** نووی نے کہا اگرچہ اس روایت مین اوقات نماز مذکور نہین ہین مگر جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایتون مین اوقات مذکور ہین جنکو ابو داود اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہان راوی نے اوس روایت کیطرف اشارہ کردیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد کیے ہوئے تہا اور تاخیر نماز مین جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک جائز ہے اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے عن

ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر الصلوة يوما فدخل عليه عروة بن الزبير فاخبره ان المغيرة بن شعبة اخر الصلوة يوما وهو بالكوفة فدخل عليه ابو مسعود الانصاري فقال ما هذا يا مغيرة أليس قد علمت ان جبريل نزل فصلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال بهذا أمرت فقال عمر لعروة انظر ما تحدث يا عروة أو ان جبريل هو أقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقت الصلوة فقال عروة كذلك كان بشير بن ابي مسعود يحدث عن ابيه قال عروة ولقد حدثتني عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر والشمس في حجرتها قبل ان تظهر الفيء

ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایک دن نماز عصر مین دیر کی سو انکے پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن نماز مین دیر کی تہی کوفہ مین تو اون کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا اے مغیرہ تم نے یہ کیا کیا تم یہ نہین جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی اور حضرت نے اُن کے ساتھ نماز پڑہی پہر نماز پڑہی اور حضرت نے بہی نماز

پڑھی پھر نماز پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت نے بھی پڑھی پھر فرمایا جبرائیل نے کہ آپ
کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنے باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے بانزال جبرائیل اوقات نماز تعلیم فرمائے پھر تم اسمین تاخیر
کیون کرتے ہو) سو اتب کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہ اے عروہ سمجھ کر کہو کیا جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز
تعلیم فرمائے عروہ نے کہا ہان ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے تھے پھر عروہ نے کہا اور روایت کی مجھسے حضرت ام المومنین عائشہ
بی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑہتے تھے کہ دہوپ انکے آنگن مین ہوتی
تھی دیوار پر چڑہنے نپاتی تھی ف اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر صلوۃ سے جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین سے
واقع ہوئی تھی فورًا اوس پر مواخذہ کیا گیا اور ایک یہ ایام بدانجام ہین کہ ہزارون بلکہ لاکھون اہل اسلام ایسے ہین کہ نماز کیا
چیز ہے امراء تو کبھی بہولے سے قبلہ رخ نہین گرے اور اس روایت مین ایک اعتراض ہے کہ پوری روایت مین حضرت جبرائیل نے
ایک دن اول وقت سب نمازین ادا کین مین ایک دن آخر وقت مستحب مین پہر اسے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہے اور جب
تاخیر کا جواز ثابت ہوا تو استدلال عروہ کا کیونکر درست ہوگا مگر اسکا جواب ابن بطال نے یہ دیا ہے کہ شاید خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر کی
استدلال انکا صحیح ہو گیا کہ اسقدر تاخیر جائز نہین عَنْ عَائِشَةَ ؓ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ
فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ ترجمہ ام المومنین عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور سورج میرے حجرہ مین چمکتا تہا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ خبر دی انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور دہوپ انکے
آنگن سے اوپر نہ چڑہتی تھی ف معلوم ہوا کہ آنگن آپ کا چھوٹا تہا اور دیوارین اس سے بھی زیادہ چھوٹی تہین کہ جب سایہ دیوار
ایک مثل ہو جاتا تہا دہوپ آنگن ہی مین رہتی تھی بعد اسکے اوپر چڑہ جاتی تہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي ترجمہ ام المومنین عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور ابھی سورج میرے حجرہ مین ہوتا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيّ
قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ
فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ
فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑہ چکو تو وقت اسکا باقی ہے جبتک
اوپر کا کنارہ سورج کا نہ نکلے پھر جب تم ظہر پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہے جبتک کہ عصر کا وقت آوے پھر جب عصر پڑہ چکے تو اسکا وقت باقی

ہے جب تک آفتاب زرد نہو پھر جب مغرب پڑہ چکے تو اسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم عشا پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہے آدہی رات تک **ف** حدیث دلیل ہے جمہور کی کہ اوقات خمسہ انکے نزدیک اسی وقت تک باقی رہتے ہین مگر عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث مین آیا ہے اور وقت ادا اسکا صبح تک ہے جیسا ابو قتادہ کی روایت مین آگے آتا ہے اوس باب مین کہ جو شخص نماز بہول جاوے یا سو جاوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت ظہر کا باقی ہے جبتک کہ عصر کا آدے یعنے آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جاوے) اور وقت مستحب عصر کا باقی ہے جب تک کہ آفتاب زرد نہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیزی شفق کی نہ جاوے اور وقت مستحب عشا کا باقی ہے جب تک کہ آدہی رات نہ ہووے اور وقت فجر کا باقی ہے جب تک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہوتا ہے کہ سورج ڈہل جاوے اور رہتا ہے جب تک کہ ہو جاوے سایہ ہر آدمی کا اوسکی لنبان کے برابر جب تک کہ عصر کا وقت نہ آوے اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہو اور وقت مغرب کا جبتک رہتا ہے کہ شفق غایب نہ ہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بیچ کی آدہی رات نہ ہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے پھر جب آفتاب نکل آوے تو نماز سے رکا رہ اسلیے کہ وہ شیطان کے دونو سینگوں مین سے نکلتا ہے **ف** نووی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہا کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہا اور اہل لغت کا کہتا ہے کہ مراد اس سے وہ سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے بہی تہوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ اس بارہ مین نووی نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب مین بہت دلائل نقل کیے ہین اور شیطان کے سینگون سے یا تو اس کی جماعت اور گروہ مراد ہے یا اسکا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ

صَلٰوةِ الْفَجْرِ

قَرْنِ الشَّيْطَانِ

باب الصلوة

کے وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کریں تو سجدہ گویا اس مردود کو ہووے اور اس
وقت گویا شیطان اور اسکے گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اسلیے اوس وقت نماز کو منع فرمایا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوٰتِ فَقَالَ
وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ
بَطْنِ السَّمَآءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ
وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ
ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک ہے کہ اوپر
کا کنارہ سورج کا نہ نکلے اور نماز ظہر کا وقت جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے آسمان کے بیچ سے جب تک کہ عصر کا وقت
نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اوپر کا کنارہ اسکا ڈوب نہ جاوے اور وقت
نماز مغرب کا جب ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے جبتک کہ شفق نہ ڈوبے اور وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ ترجمہ
عبداللہ نے کہا میں نے اپنے باپ یحیی سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا ف
نووی نے کہا اگرچہ اس حدیث کو موقیت صلوۃ سے کچھ تعلق نہیں مگر تاہم امام مسلم نے اس جگہ شاید اسلیے ذکر
کر دیا کہ عبداللہ بن عمر کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اسکی کثرت فوائد اور وفور مقاصد
پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریص کے لیے اوسکو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم
کے طالب رہیں عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ
الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهُ
فَاَقَامَ الظُّهْرَ ______ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ
غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهُ فَاَبْرَدَ
بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ
وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ
فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ

بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ ترجمہ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا سو آپ
نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب ڈھل گیا بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر
حکم دیا انہوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سورج بلند تھا سفید صاف پھر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی جب
آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا سو اقامت کہی فجر کی جب فجر
طلوع ہوئی پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ٹھنڈے وقت پڑھی ظہر اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور عصر پڑھی
اور سورج بلند تھا مگر روز اول سے ذرا تاخیر کی اور مغرب پڑھی قبل شفق ڈوبنے کے اور عشا پڑھی بعد تہائی
رات کے اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اس نے عرض
کی کہ میں حاضر ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے بیچ میں سب وقت
ہے تمہاری نماز کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب کا بھی دراز ہے ایسا تنگ نہیں جیسا
بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہی وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے
اور اس حدیث میں آپ نے اسکا جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت
ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کے وقت حاجت سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اصولیین کا
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مصلحت دینی سے تاخیر نماز کی وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت مکروہ آجاوے

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ
اِشْهَدْ مَعَنَا الصَّلٰوةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ
حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ
وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ
فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ
الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ
السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ ترجمہ بریدہ نے کہا کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نماز
کے وقت آپ سے پوچھے آپ نے فرمایا تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی تاریکی
میں پھر نماز پڑھی صبح کی جب صبح طلوع ہوئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھلا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا عصر کا
اور سورج بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پھر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی پھر دوسرے دن حکم

دیا صبح کا جب روشنی ہوگئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھل گیا تھا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج بلند تھا پھر حکم کیا انکو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو عشا کا جب جا رہی شفق پھر حکم کیا انکو دوسرے دن اور روشنی مین پڑہی صبح پھر حکم کیا انکو ظہر کا اور ٹھنڈے وقت پڑہا پھر حکم انکو عصر کا اور سورج سفید صاف تہا کہ اسمین زردی نہین ملنے پائی تہی پھر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پاوے پھر حکم کیا انکو عشا کا جب ثلث لیل گذر گئی یا اس سے کچہ کم شک کیا اس مین حرمی نے (جو راوی حدیث مین) پھر جب صبح ہوئی فرمایا کہان ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان مین جو تم نے دیکھا سب وقت ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْأَلُہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالظُّھْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّھَارُ وَھُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْھُمْ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین ایک سائل حاضر ہوا اور اوقات نماز پوچہی آپنے اسوقت کچہ جواب نہین دیا (اس لیے کہ انکو کرکے بتانا منظور تہا) پھر ادا کی فجر جب فجر نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تہے (یعنے اندہیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب ڈہل گیا آفتاب اور کہنے والا کہتا تہا کہ دوپہر ہوگئی اور حضرت سب سے بہتر جانتے تہے پھر حکم کیا انکو ادا کی عصر اور سورج بلند تہا پھر حکم کیا انکو ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو ادا کی عشا جب ڈوب گئی شفق پھر حکم کیا فجر کا دوسرے دن اور جب اوس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تہا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر مین یہانتک کہ قریب ہوگیا کل کی عصر پڑہنے کا وقت پھر تاخیر کی عصر مین یہانتک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تہا کہ آفتاب سرخ ہوگیا پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی پھر تاخیر کی عشا کی یہانتک کہ تہائی رات ہوگئی اول کی پھر صبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز کی ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ سَائِلًا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ترجمہ ابی موسیٰ نے وہی روایت کی جو اوپر گذری صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ نماز پڑھی مغرب کی قبل غروب شفق کے دوسرے دن باب

اسْتِحْبَابِ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَمْضِي إِلَى جَمَاعَةٍ وَيَنَالُهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِهِ گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھنے کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈے وقت پڑھو یعنی نماز ظہر کی اسلیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً ترجمہ ابی سلمہ اور سعید بن مسیب دونوں نے ابوہریرہ سے وہی حدیث سنی جو اوپر گذری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ [بالصلوة]

وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَرِّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ بِنَحْوِ ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹھنڈے وقت نماز ادا کرو اسلیے کہ شدت گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے عمرو نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے کہا انہوں نے ابن مسیب سے اور ابی سلمہ سے روایت کی ابی ہریرہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ دونوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ترجمہ ابوذر نے کہا اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو ذرا ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا ذرا انتظار کرو ذرا انتظار کرو اور فرمایا شدت گرمی کی جہنم کی بھاپ سے ہے پھر جب شدت سے گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کرو ابوذر نے کہا یہاں تک انتظار ہوا کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لیے ف

یعنے بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تہوڑا اٹہا ہوا ہوتا ہے اور چارون طرف سے دبا ہوا اوس کا سایہ نہین پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے مگر اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑہی ہو سلیے کہ اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ اسان تہا بخلاف ٹیلون کے سایے کے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت کی دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کی آگے اور عرض کی کہ اے رب کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی اوسکو دو سانس کی ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے ہو شدت گرمی اور سردی کی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ لَهَا فِيْ كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ ترجمہ اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاْذَنْ لِيْ اَتَنَفَّسْ فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ بَرْدٍ اَوْ زَمْهَرِيْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ حَرٍّ اَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا ای رب میرے کہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو سو اجازت دی مجھے دو سانسون کی سو اجازت دی اوسے دو سانسون کی ایک سانس جاڑے مین ایک گرمی مین سو جو پاتے ہو تم سردی کو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی کو وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے ف نووی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالی نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اوس نے اپنے رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ دوزخ اور جنت دونو مخلوق اور موجود ہین اور یہ سب احادیث اپنے ظاہر پر محمول ہین ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر مین نہ عصر مین مگر نزدیک اشہب مالکی کے اور صلوۃ جمعہ مین ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ الظُّهْرِ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ فِيْ غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ

جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑہنے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو اول وقت پڑھنا ظہر کا مستحب ہے **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا **ترجمہ** خباب نے کہا ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید لوگ خواہاں ہوں گے کہ آخر وقت مستحب سے بھی زیادہ تاخیر فرما دیں **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** خباب نے کہا ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور شکایت کی آپ سے سخت دوپہر کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی زہیر نے کہا میں نے ابی اسحاق سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے کہا ہاں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پیشانی سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا **باب** اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْعَصْرِ عصر اول وقت پڑھنے کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اس میں گرمی ہوتی تھی اس جانے والا جاتا تھا اونچے کناروں تک اور وہ وہاں پہونچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قتیبہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سوا اس کے مثل روایت بالا کے ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نماز عصر پڑھ کر قبا کو جاتے تھے اور وہاں پہونچ جاتے تھے اور آفتاب بلند رہتا تھا **ف** بعض کنارے مدینہ کے آٹھ میل تک تھے اور بعضے تین میل و دو میل تک اور قبا مدینہ سے تین میل تھی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

نَبِيًّا ثُمَّ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی جاتا تھا بنی عمرو بن عوف کے محلہ
میں اور انکو نماز پڑھتے ہوئے پاتا ف نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرت کی مسجد میں بہت اول وقت نماز عصر ہوتی تھی اور افضل یہی ہے عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ
الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا
الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ
الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ
فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ علاء سے روایت ہے کہ وہ انس بن مالک کے گھر گئے ظہر پڑھ کر اور انس کا گھر مسجد کے پاس تھا
پھر جب ہم لوگ گئے ان کے یہاں تو انہوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہم نے کہا ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انہوں
نے کہا عصر پڑھ لو پھر جب عصر پڑھ چکے تو انہوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ دونوں سینگوں میں شیطان کے ہو جاتا ہے اوٹھ کر
چار چونچیں مارتا ہے خدا کو نہیں یاد کرتا مگر تھوڑا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا
عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ ترجمہ ابی امامہ کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑھی پھر گئے انس بن
مالک کے پاس اور انکو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں عصر کی تو میں نے کہا اے میرے چچا یہ کون سی نماز ہے انہوں نے فرمایا
عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی وقت مسنون یہی ہے)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ
رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَّنْحَرَ جَزُوْرًا لَّنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ
نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا
قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ ترجمہ انس نے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پھر جب فارغ
ہو چکے بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور آپ سے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم چاہتے ہیں کہ ایک اونٹ اپنا ذبح کریں اور
آرزو رکھتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لاویں آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ چلے اور ہم بھی گئے آپ کے ساتھ اور اونٹ

ابہی ذبح نہین ہوا تہا پہر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا اور کہایا ہمنے اوسمین سے قبل غروب آفتاب کے **ف** اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑہا کرتے تہے کہ یہ سب کام ایک پہر کم مین نہین ہوسکتے اور تمسّک
ہے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول روز مین ہو خواہ آخر روز مین **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ **ترجمہ**
رافع کہتے تہے کہ ہم نماز عصر پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور پہر اونٹ ذبح ہوتا تہا اور اوسکے دس حصے تقسیم ہوتے
تہے اور وہ پکایا جاتا تہا اور پختہ گوشت ہم کہا لیتے تہے قبل غروب آفتاب کے **عَنِ** الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ كُنَّا
نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهٗ **ترجمہ** اوزاعی نے اسی اسناد سے
روایت کی فقط اتنا ہے کہ انہون نے کہا ہم ذبح کرتے تہے اونٹ کو زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے اور
یہ نہین کہا کہ ہم نماز اونکے ساتہ پڑہتے تہے **بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَفْوِيْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ** عصر کی نماز کے فوت ہونیکے تشدد کا بیان
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهٗ وَمَالَهٗ **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جاوے گویا اوسکا اہل اور مال تلف ہو گیا **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهٗ وَمَالَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ**
الدَّلِيْلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بیچ کی نماز عصر کی نماز ہے اوسکا بیان **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى
حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** علی نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ انکی قبرین اور گہر انکو آگ سے بہر دے
جیسے انہون نے روکا اور مشغول کر دیا ہمکو نماز وسطی سے (یعنی نماز عصر سے) یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث
مین تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطی نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تہا کہ نماز وسطی جو قرآن مین مذکور ہے کون سی نماز ہے حضرت علی اور
ابن مسعود اور ابو ایوب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرۃ اور عبیدہ سلمانی اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی
اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر ہے اور
ترمذی نے کہا یہی قول ہے اکثر علماء صحابہ کا اور جو انکے بعد ہین اور ماوردی نے لکہا ہے یہی مذہب ہے امام شافعی کا اسلیے کہ احادیث
اس بارہ مین صحت کے ساتہ وارد ہو چکی ہین اور شافعی نے نص کیا ہے کہ وہ صبح ہے اسلیے کہ اونکو احادیث عصر کی
نہ پہونچی اور اگر پہونچتی تو وہ بہی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے اسلیے کہ اصل مذہب انکا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اسطرف
گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطا اور عکرمہ

اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالک اور شافعی اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر
ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن
شداد سے اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیصہ بن ذویب نے کہا وہ مغرب ہے اور کسی نے کہا
ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ سے کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اسکا علم نہیں اور بعضوں
نے کہا پانچوں نمازیں وسطی میں نقل کیے یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور صحیح ان سب
قولوں سے دو قول ہیں ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے اور جس نے جمعہ
کہا اسکا مذہب تو نہایت ضعیف ہے اور جس نے کہا پانچوں نمازیں ہیں تو ضعیف کیا اسکا غلط ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى آبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ
قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ بُيُوْتَهُمْ اَوْ بُطُوْنَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوْتِ وَالْبُطُوْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ قتادہ کی روایت میں بیوت اور قبور کا لفظ
وارد ہوا ہے اور راوی کو شک نہیں ہے عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْاَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ قَالَ قُبُوْرَهُمْ وَبُطُوْنَهُمْ نَارًا ترجمہ علی سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن (اور یہ غزوہ مشہور ہے ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا
پانچویں سال ہوا ہے) ایک رستہ پر خندق کے بیٹھے تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافروں نے باز رکھا ہمکو
نماز وسطے سے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور انکی قبروں اور گھروں کو یا فرمایا قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھردے
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن باز رکھا
ان کافروں نے ہمکو نماز وسطی سے نماز عصر سے اللہ تعالی بھردے انکے گھروں اور قبروں کو آگ سے پھر پڑھا آپ نے
نماز عصر کو مغرب اور عشا کے بیچ میں ف یہ تاخیر سہوا ہوئی اور نسیانا یا بسبب اشتغال دشمن کے قبل صلوۃ
خوف کے باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوۃ خوف پڑھنا چاہیے اور تاخیر روا نہیں اور بخاری
میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھی ایک نماز فوت ہوئی اور موطا

مین ہے کہ ظہر اور عصر دونون فوت ہوئی اور اور کتب مین ہے کہ چار دن نمازین ہٹا کر پڑہین ظہر و عصر و مغرب و عشا اور
تطبیق اسمین یون ہے کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تہا اوس مین کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا
ایک بار ایسا ایکبار ویسا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِکُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ
صَلٰوۃِ الْعَصْرِ حَتّٰی احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَغَلُوْنَا عَنِ
الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ اَجْوَافَہُمْ وَقُبُوْرَہُمْ نَارًا اَوْ حَشَی اللّٰہُ اَجْوَافَہُمْ وَقُبُوْرَہُمْ
نَارًا ترجمہ عبد اللہ نے کہا روک دیا مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے یہانتک کہ سرخ
ہوگیا آفتاب یا زرد ہوگیا سو فرمایا آپنے کہ انہون نے روک دیا ہم کو نماز وسطی نماز عصر سے اللہ انکے پیٹون مین اور
قبرون مین آگ بہر دے یا فرمایا حشی اللہ یعنی دونون کے ایک ہین عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ اَنَّہٗ قَالَ
اَمَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنْ اَکْتُبَ لَہَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُہَا اٰذَنْتُہَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی
وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ قَالَتْ عَائِشَۃُ سَمِعْتُہَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابی یونس جو بوٹے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یعنے غلام آزاد انہون نے کہا مجھسے فرمایا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن ہمین لکہدو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات تو
مجھے خبر دیو جب مین وہان تک پہونچا مین نے انکو خبر دی انہون نے مجھے بتلایا کہ یون لکہو حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ یعنے حفاظت کرو نمازون کی اور نماز وسطی اور نماز
عصر کی اور کہڑے ہو اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاہَا مَا
شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ نَسَخَہَا اللّٰہُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی فَقَالَ رَجُلٌ کَانَ
جَالِسًا عِنْدَ شَقِیْقٍ لَہٗ ہِیَ اِذًا صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ اَخْبَرْتُکَ کَیْفَ نَزَلَتْ وَکَیْفَ
نَسَخَہَا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ترجمہ براء بن عازب نے کہا اتری یہ آیت حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ
وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ (یعنی حفاظت کرو نمازون پر اور نماز عصر پر) اور پڑہتے رہے ہم اوسکو جب تک اللہ نے چاہا پہر یہ منسوخ
ہوگئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر تو ایک
شخص بیٹہا تہا شقیق کے پاس غرض اوس نے کہا کہ اب تو صلوۃ وسطی یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا مین تو تم کو

خبر دی چکا کہ یہ کیون کرا اور کیون کرا اللہ تعالی نے اسکو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے مسلم نے
کہا روایت کی ہمسے شعبی نے سفیان ثوری سے انہون نے اسود بن قیس سے انہون نے شقیق سے انہون نے براء
بن عازب سے کہ کہا انہون نے پڑھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل
بن مرزوق کے (یعنی جو اوپر گذری) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ
اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰى
بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابرؓ نے کہا کہ عمر بن خطاب خندق
کے دن آئے اور قریش کے کافرون کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا
کہ مین نے نماز پڑھی ہو عصر کی یہانتک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہے اللہ کی مین نے بھی نہین پڑھی پھر گئے ہم ایک زمین کنکریلی کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم سب نے اور نماز پڑھی آپنے عصر کی بعد غروب آفتاب کے پھر نماز پڑھی بعد کو مغرب کی عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا نماز صبح و عصر کی فضیلت اور انکی محافظت
کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ
مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ
بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ
وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا آگے پیچھے آتے رہتے ہین تمہارے پاس فرشتے رات کو اور فرشتے دن کے (یعنی حفاظت کے
لیے) اور جمع ہوتے ہین نماز فجر اور نماز عصر مین پھر چڑھ جاتے ہین جو رات کو تمہارے پاس تھے اور پروردگار ان سے
پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چھوڑا تم نے میرے بندون کو وہ عرض کرتے ہین کہ
جب ہم نے انکو چھوڑا جب بھی وہ نماز پڑھتے تھے (یعنی صبح کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے جب بھی
نماز پڑھتے تھے ف اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ

ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا فرشتے آتے جاتے ہیں تمہارے پاس آخر
حدیث تک مثل روایت ابی الزناد کی (جو ابھی اوپر گذری) **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا
عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا **ترجمہ** جریر کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تھے کہ آپ نے چودہویں رات کو چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے دیکھتے
ہو اس چاند کو ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہوگے اوسکے دیکھنے میں پھر اگر تم سے ہوسکے تو نہ ہارو سورج نکلنے کے
قبل کی نماز میں اور سورج غروب ہونیکی نماز میں یعنے فجر اور عصر میں پھر پڑھا جریر نے یہ آیۃ فسبح یعنے پاکی بول
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر
ابی شیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا تم پیش کیے جاؤگے اپنے پروردگار کے آگے پھر دیکھو گے اسکو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر پڑھی
آیت اور جریر کا نام نہیں لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باریتعالے کی جانب فوق میں ہوگی
اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور بغیر جانب فوق کے نہیں ہوسکتا پس رد ہوگیا اس میں قول
ناپاک کا جو منکران فوق ہیں اور نووی نے لکھا ہے کہ دیدار الٰہی خاص ہے ساتھ مومنوں کے غرض کفار
محروم رہینگے اور ایسے ہی منافقین بھی اس تعالے کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جمہور اہلسنت **عَنْ** عُمَارَةَ
بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا
مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي **ترجمہ** عمارہ نے کہا سنا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا کبھی وہ شخص دوزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع
کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنے فجر اور عصر کی سو ایک شخص نے بصرہ والوں میں سے کہا کہ تم نے سنا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہاں تب کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی

اثبات دیدار خدا تعالے بسمت فوق میں

ہے ہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکہا ہے میرے دل نے عن
عُمارة بن رُوَيبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار من صلى قبل طلوع
الشمس و قبل غروبها وعنده رجل من اهل البصرة فقال انت سمعت هذا من النبي صلى
الله عليه وسلم قال نعم اشهد به عليه قال وانا اشهد لقد سمعت النبي صلى الله
عليه وسلم يقوله بالمكان الذي سمعته منه ترجمہ عمارہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا داخل نہو گا دوزخ میں جس نے نماز پڑہی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور انکے پاس ایک
آدمی تہا بصرے والوں میں سے اوسنے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اسپر کہ میں نے یہ آپ سے سنا ہے کہا اس بصری نے کہ میں بہی گواہی دیتا ہوں
کہ مینے بہی سنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ایسے مکان سے کہ میں سنتا تہا اس بات کو ان
سے عن ابی بکر عن ابیه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى البردين دخل
الجنة ترجمہ ابی بکر نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو ٹہنڈی
نمازیں ادا کرے داخل ہو جنت میں ف یعنی صبح اور عصر عن همام بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** بیان ان اول
وقت المغرب عند غروب الشمس اول وقت مغرب کا غروب شمس سے ہے اسکا بیان عن سلمة بن الاكوع ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب ترجمہ
سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑہا کرتے تہے جب آفتاب ڈوب جاتا تہا اور پردہ میں
چہپ جاتا عن رافع بن خديج يقول كنا نصلي المغرب مع رسول الله صلى الله عليه و
سلم فينصرف احدنا وانه ليبصر مواقع نبله ترجمہ رافع کہتے تہے کہ ہم نماز پڑہکر مغرب کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہرتے اور ہر ایک ہم میں سے دیکہہ سکتا تہا اپنے تیر گرنے کے جگہہ کو یعنی اتنی
روشنی ہوتی تہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تہی -
عن ابي النجاشي قال حدثني رافع بن خديج قال كنا نصلي المغرب بنحوه ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا **باب** وقت العشاء وتاخيرها عشا کے وقت اور اسمیں تاخیر کرنے کا بیان عن
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت اعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة
من الليالي بصلوة العشاء وهي التي تدعى العتمة ولم يخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم

حَتّٰى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَهْلِ
الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ
الْاِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ
وَذَالِكَ حِيْنَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ ایک رات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور نہ نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ عرض کیا عمر بن خطاب نے کہ سو گئیں عورتیں اور لڑکے پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اور فرمایا آپ نے مسجد والوں سے جب نکلے کہ نہیں انتظار کرتا اس نماز کا زمین پر کوئی سوا تمہارے (یہ بشارت دی
کہ وہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ اس سے پہلے تھا کہ اسلام لوگوں میں پھیلے حرملہ نے اپنی روایت میں یہ
بات زیادہ کی ہے ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے یعنے راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ جب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تھا رضی اللہ عنہ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِيْ وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابن شہاب
نے اسی اسناد سے مثل اسکی روایت کی اور اسمیں زہری کا قول کہ ذکر کیا مجھ سے آخر تک مذکور نہیں عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى
نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات دیر
لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا میں یہانتک کہ بڑا حصہ رات کا گذر گیا اور مسجد میں جو لوگ تھے
سو گئے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھی اور فرمایا یہی وقت ہے اسکا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ مشقت ڈالوں میں اپنی امت
پر اور عبد الرزاق کی روایت میں یہ ہے کہ اگر مشقت نہ ہوتی میری امت پر ف یہ جو فرمایا کہ یہی وقت ہے
اسکا اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد نصف لیل کے وقت ہے بلکہ مراد یہی ہے کہ تاخیر کرنا الی نصف لیل تک مراد ہے
اور ثلث تک وقت مختار ہے چنانچہ اور روایتوں میں اس کی تصریح آچکی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ
اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ

فَقَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى **ترجمہ** عبداللہ کہا بیٹھے رہے ہم ایک دن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کیواسطے پھر نکلے آپ ہماری طرف جب گذر گئی تہائی رات یا بعد اوس کے پھر نہیں جانتے ہم کہ آپکو کچھ کام ہو گیا تھا اپنے گھر میں یا کچھ اور تھا پھر فرمایا آپنے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا تمہارے سوا اسکا انتظار نہیں کرتا تھا اور اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو میں ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پھر حکم فرمایا موذن کو اور اقامت کہی اوس نے اور نماز پڑہی آپنے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشا کی نماز کی وقت کسی شغل میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہانتک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پھر جاگے پھر سو گئے اور پھر جاگے پھر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والوں سے آج کی رات اس نماز کی انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے **عن** ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اَوْكَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَّرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصَرِ **ترجمہ** ثابت نے کہا لوگوں نے انس سے پوچھا حال حضرت کی انگوٹھی کا تو انہوں نے کہا ایکرات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں نصف شب تک یا قریب تھا کہ نصف شب ہو جاوے پھر آئے آپ اور فرمایا لوگ نمازیں پڑہ پڑہ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر رہو گویا نماز میں ہو (یعنے ثواب کی وجہ سے) پھر کہا انس نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپکی انگوٹھی کی چمک کو جو چاندی کی تھی اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کیا (یعنے انگوٹھی اوسی انگلی میں تھی) **ف** اس حدیث سے چاندی کی انگوٹھی پہننا روا معلوم ہوا اور اسپر اجماع ہے سلمین کا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قَرِيْبٌ مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ

بابٌ منہ

قریبًا

عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نے انتظار
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہانتک کہ آدھی رات کے قریب ہوگئی پھر آپ تشریف لائے
اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ مین اب نظر کر رہا ہون انکی انگوٹھی کی چمک کو اون کے ہاتھ
مین اور وہ چاندی کی تھی **عَنْ** قُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمین ہماری طرف متوجہ ہونیکا ذکر نہین **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ
مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي
أَمْرِهِ حَتّٰى أَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ
فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ
غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو موسی نے کہا کہ مین اور میرے رفیق جو آئے تھے کشتی مین سب اوترے ہوئے
تھے کنکریلی زمین مین بقیع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تھے اور ایک جماعت ہم مین کی باری
باری رہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عشا کے وقت سو ایک دن مین چند یار دن کے
ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت کو کچھ کام تھا کہ اسمین مشغول تھے یہانتک کہ دیر ہوئی نماز مین اور رات
قریب نصف کی ہوگئی پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھی سب کے ساتھ پھر جب فارغ ہوئے تو حاضرین
سے فرمایا ذرا ٹھیرو مین تمکو خبر دیتا ہون اور بشارت ہے تمکو کہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر یہ تھا کہ کوئی آدمی سوا
تمہارے نماز نہین پڑہتا تھا یا فرمایا نماز پڑہی اسوقت کسینے سوا تمہارے **راوی** کہتا مین نہین جانتا
کہ کون سی بات کہی ان دونو مین سے کہا ابو موسی نے کہ پھر پھرے ہم خوشی خوشی اس بات کے سننے کے سبب
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ
أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتّٰى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا

الصلوة

الناس

ورقدوا واستيقظوا فقام عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال الصلوٰة فقال عطاء قال ابن عباس رضي الله عنهما فخرج نبي الله صلى الله عليه وسلم كأني أنظر إليه الآن يقطر رأسه ماء واضعا يده على شق رأسه قال لولا أن يشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوها (فقال) كذلك قال فاستثبت عطاء كيف وضع النبي صلى الله عليه وسلم على رأسه يده كما أنبأه ابن عباس رضي الله عنهما فبدد لي عطاء بين أصابعه شيئا من تبديد ثم وضع أطراف أصابعه على قرن الرأس ثم صبها (قلبها) يمرها كذلك على الرأس حتى مست إبهامه طرف الأذن مما يلي الوجه ثم على الصدغ وناحية اللحية لا يقصر ولا يبطش بشيء إلا كذلك قلت لعطاء كم ذكر لك أخرها النبي صلى الله عليه وسلم ليلتئذ قال لا أدري قال عطاء أحب إلي أن أصليها إماما وخلوا مؤخرة كما صلاها النبي صلى الله عليه وسلم ليلتئذ فإن شق عليك ذلك خلوا أو على الناس في الجماعة وأنت إمامهم فصلها وسطا لا معجلة ولا مؤخرة

ترجمہ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطا سے کہا کون سا وقت بہتر ہے تمہارے نزدیک کہ اوس وقت میں نماز پڑھا کروں عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہیں خواہ امام ہوکر خواہ تنہا سو عطا نے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ دیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں یہانتک کہ لوگ سو گئے اور پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے پھر عمر بن خطاب نے کہا کہ نماز (یعنی پکارا کہ نماز کا وقت ہوگیا) پھر عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ میں انکو اب دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے انکے پانی ٹپک رہا تھا ہاتھ رکھے ہوئے تھے وہ اپنے سر کے اوپر اور فرمایا آپ نے کہ اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو میں انکو حکم کرتا کہ اسی وقت پڑھا کرتے وہ اس نماز کو کہا ابن جریج نے کہ میں نے عطا سے کیفیت پوچھی کہ کیونکر رکھا تھا ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر اور کس طرح بتایا تھا تمکو ابن عباس نے سو کھولی عطا نے اپنی انگلیاں تھوڑی سے پھر رکھی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر پھر جھکایا اوکو سر سے اور پھیرا یہانتک کہ پہنچا انگوٹھا آپ کا کان کے اس کنارے کیطرف جو کنارہ مونھ کیجانب ہے پھر پہنچا انگوٹھا انکا کنپٹی تک اور داڑھی کے کنارے تک نہ ٹھیرتا تھا ہاتھ کسی چیز پر اور نہ پکڑتا تھا کسی کو مگر ایسا ہی اور میں نے عطا سے کہا کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ کتنی دیر کی انہوں نے عشا میں اوس رات میں کہا میں نہیں جانتا پھر عطا نے کہا میں دوست رکھتا ہوں کہ اوسی وقت نماز پڑھوں امام ہوکر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا

ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس استاہین اور اگر تم پہ بار گذری یا لوگون پہ بار ہو اور تم انکے امام ہو تو ادا کیا کرو اوسکو متوسط وقت مین نہ جلدی نہ دیر کر کے **ف** سبحان اللہ کیسی ہیئت جواب ابن جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تہی اور اس امت کو خصائص اور فضائل ہین یہ بات ہی کہ اپنے نبی کے احوال کو ضبط رکہتی ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر صلوۃ العشاء الآخرۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر کیا کرتے تہے نماز عشا مین **عن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوات نحوا من صلوتکم وکان یؤخر العتمۃ بعد صلوتکم شیئا وکان یخف الصلوۃ وفی روایۃ ابی کامل یخفف **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑہا کرتے تہے اور عشا کی نماز مین تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تہے اور نماز ہلکی پڑہتے تہے اور ابو کامل کی روایت مین یخفف کا لفظ ہے معنے اسکے بہی وہی ہین **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا انہا العشاء وہم یعتمون بالابل **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے غالب نہون تمپر گنوار لوگ کہ مٹادین تمہاری نماز عشا کے نام کو اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہین اونٹون کے دودہ دوہنے مین یعنے اسیوجہ سے وہ عشا کو عتمہ کہتے ہین **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء وانہا تعتم بحلاب الابل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب نہون تمپر گنوار لوگ عشا کی نماز کے نام پہ اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہے اسلیے کہ وہ دیر کرتے ہین اونٹنیون کے دوہنے مین **ف** یعنی عشا کی نماز کو عشا ہی کہو عتمہ نہ کہو جیسے گنوار لوگ عتمہ کہتے ہین اور اصل لغت مین عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہین چونکہ گنوار لوگ دودہ دوہنے مین اونٹنیون کے دیر کرتے تہے اسلیے وہ عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہین

باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتہا وہو التغلیس وبیان قدر القراءۃ فیہا

سویرے جانا صبح کی نماز کے لیے اور اسکی قرارت کا بیان ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان نساء المؤمنات کن یصلین الصبح مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجعن متلفعات بمروطہن لا یعرفہن احد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

تاخیر العشاء

تخفیف الصلوۃ

النہی عن تسمیۃ العشاء العتمۃ

فانہا

باب استحباب التغلیس بصلوۃ الصبح

سے روایت ہی کہ عورتین مومنات نماز پڑہتی تہین صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پہر لوٹتی تہین
اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین کہ نہ پہچانتا تہا اون کو کوئی (یعنے بعد نماز کی ایسا اندہیرا ہوتا تہا) **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندہیری مین پڑہنا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک
اور شافعی اور احمد اور جمہور کا اور اس حدیث سے حاضر ہونا عورتون کا بہی ثابت ہوا اگرچہ خوف فتنہ کا نہ ہو

عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ
الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ
وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مومن بیبیان حاضر ہوتی تہین نماز فجر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اپنی
چادرون مین لپٹی ہوئین اور پہر لوٹ جاتی تہین اپنے گہرون کو اور نہ پہچان پڑتی تہین بسبب سویرے پڑہنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَ
قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ مُتَلَفِّفَاتٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تہے اور عورتین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئی جاتین تہین اور
اندہیرے مین پہچان نہ پڑتین تہین اور انصاری نے اپنی روایت مین متلففات کہا معنے اسکے بہی وہی ہین
لپٹی ہوئین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا
وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ
كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی مین (یعنے بعد زوال کے) پڑہا کرتے تہے
اور عصر ایسے وقت مین کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشا مین کبہی تاخیر
کرتے اور کبہی اول وقت پڑہتے جب دیکہتے کہ لوگ جمع ہوگئے اول وقت پڑہ لیتے اور جب دیکہتے
کہ لوگ دیر مین آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تہے اندہیرے مین **ف** اس سے ثابت
ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہی اور مغرب بمجرد غروب آفتاب ادا اور عشا مین جماعت کی حضور اور انکی

النَّبِيِّ

نہ ہو داری ضرورت کے عن محمد بن عمرو بن الحسن بن علی قال کان الحجاج یؤخر الصلوات
فسألنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بمثل حدیث غندر ترجمہ محمد بن عمرو بن حسن
بن علی نے کہا کہ حجاج نماز دن میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابر سے پوچھا تو انہوں نے وہی روایت بیان کی
جو اوپر گذری جسکو غندر نے روایت کیا ہے عن سیار بن سلامة قال سمعت ابی یسأل
ابا برزة رضی اللہ عنہ عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت انت سمعته
قال فقال کانما اسمعه الساعة قال سمعت ابی یسأله عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال کان لا یبالی بعض تاخیرها قال یعنی العشاء الی نصف اللیل ولا یحب النوم قبلها
والحدیث بعدها قال شعبة ثم لقیته بعد فسألته فقال کان یصلی الظهر حین تزول
الشمس والعصر یذهب الرجل الی اقصی المدینة والشمس حیة قال والمغرب لا ادری ای
حین ذکر قال ثم لقیته بعد فسألته فقال وکان یصلی الصبح فینصرف الرجل فینظر الی
وجه جلیسه الذی یعرف فیعرفه قال وکان یقرأ فیها بالستین الی المائة ترجمہ سیار بن سلامہ
نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو برزہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا شعبہ نے
کہا کیا تم نے سنا ابو برزہ سے انہوں نے کہا میں گویا ابھی سن رہا ہوں (یعنی مجھے ایسا یاد ہے) پھر کہا
سیار نے کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو برزہ سے پوچھتے تھے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
تو کہا انہوں نے کہ پرواہ نہ کرتے تھے آپ اگر عشا میں آدھی رات تک تاخیر ہو جاوے اور اسکے آگے
سونیکو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اسکے بعد باتیں کرنے کو شعبہ نے کہا کہ پھر میں ان سے (یعنی سیار سے ملا) اور
پوچھا تو کہا انہوں نے کہ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر جب کہ جاتا آدمی (یعنی بعد نماز کے
کنارہ تک مدینہ کے اور آفتاب میں گرمی رہتی اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا پھر ملاقات
کی میں نے ان سے اور پوچھا تو کہا انہوں نے کہ صبح ایسے وقت پڑھتے کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہمنشین کو
دیکھتا جسکو پہچانتا تھا تو پہچان لیتا اور اسکو اور اسمیں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک پڑھتے ف سونا
قبل عشا کے اسلیے مکروہ جانتے کہ اسمیں احتمال ہے نماز قضا ہونیکا یا وقت مختار و عمدہ کے نکل جانیکا اور اسکے بعد
باتوں کو اسلیے برا جانتے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اوٹھ سکے یا زیادہ جاگنے کے سبب دن کے
ضروری کاموں میں حرج ہو عن ابی برزة رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی

اسمعک
وکان
یعرفہ

اللہ علیہ وسلم لا یبالی بعض تاخیر صلوۃ العشاء الی نصف اللیل وکان لا یحب النوم قبلہا ولا الحدیث بعدہا **قال** شعبۃ ثم لقیتہ مرۃ اخری فقال او ثلث اللیل ترجمہ ابی برزہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرواہ نہ کرتے اگر عشا مین آدہی رات تک تاخیر ہوتی اور اوسکے قبل سونے کو اور اوس کے بعد باتون کو برا جانتے شعبہ نے کہا کہ مین اون سے پہر ملا تو انہون نے کہا تہائی رات تک **عن** ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر العشاء الی ثلث اللیل ویکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان یقرأ فی صلوۃ الفجر من المائۃ الی الستین وکان ینصرف حین یعرف بعضنا وجہ بعض **ترجمہ** ابی برزہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو پڑہتے تہے تہائی رات مین اور اوسکے آگے سونے کو اور اسکے بعد باتون کو برا جانتے اور نماز فجر مین سو آیتون سے ساٹہہ تک پڑہتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایکدوسرے کا منہ پہچان لیتا **باب** کراہیۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتہا المختار وما یفعلہ المأموم اذا اخرہا الامام عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کرے تو لوگ کیا کرین اسکا بیان **عن** ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا او یمیتون الصلوۃ عن وقتہا قال قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ ولم یذکر خلف عن وقتہا **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کیا کروگے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہونگے کہ نماز آخر وقت ادا کرینگے یا فرمایا نماز کو مار ڈالینگے اوس کے وقت سے مین نے عرض کیا کہ پہر آپ کیا حکم فرماتے ہین مجہکو آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر ادا کر لینا پہر اگر اون کے ساتہہ بہی اتفاق ہو تو پہر پڑہ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جاینگے اور خلف جو راوی ہے اوس نے عن وقتہا کا لفظ روایت نہین کیا **ف** نووی نے کہا کہ تاخیر سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنے جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو تم اکیلے پڑہ لو پہر اگر جماعت مین جانا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت مین پہوٹ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوے اور فجر اور عصر کے بعد دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے جو پہلے ادا کی **عن** ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا

نماز ادا کرنے کا حکم جب امام تاخیر کرے صلوۃ عن وقتہا

وکہ

حسن تسلیم ۱۱۶ علم ۴

ذر إنه سيكون بعدي أمراء يميتون الصلوة فصل الصلوة لوقتها فإن صليت لوقتها كانت لك نافلة وإلا كنت قد أحرزت صلوتك **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر میرے بعد ایسے حاکم ہونگے کہ وہ نماز کو مار ڈالیں گے (یعنی آخر وقت پڑھینگے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر اگر انہوں نے وقت پر پڑھی تو خیر نہیں تو نہ پڑھیں اُن کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے بچا لیا اپنی نماز کو **عن** أبي ذر رضي الله عنه قال إن خليلي أوصاني أن أسمع وأطيع وإن كان عبدا مجدع الأطراف وأن أصلي الصلوة لوقتها فإن أدركت القوم وقد صلوا كنت قد أحرزت صلوتك وإلا كانت لك نافلة **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ میرے دوست نے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی کہ میں حاکم کی بات سنوں اور اس کا کہا مانوں اگرچہ ایک غلام ہاتھ پیر کٹا ہوا ہو اور یہ کہ نماز پڑھوں اپنے وقت پر پھر اگر پاؤں میں لوگوں کو کہ وہ پڑھ چکے تو میں اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا اور نہیں تو وہ میرے لیے نفل ہو گی (یعنی جو دوبارہ اون کے ساتھ پڑھ لوں گا) **عن** أبي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وضرب فخذي كيف أنت إذا بقيت في قوم يؤخرون الصلوة عن وقتها قال قال ما تأمر قال صل الصلوة لوقتها ثم اذهب لحاجتك فإن أقيمت الصلوة وأنت في المسجد فصل **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھ مارا میری ران پر کہ کیا کرے گا تو جب رہ جاوے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں دیر کرینگے اوس کے وقت سے تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا اور اپنے کام کو چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد میں ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی پڑھ لو **عن** أبي العالية البراء قال أخر ابن زياد الصلوة فجاءني عبد الله بن الصامت فألقيت له كرسيا فجلس عليه فذكرت له صنيع ابن زياد فعض على شفته وضرب فخذي وقال إني سألت أبا ذر كما سألتني فضرب فخذي كما ضربت فخذك وقال إني سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فضرب فخذي كما ضربت فخذك وقال صل الصلوة لوقتها فإن أدركتك الصلوة معهم فصل ولا تقل إني قد صليت فلا أصلي **ترجمہ** ابی العالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایک دن نماز میں دیر کی اور عبداللہ بن صامت میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کرسی ڈال دی وہ اس پر بیٹھے اور میں نے ان سے عبیداللہ کے کام کا ذکر کیا انہوں نے اپنے ہونٹ چبا کر (یعنی افسوس اور

تأمرني

على فخذي

مجھسے اور میری ران پر ہاتھ مارا پھر کہا کہ مین نے ابی ذر سے پوچھا جیسے تم نے مجھسے پوچھا سو انہون نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے تم نے مجھسے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیو اپنے وقت پر پھر اگر تجھکو ان کے ساتھ بھی نماز ملے تو پھر ان کے ساتھ پڑھ لے اور یہ نکہہ کہ مین پڑھ چکا ہون اب نہین پڑھتا کہ اسمین جماعت مین پھوٹ پڑیگی ۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اَوْ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِہَا فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا ثُمَّ اِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَہُمْ فَاِنَّہَا زِیَادَۃُ خَیْرٍ ۔ ترجمہ ابی ذر نے کہا کیا ہوگا جب باقی رہیگا تو ایسے لوگون مین جو دیر کرتے ہین نماز مین اپنے وقت سے تو پڑھ لینا تم نماز کو اوس کے وقت پر پھر اگر تکبیر ہو تو لوگون کے ساتھ بھی پڑھ لے اسلیے کہ اسمین نیکی کی زیادتی ہے عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ خَلْفَ اُمَرَاءَ فَیُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ ضَرْبَۃً اَوْجَعَنِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِکَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَہُمْ نَافِلَۃً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِیْ ذَرٍّ ۔ ترجمہ ابی العالیہ نے کہا مین نے عبداللہ بن صامت سے کہا ہم جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہین حاکمون کے پیچھے اور وہ نماز کو اخیر وقت ادا کرتے ہین ابی العالیہ نے کہا کہ عبداللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میری ران درد ہو لگی اور کہا مین نے ابوذر سے پوچھا اس بات کو تو انہون نے بھی میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کرو تم اپنے وقت مسنون پر اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کرو یا کرو اور عبداللہ نے کہا کہ ذکر کیا مجھسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوذر کی ران پر ہاتھ مارا

بَابُ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَبَیَانِ التَّشْدِیْدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْہَا وَاَنَّہَا فَرْضٌ کِفَایَۃً

نماز جماعت کی فضیلت اور اسکی ترکی کی مذمت اور یہ کہ فرض کفایہ ہے بیان

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جماعت کی اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجہ بڑھکر ہے

قال

اصلی

ارجعنی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفضل صلوۃ الجمیع علی صلوۃ الرجل وحدہ خمسا وعشرین درجۃ قال وتجتمع ملائکۃ اللیل وملائکۃ النہار فی صلوۃ الفجر قال ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اقرؤا ان شئتم وقران الفجر ان قران الفجر کان مشہودا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے کی نماز پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں ابوہریرہ نے کہا چاہو تم یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونیکا سبب ہے عن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثل حدیث عبد الاعلی عن معمر الا انہ قال بخمسۃ وعشرین جزأ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مثل روایت عبدالاعلی کے معمر سے مگر اسمیں بخمسۃ وعشرین ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الجماعۃ تعدل خمسا وعشرین من صلوۃ الفذ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ مع الامام افضل من خمس وعشرین صلوۃ یصلیہا وحدہ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز امام کے ساتھ اکیلے کی پچیس نمازوں سے افضل ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ ترجمہ ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلوتہ وحدہ سبعا وعشرین درجۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن نمیر عن ابیہ بضعا وعشرین وقال ابوبکر فی روایتہ سبعا وعشرین درجۃ ترجمہ ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بیس پر کئی درجہ روایت کی اور ابوبکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بضعا وعشرین ترجمہ ابن عمر نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بیس پر کئی درجہ فرمائے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگون کو کسی نمازمین نپایا تو فرمایا مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون ایک شخص کو کہ امامت کرے نماز کی اور مین جاؤن انکیطرف جو نمازمین نہین آئے اور حکم کرون کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لگا کر اون کے گہرون کو جلادین اور اگر کوئی شخص ایک ہڈی فربہ جانور کی پاوے تو ضرور آوے مراد رکہتے تہے آپ نماز عشا کو (یعنے نماز کو نہین آتے اور ہڈی سنکر دوڑتے ہین) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشا اور فجر منافقون پر بہت بہاری ہے اور اگر اسکا اجر جانتے تو گہٹنون چل کر آتے اور مین نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دون کہ قائم کیجاوے اور ایک شخص کو کہون کہ نماز پڑہاوے لوگون کو پہر چند لوگون کو ساتھ لیکر جاؤن کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لیکر جو لوگ نماز مین نہین آتے ہین انکے گہر جلادون عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کین اور یہی روایت کی کہ آپ نے فرمایا مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون اپنے جوانون کو کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لگا دیر اور حکم کرون مین ایک شخص کو جو نماز پڑہاوے اور جلادون گہر لوگون سمیت (یعنے جو نماز مین نہین آتے ہین) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث بالا کی روایت کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ

یحرق بیوتا

ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور اس حدیث سے شفقت اٹھا کر مسجد میں آنا ثابت ہوتا ہے عن عبد اللہ بن
رضی اللہ عنہ قال من سرہ ان یلقی اللہ غداً مسلماً فلیحافظ علی ھؤلاء الصلوات حیث ینادی
بھن فان اللہ شرع لنبیکم صلی اللہ علیہ وسلم سنن الھدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم
کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ ترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم
لضللتم وما من رجل یتطھر فیحسن الطھور ثم یعمد الی مسجد من ھذہ المساجد الا کتب
اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوھا حسنۃ ویرفعہ بھا درجۃ ویحط عنہ بھا سیئۃ ولقد رایتنا
وما یتخلف عنھا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی بین الرجلین
حتی یقام فی الصف ترجمہ عبد اللہ نے کہا جسکو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کے دن مسلمان
ہو کر تو ضرور ہے کہ حفاظت کرے ان نمازوں کی جہاں اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
نبی کے لیے طریقے ہدایت کو مقرر کر دیے اور یہ نمازیں بھی انہیں میں ہیں اور اگر تم پڑھو انکو گھروں میں جیسے
فلانا جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بیشک چھوڑ دیا تم نے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چھوڑا
تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اچھی طرح طہارت
کرے پھر ارادہ کرے کسی مسجد کا ان مسجدوں میں سے مگر اللہ تعالیٰ اوسکے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی
لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ نہیں
غیر حاضر ہوتا تھا جماعت سے مگر منافق جسکا نفاق کھلا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ
کے چلایا جاتا تھا یہانتک کہ کھڑا کر دیا جاتا تھا صف میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسقدر بیمار کو بھی
جماعت میں آنا مستحب ہے عن ابی الشعثاء قال کنا قعوداً فی المسجد مع ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعہ ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ بصرہ حتی
خرج من المسجد فقال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ ابی الشعثاء نے کہا ہم مسجد میں بیٹھے تھے ابوہریرہ کے ساتھ کہ موذن نے اذان دی اور
ایک شخص مسجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابوہریرہ اسکو دیکھتے رہے یہانتک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابوہریرہ
نے کہا کہ اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عن ابی الشعثاء المحاربی قال سمعت
اباھریرۃ رضی اللہ عنہ ورای رجلا یجتاز المسجد خارجا بعد الاذان فقال اما ھذا

اللہ تعالیٰ

باب النھی عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن

فقد عصی ابا القاسم ترجمہ ابی الشعثاء نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نافرمانی کی
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اوسکو کہ جو مسجد سے باہر چلا گیا تھا بعد اذان کے **ف** ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض ادا نکرلے مگر اس شخص کو کہ عذر رکھتا
ہو جیسے کسی دوسری مسجد کا امام ہو یا اوسکے پیشاب کو جاتا ہو کہ پھر آنے کی نیت رکھتا ہو **عن** عبد الرحمن
بن ابی عمرة قال دخل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ المسجد بعد صلوة المغرب فقعد
وحده فقعدت الیه فقال یا ابن اخی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی
العشاء فی جماعة فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل
کله ترجمہ عبد الرحمن نے کہا عثمان بن عفان مسجد مین آئے اور اکیلے رہ گئے مین انکے پاس جا
بیٹھا انہون نے فرمایا ای میرے بھتیجے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے
عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نماز نفل پڑھتا رہا (یعنے ایسا ثواب پاویگا) اور جس نے
صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا **ف** اس سے دونو نمازون کی جماعت سے ادا
کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونون نمازین جس نے بجماعت ادا کین وہ آرام سے سویا بھی اور ڈیڑہ
رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا سبحان اللہ سنت مین کیا مزا ہے کہ آرام بھی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بھی **عن**
ابی سهل عثمان بن حکیم بهذا الاسناد مثله ترجمہ ابی سہل نے بھی اس اسناد سے مثل اس روایت
کے بیان کیا **عن** جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی الصبح فهو فی ذمة اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمته بشیء فیدرکه فیکبه
فی نار جهنم ترجمہ جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی نماز صبح کی وہ اللہ
کی پناہ مین ہے سو اللہ اپنی پناہ کا حق تم سے طلب کریگا اوسکو نہ چھوڑیگا اور ڈالدیگا اوسکو جہنم مین
یعنی اگر اوسکو ستاؤگے جو صبح کی نماز پڑھ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ مین خلل ڈالا اور اسکا حق تلف کیا
عن جندب القسری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
صلی صلوة الصبح فهو فی ذمة اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمته بشیء فانه من یطلبه
من ذمته بشیء یدرکه ثم یکبه علی وجهه فی نار جهنم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن**
الحسن عن جندب بن سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا ولم یذکر فیکبه فی نار

جہنم ترجمہ جس کی روایتیں بھی وہی مضمون ہے مگر دوزخ میں ڈالنے کا ذکر نہیں **باب** الرُّخصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الجَمَاعَةِ بِعُذْرٍ عذر کے سبب جماعت کا معاف ہونا **عَن** عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنهُ عِنْدَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ البَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ البَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي البَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** عتبان جو صحابی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور انصار میں ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میری آنکھیں جاتی رہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب مینہ برستا ہے نالہ آتا ہے جو میرے اور انکے بیچ میں ہے تو میں انکی مسجد میں نہیں جا سکتا کہ امامت کروں انکی اور آرزو رکھتا ہوں اے اللہ کے رسول کہ آپ تشریف لاویں اور ایک جگہ نماز پڑھیں (یعنی میرے گھر میں) تاکہ میں اسے نماز کی جگہ

نسخہ: فاذا — فاتخذہ — نسخہ: خزیرۃ — لہا — الدار — الربیع

مقرر کر دون تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا مین ایسا ہی کرونگا اگر اللہ نے چاہا
عتبان نے کہا پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر بھی آپکے ساتھہ تھے جب کچھہ
دن چڑھا اور آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین نے آپکو بلایا اور آپ جب گھر
مین آئے تو بیٹھے نہین اور فرمایا تم کہان چاہتے ہو کہ مین نماز پڑھون تمہارے گھر مین کہا انہون نے کہ مین
نے ایک کونا بتایا اور آپ کھڑے ہوکر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپکے پیچھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے دو رکعت
پڑھکر سلام پھیرا اور ہم نے آپکو روک رکھا تھا گوشت کی گرتی کیواسطے جو آپ کیلیے پکائی تھی اور محلہ کے لوگ
بھی آگئے یہانتک کہ کئی آدمی جمع ہوگئے گھر مین سو ایک شخص نے اون مین سے کہا کہ مالک بن دخشن کہان
ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہین رکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
نکہو اوسکو تم نہین دیکھتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رضامندی اللہ کی لوگون نے کہا اللہ اور
رسول اسکا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اوس کے توجہ اور خیرخواہی منافقون کے ساتھہ دیکھتے ہین
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہے آگ پر اوسکو جو کہے لا الہ الا اللہ اور چاہتا
ہو اس کہنے سے رضامندی اللہ کی ابن شہاب نے کہا پھر مین نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت
کو اور وہ بنی سالم مین کے سردارون مین ہین جو روایت کی محمود بن ربیع نے سو تصدیق کی انہون نے اسکی ف
اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک یہہ کہ جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے دوسرے برکت ڈھونڈھنا نیکون
سے ساتھہ اور ان کی نشانیون اور مقامون سے تیسرے نماز ادا کرنا نیکون کے نماز کی جگہہ مین چوتھے
افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنی سے کم درجہ والے کے گھر جانا پانچوین معاف ہونا جماعت کا عذر
کے سبب سے چھٹے امام اور عالم کے ساتھہ جانا اوسکے رفیق کا ساتوین اجازت چاہنا باہر سے آنیوالا
کا گھر والے سے آٹھوین یہ کہ پہلے عبادت اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی نوین
نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسوین دن کے نماز بھی دو دو رکعت افضل ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ
کا یہی مذہب ہے اور جمہور کا گیارہوین مستحب ہونا اسکا کہ محلہ مین جب کوئی شخص نیک آدمی تو اسکے ملنے کو
آوین اور اسکی زیارت سے مشرف ہون اور اسکی صحبت سے فیض اٹھاوین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
تمام مسلمانون پر بارہوین گھر مین نماز کی جگہہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہوین بری ذکر سے
کسی کے لوگون کو روکدینا چودہوین یہہ کہ لا الہ الا اللہ کا قائل صدق دل سے دوزخ مین ہمیشہ نرہے گا سوا

اسکے اور بہی بہت سے فوائد ہین جو بخوف طول بعرض تحریر مین نہ آسکے (نووی) **عَنْ** مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ
عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِي
الْحَدِيثِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنْ رَجَعْتُ
إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامُ
قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نُرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنِ
اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ **ترجمہ** محمود نے عتبان سے روایت کی کہ انہون نے کہا آیا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم معنے یعنی جو اوپر مذکور ہو چکی مگر اتنی بات
زیادہ تہی کہ ایک شخص نے کہا کہان ہین مالک بن دخشن یا کہا دخیشن اور یہہ بہی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا بیان
کی مین نے یہ روایت چند شخصون مین کہ ان مین ابو ایوب انصاری بہی تہے تو اونہون نے کہا مین نہین
گمان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو مین نے قسم کہائی کہ
مین پھر جا کر عتبان سے پوچھون گا سو مین انکے پاس گیا اور انکو بہت بوڑہا پایا کہ آنکہین جاتی رہی ہین
اور وہ اپنی قوم کے امام تہے سو ہم اون کے بازو پر جا بیٹھے اور مین نے اون سے یہی حدیث پوچہی تو
انہون نے ویسی ہی بیان کر دی جیسے مجہہ سے پہلے بیان کی تہی زہری نے کہا کہ اوس کے بعد اور چیزین فرض
ہوئین اور بہت سے احکام الٰہی اوترے کہ جنکو ہم جانتے ہین کہ کام اونپر ختم ہو گیا پہر جو یہہ چاہے کہ دہوکا نکہائے تو غرور
پر کرے کہ دہوکا نکہائے **ف** یعنی یہ نہ سمجہے کہ یہ کلمہ رکعت نماز سے بلکہ یہ ابتداے اسلام کی بات ہے اسکے بعد اور احکام
الٰہی بہت سے آئے ہین **عَنْ** مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَ
حَبَسْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ
مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ **ترجمہ** محمود نے کہا مجہے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمارے مکان کو ڈول کی تھی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عتبان نے کہ کہا انہون نے عرض کی
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہوگئی ہے اور بیان کی حدیث یہانتک کہ کہا
عتبان نے کہ دو رکعت پڑھی آپنے ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپکو ایک کھانے کے لیے جسکو
جشیشہ کہتے ہین کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تھا اور اسکے بعد کا ذکر نہین کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا
ہے **ف** جشیشہ یہہ ہے کہ گیہون کا باریک آٹا لیا اور اسمین گوشت ڈال کر پکایا یا کھجور ڈالکر اور بخاری
کی روایت مین مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے موبہہ پر کلی کی اور اس
روایت سے جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکون کے ساتھہ اون کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچون
کا دل ایسی باتون سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپنے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب ہماری فیض صحبت
کو یاد رکھیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا **باب** جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيْرٍ وَخُمْرَةٍ
وَثَوْبٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ نفل مین جماعت اور بوریے وغیرہ پر پڑھنے کا بیان عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ انس نے کہا کہ اون کی دادی
نے جسکا نام ملیکہ تھا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے کے لیے جو انہون نے پکایا تھا
پھر حضرت نے اسمین سے کھایا اور فرمایا کہ کھڑے ہو مین تمہاری خیر و برکت کے لیے نماز پڑھون انس نے کہا کہ مین ایک
بوریا لیکر کھڑا ہوا جو بہت بچھانے سے کالا ہوگیا (یعنی مستعمل تھا) اور اوسپر مین نے پانی چھڑکا اور آنحضرت
اوسپر کھڑے ہوئے اور مین نے اور ایک یتیم نے آپکے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی بھی ہمارے پیچھے
کھڑی ہوئی پھر نماز پڑھائی آپنے دو رکعتین اور سلام پھیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول
کرنا دعوت کا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت مین نفل نماز پڑھنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتھہ نماز نیکون کے
اپنے گھر مین اور شاید آپ کو انکی تعلیم بھی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتین مسجد مین آپ کی
ہیئت نماز کو بخوبی نہین دیکھ سکتی تہین اسوجہ سے کہ پیچھے رہتی تہین اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریون

فلاصلی

وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام کے سوا جب دو آدمی ہون تو صف امام کے پیچہے باندہ لین اور عورت پیچہے کہڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور پانی چہڑکنا بوریے پر اوسکی نرم کرنے کے لیے تہا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شاید نجاست کے سبب سے پانی چہڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَحسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحضُرُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِی بَیتِنَا قَالَ فَیَاْمُرُ بِالبِسَاطِ الَّذِی تَحتَهٗ فَیُکنَسُ ثُمَّ یُنضَحُ ثُمَّ یَؤُمُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلفَهٗ فَیُصَلِّی بِنَا قَالَ وَکَانَ بِسَاطُهُم مِن جَرِیدِ النَّخلِ ترجمہ انس مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچہے تہے اخلاق مین اور کبہی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہماری گہر مین ہوتے تو حکم کرتے ہماری بچہونے کو جو آپکے نیچے ہوتا کہ اوسکو جہاڑ دیتے پہر پانی چہڑک دیتے پہر امامت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچہے کہڑے ہوجاتے اور ہمارے ساتہہ آپ نماز پڑہتے اور آپکا بچہونا کہجور کے پتون کا تہا ف اس سے بے تکلفی انبیا کی ثابت ہوئی عن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَلَینَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّی وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِی فَقَالَ قُومُوا فَلِاُصَلِّیَ بِکُم فِی غَیرِ وَقتِ صَلٰوةٍ فَصَلّٰی بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ اَینَ جَعَلَ اَنَسًا مِنهُ قَالَ جَعَلَهٗ عَلٰی یَمِینِهٖ ثُمَّ دَعَا لَنَا اَهلَ البَیتِ بِکُلِّ خَیرٍ مِن خَیرِ الدُّنیَا وَالاٰخِرَةِ فَقَالَت اُمِّی یَا رَسُولَ اللّٰهِ خُوَیدِمُكَ اُدعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِی بِکُلِّ خَیرٍ وَکَانَ فِی اٰخِرِ مَا دَعَا لِی بِهٖ اَن قَالَ اللّٰهُمَّ اَکثِر مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِك لَهٗ فِیهِ ترجمہ انس نے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر اور گہر مین مین تہا اور میری مان اور میری خالہ اور آپ نے فرمایا کہڑے ہو مین تمہارے لیے نماز پڑہون اور اسوقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تہا پہر آپ نے نماز پڑہی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچہا کہ حضرت نے انس کو کہان کہڑا کیا انہون نے کہا اپنے دہنی طرف پہر دعای خیر کی ہم سب گہر والون کے لیے سب بہتریون کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض کی میری مان نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپکا چہوٹا خادم ہے (یعنے انس) اس کے لیے آپ دعا فرما دین سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور آخیر مین اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پہر اس مین برکت عنایت فرما عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہ وبامہ او خالتہ قال فاقامنی عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی یعنی امامت کی اور مجھ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی خمرۃ ترجمہ میمونہ ام المؤمنین بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے برابر حاضر تھی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھکو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریے پر عن ابی سعید الخدری انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہ یصلی علی حصیر یسجد علیہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہیں آپ بوریے پر اور اوسی پر سجدہ کرتے ہیں

باب فضل الصلوۃ المکتوبۃ فی جماعۃ

نماز فرض بجماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلوتہ فی بیتہ وصلوتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان احدہم اذا توضا فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لاینہزہ الا الصلوۃ لایرید الا الصلوۃ فلم یخط خطوۃ الا رفع لہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ ہی تحبسہ والملئکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللہم ارحمہ اللہم اغفر لہ اللہم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ ما لم یحدث فیہ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آدمی کی جماعت سے اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ آدمی نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا کہ نہیں اوٹھایا اوسکو مگر نماز نے اور نہیں ہے ارادہ ہوا اوسکو مگر نماز کا تو کوئی قدم نہیں رکھتا ہے وہ مگر بلند کر دیتا ہے اللہ تعالے اوسکے عوض میں اسکا ایک درجہ اور گھٹا دیتا ہے ایک گناہ یہانتک کے داخل ہوتا ہے وہ مسجد میں پھر جب مسجد میں آگیا تو گویا وہ نماز ہی میں ہے جبتک نماز اوسکو روک رہی ہے اور فرشتے اوسکے لیے دعائے خیر کر رہے ہیں جبتک

(حاشیہ: رفع اللہ)

کہ وہ اپنی جگہہ مین ہے جہان نماز پڑہی ہے اور کہتے ہین فرشتے کہ یا اللہ رحم کر اوسپر یا اللہ بخشدے اوسکو یا
اللہ توبہ قبول کر اوسکی جب تک کہ وہ ایذا نہین دیتا جبتک وہ حدث نہین کرتا یعنے تب تک فرشتے
یہی کہتے رہتے ہین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهٖ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَاَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے دعائے خیر کرتے ہین تمہارے ہر ایک کے لیے جب تک وہ اپنی
نماز کی جگہہ بیٹہا رہتا ہے کہ یا اللہ بخشدے اوسکو یا اللہ رحم کر اوسپر جب تک کہ وہ گوز نہین کرتا اور ہر ایک
تمہارے مین کا نماز مین ہے جب تک نماز اوسکو روک رہی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَ
تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی يَنْصَرِفَ اَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ
قَالَ يَفْسُوْ اَوْ يَضْرِطُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آدمی منتظر
نماز کا اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹہا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی مین ہے اور فرشتے اوسکے لیے کہتے رہتے
ہین کہ یا اللہ بخش اوسکو اور رحم کر اوسپر یہانتک کہ وہ چلا جائے یا حدث کرے راوی کہتا ہے کہ مین
نے پوچھا کہ حدث کیا ہے تو کہا پہسکی چھوڑے یا گوز کرے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ
اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز مین ہے
جب تک کہ نماز اوسکو روک رہی ہے نہین روکتی اسے گہر جانے سے مگر نماز عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُكُمْ مَّا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ
فِیْ صَلٰوةٍ مَّا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُوْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ترجمہ
ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم مین کا نماز مین ہے جب تک نماز کا
منتظر ہے جب تک اوس نے گوز نہین کیا فرشتے اوسکے لیے دعا کرتے ہین یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اسپر
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ هٰذَا ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہی مضمون روایت کیا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ
وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ
يَنَامُ قَالَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فِيْ جَمَاعَةٍ ترجمہ ابو موسی نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہو اوتنا ہی ثواب بہی اُسکا
زیادہ ہو اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑہیگا اوسکا ثواب بہی زیادہ ہے اوس شخص سے
کہ پڑہ لے اور سو رہے اور ابو کریب کی روایت مین یہ لفظ ہین حَتّٰی یُصَلِّیَہَا سے آخر تک اور مطلب دونو
کا ایک ہی ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ
وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ
وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ
اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ
لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ ایک شخص تہا کہ اوس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان
مسجد سے دور نہ تہا اور کبہی کوئی جماعت اُسکی نجاتی تو اس سے کہا گیا یا مین نے کہا کہ تم اگر ایک گدہا
خرید لو کہ اوسپر سوار ہوکر آیا کرو اندہیری اور دہوپ مین تو خوب ہو اس نے کہا کہ مین یہ نہین چاہتا
کہ میرا گہر مسجد کے بازو مین ہو اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ میرے قدم لکہے جاوین مسجد کیطرف اور میرا
لوٹنا بہی جب مین لوٹون گہر کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس سب کا
ثواب تمہارے لیے اکٹہا کیا ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بَيْتُهٗ
اَقْصٰى بَيْتٍ فِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا فُلَانُ لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيْكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَ
يَقِيْكَ مِنْ هَوَامِّ الْاَرْضِ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِيْ مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهٖ حِمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ
قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ يَرْجُوْ فِيْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ انصار مین ایک شخص
تہے کہ گہر انکا سب گہرون مین مدینہ کے دور تہا مسجد سے اور کوئی جماعت اونکی جانے نپاتی

تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہم لوگون کو اون پر ترس آیا اور مین نے اون سے کہا کہ کاش تم ایک
گدہا خرید لو کہ تمہی گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑون سے بچاوے اونہون نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ
کی کہ مین یہہ نہین چاہتا کہ میرا گہر بندہا ہوا ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر سے اور یہہ بات اسکی مجہہ پر بہت بار
اور گران گذری اور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے انکو بلایا اونہون
نے حضرت سے بہی یہی کہا کہ مجہسے کہا تہا اور ذکر کیا کہ مین اپنے قدمون کا اجر چاہتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تمکو اجر ہے
جسکو تم امید وار ہو **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ کَانَتْ دِیَارُنَا نَائِیَۃً مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّبِیْعَ بُیُوْتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ
فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ دَرَجَۃً ترجمہ
ابو الزبیر نے جابر سے سنا کہ انہون نے کہا ہمارے لوگون کے گہر مسجد سے دور تہے تو ہم نے چاہا کہ بیچ
ڈالین اور مسجد کے قریب آرہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو روکا اور فرمایا کہ تمہی ہر قدم
پر ایک درجہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ
فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ
اٰثَارُکُمْ ترجمہ جابر نے کہا کچہہ جگہہین خالی ہوئین مسجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والون نے چاہا
کہ مسجد کے پاس اوٹہہ آوین اور یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہمکو
پہونچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آرہو انہون نے عرض کی کہ ہان اے اللہ کے رسول ہم نے
چاہا تو ہے تب آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے ہی گہرون مین رہو تمہارے قدم لکہے جاتے ہین یعنی
تا کہ انکا ثواب ملے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا
اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِیَۃٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ
دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ فَقَالُوْا مَا کَانَ یَسُرُّنَا اَنَّا کُنَّا تَحَوَّلْنَا ترجمہ جابر نے کہا بنو سلمہ
نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجاوین اور کچہہ گہر خالی تہے تو یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اے
بنی سلمہ اپنے ہی گہرون مین رہو تمہارے قدم لکہے جاتے ہین تو انہون نے کہا اس فرمانے سے ہم ایسے خوش

ہوئی کہ ویسی اوٹھہ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوئی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ
کَانَتْ خَطْوَاتُهٗ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَةً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گھر میں پھر جاوے کسی اللہ کے گھر میں کہ ادا کرے
کسی فرض کو اللہ کے فرضوں میں سے تو اوسکے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اوترین گی
اور دوسرے سے درجے بڑھین گے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ بَکْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ
لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ
قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو کہ وہ اس
میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اوس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کی کہ نہیں فرمایا یہی
مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ اللہ تعالے اوس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے عَنْ جَابِرٍ وَّ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ
الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ
قَالَ الْحَسَنُ وَمَا یُبْقِیْ ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ ترجمہ جابر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ
نمازوں کی مثال مانند بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا
ہو حسن نے کہا کہ نہ باقی رہے گا اوس پر کچھ میل عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ
رَاحَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں اللہ
تعالے نے اوسکی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام میں

بَاب فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہہ بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَکُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَثِیْرًا کَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاةَ

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَکَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ **ترجمہ** سماک بن حرب نے کہا کہ مین نے جابر سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہو انہون نے کہا کہ بہت پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھے رہتے صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پھر جب سورج نکلتا اوٹھہ کھڑے ہوتے اور لوگ ذکر کیا کرتے تھے کفر کے زمانہ کا اور ہنستے تھے اور آپ بھی مسکراتے رہتے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے اپنی جگہہ مین بیٹھے رہتے جب تک کہ آفتاب خوب نہ نکل آتا **عن** سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُوْلَا حَسَنًا **ترجمہ** سماک سے بھی مروی ہے اسی اسناد سے مگر اوسمین حسنًا کا لفظ نہین **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْوَاقُهَا **ترجمہ** عبد الرحمن جو مولے ہین ابو ہریرہ کے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہرون مین سب سے پیاری جگہہ اللہ کے نزدیک مسجدین ہین اور سب سے بری اللہ کے نزدیک بازارین ہین **ف** بازارون مین شیطان کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے گالی گلوج ایک دوسرے کو دینا اور فسق و فجور کا زور و شور رہتا ہے بخلاف اسکے مسجدون مین ذکر الٰہی نماز روزہ وزہد و عبادت خوف خدا کا چرچا رہتا ہے

باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ امامت کا مستحق کون ہے اسکا بیان **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہون تو ایک انہین امام ہو جاوے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑھا ہو **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهِ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهِ عَلٰی تَکْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ

نسخہ: حسنًا — حسنًا — تعالٰی — سلمًا

باب فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح و فضل المساجد

قَالَ الْاَشَجُّ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا ترجمہ ابو مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن مین برابر ہون تو جو سنت
زیادہ جانتا ہو اگر سنت مین برابر ہون تو جس نے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون تو جو
اسلام پہلی لایا ہو اور کسی کے حکومت کی جگہہ مین جاکر اوسکی امامت نہ کرے اور نہ اوس کے گہر مین اوسکی
مسند پر بیٹھے مگر اوس کے حکم سے اشج نے اسلام کی جگہہ عمر کو ذکر کیا یعنی جسکی عمر زیادہ ہو عَنْ اِلْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ
هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلُ
فِيْ اَهْلِهٖ وَلَا فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَكَ اَوْ بِاِذْنِهٖ ترجمہ
ابی مسعود کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا امامت کرے لوگون کی وہ جو قرآن زیادہ
جانتا ہو اور خوب قرآن پڑہتا ہو اگر قرات مین برابر ہون تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون
تو جو سن مین بڑا ہو اور کسی کے امامت نہ کر اوس کے گہر مین اور نہ اوسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹھ
اوسکی مسند پر اوسکے گہر مین جبتک وہ تجہے اجازت نہ دے یا فرمایا اوسکی اجازت سے عَنْ مَالِكِ بْنِ
الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا
عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا
قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ
فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ
ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور جوان جوان تہے ہم سن اور بیس دن آپ کی خدمت مین رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نہایت مہربان اور نرم دل تہے آپنے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہو گئے تو پوچہا آپ نے
کہ کن کن لوگون کو تم اپنے وطن مین چہوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب مین سے اور خبر دی ہم نے آپکو تب
فرمایا آپ نے لوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وہان رہو اور لوگون کو اسلام کی باتین سکہاؤ بتاؤ پہر
جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور امامت کرے جو تم مین بڑا ہو عمر مین

فَاِنْ كَانَ

وَلَا يُؤَمُّ

وَلَا يَجْلِسُ

ف اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے تو آپ نے یہی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** مالک بن حویرث نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم سن تھے اور بیان کیا حدیث کو آخر تک **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا **ترجمہ** مالک نے کہا کہ آیا میں اور ایک رفیق میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب لوٹنا چاہا ہم نے انکے پاس سے تو فرمایا آپ نے کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور امامت کرے جو تم میں کا بڑا ہو **عَنْ** خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ **ترجمہ** خالد نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ حذاء نے کہا کہ وہ دونو قرارت میں برابر تھے

باب اسْتِحْبَابِ الْقُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصَّلٰوةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَاسْتِحْبَابِهِ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ مَحَلَّهُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهِ

قنوت نمازوں میں پڑھنا مستحب ہے جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو اور پناہ مانگتی ساتھ اللہ کے اور مستحب ہونا اسکا صبح کی نماز میں اور اسبات کا بیان کہ محل اسکا دوسری رکعت میں سر اٹھانے کے پیچھے ہے اور اونچی پڑھنا اسکا مستحب ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرارت سے فارغ ہو جاتے اور سر مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنے دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنے سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارے تجھی کو ہے سب تعریف پھر کہتے کھڑے کھڑے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور سب مسلمان کفار کے ہاتھ مقید تھے

اور نجات دی ضعیف لوگون کو مومنون مین سے یعنے جو مکہ والون کے ہاتھ مین دبے پڑے مین یا اللہ
سخت کر اپنے روندن مضر پر اور ڈالدے اون پر قحط مثل زمانہ یوسف علیہ السلام کی (یعنے جیسے مصر
مین سات برس واقع ہوا تہا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو جنہون نے نافرمانی
کی اللہ کی اور اسکے رسول کی) پہر ہم کو خبر پہونچی کہ آپنے یہ بددعا موقوف کی جب یہ آیۃ اوتری لیس
لک یعنے ای نبی تم کو اس کام کا کچہ اختیار نہین اللہ چاہے اونکی توبہ قبول کرے چاہے اونہی عذاب
کرے کہ وہ ظالم ہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے استحباب قنوت کا دائما ثابت ہوا اور محل اسکا
بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور استحباب جہر کا بہی ثابت ہوا جیسا کہ مذہب ہے شافعی کا اور مذہب
امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح مین علی الدوام باقی رہین اور نمازین اسمین تین
قول ہین صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب کوئی بلاے عام نازل ہو جیسے غلبہ اعداے دین کا یا قحط و وبا تو
تمام نمازون مین امام قنوت پڑہے اور نہین تو نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونو حال مین قنوت
پڑہے یعنی وبا وغیرہ ہو یا نہو **تیسرا** قول یہ ہے کہ کسی حال مین نہ پڑہے مگر صحیح وہی قول اول
ہے اور رفع یدین اس مین مستحب ہے اور منہہ پر بعد ختم قنوت کہ ہاتہہ نہ پہیرے اور بعضون نے ہاتہہ
پہیرنا بہی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتہہ پہیرنے کو سبکے مکروہ کہا ہے اور ادعیات ماثورہ مین سے
جو دعا جی چاہے پڑہے **عن** اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی
قَوْلِہٖ وَاجْعَلْہَا عَلَیْہِمْ کَسِنِیْ یُوْسُفَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کسنی یوسف تک اور اسکی بعد کچہ ذکر نہین کیا
عن اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ حَدَّثَہُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ
الرَّکْعَۃِ فِیْ صَلٰوۃٍ شَہْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یَقُوْلُ فِیْ قُنُوْتِہٖ اَللّٰہُمَّ نَجِّ
الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَللّٰہُمَّ نَجِّ سَلَمَۃَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰہُمَّ نَجِّ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰہُمَّ
نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰہُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہَا عَلَیْہِمْ
سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ تَرَکَ
الدُّعَاءَ لَہُمْ قَالَ فَقِیْلَ وَمَا تَرَاہُمْ قَدْ قَدِمُوْا **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے

اون سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک سمع اللہ لمن حمدہ
تو اپنی قنوت مین کہتے یا اللہ چھوڑ دے ولید بن ولید کو یا اللہ چھوڑ دے سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چھوڑ دے عیاش
بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چھوڑ دے ضعیف مومنون کو یا اللہ سخت کر اپنے روندن مضر پر یا اللہ ڈال دے اون
پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابو ہریرہ نے کہا پھر دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ نے دعا چھوڑ دی اس کے بعد تو مین نے کہا کہ مین دیکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ آپ نے دعا چھوڑ دی تو لوگون نے کہا کہ دیکھتے نہین ہو جنکے لیے دعا کرتے تھے وہ تو آگئے (یعنی
کافرون کے پاس سے چھوٹ آئے) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّی الْعِشَاءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ
قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِیِّ
اِلٰی قَوْلِهٖ كَسِنِیْ يُوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابی سلمہ کی روایت سے مروی ہے
وہی مضمون جو اوپر گذرا مگر اسمین کسنی یوسف کے بعد کچہ مذکور نہین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِی الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ
الْكُفَّارَ ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تھے کہ و اسمین ادا کرون تمہارے ساتھ نماز جو قریب قریب ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پھر ابو ہریرہ قنوت پڑہتے تھے ظہر اور عشا اور صبح مین اور مومنون کے لیے دعا
کرتے اور کافرون پر لعنت کرتے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا يَدْعُوْ عَلٰی
رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰی نُسِخَ بَعْدُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا
رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ ترجمہ انس بن مالک نے کہا بد دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
لوگون پر جنہون نے قتل کیا تہا بیر معونہ کے لوگون کو تیس دن تک (یعنی بد دعا کی تیس دن تک) بد دعا
کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ نافرمانی کی انہون نے اللہ کی اور اسکے رسول
کی انس نے کہا کہ اللہ تعالے نے اوتارا ان مقتولون شہیدون کے حال مین جو بیر معونہ پر قتل ہوئے

باب منہ

تعالیٰ

تھے اس آیت کو پھر پڑہا ہمنے اوسی قرآن کی طرح پھر منسوخ ہو گئی ان بلغوا سے آخر تک یعنی پہونچا دو بشارت ہماری طرف سی ہماری قوم کو کہ ہم ملے اپنے پروردگار سے اللہ وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم راضی ہوئے اوس سے **ف** بیر معونہ ایک زمین کا نام ہے درمیان بنی عامر اور بنی سلیم کے وہان ستر قاری قرآن کے آپنے بھیجے تھے کافرون نے انکو قتل کر دیا قصہ اُن کا مفصل کتاب القراءۃ مین آویگا انشاء اللہ تعالے **عن** مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا **ترجمہ** محمد نے کہا مین انس سے کہا کہ کیا قنوت پڑہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے نماز مین اُنہون نے کہا ہان بعد رکوع کے تہوڑی دیر **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا قنوت پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ تک بعد رکوع کے نماز صبح مین بد دعا کرتے تھے اوپر رعل اور ذکوان کے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر مین بعد رکوع کے ایک مہینہ تک پڑہا بد دعا کرتے تھے آپ بنی عصیہ کے قبیلہ پر **عن** عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى أُنَاسٍ قَتَلُوْا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ **ترجمہ** عاصم نے انس سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد تو انہون نے کہا پہلے ہے مین نے کہا بعض لوگ دعوی کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہا ہے رکوع کے بعد تو انہون نے کہا قنوت پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بد دعا کرتے تھے آپ ان لوگون پر جنہون نے چند اصحاب کو آپ کے قتل کر دیا تہا کہ انہے قاری کہتے تھے **عن** أَنَسٍ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَجَدَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ أُصِيْبُوْا يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ كَانُوْا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى قَتَلَتِهِمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ انس کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے اسقدر غصہ ہوتے کبھی
نہین دیکھا جسقدر ان ستر صحابیون کے لیے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ مین کام آگئے کہ انہین قاری
کہتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر انکے قاتلون پر بددعا کرنے رہے عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ
يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ انکا اوپر کئی بار گذر چکا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ ترجمہ
انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑہا اور کئی گھرانون پر عرب کی بددعا
کی پھر چھوڑ دیا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ
فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب مین قنوت پڑہتے
تہے عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ
وَالْمَغْرِبِ ترجمہ اسکا اوپر ہو چکا عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ
وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ ترجمہ خفاف نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز مین یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور
عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور بنی غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتون سے بچا دے۔
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ اِيْمَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ
وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ثُمَّ
وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ترجمہ حارث نے
کہا کہ خفاف نے کہا کہ رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے
اور اسلم کو بچا دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل
اور ذکوان کو پھر سجدہ مین گئے خفاف نے کہا کہ اسی دعا کے سبب سے کفار ملعون ہو گئے عَنْ
خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ بِمِثْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ترجمہ

خفاف سے وہی روایت مذکور ہے مگر اسمین یہ فقرہ نہین کہ کفار اسی سے ملعون ہوئی **باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها** نماز کی قضا کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرَى

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے چلے ایک رات کو یہانتک کہ جب آپ اونگھنے لگے آخر شب مین اتر پڑے اور بلال سے کہا کہ تم ہمارا پہرا دو آج کی رات تو بلال نماز پڑہتے رہے جتنی اونکی تقدیر مین تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور آپ کے اصحاب بہی پہر جب صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اونٹنی پر تکیہ لگایا مشرق کی طرف منہ کر کے اور انکی آنکھ لگ گئی پہر نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال نکوئی اور شخص آپ کے اصحاب سے یہانتک کہ اونپر دہوپ پڑی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول جاگے اور گہبرائے اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بہی اوسی نے پکڑ لیا جسنے آپ کی جان کو پکڑا میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اونٹون کو ہانکو پہر ہانکا تہوڑی دور اونٹون کو پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی نماز ادا کی پہر جب نماز پڑہ چکے فرمایا جو بہول جاوے نماز کو پڑہ لیوے جب یاد آوے اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے قائم کرو نماز میری یاد کے لیے یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یون پڑہتے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى یعنے قائم کر نماز کو یادداشت کے لیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا

مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوْبُ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ۔ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شب ہم آخر رات میں اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ جاگے یہانتک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہے شیطان کا پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنے اس میدان سے باہر ہو گئے) پھر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور یعقوب نے سجدہ کی جگہ صلّی کہا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور صبح کی فرض نماز ادا کی عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَأَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوْقِظَهٗ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوْقِظَهٗ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَتَيْتُ فَدَعَمْتُهٗ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرَكَ مِنِّيْ قُلْتُ مَا زَالَ هٰذَا مَسِيْرِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِيْ قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ

قال فجعل بعضنا يهمس الى بعض ما كفارة ما صنعنا بتفريطنا في صلوتنا ثم قال اما لكم في
اسوة ثم قال انه ليس في النوم تفريط انما التفريط على من لم يصل الصلوة حتى يجيء وقت
الصلوة الاخرى فمن فعل ذلك فليصلها حين ينتبه لها فاذا كان الغد فليصلها عند
وقتها ثم قال ما ترون الناس صنعوا قال ثم قال اصبح الناس فقدوا نبيهم فقال ابو بكر و عمر
رضي الله عنهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكن ليخلفكم وقال الناس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ايديكم فان يطيعوا ابا بكر و عمر رضي الله عنهما
يرشدوا قال فانتهينا الى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول
الله هلكنا عطشنا فقال لا هلك عليكم ثم قال اطلقوا لي غمري قال ودعا بالميضاة
فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب وابو قتادة يسقيهم فلم يعد ان رأى الناس
ماء في الميضاة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا الملأ كلكم
سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب واسقيهم حتى ما
بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم صب رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال لي اشرب فقلت لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله قال ان ساقي القوم
آخرهم قال فشربت وشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاتى الناس الماء
جامين رواء قال فقال عبد الله بن رباح اني لاحدث هذا الحديث في مسجد الجامع
اذ قال عمران بن حصين انظر ايها الفتى كيف تحدث فاني احد الركب تلك الليلة
قال قلت فانت اعلم بالحديث قال ممن انت قلت من الانصار قال حدث فانتم
اعلم بحديثكم قال فحدثت القوم فقال عمران لقد شهدت تلك الليلة وما
شعرت ان احدا حفظه كما حفظته **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا خطبہ پڑھا ہمیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فرمایا تم چلوگے آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات اور پہونچوگے پانی پر اگر خدا
نے چاہا تو کل صبح کو سو چلے لوگ اس طرح کہ کوئی کسی کیطرف متوجہ نہوتا تھا ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہانتک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپکے بازو پر تھا اور آپ اونگھنے
لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنے غلبہ خواب سے) اور میں نے آگر آپ کو ٹیکا دیا یعنے تاکہ نہ گریں

قال لنا

شربا

لاحدث الناس

فقلت

نہ پڑین) بغیر اسکے کہ مین آپ کو جگاؤن یہانتک کہ آپ پہر سیدہے ہوکر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک کہ جب
بہت رات گذر گئی پہر آپ جہکے اور مین نے پہر ٹیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤن یہانتک کہ پہر آپ
سیدہے ہوکر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جہکے کہ اگلے دو بار سی بہی
زیادہ کہ قریب تہا کہ گر پڑین پہر مین آیا اور آپ کا ٹہکا بن گیا پہر آپ نی سر اوٹہایا اور فرمایا کہ یہہ کون ہے
مین نے عرض کی ابو قتادہ آپ نے فرمایا کہ تم کب سی میری ساتہہ اسطرح چل رہے ہو مین نے عرض کی کہ
مین رات سی آپکے ساتہہ اسیطرح چل رہا ہون آپنے فرمایا اللہ تعالے تمہاری حفاظت کرے جیسے
تمنے اوس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو ہم کو کہ ہم چہپے ہوئے ہین لوگون کی
نظرون سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو کسی کو مین نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار
ہے یہانتک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہوئے
اور اپنا سر زمین پر رکہا (یعنے سونیکو) اور فرمایا خیال رکہنا تم لوگ ہماری نماز کا (یعنے نماز کیوقت جگا
دینا) پہر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تہے اور آفتاب آپ کی پیٹھ پر آگیا پہر ہم لوگ گہبراکر اوٹہے اور
آپ نی فرمایا سوار ہو پہر چلے یہانتک کہ جب دہوپ چڑہ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا کہ
میرے پاس تہا اور اس مین تہوڑا سا پانی تہا پہر آپنے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤن سے کم تہا
یعنے بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس مین تہوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
ہماری لوٹے کو رکہہ چہوڑو کہ اوس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر اذان کہی بلال نے نماز کی اور نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسی ہی ادا کی جیسے ہر
روز ادا کرتے ہین اور آپ بہی سوار ہوئے اور ہم بہی آپ کے ساتہہ پہر ہر ایک ہم مین سی چپکے چپکے کہتا تہا
کہ آج ہماری اس قصور کا کیا اتارا ہوگا جو ہم نے نماز مین قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگون کا پیشوا
مین نہین ہون پہر فرمایا کہ سونے مین کیا قصور ہے قصور تو یہہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑہے یہان تک
کہ دوسرا وقت نماز کا آجاوے (یعنے جاگتے مین قضا کردے) پہر جو ایسا کرے (یعنے نماز اوسکی قضا
ہو جاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
(یعنے یہ نہین کہ ایک بار قضا ہو جانے سی نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
لوگون نے کیا کیا ہوگا پہر فرمایا کہ لوگون نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابوبکرؓ اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہونگے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جاویں اور لوگوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں پھر وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدہی راہ پاتے (یہہ
خبر آپنے معجزہ کے طور پر دیدی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے یہانتک کہ دن چڑہ گیا اور ہر چیز
گرم ہوگئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیاسے ہوگئے آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں
مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے
اور ابو قتادہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی ہے پھر تو لوگ گرے پڑے
(یعنے ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں میں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپنے فرمایا اچھی طرح آہستگی
سے لیتے رہو تم سب سیر ہو جاؤگے غرض پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہانتک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سوا کہا راوی نے کہ پھر ڈالا اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو میں نے عرض کی کہ میں
نہ پیونگا جبتک آپ نہ پئیں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا
ہے پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہا راوی نے کہ پھر پہنچے لوگ پانی پر خوش خوش
اور آسودہ کہا راوی نے کہ کہا عبد اللہ بن رباح نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع
مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو اے جوان بوجھو کہ تم کیا کہتے ہو اسلیے کہ میں بھی اس رات
کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم خوب واقف ہوگے اس بات سے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں انہوں نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پھر میں نے بیان
کی پوری روایت لوگوں سے تب عمران نے کہا میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا
تمنے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں کئی معجزے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے **ایک** تو خبر دینا آپ کا کہ اس لوٹے سے عجیب کیفیت
ظاہر ہوگی اور ویسا ہی ہوا کہ سیکڑوں آدمی اس سے سیراب ہوگئے **دوسری** تھوڑے پانی کا
بہت ہو جانا **تیسری** آپ کا یہ فرمانا کہ سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤگے اور ویسا ہی ہوا **چوتھی**
آپ کا یہ خبر دینا کہ ابو بکر و عمر نے یوں کہا اور اور لوگوں نے یہ کہا اور ویسا ہی کہا تھا **پانچویں** آپنے
خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلوگے اور صبح کو پانی پر پہنچوگے اور ویسا ہی ہوا **چھٹی** جماعت

ابن حصین رضی اللہ عنہ قال کنت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر لہ فادلجنا
لیلتنا حتی اذا کان فی وجہ الصبح عرسنا فغلبتنا اعیننا حتی بزغت الشمس فکان اول
من استیقظ منا ابو بکر وکنا لا نوقظ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منامہ اذا
نام حتی یستیقظ ثم استیقظ عمر رضی اللہ عنہ فقام عند نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فجعل یکبر ویرفع صوتہ حتی استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع
راسہ ورای الشمس قد بزغت فقال ارتحلوا فسار بنا حتی اذا ابیضت الشمس نزل فصلی
بنا الغداۃ فاعتزل رجل من القوم لم یصل معنا فلما انصرف قال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا فلان ما منعک ان تصلی معنا قال یا نبی اللہ اصابتنی جنابۃ فامرہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتیمم بالصعید فصلی ثم عجلنی فی رکب بین یدیہ نطلب
الماء وقد عطشنا عطشا شدیدا فبینا نحن نسیر اذ نحن بامراۃ سادلۃ رجلیہا
بین مزادتین فقلنا لہا این الماء قالت ایہات ایہات لا ماء لکم قلنا فکم بین
اھلک وبین الماء قالت مسیرۃ یوم ولیلۃ قلنا انطلقی الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قالت وما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نملکہا من امرہا شیئا
حتی انطلقنا بہا فاستقبلنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہا فاخبرتہ مثل
الذی اخبرتنا واخبرتہ انہا موتمۃ لہا صبیان ایتام فامر براویتہا فانیخت فمج
فی العزلاوین العلیاوین ثم بعث براویتہا فشربنا ونحن اربعون رجلا عطاش حتی
روینا وملانا کل قربۃ معنا واداوۃ وغسلنا صاحبنا غیر انا لم نسق بعیرا وھی
تکاد تنضرج من الماء یعنی المزادتین ثم قال ھاتوا ما کان عندکم فجمعنا لہا
من کسر وتمر وصر لہا صرۃ فقال لہا اذھبی فاطعمی ھذا عیالک واعلمی انا
لم نرزا من مائک شیئا فلما اتت اھلہا قالت لقد لقیت اسحر البشر او انہ لنبی
کما زعم کان من امرہ ذیت وذیت فہدی اللہ ذلک الصرم بتلک المراۃ فاسلمت
واسلموا ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی سفر میں سو ایک
رات شب کو چلے ہم یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی اوترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ دھوپ

اذا

عطاشا

ذلک

نکل آئی سوسب سے پہلے ابوبکر جاگے اور ہماری عادت تہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند سے نہین جگاتے تہے (کہ شاید وحی نہ اوترتی ہو) جب تک کہ آپ خود نہ جاگین پہر حضرت عمر جاگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہڑے ہوکر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پہر جب آپ نے سر اوٹہایا اور سورج کو دیکہا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتہہ آپ ہی چلے یہانتک کہ جب دہوپ صاف ہوگئی نماز پڑہی ہمارے ساتہہ صبح کی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اسنے ہمارے ساتہہ نماز نہین پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اسے فرمایا کہ تم کیون ہمارے ساتہہ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے اوس نے عرض کی کہ ای نبی اللہ کے مجہے جنابت ہوگئی ہے سو حکم دیا اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اسنے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑہی پہر مجہے آگے دوڑایا آپنے چند سوارون کے ساتہہ کہ ہم پانی ڈہونڈین اور ہم بہت پیاسے ہوگئے تہے پہر ہم چلے جاتے تہے کہ ایک عورت کو دیکہا کہ اپنے دونو پیر لٹکائے دو پکہالون پر بیٹہی چلی جاتی ہے (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اوس سے کہا کہ پانی کہان ہے کہا کہ بہت دور ہی بہت دور ہے تم کو پانی نہین ملسکتا ہم نے کہا کہ تیرے گہر والون سے پانی کتنی دور ہے اوس نے کہا ایک رات دن کا راستہ ہے پہر ہمنے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس نے کہا رسول اللہ کیا ہین غرض ہم اسے مجبور کر کے لے گئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ نے اسکا حال پوچہا سو مین نے انکو خبر دی اوس کے حال سے جیسے اوس نے خبر دی تہی اور کہا مین نے کہ وہ یتیمون والی ہے اور اسکو کئی بچے بن باپ کے ہین غرض آپنے فرمایا کہ اونٹ اوسکا بٹہایا جاوے سو وہ بٹہایا گیا اور آپنے اس پکہالون کے اوپر کے دہانون مین کلی کی اور اونٹ کو پہر کہڑا کر دیا پہر ہم سب نے پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تہے بہت پیاسے یہانتک کہ ہم سب آسودہ ہوگئے اور اپنے ساتہہ کی سب مشکین بہر لین اور چہاگلین اور جس رفیق کو جنابت تہی انکو بہی نہلوایا مگر کسی اونٹ کو پانی نہین پلایا اور اسکی پکہالین ویسی ہی پانی سے پہٹی پڑتی تہین پہر فرمایا جسکے پاس تم مین سے کچہہ ہو لاؤ سو جمع کیا ہمنے بہت سے ٹکڑے روٹیون کے اور کہجورون کو اور ایک پوٹلی اوسکی آپنے باندہی اور فرمایا اوس نیک بخت سے کہ یہ لیجا اور اپنے بچون کو کہلا اور جان لے کہ ہمنے تیرا پانی کچہہ نہین گہٹایا پہر جب وہ اپنے گہر پہونچی کہنے لگی کہ آج مین اوس بڑے جادوگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعوی کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ یہہ یہہ گذرا سو اللہ تعالے نے اوس گانون پہر کو اوس عورت

کیونکہ سبب ہدایت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے **ف** اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جواز تیمم کا وقت نہ ملنے پانی کے اور یہ بھی کہ جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلٰى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا کہ ہم ایک رات چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب اخیر رات ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو اتر پڑے اور اس طرح پڑے سے مسافر کو کوئی لیٹنا مزیدار نہیں پھر جگایا ہم کو مگر دھوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کی (یعنے جو ابھی اوپر گذری) اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے غرض انہوں نے اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے انکے بلند آواز سے پھر جب آپ جاگے لوگوں نے اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان کی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول جاوے تو ادا کر لے جب یاد آوے یہی اسکا کفارہ ہے قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میرے یاد کرنے کو۔ **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ **ترجمہ** انس نے یہی روایت بیان کی مگر اس میں کفارہ کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا

نکفارۃ لھا ان یصلیھا اذا ذکرھا **ترجمہ** اوسکا اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد احدکم عن الصلوٰۃ او غفل عنھا فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ تعالیٰ یقول اقم الصلوٰۃ لذکری **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سوجاوے یا غافل ہوجاوے نماز سے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لیے

کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصرھا مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر و السفر فاقرت صلوٰۃ السفر و زید فی صلوٰۃ الحضر **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑہا دی گئی **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہہ ہے کہ قصر اور پورا پڑھنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑھنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثروں کا مذہب یہہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑھنا جائز ہی نہیں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہہ بھی دلیل ہے کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے یاروں کا یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک وہ روایتیں دلیل ہیں جنمیں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہوچکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑھا کرتے اور ایسے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب مجتہدوں کی ان میں اور ظاہر معنے اللہ کے اس قول کی بھی یہی ہیں فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کی سفر میں قائل ہیں انہوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہہ دیا ہے کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں بغیر ارادہ کرے کہ اقتصار انہی دو رکعت پر کرے اور ہم جواز اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت فرض اللہ الصلوٰۃ حین فرضھا رکعتین ثم اتمھا فی الحضر فاقرت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ

فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین

الاولی ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اللہ نے فرض کی نماز
دو رکعت پھر بڑہا دی حضر مین اور اتنی ہی رکہی سفر مین جتنے پہلے فرض ہوئی تہی عن
عائشة رضي الله عنها ان الصلوة اول ما فرضت ركعتين فاقرت صلوة السفر واتمت
صلوة الحضر قال الزهري فقلت لعروة ما بال عائشة تتم في السفر قال انها تأولت
كما تأول عثمان رضي الله عنهما ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا کہا زہری نے کہ مین نے عروہ
سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر مین پوری نماز کیون پڑہتی ہین (یعنے انکے نزدیک تو
دو ہی رکعت فرض تہی) تب انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو تاویل کی حضرت
عثمان نے (یعنے وہ بہی پوری پڑہتے تہے جیسا ہم ابہی اوپر کہہ آئے ہین عن يعلى بن امية
قال قلت لعمر بن الخطاب رضي الله عنه ليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة
ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد امن الناس فقال عجبت مما عجبت منه
فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال صدقة تصدق الله بها
عليكم فاقبلوا صدقته ترجمہ یعلے بن امیہ نے کہا کہ مین نے حضرت عمر سے پوچھا کہ اللہ تعالی
تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہین اگر قصر کرو تم نماز مین اگر خوف ہو تمکو کہ ستاوین تمہین کافر لوگ اور اب
تو لوگ امن مین ہوگئے (یعنے اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہون نے کہا کہ مجہے بہی یہی تعجب ہوا جیسے
تمکو تعجب ہوا تو پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو صدقہ
دیا تو اسکا صدقہ قبول کرو (یعنے بغیر خوف کے بہی سفر مین قصر کرو **ف** یہ ان لوگون کی دلیل
ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہین عن يعلى بن امية قال قلت لعمر بن الخطاب بمثل حديث ابن ادريس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عباس قال فرض الله الصلوة على لسان نبيكم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة
ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ اللہ تعالے نے تمہارے نبی کی زبان سے حضر مین چار رکعت سفر
کردی اور سفر مین دو اور خوف مین ایک **ف** نووی نے کہا کہ ایک گروہ نے سلف کے اسی قول
پر عمل کیا ہے کہ خوف کیوقت ایک رکعت ادا کی ہے چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحق بن راہویہ کا
یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوة خوف صلوة امن کے برابر
ہے یعنے حضر مین چار اور سفر مین دو رکعات اور ایک رکعت ان لوگون کی نزدیک کسی حال مین

روا نہین اور انہون نے اس قول کا جواب یہہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہے جو امام کے ساتھ
ادا ہوتی ہے اور دوسری الگ پڑھ لیجاتی ہے جیسا روایات صحیحہ مین نماز خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہوجاتی ہے اون حدیثون مین اور اس قول مین عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَّفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا
عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّيْ اِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ
اِذَا لَمْ اُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
موسی بن سلمہ سے مروی ہے کہ مین نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب مین مکہ مین ہون (یعنے سفر مین
اور امام کے ساتھہ نماز نہ ہو تو انہون نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ و
سلم کی (ابو القاسم کنیت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ
قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جَاءَ
رَحْلَهٗ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ
مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنِّيْ صَحِبْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَصَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ
يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَ
قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ حفص نے کہا کہ مین عبد اللہ ابن عمر کے
ساتھہ تھا مکہ کی راہ مین تو انہون نے ہمکو ظہر کی دو رکعت پڑھائی پھر آئے اور ہم بھی اونکے ساتھہ
آئے یہانتک کہ اپنے اوترنے کی جگہ پہونچے اور بیٹھہ گئے اور ہم بھی انکے ساتھہ بیٹھہ گئے تو انکی نگاہ
اسطرف پڑی جہان نماز پڑھی تھی تو کچھہ لوگون کو کھڑے دیکھا پوچھا یہہ کیا کرتے ہین مین نے کہا سنتین
پڑھتے ہین انہون نے کہا مجھے سنت پڑھنا ہوتی تو مین نماز ہی نہ پوری پڑھتا (یعنے فرض
پوری کرتا) پھر کہا اے میرے بھتیجے مین صحبت مین رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
تو انہون نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھین یہانتک کہ اللہ تعالے نے انکو وفات دی اور ابو بکر

کے ساتھہ رہا تو دو رکعت سی زیادہ نہ پڑہی انہون نے یہانتک کہ اللہ نے ان کو بہی وفات دی اور حضرت عمر کے ساتھہ رہا تو انہون نے بہی دو رکعت سی زیادہ نہ پڑہی یہانتک کہ اللہ نے انکو بہی وفات دی اور ساتھہ رہا ہون حضرت عثمان کے تو انہون نے دو سی زیادہ نہ پڑہین یہانتک کہ اللہ نے انکو بہی وفات دی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال اچہی ہے **ف** اس روایت سی معلوم ہوا کہ سنتون کا پڑہنا سفر مین سنت نہین ہے بلکہ علما نے اسی مکروہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور علماء کا اور امام شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ سفر مین سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دو رکعتون سے زیادہ نہین پڑہین حالانکہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ پوری نماز پڑہتے تہے سفر مین سو تفصیل اسکی یہ ہے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ چہہ برس کے بعد اپنے خلافت کے وہ پورا پڑہنے لگے نماز کو اور ایک روایت مین آٹہہ برس مروی ہوئے ہین اور یہ پورا پڑہنا اونکا منیٰ مین تہا باقی غیر منے مین وہ بہی دو پڑہتے رہے پس عبد اللہ بن عمر نے شاید مراد لی کہ غیر منے مین وہی پڑہتے رہے **عن** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُنِيْ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَاَيْتُهٗ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَاَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** حفص نے کہا میں ایکبار بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار پرسی کو آئے تو مین نے اون سے سنتون کا پڑہنا سفر مین پوچہا انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا سفر مین اور کبہی انکو سنت پڑہتے نہ دیکہا اور اگر مجہے سنت پڑہنا ہوتا تو مین فرض ہی پورے نہ کرتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچہی ہے **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین ظہر چار رکعت پڑہی اور ذو الحلیفہ مین عصر دو رکعت **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سے چہہ میل ہے اور بعضون نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چہوٹا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا نہ ہو قصر روا نہین اور ابو حنیفہ کا اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضرور ہے اور انہون

انس بن مالک [illegible]

نے آثار صحابہ پر عمل کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یون دیا ہے کہ ذوالحلیفہ
مین جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تہا غرض وہ منتہای سفر نہ تہا مکہ ارادہ آپ کا مکہ کا تہا اور قصر شروع
ہوتا ہے قصر جبکہ مسافر اپنے شہر کے مکانون سے باہر ہوجاوے اور آبادی کی حد سے نکل جاوے یا اہل خیمہ
اپنے خیمون سے باہر ہوجاوین مگر ایک ضعیف روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ جب تک تین میل نہ
جاوے قصر روا نہین ہے اور عطا سے اور ایک جماعت اصحاب ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے
نکلنے کے پیشتر ہی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اس دن کی رات جب تک نہ آوے
تب تک قصر روا نہین ہے مگر یہ سب روایتین اتفاق سلف وخلف کے خلاف ہین صحیح یہی ہے کہ بعد
خروج قصر روا ہے اور کوئی حد سفر کی بروایت صحیح شارع سے مروی نہین ہے اور ظاہریہ کے مذہب کے
موید بہت روایات معلوم ہوتی ہین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ
ترجمہ مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عن** يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ
سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **یحیی** بن
یزید نے کہا مین نے انس سے پوچہا نماز کے قصر کا حال تو انہون نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلتے تین میل یا تین فرسخ شعبہ کو اسمین شک ہے تو دو رکعت پڑہتے **ف** میل چار ہزار قدم
مین اونٹ کے اور صاحب برہان نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور صاحب
نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرسخ تین میل کو کہتے ہین اور مراد
انس کی یہ ہے کہ جب تین میل بستی سے دور ہوجاتے تب قصر کرتے مگر یہ روایت قرآن کے خلاف نہین
اسلیے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ ایک
میل بہی نہ گیا ہو پس اسکو قصر روا ہوگیا ہے **عن** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ
شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ اِلٰى قَرْيَةٍ عَلٰى رَاْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ
فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

ترجمہ جبیر نے کہا میں شرحبیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں کو گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے انکو ٹوکا تو انہوں نے کہا میں ایسا ہی کرتا ہوں جیسا دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ اِنَّهُ اَتٰى اَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُوْمِيْنُ مِنْ حِمْصَ عَلٰى رَاْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی اور کہا کہ روایت ہے ابن سمط سے اور نام نہیں لیا شرحبیل کا اور کہا کہ وہ گئے ایک زمین میں اور اسے دومین کہتے ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا **ترجمہ** انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کو اور آپ دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے مدینے کو کہا مکہ میں کب تک رہے کہا دس روز **ف** اس حدیث میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ داخل مکہ ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے اور آٹھویں کو منیٰ کو روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہونچے اور دسویں کو پھر منیٰ میں لوٹ آئے اور گیارہویں بارہویں کو وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ کو گئے اور چودہویں کو مدینہ روانہ ہوئے غرض مکہ اور اسکے گرد اگرد میں سب دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا جا سکے کہ جب نکلنے اور داخل ہونے کا دن نکلو تو مدت اقامت مکہ تین ہی دن ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ انس بن مالک نے کہا نکلے ہم مدینہ سے طرف حج کی پھر بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں حج کا ذکر نہیں **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسافر کی پڑھی منیٰ وغیرہ میں دو رکعت اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے سب نے دو رکعتیں اور کمین اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں دو ہی رکعتیں پڑھیں پھر پوری پڑھنے لگے چار رکعت **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں منیٰ کے تعین کا ذکر نہیں **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ

ابو بکر بعدہ و عمر بعد ابی بکر و عثمان صدرا من خلافتہ ثم ان عثمان صلی بعد اربعا فکان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا صلی مع الامام صلی اربعا و اذا صلاھا وحدہ صلی رکعتین **ترجمہ** نافع نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتین اور ابو بکر نے آپکے بعد اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں پہر عثمان چار رکعت پڑہنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتہہ پڑہتے تو چار پڑہتے اور جب اکیلے پڑہتے تو دو رکعت **عن** عبد اللہ بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمر قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی صلوۃ المسافر و ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ثمانی سنین او قال ست سنین قال حفص و کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی بمنی رکعتین ثم یاتی فراشہ فقلت ای عم لو صلیت بعدھا رکعتین قال لو فعلت لاتممت الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز مسافر کی پڑہی اور ایسا ابو بکر اور عمر اور عثمان نے بہی آٹہہ برس تک یا کہا کہ چہہ برس تک حفص نے کہا کہ ابن عمر منی میں دو رکعتین پڑہتے اور اپنے بچہونے پر آجاتے تو مین نے کہا ای میرے چچا کاش کہ آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پڑہتے (یعنے سنت کی) انہوں نے فرمایا اگر مجہے ایسا کرنا ہوتا تو مین اپنے فرض ہی پورے کرتا **عن** شعبۃ بھذا الاسناد و لم یقولا فی الحدیث بمنی و لکن قال صلی فی السفر **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی انہوں نے منے کا لفظ نہین کہا و لیکن یہ کہا کہ نماز پڑہی سفر مین **عن** عبد الرحمن بن یزید یقول صلی بنا عثمان رضی اللہ عنہ بمنی اربع رکعات فقیل ذلک لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فاسترجع ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین و صلیت مع ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین و صلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین فلیت حظی من اربع رکعات رکعتان متقبلتان **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا نماز پڑہی ہمارے ساتہہ عثمان نے منی مین چار رکعت اور کسی نے اسکا ذکر عبد اللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ منی مین دو رکعت پڑہی اور ابو بکر کے ساتہہ دو رکعت منی مین اور پڑہی مین نے عمر بن خطاب کے ساتہہ منی مین دو رکعت تو مین آرزو کرتا ہوں کہ چار سی دو ہی رکعتین مقبول پڑہی ہوتین تو بہتر تہا **ف** نووی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اسکے کہ عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک پوری پڑہنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت کی اور ابو بکر وعمر کی انکو پسند نہین آئی **مترجم** اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہین سمجھتے تہے ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہوتے حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسے امور مذکور ہین اور یہی امر صحیح ہے اسلیے کہ مسنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث مین مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یہان سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ جسطرح خلفاء اوس کے پابند رہے ہین اور رہینگے اسی طرح تم بہی پابند رہو نہ یہ کہ اون کا فعل ہمیشہ سنت ہوجاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء راشدین سے ہوے ہین کچہ معنی نرکہتا تہا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهٗ رَكْعَتَيْنِ **مترجمہ** حارثہ بن وہب نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ منی مین دو رکعتین حالانکہ لوگ اطمینان سے تہے اور کثرت سے (یعنے کچہ خوف نہ تہا) **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَالنَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوْا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **قَالَ** مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ اَخُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاُمِّهٖ **ترجمہ** حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے منی مین دو رکعت اور لوگ آپ کے ساتہ بہت تہے پہر آپنے حجۃ الوداع مین دوہی رکعتین پڑہی **مسلم** نے کہا کہ حارثہ بن وہب خزاعی بہائی ہین عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی مان ایک ہین

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ مینہ مین گہرون مین نماز پڑہنے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات مین کہ سردی اور آندہی کی رات تہی تو کہا کہ نماز پڑہ لو اپنے اپنے گہرون مین پہر کہا کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تہے موذن کو کہ جب رات سردی کی اور مینہ کی ہو تو بعد اذان کے کہدیا کرو

پکار کر کہ اپنے گہرون مین نماز پڑہو **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اسکا جائز نہین **عن** ابن عمر انه نادى بالصلوة في ليلة ذات برد وريح ومطر فقال في آخر ندائه الا صلوا في رحالكم الا صلوا في الرحال ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر المؤذن اذا كانت ليلة باردة او ذات مطر في السفر ان يقول الا صلوا في رحالكم **ترجمہ** عبد اللہ نے اذان دی نماز کی ایسی رات مین کہ اسمین سردی اور ٹہنڈی ہوا تہی اور مینہ تہا پہر اذان کے آخر مین کہہ دیا کہ اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ موذن کو حکم دیتے تہے جب سردی کی اور مینہ کی رات ہوتی سفر مین کہ پکار دیوے لوگو اپنے خیمون مین نماز پڑہ لو **عن** نافع عن ابن عمر انه نادى بالصلوة بضجنان ثم ذكر بمثله وقال الا صلوا في رحالكم ولم يعد ثانية الا صلوا في الرحال من قول ابن عمر **ترجمہ** ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پہر بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اسمین الا صلوا فی رحالکم صرف ہے دوسرا جملہ نہین **عن** جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فمطرنا فقال ليصل من شاء منكم في رحله **ترجمہ** جابر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے سفر مین اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے اپنے بستر پر نماز پڑہ لے **عن** عبد الله بن عباس انه قال لمؤذنه في يوم مطير اذا قلت اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حي على الصلوة قل صلوا في بيوتكم قال فكان الناس استنكروا ذلك فقال اتعجبون من ذا قد فعل ذا من هو خير مني ان الجمعة عزمة واني كرهت ان اخرجكم فتمشوا في الطين والدحض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے اپنے موذن سے کہا جس دن مینہ تہا کہ جب تم شہادتین کہہ چکو تو حی علی الصلوۃ نکہو بلکہ یہ کہو نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین تو لوگون کو یہہ نئی بات معلوم ہوئی انہون نے کہا کہ تمکو اس سے تعجب ہوا یہہ تو اس نے کیا ہے جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجہے برا معلوم ہوا کہ مین تمہین تکلیف دون اور تم کیچڑ اور پہسلن مین چلو **عن** عبد الله بن الحارث قال خطبنا عبد الله بن عباس رضي الله عنهما في يوم ذي ردغ وساق الحديث بمعنى حديث ابن علية ولم يذكر الجمعة وقال قد فعله هو خير مني يعني النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ خطبہ پڑہا ہمپر عبد اللہ بن عباس نے کیچڑ پانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن علیہ کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہین کیا اور یہہ کہا کہ یہہ کام تو کیا ہے انہون نے

بضجنان جگہ ہے مکہ سے
دحض پہسلن
ردغ کیچڑ

جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ یَوْمَ جُمُعَۃٍ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ قَالَ وَکَرِھْتُ اَنْ تَمْشُوْا فِی الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ ترجمہ عبد اللہ بن حارث نے کہا اذان دی مؤذن نے ابن عباس کی جمعہ کے دن جس دن مینہ تھا پھر ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجھ کو پسند نہ آیا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَرَ مُؤَذِّنَہٗ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ وَذَکَرَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فَعَلَہٗ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے اپنے مؤذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کی اور ذکر کیا معمر کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث ہم سے عبد بن حمید نے اون سے احمد بن اسحق نے ان سے وہیب نے ان سے ایوب نے اون سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا حکم کیا ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے یعنی جنکی روایتیں اوپر گذریں ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور فقہا کا

باب جَوَازِ صَلٰوۃِ النَّافِلَۃِ عَلَی الدَّآبَّۃِ فِی السَّفَرِ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ سُبْحَتَہٗ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اونٹنی پر وہ جدھر منہ کرے ف اس روایت سے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ٹٹو گدھا سب پر روا ہے سفر میں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر طویل ہو یا تھوڑا سب جگہہ نفل سواری پر روا ہے یہی مذہب ہے جمہور کا اور شافعیہ کا اور ایک قول غریب امام شافعی کا یہی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابو سعید اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک سے اور ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جبتک

کسواری سے نماز تری اور قبلہ کیطرف نماز ادا کرے یہہ ایک اچھی بات ہی مگر شدت خوف کو وقت اگر قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور قیام اور رکوع وسجود ایسے سواری پر ہو کہ جیسے کہ ٹھیرا ہو سکے تو فرض بہی روا ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوسپر ہودج ہو اور یہہ صحیح مذہب ہی شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری رواں ہو تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوسپر روا نہیں اور ایک قول یہہ بھی ہے کہ روا ہی جیسے کشتی پر نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوسپر اتفاق کیا ہی تمام فقہا نے اور نووی نے کہا ہی کہ اگر ایسی سواروں کے ساتھہ ہو کہ اوترے تو اون کے ساتھہ سے چھوٹ جاوے اور اوسکو ضرر پہونچی تو ہماری اصحاب نے کہا ہی کہ فرض سواری پر پڑھ لے بحسب امکان اپنے جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اوسکا لازم ہے اسلیے کہ یہہ عذر نادر ہے مترجم کہتا ہی کہ ریل بھی ظاہر میں کشتی کی مانند ہی اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے اور اوتر کر نماز ادا کرنے میں بہت بڑے بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں پس اگر اوسپر فرض ادا کریں تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کیوقت ادہر مونہہ کر لیں اور چونکہ اب یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافرون کو اوس کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اوسکا اعادہ بہی ضرور نہیں اسلیے کہ ہماری دین میں حرج نہیں اور جہان پانی میسر نہو وہان تیمم سے ادا کریں اور ہرگز قضا نہ کریں
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّہَتْ بِہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی سواری پر جدہر وہ منہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَھُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ کَانَ وَجْہُہٗ قَالَ وَفِیْہِ نَزَلَتْ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تہے جدہر اوسکا مونہہ ہوتا ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ میں اتری ہی یہ آیۃ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جدہر تم منہ کرو ادہر مونہہ ہی اللہ کا ف یعنی اس آیۃ سے بہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیۃ سے بعضے جاہلان جہمیہ استدلال کرتے ہیں اس امر پر کہ ہر جگہہ اللہ تعالے ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاہت ہی اسلیے کہ پوری آیۃ یون ہے وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر تم منہ کرو ادہر اسکا مونہہ ہے پس اس آیت میں مشرق اور مغرب وحیثیں جو مذکور ہوئین ادہ آسمان

ہی ہے یہ نہ زمین پر اس سے یہ سمجھنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان
یا آسمان کو زمین جاننا **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
علی حمار وھو موجہ الی خیبر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ آپ نماز پڑھتے تھے گدہے پر اور سونہہ آپکا خیبر کی طرف تھا **عن** سعید بن یسار انہ
قال کنت اسیر مع ابن عمر رضی اللہ عنہما بطریق مکۃ قال سعید فلما خشیت الصبح
نزلت فاوترت ثم ادرکتہ فقال لی ابن عمر این کنت فقلت لہ خشیت الفجر
فنزلت فاوترت فقال عبداللہ الیس لک فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۃ
فقلت بلی واللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی البعیر **ترجمہ**
سعید بن یسار کے بیٹے نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کی راہ میں جاتا تھا پھر جب صبح ہو جانے
کا خیال ہوا تو میں نے اوتر کر وتر پڑھی اور ان سے جا ملا تب ابن عمر نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے میں
نے کہا کہ صبح کے خیال سے اوتر کر وتر پڑھے مجھ سے عبداللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چال کیا اچھی نہیں میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے
ویسے ہی وتر کا بھی حکم ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ حیثما توجھت بہ قال عبداللہ بن دینار
کان ابن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
اپنی سواری پر جدھر اسکا مونہہ ہو عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن**
عبداللہ بن عمر انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ
ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھا کرتے تھے اپنی سواری پر **عن**
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی
الراحلۃ قبل ای وجہ توجہ ویوتر علیھا غیر انہ لا یصلی علیھا المکتوبۃ **ترجمہ**
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھا کرتے تھے سواری پہ جدھر وہ مونہہ کرتی اور اسی
پہ وتر پڑھتے مگر فرض اوس پہ نہ پڑھتے تھے **عن** عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ اخبرہ ان اباہ

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ
رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ترجمہ عبداللہ کو اون کے باپ نے خبر دی کہ انہون نے دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رات کو نفل پڑہتے تہے اپنی سواری پر جدہر اُسکا مونہہ ہو عَنْ أَنَسٍ
قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ
فلقيناه
يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَلِكَ الْجَانِبَ وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ
تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ
ترجمہ انس سیرین کے بیٹے نے کہا ہم ملے انس مالک کے بیٹے سے جب وہ شام سے آئے تو ملاقات کی ہم
نے عین التمر مین (کہ ایک مقام کا نام ہے) اور دیکھا انکو کہ نماز پڑہتے تہے اپنے گدہے پر اور مونہہ انکا
اس طرف تہا اور اشارہ کیا ہمام نے قبلہ کی بائین طرف تب مین نے اُن سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا
اور طرف نماز پڑہتے ہو انہون نے کہا کہ مین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو
کبھی ایسا نہ کرتا **باب** جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ باب سفر مین نمازون کے
جمع کرنے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ
بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور اکثر
قول ہے کہ سفر مین ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کے وقت مین جمع کرے چاہے عصر کے وقت
مین اور اسی طرح مغرب اور عشا کا جمع کرنا روا ہے اور چہوٹے سفر مین شافعی کے دو قول ہین اور
جو ابہی اپنے فرودگاہ مین ہے اسکو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا
کرکے چلنے لگے اور جو راہ مین ہو اور ایک وقت آجاوے تو دوسرے وقت تک چلا جاوے اور دوسرے
وقت مین دونون نمازون کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشا کے ساتھ پڑہ لے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش
مین جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
مین اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشا مین جمع روا ہے اور مریض کے لیے امام
احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے جمع کرنا درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے اور حنفیہ
کے نزدیک عرفات کے سوا کہین جمع درست نہین اور مذہب انکا خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین

اور ابو داؤد وغیرہ کی روایتین اوپر صحیح ہین اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق
التفات نہین **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان اذا جد به السیر جمع
بین المغرب والعشاء بعد ان یغیب الشفق ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب والعشاء **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کو
جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے **عن** سالم عن ابیه رضی اللہ
عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین المغرب والعشاء اذا جد
به السیر **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے **عن** سالم بن عبد اللہ ان
اباہ رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجله السیر فی
السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی یجمع بینہما وبین صلوۃ العشاء **ترجمہ** سالم نے
اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر مین تو
مغرب مین دیر کرکے عشا کے ساتھ پڑھتے **ف** یہ جمع تاخیر ہوئی **عن** انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس
اخر الظهر الی وقت العصر ثم نزل یجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل
صلی الظهر ثم رکب **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوچ
کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر اوتر کر دونو کو ملا کر پڑھتے اور
اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے **عن** انس قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یجمع بین الصلوتین فی السفر اخر الظهر حتی یدخل
اول وقت العصر ثم یجمع بینہما **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
تھی کہ جب ارادہ کرتے نمازون کے اکٹھا کرنیکا سفر مین ظہر مین دیر کرنے کو اول وقت عصر کا
آجاتا پھر دونو ملا لیتے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجل علیه
السفر یؤخر الظهر الی اول وقت العصر فیجمع بینہما ویؤخر المغرب حتی یجمع

السیر

يؤخر العشاء حتى يغيب الشفق ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی
ہوتی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے کہ جمع کرتے
اسکو عشا کے ساتھ جب شفق ڈوب جاتی ف شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر
ظاہر ہوتی ہے اسکو ڈوب جانے کیوقت عشا کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت تمام ہوجاتا ہے
عن ابن عباس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف ولا سفر ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملاکر پڑھی اور مغرب اور عشا ملاکر پڑھی بغیر خوف اور بغیر سفر کے ف
اسکا بیان مفصل آخر میں اب کر آویگا انشاء اللہ تعالی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا بالمدينة في غير خوف ولا سفر
قال أبو الزبير فسألت سعيدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس رضي الله عنهما كما
سألتني فقال أراد أن لا يحرج أحدا من أمته ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی ملاکر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے
سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے بھی پوچھا جیسا تم نے
مجھ سے پوچھا تو انہوں نے کہا حضرت نے چاہا کہ آپ کی امت میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو عن
سعيد بن جبير قال حدثنا ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم جمع بين الصلاة في سفرة سافرها في غزوة تبوك فجمع بين الظهر والعصر و
المغرب والعشاء قال سعيد فقلت لابن عباس ما حمله على ذلك قال أراد أن لا يحرج
أمته ترجمہ سعید جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نمازوں کو ایک سفر میں جس میں آپ غزوہ تبوک کو گئے تھے غرض ملاکر پڑھی ظہر اور عصر اور
عشا سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا
امت کو تکلیف نہ ہو عن معاذ رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فكان يصلي الظهر والعصر جميعا و
العشاء جميعا ترجمہ معاذ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غز

ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشا ملاتے ہے عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال جمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء قال فقلت
ما حملک علی ذلک قال فقال اراد ان لا یحرج امتہ ترجمہ معاذ نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو میں نے کہا یہہ قول ہے عامر بن
واثلہ کا کیون کیا آپ نے ایسا معاذ نے کہا ارادہ کیا آپ نے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو عن
ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ فی غیر خوف ولا مطر فی حدیث وکیع قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہما
لم فعل ذلک قال کی لا یحرج امتہ وفی حدیث ابی معاویۃ قیل لابن عباس رضی اللہ
عنہما ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے وکیع کی روایت
میں ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیون کیا انہون نے کہا تاکہ آپکی امت کو حرج نہ ہو اور ابی معاویہ
کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادے سے آپ نے یہ کیا انہون نے کہا چاہا کہ تکلیف نہ
ہو آپ کی امت پر عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا
وسبعا جمیعا قال قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب و
عجل العشاء قال وانا اظن ذلک ترجمہ ابن عباس نے کہا نماز پڑہی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ آٹھ رکعتین اکٹھا کرکے (یعنی ظہر اور عصر ملاکر) اور سات رکعتین اکٹھا (یعنی مغرب اور عشا ملاکر) میں
نے کہا اے ابو الشعثاء میں گمان کرتا ہون کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑہا اور مغرب میں
تاخیر کی اور عشا اول وقت پڑہے انہون نے کہا میں بھی یہی گمان کرتا ہون عن ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالمدینۃ سبعا وثمانیا الظہر والعصر والمغرب
والعشاء ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مدینہ میں سات رکعت
ملاکر اور آٹھ رکعت ملاکر ظہر اور عصر ملاکر اور مغرب اور عشا ملاکر عن عبد اللہ بن شقیق
قال خطبنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یوما بعد العصر حتی غربت الشمس وبدت
النجوم وجعل الناس یقولون الصلوۃ الصلوۃ قال فجاءہ رجل من بنی تمیم لا یفتر ولا

وفی

ذاک

ولا ينثني الصلاة الصلاة فقال ابن عباس أتعلمني بالسنة لا أم لك ثم قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال عبد الله
ابن شقيق فحاك في صدري من ذلك شيء فأتيت أبا هريرة رضي الله عنه فسألته فصدق
مقالته ترجمہ عبداللہ شقیق کے بیٹے نے کہا وعظ کہا ہم میں ایک دن ابن عباس نے عصر کے
بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز پھر ایک شخص قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ
نہ دم لیتا تھا نہ باز رہتا تھا برابر کہے جاتا تھا نماز نماز تب ابن عباس نے کہا تو مجھے سنت سکھاتا ہے
تیری ماں مرے پھر کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا آپ نے ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل میں خلش ہی تو میں ابوہریرہ کے پاس گیا اور ان
سے پوچھا انہوں نے کہا کہ قول ابن عباس کا سچا ہے عن عبد الله بن شقيق العقيلي قال
قال رجل لابن عباس رضي الله عنهما الصلاة فسكت ثم قال الصلاة فسكت
ثم قال الصلاة فسكت ثم قال لا أم لك أتعلمنا بالصلاة كنا نجمع بين الصلاتين
على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ ابن عباس کے پاس ایک
شخص نے کہا نماز پھر آپ چپ رہے پھر اوس نے کہا نماز پھر آپ چپ رہے پھر اوس نے کہا نماز پھر آپ چپ
ہو گئے پھر کہا اسے ابن عباس نے تیری ماں مرے ہمکو تو نماز سکھاتا ہے ہم جمع کیا کرتے تھے دو
نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ف نووی نے کہا یہ سب روایتیں صحیح
ہیں اور مسلم میں آچکی ہیں اور علما کی ان میں کئی تاویلیں اور کئی مذہب ہیں اور ترمذی نے اپنی کتاب
کے آخر میں کہا کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جسکو ساری امت نے چھوڑ دیا ہو مگر حدیث
ابن عباس کی مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور مینہ اور حدیث قتل شارب خمر کی جو چوتھی
بار شراب پیئے اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹھیک ہے کہ اجماع کے رو سے
وہ منسوخ ہو چکی ہے رہی یہ حدیث ابن عباس کے اسکی عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا ف
مترجم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباس سے یہ مروی ہوا عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم جمع کیا
کرتے تھے دو نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے
عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز کہ آپ کے زمانہ بابرکت میں صحابہ کی معمول بہا ہو اسکو سارا

زمانہ ملکر کیونکر چہوڑ اسکتا ہی ف بلکہ کسینی یہ تاویل کی کہ آپنے بارش کی وجہ سی جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سی مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہی اسلیے کہ اوپر کی روایتون مین بغیر خوف اور
مینہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینی یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی مین ہوا کہ آپنے ظہر پڑہی پہر جب بدلی کہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بہی پڑہ لی اور یہ بہی باطل ہے اگرچہ احتمال ہوسکتا ہے کہ یہہ
امر ظہر اور عصر مین ہو مگر مغرب اور عشا مین نہین ہوسکتا ف اسکی بطلان کی ایک اور بہی وجہ یہہ ہے
کہ ابن عباس نے جب وعظ کی دن مغرب مین دیر کی جب بدلی کہان تہی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کی
متقاضی تہے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری یہ ہے کہ صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے ف اور کسی
نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسی آخر وقت پڑہا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور یہہ
دونو نمازین ظاہر مین جمع معلوم ہوئین حقیقت مین دونون ایک وقت مین نہ تہین ف جیسے ہمارے
حنفی بہائی جو مذاق حدیث سے واقف نہین ایسی ہی تاویل کرتے ہین ف اور یہ تاویل بہی ضعیف
بلکہ باطل ہی اسلیے کہ یہہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکہتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹہیک ہونا خیال
مین نہین آتا اس لیے کہ صاف فعل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا اونکا حدیث سے اپنے
فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا دسیر ابو ہریرہ کا اس تاویل کی جڑ اڑاتا
ہے ف اور کسینی یہ تاویل کی کہ یہ فعل آپکا مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تہا جو عذر اور ضرورت
مرض کی مانند ہو اور یہہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اسکو خطابی
نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سے اور ابو ہریرہ کی موافقت کے لحاظ سے اور اسوجہ سے بہی کہ مرض مین یا
بعض ضرورتون مین جو مثل مرض کے ہون ف یعنی جسمین آدمی مجبور ہوجاوے جیسے بعض نوکریان
یا بعض خانگی امور کہ اسمین اختیار نہین ف مینہ سے زیادہ مشقت ہے اور ایک جماعت اماموں
کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر مین کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے جو اصحاب
شافعیہ مین سے ہین ابی اسحق مروزی سے انہون نقل کیا ہے ایک جماعت اصحاب حدیث کی
اور پسند کیا اسکو ابن منذر نے اور موید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو غرض ابن عباس نے کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں ٹھیرایا **ف** یعنی معلوم ہوا کہ محض واسطے آسانی امت کو یہہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہو یا کوئی اور ضرورت ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لیے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہین مگر جیسے یہہ آسانی ان روایتون سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثون سے ثابت ہوئی کہ پانچون نمازون کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ رکھتے تھے پس متبع سنت کو دونو بات کا لحاظ ضرور ہے **باب** جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ نماز پڑھ کے داہنے اور بائین دونو طرف پھرنا روا ہے اسکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْءًا لَا يَرٰى اِلَّا اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ کوئی اپنی ذات مین سے شیطان کو حصہ نہ دے یہہ نہ سمجھے کہ مجھپر واجب ہے داہنی ہی طرف پھرنا نماز کے بعد اکثر مین نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائین طرف بھی پھرتے تھے **ف** جب سنتین اپنی جانب سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجے دسوین بیسوین چہلم یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے قرار دیتے ہین وہ تو پوری شیطان کے حصہ مین آگئے نعوذ باللہ منہا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** اعمش سے بھی یہی مروی ہے اسی سند سے **عَنِ** السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ اَوْ عَنْ يَسَارِيْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ **ترجمہ** سدی نے کہا مین نے انس سے پوچھا کہ مین نماز پڑھ کر کدھر پھرا کرون داہنی طرف یا بائین طرف انہون نے کہا کہ مین نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے **عَنِ** السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ **ترجمہ** سدی نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پھرا کرتے تھے **باب** اِسْتِحْبَابِ يَمِيْنِ الْاِمَامِ امام کے داہنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اسکا بیان **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ **ترجمہ**

براء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنے نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف موںہہ کرکے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے رب سے آخر تک یعنی اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو اپنے بندوں کو **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی بائیں طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا **عن** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ **ترجمہ** مسعر نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور موںہہ پھیر کر ہماری طرف بیٹھنے کا ذکر نہیں کیا **ف** اکثر روایتوں سے داہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو واجب جاننا ہی شیطان کا حصہ ہے

باب كَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فرض شروع ہونے بعد نفل مکروہ ہونیکا بیان

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو نماز فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوا فرض کے **عن** زَكَرِيَّا ابْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** زکریا نے بھی اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا **عن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ وَلَمْ يَرْفَعْهُ **ترجمہ** عطاء بن یسار نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حماد نے کہا کہ پھر میں عمرو سے ملا تو انہوں نے بھی یہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں پہونچائی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ وَقَدْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهٗ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا نَقُوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّصَلِّيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ وَقَوْلُهٗ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَطَاءٌ **ترجمہ** عبد اللہ مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب تکبیر ہو چکی تھی صبح کی نماز کی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اسکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

اَحَطْنَا بِهٖ

اَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ

نے اوس نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم مین کوئی چار رکعت پڑہنی لگے گا صبح کی قعنبی نے کہا عبد اللہ بن مالک
بن بحینہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے ابو الحسین مسلم نے کہا انکا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ
سے یہ چوک ہے **عن** ابن بحینۃ رضی اللہ عنہ قال اقیمت صلوۃ الصبح فرای رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی والمؤذن یقیم فقال اتصلی الصبح اربعا **ترجمہ** ابن بحینہ نے
کہا تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی اور دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا ہے اور مؤذن
تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو **عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ
قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ فی صلوۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی
جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا فلان بای الصلوتین اعتددت ابصلوتک وحدک ام بصلوتک
معنا **ترجمہ** عبد اللہ سرجس کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کے فرض پڑہتے تہے تو اوس نے دو رکعت سنت پڑہی مسجد کے کنارے پہر شریک ہو گیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر جب آپ نے سلام پہیرا فرمایا اے فلانے تم نے فرض نماز کس کو گنا
آیا وہ جو اکیلے پڑہی یا وہ جو ہمارے ساتہہ پڑہی **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ فرض ہوتے
وقت سنتون کا پڑہنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ بعد اقامت کے
نفل یعنے سنت وغیرہ نہ پڑہے اگرچہ اوسکو یقین ہی ہو کہ مجہے امام کے ساتہہ نماز ملجاوے گی اور اس
روایت سے اسکا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑہنا اوسے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کے ساتہہ
ملجاوے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاوے گی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعضے حنفیون کا
قول ہے جنکو مذاق حدیث نہین **باب** ما یقول اذا دخل المسجد مسجد مین جانے کی
دعاؤن کا بیان **عن** ابی حمید او عن ابی اسید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک
واذا خرج فلیقل اللھم انی اسالک من فضلک **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد مین آوے تو کہے یا اللہ کہولدے میرے لیے دروازے اپنی
رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ مین مانگتا ہون تیرا فضل یعنے رزق اور دنیا کی نعمتین مسلم

باب ما یقول اذا دخل المسجد

نے کہا سنا مین نے یحیےٰ بن یحیےٰ سے کہ کہتے تھے لکھی مین نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہون نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یحیےٰ حمانی کہتے تھے روایت ہے ابواسید سے کہا مسلم نے روایت کی ہم سے حامد بن بکراوی نے اون سے بشر نے اون سے عمارہ نے اون سے ربیعہ نے اون سے عبدالملک نے ان سے ابی حمید نے یا ابی اسید نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **عَنْ** اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب اِسْتِحْبَابِ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ بِرَکْعَتَیْنِ تحیۃ المسجد کا بیان

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ ... وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ **ترجمہ** ابوقتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد مین آوے تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے ادا کرلے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَیْنَ ظَھْرَانَیِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُکَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** قتادہ نے کہا جو صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مین مسجد مین گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین بیٹھے ہوئے تھے تو مین بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کس نے روکا تمکو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے آپ کو اور لوگون کو بیٹھے دیکھا (تو مین بھی بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِیْ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا میرا کچھ قرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین انکے پاس مسجد مین گیا تو مجھ سے فرمایا دو رکعت پڑھ لو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ اشْتَرٰی مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ مین آئے تو فرمایا کہ تم مسجد مین آؤ اور دو رکعتین پڑھو

ف ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین داخل ہو مستحب ہے کہ دو رکعت ادا کرکے بیٹھے بعضے نادان پہلے بیٹھ لیتے ہین پھر ادا کرتے یہ محض

نادانی ہے **باب** استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومہ
مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت مستحب ہے اسکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہما قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فابطأ بی جملی و
اعیا ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلی وقدمت بالغداۃ فجئت
المسجد فوجدتہ علی باب المسجد قال الآن حین قدمت قلت نعم قال فدع
جملک وادخل فصل رکعتین قال فدخلت فصلیت ثم رجعت **ترجمہ** جابر نے
کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی
اور تھک گیا پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے اور میں دوسرے دن مسجد پر پہنچا
اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپ نے فرمایا تم ابھی آئے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اونٹ
کو چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھ کر پھرا **عن** کعب
ابن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر
الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ**
کعب مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہر
دن چڑھے داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے مسجد میں **باب**
استحباب صلوۃ الضحی نماز چاشت کا بیان **عن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ
رضی اللہ عنہا هل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجیء من
مغیبہ **ترجمہ** عبد اللہ نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے **عن** عبد اللہ
بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا
ان یجیء من مغیبہ **ترجمہ** اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ
الناس فیفرض علیہم **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ میں نے

فقال

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت پڑھتے نہیں دیکھا اور میں پڑھا کرتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو جاوے عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ ترجمہ معاذہ نے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت نماز چاشت پڑھا کرتے تھے انہوں نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ یزید نے بھی اسی سند سے یہی مضمون بیان کیا مگر یہ کہا زیادہ کرتے جو اللہ چاہتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ مضمون اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ قتادہ سے بھی یہی مضمون اسی سند سے مروی ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِي اَحَدٌ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا مجھے خبر نہ دی کسی نے کہ دیکھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے مگر ام ہانی نے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے گھر جس دن مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھیں کہ میں نے کبھی انکو ایسی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرارت بہت کم پڑھتے تھے) اور ابن بشار نے اپنی روایت میں کبھی کا لفظ نہیں کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا اَدْرِي اَقِيَامُهُ فِيهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوعُهُ اَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ

باب صلوۃ الضحیٰ اربع رکعات

باب صلوۃ الضحیٰ ثمانی رکعات

ما شاء اللہ — ثمانی — ثمانی — عنہ

قَالَتْ فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ مُرَادِيُّ عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ اَخْبَرَنِي **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مین آرزو رکہتا اور پوچہتا پہرا کہ کوئی مجہے بتادے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت پڑہی ہے تو مین نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہین ابی طالب کی کہ انہون نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا دن چڑہے آئے اور ایک کپڑا لا کر پردہ ڈالکر نہائے پہر کہڑے ہوکر آٹہہ رکعت نماز پڑہی مین نہجانتی تہی کہ انکا قیام لنبا تہا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تہے اور مین نے اس کے پہلے اور پیچہے کبہی انکو چاشت پڑہتے نہین دیکہا مرادی نے کہا روایت ہو یونس سے اور یہہ نہین کہا کہ مجہے خبر دی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى **ترجمہ** ام ہانی ابو طالب کی بیٹی کہتی ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئی تہین پہر مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے مین نے عرض کی ام ہانی ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا واہ واہ ام ہانی ہین پہر نہا چکے تو کہڑے ہو کر آٹہہ رکعت پڑہی ایک کپڑے مین لپٹے ہوئے پہر جب پڑہ چکے مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہین جسکو مین نے امان دی ہے فلانا ہبیرہ کا بیٹا آپ نے فرمایا جسکو ام ہانی نے امان دی اوسکو ہم نے امان دی اے ام ہانی ام ہانی نے کہا یہہ نماز چاشت کی تہی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ **ترجمہ** ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گہر مین جس سال مکہ فتح ہوا آٹہہ رکعت نماز پڑہی ایک کپڑا اوڑہ کر کہ اوسکے داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈالدیا تہا **ف**

ثمانی

نودی نے کہا حاصل ان سب روایتون کا یہ ہی کہ چاشت کی نماز سنت موکدہ ہی اور کم سے کم اوسکی دو رکعات ہین اور پوری آٹھہ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھہ رکعات اور چونکہ حضرت کبہی پڑہی اور کبہی نہ پڑہی اسلیے جنہون نے نہ دیکہا انہون نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہون نے بدعت کہا مراد اس سے یہہ ہی کہ مسجدون مین دکہا دکہا کے پڑہنا بدعت ہی جیسا لوگ کرنے لگے تہے اسلیے کہ اصل نفل کا پڑہنا گہر مین ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اوسپر بدعت ہی اس لیے کہ حضرت نے اوسپر مداومت نہین کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تہا کہ خوف تہا فرض ہوجانیکا اور اب یہ خوف نہین اور اور مستحب ہے ناہمیشگی کا ہمارے حق مین ثابت ہوچکا ہے ابی دردا اور ابہریرہ کی روایت سے جو آگے آتی ہین اسیاب مین اور ابن عمر کو شاید آپ کا فعل نہین پہونچا اور آپ کے حکم کرنے کی خبر نہین ہوئی اور جمہور علما اوس کے مستحب ہونے کے قائل ہین اور ابن مسعود اور ابن عمر سے توقف بہی مذکور ہے **عَنْ** اَبِی ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی **ترجمہ** ابوذر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پہر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہی اور ان سب کا کافی ہوجاتی ہین دو رکعتین چاشت کی جس کو وہ پڑہ لیتا ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ وَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ میرے دوست نے مجہے وصیت کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزون کی تین روزے کی ہر مہینہ مین اور دو رکعت چاشت کی اور وتر پڑہ لینے کی قبل سونے کے **ف** جسکو تہجد کے وقت اٹہنے کا یقین نہ ہو اوس کو اول ہی وقت وتر پڑہنا اولے ہی **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہوا عن ابی رافع الصایغ قال سمعت اباھریرۃ قال اوصانی خلیلی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فذکر مثل حدیث ابی عثمان عن ابی ھریرۃ ترجمہ ابو رافع نے وہی مضمون ابوہریرہ سے روایت کیا عن ابی مرۃ مولی ام ھانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال اوصانی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لن ادعھن ما عشت بصیام ثلاثۃ ایام من کل شھر وصلوۃ الضحی وبان لا انام حتی اوتر ترجمہ ابی مرہ نے ابودرداء سے روایت کی کہ انہوں نے کہا وصیت کی مجھکو میرے پیارے نے تین چیزوں کی کہ نہ چھوڑوں گا میں انکو جب تک جیوں گا تین روزے ہر مہینہ میں اور نماز چاشت کی اور نہ سونا بغیر وتر پڑھے

باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیھما سنت فجر کی فضیلت وغیرہ کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان حفصۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنھا اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن من الاذان لصلوۃ الصبح وبدا الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ ترجمہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے نے کہا کہ خبر دی انکو مسلمانوں کی ماں حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب موذن صبح کی اذان دیکر چپ ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تکبیر فرض کے پہلے عن نافع بھذا الاسناد کما قال مالک ترجمہ نافع سے مثل روایت مالک کی اسی اسناد سے مروی ہوا یعنی جو روایت اوپر گزر چکی عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر دو رکعت ہلکی عن شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ شعبہ سے بھی اسی سند سے یہ مضمون مروی ہوا عن سالم عن ابیہ قال اخبرتنی حفصۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح چمک جاتی دو رکعت ادا کرتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يصلي ركعتي الفجر اذا سمع الاذان ويخففهما ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سنت فجر پڑہا کرتے تہے جب اذان سن چکتے اور ہلکی پڑہتے انکو عن عائشة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتے تہے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان عن عائشة رضي الله عنها كانت تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ركعتي الفجر يخفف حتى اني اقول هل قرأ فيهما بام القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت اسقدر پڑہتے تہے کہ مین کہتی آپ نے ان مین فاتحہ بہی پڑہی کہ نہین عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر صلى ركعتين اقول هل يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر ہوتی دو رکعت پڑہتے کہ مین کہتی کہ سورہ فاتحہ بہی آپ نے ان دونون مین پڑہی کہ نہین (یعنے ایسی ہلکی پڑہتے) عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن على شيء من النوافل اشد معاهدة منه على ركعتين قبل الصبح ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان سے اللہ ان سے راضی ہو فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہین رکہتے تہے جتنا دو رکعتون کا قبل صبح کے عن عائشة قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في شيء من النوافل اسرع منه الى الركعتين قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل کے لیے جلدی کرتے ہوے جیسا دیکہا رکعتون کے لیے قبل فجر کے عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو رکعتین فجر کی دنیا سے اور جو کچہ اوسمین ہے بہتر ہین عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في شان الركعتين عند طلوع الفجر لهما احب الي من الدنيا جميعا ترجمہ حضرت عائشہ

لکم

وفي رواية الطحاوي على ركعتي الفجر

مسلمانوں کی ان سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کو فرمایا کہ مجھ کو ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد پڑھی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی الْاُوْلٰی مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دونوں سنتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسری میں آمنا باللہ سے آخر تک اور دوسرا اس آیت کا یہ ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الآیۃ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ الْاٰیَةَ ترجمہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مسلم نے کہا روایت کی ہم سے علی بن خشرم نے ان سے عیسی بن یونس نے ان سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد سے مثل حدیث مروان الفزاری کے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی

بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ وَبَیَانِ عَدَدِهِنَّ

سنتوں کی فضیلت اور ان کی گنتی کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ بِحَدِیْثٍ یَتَسَارُّ اِلَیْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ بُنِیَ لَهٗ بِهِنَّ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ فَمَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ مَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ ترجمہ عمرو بن اوس نے کہا روایت کی مجھ سے عنبسہ نے اوس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی

ہوتی ہے عنبسہ نے کہا سنا مین نے ام حبیبہ سے کہ فرماتی تہین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی بارہ رکعت رات اور دن مین بنایا جائیگا اوس کے لیے ایک گہر جنت
مین ام حبیبہ نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون رکعتون کو نہین چھوڑا
عنبسہ نے کہا جب سے مین نے سنا یہ ام حبیبہ سے ان رکعتون کو نہین چھوڑا عمرو بن اوس نے کہا جب سے مین
نے یہ سنا عنبسہ سے مین نے انکو نہین چھوڑا نعمان بن سالم نے کہا جب سے مین نے یہ سنا عمرو بن اوس
سے اون رکعتون کو نہین چھوڑا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ نعمان بن سالم سے اسی سند سے مروی ہے
کہ جس نے ہر دن مین بارہ رکعت پڑہی سنت کی اوس کے لیے ایک گہر بنایا جاتا ہے جنت مین عَنْ
اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ
لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ
وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ
النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اللہ کے واسطے ہر دن مین بارہ رکعتا
پڑہی خوشی سے سوا فرض کے مگر بناتا ہے اللہ تعالے اوسکو واسطے ایک گہر جنت مین یا فرمایا بنایا جاتا ہے
اوس کے لیے ایک گہر جنت مین ام حبیبہ نے فرمایا مین اوس دن سے ہمیشہ پڑہتی ہون ...... اور عنبسہ نے
کہا مین بہی اسدن سے ہمیشہ پڑہتا ہون اور عمرو اور نعمان نے بہی ایسا ہی کہا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ام حبیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اس نے وضو پورا کیا اور پہر اللہ کے لیے ہر دن
اور پہر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ
وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ

باب فضل التطوع قبل الصلوة و بعدها

فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ پڑھین سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ظہر کے قبل دو رکعتین اور ظہر کے بعد دو رکعتین اور مغرب کے بعد دو رکعتین اور عشا کے بعد دو رکعتین اور جمعہ کے بعد دو رکعتین مگر مغرب اور عشا اور جمعہ کے دو رکعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپکے گھر مین پڑہین **ف** اس روایت سی معلوم ہوتا ہے کہ سنتون کا گھر مین پڑہنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد مین اور رات کے گھر مین افضل ہین مگر ایک جماعت نے سلف کے کہا ہے کہ سب نفل گھر ہی مین افضل ہین اور ان روایتون سی بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت صبح اور جمعہ گھر مین پڑہتے تہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا گھر مین نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ ارشاد آپ کا عام ہی پس سنت یہی ہے کہ سنت گھر مین پڑہے اور ہمیشہ مساجد مین پڑہنا بدعت سی خالی نہین علی الخصوص فرض ہوتے ہوئے سنتون مین مشغول رہنا کراہت سی خالی نہین مگر اکثر لوگ اس سی غافل ہین ۔

باب جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّبَعْضِهَا قَاعِدًا نفل کھڑے بیٹھے اور ایک رکعت مین کچھ کھڑے کچھ بیٹھے جائز ہونے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَّكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال تو انہون نے فرمایا نماز پڑہتے تہے آپ میرے گھر مین قبل ظہر کے چار رکعت پہر نکلتے اور لوگون کے ساتھہ فرض نماز پڑہتے پہر گھر مین آکر دو رکعت اور عشا لوگون کے ساتھہ پڑہکر گھر مین آتے اور دو رکعت پڑہتے اور رات کو نو رکعت پڑہتے کہ اسی مین وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑہتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے ہوکر قرارت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب قرارت بیٹھ کر پڑہتے

بیٹھکر اور دو رکعت پڑہتے

بیتہ

تسعا

قائما

تو سجدہ اور رکوع سے بھی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی راتوں تک نماز پڑھتے پہر جب کہڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کہڑے کہڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں فارس میں بیمار ہوا تہا اور بیٹھ کر نماز پڑہا کرتا تہا (پہر جب مدینہ میں آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑہتے اور آخر تک حدیث ذکر کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی)۔

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَّقَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا ہم نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کہڑے ہی نماز پڑہتے تہے اور اکثر بیٹھے ہی پہر جب شروع کرتے کہڑے تو رکوع بھی کرتے کہڑے ہوئے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا كَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا حَتّٰى

(حاشیہ: نمازوں و نوافل و صلوٰۃ اللیل قائماً و قاعداً — سالتُ — تطوّعٌ)

حَتّٰی اِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَھُنَّ ثُمَّ رَکَعَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرارت کرتے ہون نماز مین بیٹہکر پہر جب بوڑہی ہو گئے بیٹہی بیٹہے قرارت کرتے یہانتک کہ جب رہ جاتی سورہ مین سے تیس یا چالیس آیتین کہڑے ہوکر پڑہتے پہر رکوع کرتے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت مین کچہ بیٹہ کر پڑہتے کچہ کہڑے ہوکر **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَاُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے بیٹہے ہوئے اور قرارت کرتے بیٹہے بیٹہے پہر جب بارہ جاتین تیس یا چالیس آیتین کہڑے ہوکر قرارت کرتے پہر رکوع کرتے اور سجدہ پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کرتے **ف** دونون روایتون سے ایک رکعت مین کچہ کہڑا رہنا کچہ بیٹہنا ثابت ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے کہ برابر ہے پہلے کہڑا ہو پہر بیٹہہ جائے یا پہلے بیٹہا ہو پہر کہڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اسکو منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے اور اور دوسرے فقہا سے نقل کیا ہے کہ پہلے کہڑے ہوکر پہر بیٹہہ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی کہڑے ہوکر تو پہر بیٹہہ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بہی اسے جائز کہتے ہین اور اشہب منع کرتے ہین **مترجم** کہتا ہے بیٹہکر اوٹہنا اور اوٹہکر بیٹہنا دونون احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے پہر منع کرنا کسی ایک کا سراپا خلاف ہے اور قابل التفات نہین اسلیے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ رای اور قیاس کسیکا علی الخصوص جب مخالف نبی ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیون نہ ہو **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَاُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے قرارت کرتے پہر جب ارادہ کرتے رکوع کا کہڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس مین چالیس

بیان عدم جواز مخالفت قیاس باحدیث

اٹھتیں پڑھے لیتے پھر رکوع کرتے عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے تھے پھر جب ارادہ ہوتا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ ترجمہ عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیٹھکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا کر دیا (یعنی انکے فکروں نے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ نقل اوپر کی روایت کی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک اکثر آپ بیٹھکر نماز نہ پڑھنے لگے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فربہ ہو گئے اور بھاری ہو گئے تو اکثر بیٹھکر نماز پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا ترجمہ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر نفل پڑھا ہو یہاں تک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو آپ بیٹھکر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے تھے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرملہ نے ان دونوں سے ابن وہب نے ان سے یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کی مگر ان دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات

باب مِنْهُ

رسول اللہ

بَدَّنَ

باب مِنْهُ

بڑ ایک یا دو سال رہ گئی **عن** جابر بن سمرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه
وسلم لم یمت حتی صلی قاعدا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال
نہیں ہوا جبتک آپ نے بیٹھکر نماز نہ پڑھ لی **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال
حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال صلوة الرجل قاعدا نصف الصلوة
قال فاتیته فوجدته یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسه فقال ما لک یا عبد الله
بن عمرو قلت حدثت یا رسول الله انک قلت صلوة الرجل قاعدا علی نصف الصلوة
وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا
مجھسے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدھی نماز کے برابر ہے
تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھی نماز پڑھ رہے ہیں اور میں نے آپ کے سر پہ ہاتھ
رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ میں نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول
اللہ کے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہان
سچ ہے مگر میں تم لوگون کے برابر نہیں ہون **فائدہ** یعنے آپکو بیٹھکر نماز کے ادا کرنے میں
بہی ویسا ہی ثواب ہے جیسے کہڑے ہوکر نفل ادا کرنے میں اور یہ آپ کے خصائص میں ہے یا کوئی
عذر کے سبب سے اگر آپ بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے
واللہ اعلم بالصواب

باب صلوة اللیل وعدد رکعات النبی صلی الله علیه وسلم
فی اللیل وان الوتر رکعة نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان

عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی باللیل احدی عشرة رکعة
یوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع علی شقه الایمن حتی یاتیه المؤذن فیصلی
رکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور ایک رکعت اسمین سے وتر کی ہوتی تہی پھر جب پڑھ چکتے داہنی کروٹ
لیٹ جاتے یہانتک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑھتے **عن** عائشة زوج النبی صلی
الله علیه وسلم قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ
من صلوة العشاء وهی التی یدعو الناس العتمة الی الفجر احدی عشرة رکعة یسلم بین

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ
قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت
پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے پھر جب موذن فجر کی اذان دے چکتا اور
ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور موذن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر دہنی کروٹ لیٹ جاتے
یہانتک کہ موذن تکبیر کہنے کو آتا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ
وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی اسناد سے روایت
کی اور حرملہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اسمیں صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا
اور نہ موذن کے آنیکا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث عمرو کی روایت کے مطابق بیان کی عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون میں سے وتر ہوتیں کہ
کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر میں ف وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک
مسنون اور جائز ہے مگر فضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں
کے اخیر میں ایک سلام دینا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت
کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونوں نے کہا روایت کی
ہمسے وکیع نے اور ابو اسامہ نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کے عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى

ف ایک رکعت وتر کا بیان

عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ **ترجمہ** ابی سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سو زیادہ نہ پڑہتے تہے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت ایسی پڑہتے تہے کہ انکا حسن اور طول کچہ نہ پوچہ پہر چار ایسی ایسی پڑہتے تہے کہ انکا بہی حسن اور طول کچہ نہ پوچہ پہر تین رکعت پڑہتے تہے پہر کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر سے پہلے آپنے فرمایا اے عائشہ میری آنکہین سوتی ہین اور دل نہین سوتا **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اسپر کہ لنبا کرنا قراءت کا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ خصائص انبیا سے ہے کہ سونے سے وضو نجاوے اور بعضون نے اعتراض کیا ہے کہ وادی میں آپ سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تہی پہر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یون دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکھون سے متعلق ہے بخلاف حدث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابی سلمہ نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہون نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑہتے آٹھ رکعت کے بعد وتر پڑہتے پہر دو رکعت پڑہتے بیٹہکر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کہڑے ہوتے اور رکوع کرتے دو رکعت پڑہتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ مین **ف** اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی نے ان دونون سے نقل کیا ہے کہ انہون نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹہکر پڑہنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بہی مروی ہے کہ میں اسکو نہ پڑہتا ہون نہ منع کرتا ہون اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتین آپنے پڑہی ہین بعد وتر کے بیٹہکر تا معلوم ہو جاوے کہ بعد وتر کے نماز جائز ہے مگر اسپر آپ نے ہمیشگی نہین کی کبہی کیا اور کبہی نہ کیا اور کوئی شخص کان کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لیے

ثمانی

فی نسخہ ابوبیہ

تحقیق لفظ کان

کہ یہہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی مین واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
مین حضرت عائشہ فرماتی ہین کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحِلِّہٖ قَبْلَ
اَنْ یَّطُوْفَ یعنی مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے وقت قبل
طواف افاضہ کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنے
حجۃ الوداع اور بہت روایتون مین وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات مین وتر ہو تا یقین ہوا
کہ یہہ دو رکعات کبہی پڑہی ہمیشہ نہین عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِہِمَا تِسْعَ رَکَعَاتٍ
فَاِنَّمَا یُوْتِرُ مِنْہُنَّ ترجمہ ابوسلمہ نے مثل روایت اوپر کی بیان کیا مگر اسمین اتنا ہے کہ نو
رکعت پڑہے کہ وتر اسی مین تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَۃَ قَالَ
اَتَیْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقُلْتُ اَیْ اُمَّہْ اَخْبِرِیْنِیْ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَغَیْرِہٖ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً
بِاللَّیْلِ مِنْہَا رَکْعَتَا الْفَجْرِ ترجمہ عبداللہ بن ابی لبید نے سنا ابوسلمہ سے کہ وہ گئے حضرت ام
المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور عرض کی کہ ای میری ماں خبر دیجیے مجہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا انہون نے کہ نماز رمضان وغیرہ مین تیرہ رکعت تہی
رات کو کہ اوسی مین دو رکعتین صبح کی سنت بہی تہی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تَقُوْلُ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ
عَشْرَ رَکَعَاتٍ وَّیُوْتِرُ بِسَجْدَۃٍ وَّیَرْکَعُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَتِلْکَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً
ترجمہ قاسم بن محمد نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں ہین کہ فرماتی تہین کہ نماز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تہی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتین فجر کی سنت
یہ سب تیرہ رکعتین ہوئین عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ عَمَّا حَدَّثَتْہُ
عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَنَامُ اَوَّلَ
اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَہْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِذَا
کَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰہِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ وَلَا

فیہن

باب منہ

رکعتی الفجر

باب منہ

وَاللّٰہِ مَا قَالَتْ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُباً تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ **ترجمہ** ابی اسحاق نے کہا پوچھا مین نے اسود بن یزید سے ان حدیثون کو جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے سنی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بقدر بین تو انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات مین اور جاگتے آخر رات مین پھر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بی بیون سے تو حاجت روا کرتے پھر سو رہتے پھر جب پہلی اذان ہوتی (یعنے صبح کے وقت کی اذان) تو جھپٹ اور چل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انہون نے یہ نہین کہا کہ کھڑے ہوتے پھر بہاتے اپنے اوپر پانی اور قسم ہے اللہ کی یہ نہین کہا کہ نہاتے (یعنے جو لفظ انہون نے فرمایا وہی مجھے یاد ہے) اور مین خوب جانتا ہون جو آپ کی مراد ہے (یہ اسلیے کہا کہ شرم کی بات تہا) اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہین پھر دو رکعت پڑھتے (یعنے سنت صبح) **عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِهِ الْوِتْرَ **ترجمہ** ابی اسحاق اسود سے راوی ہین وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہانتک کہ آخر مین وتر ہوتا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر ہمیشہ نہین پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئین ہین **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَيَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى **ترجمہ** مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو آپ نے فرمایا کہ دوست رکھتے تھے وہ ہمیشہ کی عمل کو پھر مین نے کہا کب نماز پڑھتے تھے کہا جب سنتے مرغ کی آواز کھڑے ہو کر نماز پڑھتے **ف** مرغ اکثر آدھی رات کے بعد بولنا شروع کرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفٰى رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْاَعْلٰى فِيْ بَيْتِيْ اَوْ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین نے فرمایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گھر مین یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا یعنے بعد تہجد سو جاتے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب منہ

[illegible]

فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر کی پڑھ چکتے تو مین اگر جاگتی ہوتی مجھہ سے باتین کرتے نہین تو سو
جاتے عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ
ابی سلمہ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَاِذَا اَوْتَرَ قَالَ قُوْمِیْ فَاَوْتِرِیْ
یَا عَائِشَۃُ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا فرماتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکتے تو مجھہ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ عَنْ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوتَہٗ بِاللَّیْلِ
وَھِیَ مُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ اَیْقَظَھَا فَاَوْتَرَتْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا فرماتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی رہتین پھر جب
وتر رہجاتے حضرت انکو جگادیتے وہ وتر پڑھ لیتین ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ وتر آخر
شب مین پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقین رکھتا ہو کہ مین آخر شب مین ضرور اٹھون
گا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری
رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے یہانتک کہ آخر مین پہونچ گیا سحر کے وقت پر عَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِہٖ
وَاٰخِرِہٖ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اول شب مین اور بیچ مین اور آخر مین سب وقت وتر ادا کیے ہین یہانتک کہ پہنچے
حصہ آخر کے رات مین بھی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُلَّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلٰی اٰخِرِ اللَّیْلِ ترجمہ اسکا جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ
زُرَارَۃَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَرَادَ اَنْ یَّغْزُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ
فَاَرَادَ اَنْ یَّبِیْعَ عَقَارًا بِھَا فَیَجْعَلَہٗ فِی السِّلَاحِ وَالْکُرَاعِ وَیُجَاھِدَ الرُّوْمَ حَتّٰی یَمُوْتَ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ لَقِیَ اُنَاسًا مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ فَنَھَوْہُ عَنْ ذٰلِکَ وَاَخْبَرُوْہُ اَنَّ رَھْطًا

باب صلوٰۃ الوتر

باب ... الوتر

باب صلوٰۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض

ستة أرادوا ذلك في حيوة نبي الله صلى الله عليه وسلم فنهاهم نبي الله صلعم وقال أليس لكم في أسوة فلما
حدثوه بذلك راجع امرأته وقد كان طلقها وأشهد على رجعتها فأتى ابن عباس
رضي الله عنهما فسأله عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابن عباس ألا
أدلك على أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال عائشة
رضي الله عنها فأتها فسلها ثم ارجع إلي فأخبرني بردها عليك فانطلقت إليها فأتيت
على حكيم بن أفلح فاستلحقته إليها فقال ما أنا بقاربها لأني نهيتها أن تقول في
هاتين الشيعتين شيئا فأبت فيهما إلا مضيا قال فأقسمت عليه فجاء فانطلقنا إلى
عائشة رضي الله عنها فاستأذنا عليها فأذنت لنا فدخلنا عليها فقالت أحكيم فعرفته
فقال نعم فقالت من معك قال سعد بن هشام قالت من هشام قال ابن عامر
فترحمت عليه وقالت خيرا قال قتادة وكان أصيب يوم أحد فقلت يا أم المؤمنين
أنبئيني عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ألست تقرأ القرآن قلت
بلى قالت فإن خلق نبي الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال فهممت أن أقوم
ولا أسأل أحدا عن شيء حتى أموت ثم بدا لي فقلت أنبئيني عن قيام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقالت ألست تقرأ يا أيها المزمل قلت بلى قالت فإن الله
عز وجل افترض قيام الليل في أول هذه السورة فقام نبي الله صلى الله عليه و
سلم وأصحابه حولا وأمسك الله تعالى خاتمتها اثني عشر شهرا في السماء حتى أنزل الله
عز وجل في آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة فقال
قلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد
له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ
ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيها إلا في الثامنة فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم
ينهض ولا يسلم ثم يقوم فيصلي التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين بعد
ما يسلم وهو قاعد فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن نبي الله صلى الله عليه وسلم وأخذ اللحم
أوتر بسبع وصنع في الركعتين مثل صنيعه الأول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله صلى الله عليه وسلم

إِذَا صَلَّى صَلَوٰةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى
مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ
فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي
بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا **ترجمہ** قتادہ سے روایت
ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا
کہ اپنے باغ وزمین وغیرہ بیچ ڈالین اور اوس سے ہتیار اور گہوڑے خریدین اور نصاری سے لڑین
مرنے کے وقت تک پہر جب مدینہ مین آئے اور مدینہ والون سے ملا انہون نے انکو منع کیا (یعنی بالکل
کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چہوڑ کر ایسا نکرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چہہ آدمیون نے اسکا
ارادہ کیا تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے
لیے میری راہ اچہی نہین پہر جب لوگون نے اون سے یہ کہا تو انہون نے اپنی بیوی سے رجعت
کی (یعنے جسکو طلاق دیدیا تہا) اور انکو طلاق دیدیا تہا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگون کو پہر
وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچہا انہون نے
کہا مین تمکو ایسے شخص کو بتادون کہ جو ساری زمین کے لوگون سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا
ہے انہون نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس
جاؤ اور ان سے پوچہو پہر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پہر مین انکے پاس چلا اور حکیم بن افلح
کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجہے حضرت عائشہ کے پاس لے چلین انہون نے کہا مین انکے
پاس نہین جاتا اس لیے کہ مین نے انکو روکا تہا کہ وہ ان دونون گروہون کے بیچ مین کچہ نہ بولین
(یعنے صحابہ کی آپس کی لڑائیون مین) مگر انہون نے نمانا اور چلی گئین زرارہ نے کہا کہ مین نے
حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیطرف چلے اور ان سے اطلاع
کی انہون نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت مین حاضر ہوئے تب انہون نے فرمایا کیا یہ حکیم
ہین انہون نے کہا ہان غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنے آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ
سے) پہر انہون نے فرمایا کہ تمہارے ساتہہ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتہہ سعد بن ہشام مین

انہون نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب اونپر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا وہ جنگ اُحد مین شہید ہوگئے تہے پہر مین نے عرض کی کہ اے مسلمانون کی مان مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہون نے فرمایا تم نے قرآن نہین پڑہا مین نے کہا کیون نہین انہون نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تہا جسکا قرآن مین حکم ہے انہون نے کہا پہر مین نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچہون - پہر مجہے خیال آیا تو مین نے عرض کی کہ خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کی اٹہنے سے پہر انہون نے فرمایا کیا تم نے یَاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ نہین پڑہی مین نے کہا کیون نہین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرض کیا رات کو کہڑے ہوکر نماز پڑہنے کو اس سورہ کے اول مین پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار سب رات کو نماز پڑہتے رہے اور اللہ تعالی نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک کہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس سورہ کا آخر اُتارا اور اس مین تخفیف فرمائی (یعنے تہجد کی فرضیت معاف کردی مسنون ہونا باقی رہا) پہر ہوگیا رات کا نماز پڑہنا خوشی کا سوا اسکے بعد کہ فرض تہا پہر مین نے عرض کی اے مسلمانون کی مان خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انہون نے فرمایا کہ ہم آپکے لیے مسواک اور وضو کا پانی طیار رکہتی تہی اور اللہ تعالی آپ کو جب چاہتا تہا اٹہا دیتا تہا رات کو پہر آپ مسواک کرتے تہے اور وضو پہر نو رکعت پڑہتے تہے نہ بیٹہتے اوس مین مگر آٹہوین رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے (یعنی تشہد پڑہتے) پہر کہڑے ہوجاتے اور سلام نہ پہیرتے اور نوین رکعت پڑہتے پہر بیٹہتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پہیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹہین) پہر دو رکعت پڑہتے اسکے بعد بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے غرض یہ گیارہ رکعات ہوئین اے میرے بیٹے پہر جب آپکا سن زیادہ ہوگیا اور بدن مین گوشت آگیا سات رکعت وتر پڑہنے لگے اور دو رکعتین ویسی ہی پڑہتے جیسے اوپر ہم نے بیان کین غرض یہ سب نو رکعتین ہوئین اے میرے بیٹے (یعنے سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تہی کہ جب کوئی نماز پڑہتے اوس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹہ سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنے وتر نہ پڑہتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہین) اور مین نہین جانتی کہ کبہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین پڑہ لیا ہو۔

(اس سے یکشبہ قرآن کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہون کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی صبح تک (یعنے ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے پھر مین ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انہون نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر مین اون کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب سو بہ در مو بہ سنتا زرارہ نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہین جاتے ہین تو مین کبھی ان کی بات آپ کے نہ کہتا مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے اون سے معاذ اون سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہین اُن سے قتادہ نے اون سے زرارہ نے اون سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے تا کہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کرین پھر یہی مضمون بیان کیا اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے محمد بن بشر نے اون سے سعید بن ابی عروبہ نے اون سے قتادہ نے اون سے زرارہ بن اوفے نے اون سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ مین عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کو پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی مین یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون سے انہون نے کہا عامر کے بیٹے انہون نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے اور عامر شہید ہوئے تھے جنگ احد مین **ف** اس حدیث مین بہت فواید ہین اول یہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ اون سے وتر کا حال پوچھو اس سے معلوم ہو کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اوس کیطرف رجوع کردے اس میں دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے **دوسری** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تھا اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرت فہم اور ذکا ترا اور ک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزہ مین کردیا اور ایسی جامع اور مانع تعریف آپکے خلق کی کردی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ مین سوال نہ کرے سبحان اللہ کیون نہون آخر محبوبہ محبوب خدا ہین رضی اللہ عنہا وعن ابیہا وعن اخیہا وخدا مہا **تیسری** یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تھا پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے مین تو اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی **چوتھی** جب تہجد قضا ہوتا صبح کو ادا فرماتے

اسمین ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضرور ہونی چاہیے یہ بھی ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑہتے
عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَّهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَ
اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَّفِيْهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ
الْمَرْءُ كَانَ اُصِيْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّفِيْهِ فَقَالَ حَكِيْمُ بْنُ
اَفْلَحَ اَمَا اِنِّيْ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا اَنْبَاْتُكَ بِحَدِيْثِهَا **ترجمہ** زرارہ بن اوفی
سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام اون کے ہمسایہ تہے پس انہوں نے خبر دی کہ طلاق دیا انہوں نے
اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہے اور اسمین یہ بہی ہے کہ حضرت عائشہ نے
پوچھا کہ کون سے ہشام انہوں نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب
آدمی تہے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بہی ہے
کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ تم انکے پاس نہیں جاتے تو مین انکی حدیث سے تم کو خبر
نہ دیتا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَّجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو
جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیتے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ وَكَانَ اِذَا
نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے
ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیتے اور مین نے
نہین دیکہا کہ کبہی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہون اور کبہی ایک ماہ برابر روزے رکہے مگر رمضان
مین عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ
لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** عمر بن خطاب کہتے تہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۶ اذا فاتته صلوٰۃ اللیل صلی من النہار ۶۱

نے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ مین تو لکھا ہے اسکو
اللہ ایسا کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو

باب صلوٰۃ الاوابین

عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ
اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ
ترجمہ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگون کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا (یعنی
ابہی دن خوب نہین چڑہا تہا) تو انہون نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہین کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی
مین افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والے بندون کی جب
ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر گرم ہوجاوین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑہے پڑہنا
افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دہوپ سے ریت گرم ہوجاوے
اور اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین اور اسی کو صلوۃ الاوابین بہی کہتے ہین عَنْ زَيْدِ بْنِ
اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ
فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ **ترجمہ** زید ارقم کے بیٹے نے کہا نکلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبا والون کیطرف اور دیکہا کہ وہ لوگ نماز پڑہتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ
الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین

باب صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ والوتر رکعۃ من آخر اللیل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً
وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب خیال ہو
کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑہی عَنْ
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ
فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے راوی ہین
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت
پڑہ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رضی اللہ عنہما انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ نماز شب کیونکر ہے آگے مضمون وہی
ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا بینہ وبین
السائل فقال یا رسول اللہ کیف صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فصل
رکعۃ واجعل اخر صلوتک وترا ثم سالہ رجل علی راس الحول وانا بذلک المکان
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادری ھو ذلک الرجل او رجل اخر فقال لہ
مثل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور میں اسکے
اور حضرت کے بیچ میں تھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے
فرمایا دو دو رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور اخیر نماز کے وتر ادا کر پھر پوچھا
ایک سال کے بعد اور میں حضرت کے پاس اوسی طرح تھا (یعنے دونو کے بیچ میں) اسی شخص نے
یا اور کسی نے پھر بھی آپ نے مثل اوسی کے فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سال
رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولیس فی حدیثہما ثم سالہ رجل علی
راس الحول وما بعدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ذکر کی حدیث دونوں راویوں نے مثل اوپر کی حدیث کی مگر اون کی روایت میں سال بھر کے
بعد پھر پوچھنے کا ذکر اور اس کے بعد کا نہیں ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ
عنہما قال من صلی من اللیل فلیجعل اخر صلوتہ وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یامر بذلک **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو
سب کے آخر میں ادا کرے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی حکم فرماتے تھے **عن** ابن عمر
رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ**
عبد اللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما

اخر

فذکرا

كان يقول من صلى من الليل فليجعل آخر صلوته وترا قبل الصبح كذلك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرهم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوتر ركعة من آخر الليل ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں عن ابن عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
الوتر ركعة من آخر الليل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن أبي مجلز قال سألت ابن عباس عن الوتر فقال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ركعة من آخر الليل ترجمہ ابی مجلز نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے پوچھا وتر کو .... تو انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب میں عن ابن عمر رضي الله عنه حدثهم أن
رجلا نادى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد فقال يا رسول الله كيف
أوتر صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فليصل مثنى مثنى
فإن أحس أن يصبح سجد سجدة فأوترت له ما صلى ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے لوگوں سے بیان
کیا کہ ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے کیوں کر طاق کروں میں اپنی رات کی نماز کو آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت
پڑھتا رہے پھر جب صبح کی بھنک پاوے ایک رکعت پڑھ لیوے کہ وہ سب کو طاق کر دیگی **ف**
ان حدیثوں سے ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہوا جیسا مذہب شافعیہ کا اور اکثر محدثین کا اور یہہ
حدیثیں حجت ہیں حنفیہ پر اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں وتر پڑھنا مستحب ہے عن أنس بن
سيرين قال سألت ابن عمر رضي الله عنهما قلت أرأيت الركعتين قبل صلوة
الغداة أطيل فيهما القراءة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة قال قلت إني لست عن هذا أسألك قال إنك
لضخم ألا تدعني أستقرئ لك الحديث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة ويصلي ركعتين قبل الغداة كأن الأذان
بأذنيه قال خلف أرأيت الركعتين قبل الغداة ولم يذكر صلوة ترجمہ انس بن
سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجیے دو رکعتوں سے جو صبح کی نماز سے پہلے ہے
اوس میں قرارت طویل پڑھتا ہوں عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات

باب بقیہ

أطيل

ركعة

کو دو دو رکعت پڑہا کرتے تہے اور وتر ایک رکعت پڑہتے تہے ابن سیرین نے کہا مین یہ نہین پوچہا عبد اللہ نے کہا تم موٹے آدمی ہو یعنی موٹے عقل والے کہ بیچ مین بول اُٹہے اتنی فرصت نہ دی کہ مین پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑہتے تہے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تہے اور دو رکعت قبل فرض صبح کے ایسے وقت پڑہتے کہ تکبیر ان کے کان مین ہوتی یعنی قریب تکبیر پڑہتے اور ظاہر ہے کہ اسوقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف ہوگی اخلف نے اپنی روایت مین آرایت کہا اور نماز کا ذکر نہین کیا **عن** انس بن سیرین قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ وَزَادَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَضَخْمٌ **ترجمہ** انس بن سیرین نے کہا مین نے ابن عمر سے پوچہا اور مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑہی آخر شب مین اور اسمین یہ بہی ہے کہ ٹہیر و ٹہیر و تم موٹے آدمی ہو **عن** ابن عمر رضي اللّٰه عنهما يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلوٰةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہی پہر جب تجہے معلوم ہو کہ صبح آن پہونچی تو ایک رکعت وتر پڑہ لے پہر ابن عمر سے پوچہا کہ دو دو رکعت کو کیا معنے انہون نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام پہیر ا جاوے **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑہو صبح سے پہلے **عن** أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ سے وتر کو پوچہا کہ وتر پڑہ لیا کرو صبح سے پہلے **عن** جابر رضي اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلوٰةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

فَقِيلَ

أَبْوَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوف ہو کہ آخر شب مین نہ اٹھیگا تو وتر پڑھ لے اول شب مین یعنی بعد عشا کی اور جسکو آرزو ہو کہ اٹھیگا آخر شب تو چاہیے کہ وتر پڑھے آخر شب مین اسلیے کہ نماز آخر شب کی ایسی ہے کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور وہ افضل ہے اور ابو معویہ نے محضورہ کہا معنے دونو کے ایک ہین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَيُّكُمْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَاِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ **ترجمہ** جابر نے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھہ نہ سکیگا آخر رات مین تو چاہیے کہ وتر پڑھ لے پھر سو جاوے اور جسکو یقین ہو رات کو اٹھنے کا وہ وتر پڑھے آخر مین اس لیے کہ قرارت آخر رات کی ایسی ہے کہ اسمین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور یہ افضل ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازون مین بہتر وہ ہے جسمین دیر تک کھڑا رہنا ہو **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے کہا جسمین دیر تک کھڑا رہنا ہو **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات مین ایک گھڑی ایسی ہے کہ اسوقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالے سے دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالے اوسے عطا کرے اور یہ ہر رات مین ہوتی ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات مین ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اسوقت بندہ مسلمان اللہ تعالے سے جو مانگے وہ اسے دیوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ وَمَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگار ہمارا برکت والا بلند ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھسے مانگے میں اوسکو دوں کون ہے کہ مجھسے بخشش چاہے میں اسے بخشوں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا كُلَّ لَیْلَةٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْٓءَ الْفَجْرُ

ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالے آسمان دنیا کیطرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گذر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھسے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں کون ہے کہ مجھسے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا ہے کہ صبح روشن ہوجاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ یُّعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ یُّسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ یُّغْفَرُ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدھی رات یا دو تہائی گذر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات دنیا کے آسمان کیطرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تعالے اوسے دیوے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اوسکی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہانتک کہ صبح ہوجاتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لِشَطْرِ اللَّیْلِ اَوْ لِثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ اَوْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدِیْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے اللہ تعالی برکت والا آسمان دنیا کیطرف آدھی رات کو یا پچھلی

تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں پھر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اوسکو جو کبھی فقیر نہ ہوگا نہ کسی پر ظلم کرے گا

عن سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر یہ زیادتی ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ **ترجمہ** ابو سعید اور ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہانتک کہ جب تہائی رات کی گزر جاتی ہے اترتا ہے دنیا کے آسمان پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو توبہ کرے کون ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر ہو جاتی ہے

ف ان سب احادیث صحیحہ سے اترنا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس تعالیٰ شانہ کی ثابت ہوئی اور اس کے ظاہر معنے پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل کہ اسکی رحمت اترتی ہے یا اوس کے فرشتے یہ تاویلات باطلہ دور از کار ہیں اسلیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے جو مانگو سو دوں جو دعا کرو قبول کروں یہ خاص اوس تعالیٰ کی ذات مقدس کو لائق ہے نہ اوس کے کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات میں جیسے اترنا چڑھنا آنا ہنسنا تعجب کرنا استوا غصہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں یہی مذہب ہے کہ اوس کے ظاہر معنے پر ایمان لانا اور کیفیت اسکی اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے کہ اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئول کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور الطاف کا زور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے **عن** اَبِيْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ **ترجمہ** ابی اسحاق نے بھی یہ روایت کی ہے اسی اسناد سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے

باب التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ تراویح کا بیان

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑہے ایمان اور ثواب کی راہ سے اوس کے گناہ بخشے جاوین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰی ذٰلِکَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین تراویح پڑہنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ تاکید سے حکم کرین یارون کو اور فرماتے جو نماز پڑہے رمضان مین ایمان کو درست کرنے کو اور ثواب کو حاصل کرنے کو بخشے جاوینگے اوس کے اگلے گناہ پہر انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابوبکر کی خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر کی شروع خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا یعنی جس کا جی چاہتا راتوں کو نماز پڑہتا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ نے لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکہا ایمان اور ثواب کی نظر سے بخشے جاوینگے اوس کے اگلے گناہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّقُمْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَیُوَافِقُهَا اُرَاهُ قَالَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر مین جاگتا عبادت کرتا رہے اور رجان لے یہ کہ شب قدر ہے گمان کرتا ہون مین کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاویگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ قَالَ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ ترجمہ

باب الترغیب فی قیام رمضان

ھا

باب ما جاء فی صلوٰۃ رمضان

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی
مسجد مین ایک رات اور آپ کے ساتھ چند لوگ تھے پہر دوسرے دن لوگ زیادہ ہوگئے پہر تیسری یا
چوتہی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کیطرف نہ نکلے پہر جب صبح ہوئی
آپنے فرمایا مین تمہارا حال دیکہتا تہا اور مین نہ نکلا مگر اسوجہ سے کہ مجہے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح کہین)
تم پر فرض نہ ہوجاوے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهِ
فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ
اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ
الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ
مِنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ
لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ
يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّي خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا
عَنْهَا ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نکلے رات کو اور مسجد مین نماز پڑہی اور چند لوگون نے آپکے ساتھہ نماز ادا کی پہر صبح کو لوگ اسکا
ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی نکلے
اور آپکے ساتھہ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پہر تیسری رات مین مسجد والے لوگ بہت
ہوگئے اور حضرت نکلے اور آپکے ساتھہ لوگون نے نماز ادا کی پہر جب چوتہی رات ہوئی مسجد لوگون سے بہر
گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پہر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہانتک کہ صبح
کی نماز کو آئے پہر جب نماز پڑہ چکے لوگون کیطرف مونہہ کیا اور تشہد پڑہا اور کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے
معلوم ہو کہ تمہارا حال مجہپر کچہہ پوشیدہ نہ تہا آج کی رات مگر مین نے خوف کیا کہ تمپر فرض نہ ہو جاوے
نماز رات کی اور تم اس کے ادا سے عاجز ہو جاؤ ف ان سب حدیثون سے فضیلت
رمضان مین رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی مین

تراویح جماعت سے پڑہی جماعت بہی سنت ہوئی اور چار رکعات کر بہی ثابت ہوا
ہین جو حضرت عائشہ سے مروی ہین کہ آٹھہ رکعت سے رمضان وغیرہ مین زیادہ نہ پڑہتے تہے اور اگر اس سے
زیادہ پڑہے تو مباح ہے اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہین ملکہ عید کسوف استسقا
مین جماعت اولی ہے اور جماعت کے سوا مسجد مین بہی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا اور یہہ بہی ثابت
ہوا کہ اقتدا اوسکی روا ہے جسکی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور یہی صحیح ہے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ جب کسی کام مین مصلحت اور مفسدہ دونون جمع ہون تو اسکا ترک اولی ہے جیسے آپنے تراویح
بخوف فرض ہو جانے کے ترک کر دی اور پہر آپ نے اپنی ترک کی وجہ بہی بیان کر دی کہ یارون کا
دل خوش ہو جاوے اور خطبہ مین تشہد اور اما بعد کا لفظ کہا کہ یہہ دونون مسنون ہین **باب**
النَّدْبِ الْاَكِيْدِ اِلٰى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيْلِ مَنْ قَالَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ شب
قدر مین نماز اور ستائیسوین کو شبقدر ہونے کا بیان **عَنْ** زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ قَامَ
السَّنَةَ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ يَحْلِفُ
مَا يَسْتَثْنِيْ وَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاَمَارَتُهَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيْحَةِ
يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر سے روایت ہے کہ سنا مین نے ابی بن کعب سے اور ان سے
کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ جو سال بہر تک جاگے اسکو شبقدر ملے ابی نے کہا قسم ہے ا
اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ بیشک شب قدر رمضان مین ہے اور وہ قسم کہاتے تہے
اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے تہے (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تہا کہ سچی ہے) اور کہتے تہے
قسم ہے اللہ کی مین خوب جانتا ہون کہ وہ کون سی رات ہے وہ وہی رات ہے جس مین حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا وہ وہ رات ہے جسکی صبحکو ستائیسوین تاریخ ہوتی ہے اور ان
شبقدر کی یہ ہے کہ اوسکی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اسمین شعاع نہین ہوتی **عَنْ** اُبَيٍّ
قَالَ قَالَ اُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهَا وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ

فِي هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ حَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِّيْ عَنْهُ **ترجمہ** ابی نے کہا واللہ مین لیلۃ القدر کو جانتا ہون کہ وہ اسی رات مین ہے کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین رات ہے اور شعبہ کو اس بات مین شک ہے کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا شعبہ نے کہ یہہ بات مجھسے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ کیطرف سے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھہ سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے انکے باپ نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور نہین ذکر کیا شعبہ کے شک کرنیکا اور اس کے بعد کا **ف** بیان شب قدر کا آگے مفصل آویگا انشاء اللہ تعالی

بَابُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَائِهٖ بِاللَّيْلِ باب نماز اور دعاے شب کا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ وَ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّرٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَنْتَبِهُ لَهٗ فَتَوَضَّاْتُ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَّسَبْعًا فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک رات مین اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا (اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہجد دیکھین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے رات کو اور اپنی قضاء حاجت کو گئے پھر مونہہ اور ہاتھہ دہویا پھر سو رہے پھر اوٹھے اور مشک کے پاس آئے اور اسکا بند مین کہولا پھر وضو کیا دو وضوؤن کے بیچ کا یعنی نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت

باب صلوة النبي صلعم بالليل ودعائه

ہلکا) اور زیادہ پانی نہین گرایا اور پورا وضو کیا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہی اور مین بہی اٹہا اور انگڑائی
لی کہ کہین حضرت یہہ نہ جانین کہ یہ ہمارے حال دیکہنے کے لیے ہوشیار تہا (اس سے معلوم ہوا کہ ابن عباس
کو حضرت کے ساتہہ علم غیب کا عقیدہ نہ تہا جیسے اب جاہلون کو انبیا اولیا کے ساتہہ ہے) اور مین نے وضو کیا
اور آپکی بائین طرف کہڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتہہ پکڑ کر گہما کر اپنی داہنی طرف کہڑا کر لیا (اس سے
معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو داہنی طرف امام کے کہڑا ہو) غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پہر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خرانٹے لینے لگے اور آپکی
عادت تہی کہ جب سو جاتے تہے خرانٹے لیتے تہے پہر بلال آئے اور آپکو نماز صبح کے لیے آگاہ کیا
اور آپ اٹہے اور نماز صبح ادا کی اور وضو نہین کیا اور آپکی دعا مین یہ لفظ تہے اللہم سے عظم لی
نورا تک یعنی یا اللہ کر دے میرے دل مین نور اور آنکہہ مین نور اور کان مین نور اور داہنے میرے نور
اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچہے میرے نور اور
بڑہا دے میرے لیے نور کریب نے (جو راوی ہی حدیث مین) کہا ہی کہ سات لفظ اور فرمائے تہے کہ وہ
میرے دل مین ہین (یعنے موہنہ پر نہین آتے اس لیے کہ مین بہول گیا) پہر ملاقات کی مین نے بعض
اولاد عباس سے اور انہون نے مجہسے بیان کیا کہ وہ یہ لفظ ہین اور ذکر کیا کہ میرا پٹہا اور میرا گوشت
اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کہال اور دو چیزین اور ذکر کین (یعنے ان سب مین حضرت نے
نور مانگا) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ
لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ
الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ
الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ
ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَاْسِي وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین انکو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے جو مسلمانون کے مان اور ان کے خالہ ہین ابن عباس نے کہا کہ مین تکیے کے چوڑان مین لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لنبان پر سر رکہہ کر لیٹے اور حضرت سوتے رہے یہانتک کہ آدہی رات ہوگئی یا اس سے کچہ پہلے جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیند کا اثر اپنے ہاتہون سے پونچہنے لگے اپنے موہنہ پر (اسکا استحباب ثابت ہوا) پہر پڑہی دس آیتین سورہ آل عمران کی آخر کی (ان آیتون کا پڑہنا بہی مستحب ہوا اسوقت پر) پہر گئے ایک پرانی مشک کے پاس اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پہر نماز پڑہنے کہڑے ہوئے ابن عباس نے کہا پہر مین بہی اٹہا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تہا (یعنے آیتون کا پڑہنا وضو کرنا نیند کا اثر منہ سے پونچہنا) پہر گیا مین اور آپ کے بازو پر کہڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدہا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑا اسکو مروڑتے تہے (تاکہ مجہے کو نیند نہ آجاوے) پہر دو رکعت پڑہی پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر وتر پڑہے پہر لیٹ رہے یہانتک کہ موذن آیا اور آپ اٹہے اور ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر نکلکر صبح کے فرض ادا کیے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام دینا افضل ہے اور وتر مین بہی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑہنا اور بیچ مین سلام دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز موذن کے امام کے پاس آنیکا تاکہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑہنا سنت صبح کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا اور اس مین اختلاف ہے فقہا کا بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضون نے گیارہ رکعت کہا **عَنْ** مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيْلًا ثُمَّ حَرَّكَنِيْ فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيْثِ نَحْوُ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** مخرمہ بن سلیمان نے بہی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اسمین اتنا مضمون زیادہ ہے کہ پہر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کیطرف اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی

بہت کم گرایا پھر مجھے ہلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ میں ایک دن میمونہ ام المومنین جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور میں آپکی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تھی جب سوتے خراٹے لیتے پھر آپ کے پاس موذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریب نے بھی مجھ سے بیان کی ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گھر اور میں نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں تو مجھے جگا دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور جب میں ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر آپ لپٹ رہے یہانتک کہ میں آپ کے خراٹے سونے کی سنتا تھا پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے

ن: یحققه

ن: فصنعت

دو رکعت ہلکی پڑہی **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ بات عند خالتہ میمونۃ رضی اللہ عنہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فتوضأ من شن معلق وضوءا خفیفا قال وصف وضوءہ وجعل یخففہ ویقللہ قال ابن عباس فقمت وصنعت مثل ما صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخلفنی فجعلنی عن یمینہ فصلی ثم اضطجع فنام حتی نفخ ثم اتاہ بلال رضی اللہ عنہ فاذنہ بالصلوۃ فخرج فصلی الصبح ولم یتوضأ قال سفین وھذا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لانہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عیناہ ولا ینام قلبہ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات سے اوٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو پہر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تہا اور تہوڑے سے پانی سے کیا تہا ابن عباس نے کہا میں کہڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر نماز پڑہی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پہر بلال آئے اور آپکو نماز کے لیے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑہی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا کہ یہہ (یعنے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) خاصہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کو پہونچا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہیں سو جاتی تہیں اور دل نہ سوتا تہا

ن: بجنبه

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فبقیت کیف یصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فبال ثم غسل وجہہ وکفیہ ثم نام ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقہا ثم صب فی الجفنۃ او القصعۃ فاکبہ بیدہ علیہا ثم توضأ وضوءا حسنا بین الوضوئین ثم قام یصلی فجئت فقمت الی جنبہ فقمت عن یسارہ قال فاخذنی فاقامنی عن یمینہ فتکاملت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث عشرۃ رکعۃ ثم نام حتی نفخ وکنا نعرفہ اذا نام بنفخہ ثم خرج الی الصلوۃ فصلی فجعل یقول فی صلوتہ او فی سجودہ اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعل لی نورا او قال اجعلنی نورا

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ کے گھر اور خیال رکھتا تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھے اور پیشاب کیا اور منہ دھویا اور دونوں
ہتھیلیاں دھوئیں پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اسکا بند کھولا اور کٹھرے یا بڑے
پیالے میں پانی ڈالا اور اسکو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور وضو کیا بہت اچھا دو وضوؤں کے بیچ کا
(یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا) پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں بھی آیا (یعنی وضو کر کے)
اور ان کے بازو بائیں طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو پکڑا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر پوری نماز آپ
کی تیرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے
ہی سے پہچانتے تھے پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز میں یا سجدے میں کہتے تھے یا اللہ
کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے آنکھ میں نور اور میرے داہنے
نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اوپر نور اور میرے
نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کہا مجھے نور کر دے **عن** ابن عباس قال بت
عند خالتي ميمونة رضي الله عنها فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر
بمثل حديث غندر وقال واجعلني نورا ولم يشك **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون
مروی ہے جیسا غندر سے ابھی اوپر مروی ہوا مگر اس میں ہے یا اللہ مجھے نور کر دے اور اس میں
راوی نے شک نہیں کیا **عن** ابن عباس رضي الله عنهما قال بت عند خالتي ميمونة
واقتص الحديث ولم يذكر غسل الوجه والكفين غير أنه قال ثم أتى القربة
فحل شناقها فتوضأ وضوءا بين الوضوءين ثم أتى فراشه فنام ثم قام قومة أخرى
فأتى القربة فحل شناقها ثم توضأ وضوءا هو الوضوء وقال أعظم لي نورا ولم يذكر
واجعلني نورا **ترجمہ** ابن عباس نے وہی مضمون جو اوپر گذرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھونے کا
ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کے پاس آئے اور اسکا بند کھولا پھر درمیان دونوں
وضوؤں کے وضو کیا پھر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سو گئے پھر کھڑے ہوئے دوسری دفعہ اور مشک
کے پاس آئے اور اسکا بند کھولا اور وضو ایسا کیا کہ وضو وہی تھا اور دعا میں یہ کہا یا اللہ عظیم کر
مجھے نور اور واجعلني نورا کا لفظ نہیں کہا **عن** كريب حدثه أن ابن عباس

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بَاتَ لَیْلَۃً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَسَکَبَ مِنْہَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ یُکْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ یُقَصِّرْ فِی الْوُضُوْءِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ قَالَ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْہَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْہَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْہَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْہَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ وَنَسِیْتُ مَا بَقِیَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **ترجمہ** کریب نے روایت کی کہ ابن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور مشک کو پاس گئے اور اسکو جھکایا اور اس سے وضو کیا اور پانی بہت نہیں بہایا اور وضو مین کچھ کمی بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس مین یہہ بھی کہا کہ دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلمون سے سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے بیان کیے تھے مگر اس مین سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کر دے میرے دل مین نور اور میری زبان اور کان اور آنکھ مین اور اوپر اور نیچے اور داہنی اور بائین اور آگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات مین نور اور بڑا دے مجھے نور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ رَقَدْتُّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہَا لِاَنْظُرَ کَیْفَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَہْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مین سویا میمونہ کے گھر جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہین تھے کہ دیکھون آپ کی رات کی نماز پھر باتین کین آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے پھر سو رہے اور حدیث بیان کی اور اس مین یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ

فتسوک وتوضأ وهو یقول ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار
لآیات لاولی الالباب فقرأ هؤلاء الآیات حتی ختم السورة ثم قام فصلی رکعتین
فاطال فیهما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل ذلک
ثلاث مرات بست رکعات کل ذلک یستاک ویتوضأ ویقرأ هؤلاء الآیات
ثم اوتر بثلاث فاذن المؤذن فخرج الی الصلوة وهو یقول اللهم اجعل فی قلبی
نورا وفی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل من
خلفی نورا ومن امامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللهم اعطنی نورا

ترجمہ عبداللہ بن عباس ایک رات سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب آپ جاگے
مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات میں سے آخر سورۃ تک پھر
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لنبا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو
رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھہ رکعت پڑھی ہر بار مسواک
کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور موذن نے اذان دی
اور پھر آپ نماز کو نکلے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ دے میرے دل میں نور اور میری
زبان میں نور اور کردے میرے کان میں اور میری آنکھہ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے
نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال بت ذات لیلة عند خالتی میمونة فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
متطوعا من اللیل فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی القربة فتوضأ فقام فصلی
فقمت لما رأیته صنع ذلک فتوضأت من القربة ثم قمت الی شقه الایسر
فاخذ بیدی من وراء ظهره یعدلنی کذلک من وراء ظهره الی الشق الایمن
قلت أفی التطوع کان ذلک قال نعم **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں
کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے پوچھا ابن عباس سے کہ یہہ (یعنی ہاتھ پکڑ کے بائیں
سے داہنے کر لینا) نفل میں تہا انہوں نے کہا ہاں **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال
بعثنی العباس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی بیت خالتی میمونة فبت

مَعَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ فَقَامَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَتَنَاوَلَنِیْ مِنْ خَلْفِ ظَھْرِہٖ

فَجَعَلَنِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ترجمہ مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر کے تراجم مین گذرا صرف اتنی بات

زیادہ ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ مجہے عباس نے بہیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رات

میری خالہ کے گہر تہے پہر مین رات کو وہان رہا باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتون مین

گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِ

ابْنِ جُرَیْجٍ وَّقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا مین رات کو اپنی خالہ کے گہر رہا باقی مضمون

وہی ہے جو ابن جریج اور قیس کی روایت سے اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ترجمہ عباس کہتے تہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑہتے تہے عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ

اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَۃَ فَصَلّٰی

رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی

رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا

ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِکَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ترجمہ زید نے کہا مین نے کہا آج دیکہون گا نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑہی (تحیۃ الوضو تہا) پہر دو رکعت

پڑہی مین لنبی سے لنبی اور لنبی سی لنبی پہر دو رکعت اور وہ ان سے کم تہی پہر دو اور کہ وہ ان سے بہی کم تہی پہر دو اور کہ وہ

ان سے بہی کم تہی پہر دو اور کہ وہ ان سے بہی کم تہی پہر وتر پڑہی (یعنی ایک رکعت) یہ سب تیرہ رکعات ہوئین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَھَیْنَا اِلٰی

مَشْرَعَۃٍ فَقَالَ اَلَا تُشْرِعُ یَا جَابِرُ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَاَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَھَبَ لِحَاجَتِہٖ وَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی

فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْہِ فَقُمْتُ خَلْفَہٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ

ترجمہ جابر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہا ایک سفر مین اور ہم ایک گہاٹ پر

پہونچے تو آپ نے فرمایا تم پار ہوتے ہو اے جابر مین نے کہا ہان پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پار اوترے

اور مین بہی پہر آپ پاخانے گئے اور مین نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکہا اور آپ نے آکر وضو کیا

عن

باب مسنہ

پھر کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے رہے جسکے داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈال دیا تھا اور مین آپ کے پیچھے ٹھہرا ہوا آپ نے میرا کان پکڑ کے داہنی طرف کر لیا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑھ لیتی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی کھڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتوں سے شروع کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹھتے تو اللہم سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب حمد بیان تیرے ہی لیے ہین تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجھی کو ہے تو آسمان و زمین کا تھامنے والا ہے تجھہ ہی کو تعریف ہے تو آسمان و زمین اور جو ان مین ہین سب کا پالنے والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ مین تیری بات مانتا ہون تجھپر ایمان لاتا ہون تجھہ پر بھروسا کرتا ہون تیری طرف جھکتا ہون تیرے ساتھہ ہوکر اورون سے جھگڑتا ہون اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہون سو بخشدے تو میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے گناہ ہون گویا اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَخْتَلِفَا اِلَّا فِيْ حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيْهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَّيُخَالِفُ مَالِكًا وَّابْنَ جُرَيْجٍ فِيْ اَحْرُفٍ ترجمہ ابن عباس سے یہی روایت کئی شخصوں نے کی چنانچہ ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کی جگہہ قیم کا لفظ کہا اور کہا ما اسررت رہی حدیث ابن عیینہ کی اوس مین بعض باتین زیادہ ہین اور مالک اور ابن جریج سے بعض باتون مین مخالف ہے کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے شیبان نے اون سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہین اون سے عمران قصیر نے اون سے قیس نے ان سے طاوس نے اون سے ابن عباس نے ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی حدیث اور لفظ ان راویون کے قریب قریب ہین عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ترجمہ ابی سلمہ نے عالی جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع مین کیا پڑھتے انہون نے فرمایا اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبریل اور میکائیل دو بزرگ فرشتے رحمت کے ہین اور اسرافیل انکے اور خدا کے بیچ مین رسول ہین) پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندون مین جسمین وہ اختلاف کرتے ہین سیدھی راہ بتا جس مین لوگ اختلاف کرتے ہین اپنے حکم سے بیشک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھی راہ بتاتا ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ

باب ترجمہ

باب ترجمہ

لہٗ وبذلک اُمرتُ وانا من المسلمین اللّٰھم انت الملک لا الٰہ الا انت انت ربی وانا
عبدک ظلمتُ نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعًا انہٗ لا یغفر الذنوب
الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا
یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہٗ فی یدیک والشر لیس
الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال
اللّٰھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی و
عصبی واذا رفع قال اللّٰھم ربنا لک الحمد ملا السمٰوٰت وملا الارض وملا ما بینھما وملا
ما شئت من شیءٍ بعدُ واذا سجد قال اللّٰھم لک سجدتُ وبک اٰمنتُ ولک اسلمت
سجد وجھی للذی خلقہٗ وصورہٗ وشق سمعہٗ وبصرہٗ تبارک اللہ احسن الخالقین
ثم یکون من اٰخر ما یقول بین التشھد والتسلیم اللّٰھم اغفرلی ما قدمتُ وما اخرتُ
وما اسررتُ وما اعلنتُ وما اسرفتُ وما انت اعلم بہٖ منی انت المقدم وانت المؤخر
لا الٰہ الا انت ترجمہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے وجہت سے والتوب الیک تک پڑھتے یعنی مین نے اپنا مونہہ کیا اس
کیطرف جسنے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہوکر اور مین مشرکون مین نہین ہون اور مسلمانون
مین ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہین مگر تو تو میرا پالنے والا ہے اور مین تیرا غلام ہون
مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کیا سو میرے سب گناہون کو بخشدے اس لیے
کہ گناہون کو کوئی نہین بخشتا مگر تو اور سکھادے مجھکو اچھی عادتین کہ نہین سکھاتا انکو مگر تو اور
دور رکھ مجھسے بری عادتین کہ دور نہین کر سکتا انکو مگر تو حاضر ہون مین تیری خدمت کے لیے اور
فرمانبردار ہون تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھون مین ہے اور شر سے نزدیکی حاصل نہین ہو سکتی
طرف تیری (یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہین ہوتا مثلا نہین کہا جاتا یا خالق القردۃ والخنازیر)
یا نہین کہا جاتا یا رب الشر یا شر تیری طرف چڑھتا نہین جیسے کلمۂ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہین یا
تیری واسطے کوئی مخلوق شر نہین اگرچہ ہمارے لیے شر ہو کیونکہ ہم بشر ہین اسلیے کہ تو نے ہر چیز کو حکمت کے
ساتھہ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے بڑی برکت والا ہے

تو اور بلند ذات والا ہو تو مین تجہہ سی مغفرت مانگتا ہون اور تیری طرف جہکتا ہون اور جب رکوع کرتے
اللہم سے وعصبی تک پڑہتے یعنے یا اللہ تیرے لیے جہکا ہون مین اور تجہپر یقین رکہتا ہون اور تیرا فرمان
بردار ہون جہک گئی تیرے لیے کان میرے اور آنکہین میری اور مغز میرا اور ہڈیان میری اور پٹھے
میرے اور جب سر اٹہاتے اللہم سے من شئے بعد تک پڑہتے یعنے یا اللہ اے پروردگار ہمارے تجہکو حمد ہی
آسمانون بہر اور زمین بہر اور ان کے درمیان بہر اور اسکے بعد جتنی تو چاہے اوس بہر اور جب سجدہ کرتے
اللہم سے خالقین تک کہتے یعنے اے اللہ تیرے لیے مین نے کیا اور تجہپر یقین لایا اور تیرا فرمانبردار ہون
سجدہ کیا میرے مونہہ نے اس کے لیے جس نے اوسے بنایا ہے اور تصویر کہینچی ہے اور اسکے کان اور
آنکہون کو چیرا بڑی برکت والا ہے اللہ سب بنانے والون سے اچہا پہر آخر مین تشہد اور سلام کے بیچ مین کہتے
اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجہکو جو مین نے آگے کیا اور جو پیچہے کیا اور جو چہپایا اور جو کہولا اور جو
حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجہسے بڑہکر تو سب سے آگے تہا اور سب کے بعد رہیگا کوئی معبود نہین ہے
مگر تو **عَنِ** الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَقَالَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ
وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ وَصَوَّرَهٗ
فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَقَالَ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَقُلْ
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ **ترجمہ** اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑہتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹہاتے
رکوع سے تو کہتے سمع اللہ یعنے سنا اللہ نے جس نے اوسکی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے ہے سب
تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورتہ اور جب سلام کہتے کہتے اللہم اغفرلی ما قدمت آخر حدیث
تک اور تشہد اور سلام کا ذکر نہین کیا **باب** اِسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ
تہجد مین لمبی قرارت کا مستحب ہونا **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ
رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا
يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ اِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ

باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوۃ اللیل و تعلیم...

ثم ركع فجعل يقول سبحان ربي العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع
الله لمن حمده ثم قام طويلا قريبا مما ركع ثم سجد فقال سبحان
ربي الاعلى فكان سجوده قريبا من قيامه قال وفي حديث جرير من الزيادة فقال
سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ترجمہ حذیفہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھہ نماز پڑہی ایک رات اور آپنے سورہ بقر شروع کی اور مینے دل مین کہا کہ آپ سو آیتون پر
شاید رکوع کرین گے پہر آپ آگی پڑہ گئے پہر مین نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دوگانہ مین پوری سورہ
پڑہین گے پہر آپ آگے پڑہ گئے پہر مین نے خیال کیا آپ پوری سورہ پر رکوع کرین گے پہر آپ نے سورہ
نسا شروع کر دی اور اسکو بہی تمام پڑہا پہر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹہیر ٹہیر کر پڑہتے
تہے اور جب گذرتے تہے ایسی آیت پر جس مین تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی
آیت پر گذرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گذرتے پناہ مانگتے پہر آپ نے رکوع کیا اور
کہتے سبحان ربی العظیم یعنے پاک ہی پروردگار میرا بڑائی والا اور رکوع بہی آپ کا قیام کے برابر
برابر تہا پہر کہا سنا اللہ نے جسنے اوسکی تعریف کی پہر دیر تک کہڑے رہے قریب رکوع کے پہر سجدہ
کیا پہر کہا پاک ہی رب میرا بلند ذات والا اور سجدہ بہی آپکا قریب قیام کے تہا اور جریر کی روایت
مین یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جسنے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے تجہی کو ہے تعریف
عن ابي وائل قال قال عبد الله رضي الله عنه صليت مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاطال حتى هممت بامر سوء قال قلت وما هممت به قال هممت ان اجلس
وادعه ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
نماز پڑہی اور آپ نے قرارت یہانتک لنبی کی کہ مین نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچہا کہ تمنے
کیا ارادہ کیا انہون نے کہا مینے چاہا بیٹہہ رہون اور آپ کو چہوڑ دون عن الاعمش بهذا
الاسناد مثله ترجمہ اعمش نے بہی اسی سند سے وہی مضمون روایت کیا **باب** الحث
على صلوة الليل وان قلت تہجد کی ترغیب اگرچہ تہوڑا ہی ہو عن عبد الله قال ذكر
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل نام ليلة حتى اصبح قال ذاك رجل بال
الشيطان في اذنيه او قال في اذنه ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہین اٹھتا آپ نے فرمایا اوسکے کان میں
یا دونون کان مین شیطان نے موت دیا ہے **ف** یا تو یہہ استعارہ ہے یعنے وہ شیطان کا فرمانبردار
یا شیطان نے اُسکو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل وحقیر کرتا ہے یا حقیقت ہی کہ جس سے شارع نے خبردی
عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ
فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا
فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُدْبِرٌ
یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَیَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اونکے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو دیکھنے کو اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہین پڑھتے (یعنے تہجد) کی تو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے ہماری جانین اللہ کے ہاتھہ مین ہین وہ جب چاہتا ہے ہمین چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مین نے یہ کہا اور مین نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھہ مارتے
تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کے وقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزون سے زیادہ جھگڑالو
ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہین آیا اس جگہہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تھا
اسی لیے آپنے یہ آیت پڑھی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے متعلقون
کو اور خبرگیری امام کی اپنے لوگون کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا مین اور معلوم ہوا
کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اوسپر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب مین
کوئی اور مصلحت دیکھے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ اِذَا نَامَ بِکُلِّ عُقْدَۃٍ یَضْرِبُ
عَلَیْکَ لَیْلًا طَوِیْلًا فَاِذَا اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْہُ
عُقْدَتَانِ فَاِذَا صَلّٰی انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ
کَسْلَانَ **ترجمہ** ابوہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے اور آپ نے
فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہین لگاتا ہے جب وہ سوجاتا ہے ہر گرہ پر پہونک دیتا ہی
کہ ابھی رات بہت ہی پہر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کہل گئی اور جب وضو کیا

باب من نام

لیل طویل

باب عقد الشیطان

ایک اور گرہ کھل گئی کہ دو ہو گئیں اور جب نماز پڑھی سب گرہیں کھل گئیں پھر وہ صبح کو اٹھتا ہے ہشاش
خوش مزاج اور نہیں تو گندہ دل سست **ف** تہجد گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت
نیک نیت چالاک ہوتے ہیں گویا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو پھرتیلا کرتی ہے اور اس حدیث
میں کئی فائدے ہیں اول جاگنے کے وقت یاد الٰہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد
ہوئی ہیں اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کیوقت وضو کرنا
اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہی ہو تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے چوتھے
معلوم ہوا کہ دفعیہ شیطان کا ذکر الٰہی اور وضو اور نماز ہے **باب** استحباب صلوٰة النافلة
في بيته نفل نماز کا گھر میں مستحب ہونا **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
اجعلوا من صلوتكم في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں سے کچھ گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان نہ بناؤ **ف**
جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے اور مردے قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گھروں کو نماز سے
خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض بھی گھر میں
پڑھا کرو کہ عورتیں تمہاری اقتدا کریں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو **عن**
ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا **ترجمہ**
مضمون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا قضى احدكم الصلوة في مسجده فليجعل لبيته نصيبا من
صلوته فان الله تعالى جاعل في بيته من صلوته خيرا **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد میں پڑھے تو تھوڑی سی اپنی گھر کے
لیے اٹھا رکھے اسلیے اللہ تعالیٰ اسکی نماز سے اسکے گھر میں بہتری کرے گا **عن** ابی
موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل البيت الذي يذكر الله فيه
والبيت الذي لا يذكر الله فيه مثل الحي والميت **ترجمہ** ابی موسی رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں اسکی یاد ہوتی
ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عن** ابی ہریرة رضي

الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان
ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اسلیے کہ شیطان اوس گھر سے بھاگ جاتا ہے
جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال احتجر
رسول الله صلى الله عليه وسلم حجيرة بخصفة او حصير فخرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصلي فيها قال فتتبع اليه رجال وجاؤا يصلون بصلوته قال ثم جاؤا
ليلة فحضروا فابطأ رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهم قال فلم يخرج اليهم
فرفعوا اصواتهم وحصبوا الباب فخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه و
سلم مغضبا فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال بكم صنيعكم حتى
ظننت انه سيكتب عليكم فعليكم بالصلوة في بيوتكم فان خير صلوة
المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا کھجور کے پتوں وغیرہ کا یا بوریے کا اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اس میں نماز پڑھنے لگے پھر آپکے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے پھر
ایک رات لوگ سب آئے اور آپ نے دیر کی اور نہ نکلے اون کیطرف اور لوگوں نے اپنی آوازیں
بلند کیں اور دروازے پہ کنکریاں ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف نکلے غصہ سے اور
فرمایا تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو گھر میں ہو [illegible]
عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيها ليالي حتى اجتمع اليه ناس فذكر نحوه وزاد فيه ولو كتب عليكم ما قمتم به ترجمہ
زید بن ثابت نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا مسجد میں بوریے سے اور نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمیں کئی رات یہانتک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث مانند
سابق کی اور اسمیں یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اسکو ادا نہ کر سکتے باب
فضيلة العمل الدائم ہمیشہ کے عمل کی فضیلت عن عائشة رضي الله عنها انها قالت
كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حصير وكان يحجره من الليل فيصلي فيه

فجعل الناس يصلون بصلوته يبسطه بالنهار فثابوا ذات ليلة فقال يا ايها الناس عليكم من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله ما دووم عليه وان قل وكان ال محمد صلى الله عليه وسلم اذا عملوا عملا اثبتوا

ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بوریا تھا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپکے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگون نے ایک دن ہجوم کیا آپ نے فرمایا اے لوگو اتنا عمل کرو جتنے کی تمکو سہار ہو اسلیے کہ اللہ ثواب دینے سے نہین تھکتا تم عمل سے تھک جاؤ گے اور بہت پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کرین اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کرین اوسکو ہمیشہ کیا کرین **عن** عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي العمل احب الى الله تعالى قال ادومه وان قل **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اللہ کو آپنے فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو **عن** علقمة قال سالت ام المومنين عائشة رضي الله عنها قال قلت يا ام المومنين كيف كان عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كان يخص شيئا من الايام قالت لا كان عمله ديمة وايكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع **ترجمہ** علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی عبادت کے لیے انہون نے فرمایا کہ نہین انکی عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم مین سے کون انکی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الاعمال الى الله ادومها وان قل قال وكانت عائشة رضي الله عنها اذا عملت العمل لزمته **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہی جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو راوی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

باب ان احب العمل الى الله تعالى ادومه

کرتین ہمیشہ اسکو لازم کر لیتیں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ سَارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا لِزَیْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا کَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَکَتْ بِهٖ فَقَالَ حُلُّوْهُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِیْ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ فَلْیَقْعُدْ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین آئے اور ایک رسی دو کہنبون کے بیچ مین لٹکتی دیکھی کہا یہ کیا ہے لوگون نے عرض کی یہ رسی زینب کی ہے اور وہ نماز پڑہتی رہتی ہین پہر جب سست ہو جاتی ہین یا تہک جاتی ہین اسکو پکڑ لیتی ہین آپ اسکو کہول ڈالو چاہیے کہ تم مین سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑہے پہر جب سست ہو جاوے یا تہک جاوے بیٹہہ رہے اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹہہ رہے مسلم نے کہا اور بیان کی ہمسے یہ روایت شیبان بن فروخ نے ان سے عبد الوارث ان سے عبد العزیز نے ان سے انس نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَیْتِ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَیْتٍ وَزَعَمُوْا اَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ اللَّیْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا **ترجمہ** عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولاء بنت تویت انکے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے نزدیک تشریف رکہتے تہے تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولاء بنت تویت ہین اور لوگ کہتے ہین کہ یہ رات بہر سوتین نہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سوتیں نہین رات کو پہر فرمایا اختیار کرو عمل سے جسقدر کی تمہین طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تہک جاؤ گے اور اللہ نہین تہکیگا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ امْرَاَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّیْ قَالَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ مَادَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ اَنَّهَا امْرَاَةٌ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے

باب لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل فلیقعد

باب خذوا من العمل ما تطیقون

پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز
پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں
تھکیگا اور تم تھک جاؤگے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابو اسامہ
کی روایت میں یہ ہے کہ یہ ایکعورت ہے بنی اسد کے قبیلہ کی - **باب** أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَوتِهِ
أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ اونگھ کے
وقت نماز تمام کرکے سو رہنے کا بیان - **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ
أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھ آجاوے
نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند اوسکی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنی
لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے **عَنْ**
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ **ترجمہ** ہمام بن
منبہ نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اونمیں سے
ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں کا رات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں اٹکنے لگے زبان اس کی کہ
(نیند کے غلبہ سے) نجانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے - **باب** الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ
الْقُرْآنِ قرآن کی نگہبانی کرنے کا باب **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا
مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن
پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب انہوں نے فرمایا اللہ اوس پر رحمت کرے مجھے اس نے فلانی آیتیں یاد دلادی جنکو میں
فلانی سورت سے چھوڑ دیتا تھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے
تب آپ نے فرمایا اللہ اوسپر رحمت کرے مجھ اس نے ایک آیت یاد دلادی جو مین بھلا دیا گیا تھا۔ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ
كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنیوالے کی
مثال ایسی ہے جیسے اوس اونٹ کی جسکا ایک پیر بندھا ہو کہ اگر اسکی مالک نے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر
چھوڑ دیا تو چل دیا۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ
فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَاِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث مالک کی روایت کیا اور اس میں موسی بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے
والا جب اوٹھکر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہا
تو بھول گیا۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ
يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا
مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بہت برا ہے کہ کوئی تم میں کا یہ کہے کہ مین فلان فلان آیت بھول گیا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا اور قرآن
کا خیال اور یاد داشت رکھو کہ وہ لوگون کے سینون سے ان چار پایون سے زیادہ بھاگنے والا ہے جنکی ایک
ٹانگ بندھی ہو۔ **فائدہ** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنے زانو باندھتے ہین اور وہ
تین پیر سے بھی چلسکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہین اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ
جانا کہ اسمین کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالی کافرون کے واسطے فرماتا
اَتَتْكَ اٰيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنے تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو
اسکو بھول گیا اسیطرح آج بھلا یا جاوے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ
الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ

احق ان نسیت اٰیۃ کیت وکیت بل ھو نُسّی ترجمہ شقیق نے کہا عبداللہ نے کہا قرآن کا خیال
رکھو اسلیے کہ وہ سینوں سے اون چارپایوں سے جلد بھاگنے والا ہے جنکا ایک زانو بندھا ہو اور کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ فلان فلان آیت میں بھول گیا بلکہ
یون کہے بھلادیا گیا **عن** شقیق بن سلمۃ قال سمعت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس ما للرجل ان یقول نسیت سورۃ کیت
وکیت او نسیت اٰیۃ کیت وکیت بل ھو نُسّی ترجمہ شقیق نے کہا میں نے ابن مسعود سے سنا
کہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے آدمی کو یہ کہنا کہ میں فلان فلان
آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بھلادیا گیا **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال تعاھدوا القراٰن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل
فی عقلھا ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال رکھو اس قرآن کا اس لیے
کہ جان محمد کی جس کے ہاتھ میں ہے اوسکی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے بندھن سے

باب استحباب تحسین الصوت بالقراٰن خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا
بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اذن
اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقراٰن ترجمہ ابوہریرہ اسکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ ایسی محبت سے کسی چیز کو نہیں سنتا جیسی نبی خوش
آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن پڑھے **ف** اذن اور سماع دونوں کے معنے لغت میں
سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اسپر بلا کیفیت مثل اور صفات
کی ایمان لانا ضرور ہے **عن** ابن شہاب بھذا الاسناد قال کما یاذن لنبی یتغنی
بالقراٰن ترجمہ ابن شہاب نے یہی روایت اسی اسناد سے ذکر کی مگر اس میں یہ لفظ میں جو
مذکور ہوے مضمون دونوں کا ایک ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی
بالقراٰن یجھر بہ ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالےٰ اس طرح
کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھتا ہو پکار کر

عَنْ ابنِ الهَادِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ ترجمہ ابن ہاد نے اسی سند سے مثل اسی کی روایت کیا اور سمع کا لفظ نہین کہا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یحیی بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے ان سب نے کہا کہ روایت کی ہم سے اسمعیل نے اون سے محمد بن عمرو نے اون سے ابی سلمہ نے اون سے ابو ہریرہ نے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحیی بن کثیر کی روایت کی مثل مگر یحیی نے اپنی روایت مین کاذنہ کہا عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِيَّ اُعْطِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن قیس یا فرمایا اشعری کو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازون مین سے عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ مُوْسٰى لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ ابو موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو موسی سے اگر تم مجھے دیکھتے جب مین تمہاری قرارت سن رہا تھا کل کی رات کو تو بہت خوش ہوتے بیشک تمکو ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازون مین سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ مَسِيْرٍ لَّهٗ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَتِهٖ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے راہ مین سورہ فتح پڑھی (یعنے انا فتحنا) اپنی سواری پر اور آواز دوہراتے گئے اپنی قرارت مین معویہ نے کہا اگر مجھے اسکا خوف نہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لینگے تو مین انکی قرارت تمکو سناتا ف ترجیع کہتے ہین آواز کے لرزنے اور کانپنے کو کہ وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن مین ہونا باعث ہے دلپر اسکے زیادہ اثر کرنیکا اسی لیے مستحب ہے کہ نہایت آواز خوش سے ادا کرین مگر گویون اور

لقد اوتیت

باب ذکر قرآۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الفتح یوم فتح مکۃ

عشاق فساق کے آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة على ناقته يقرأ سورة
الفتح قال فقرأ ابن مغفل ورجع فقال معوية لولا الناس لاخذت لكم بذلك
الذي ذكره ابن مغفل عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل نے کہا
دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ان کی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑھتے
تھے اور ابن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑھا اور آواز کو دوہرایا معویہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو
مین بھی ویسی ہی قراءت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن**
شعبة بهذا الاسناد نحوه وفي حديث خالد بن الحارث قال على راحلته
يسير وهو يقرأ سورة الفتح ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث
کی روایت مین یہ ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور سورہ فتح پڑھتے جاتے تھے **باب** نزول
السكينة لقراءة القرآن قراءت قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا **عن** البراء رضي
الله تعالى عنه قال كان رجل يقرأ سورة الكهف وعنده فرس مربوط بشطنين
فتغشته سحابة فجعلت تدور وتدنو وجعل فرسه ينفر منها فلما اصبح اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال تلك السكينة تنزلت للقرآن ترجمہ براء نے کہا
ایک شخص سورہ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا تھا دو لمبی رسیون مین سو اوس
پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گھوڑا اوسکو دیکھ کر بھاگنے
لگا پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا
یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے **ف** سکینہ کے کئی معنے مین مختار اور عمدہ اس مین یہ ہے
کہ وہ ایک شی ہے اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی کہ اسمین اطمینان اور رحمت ہے اور اس کے ساتھ فرشتے
مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت مین کا ایک آدھ آدمی فرشتون کو دیکھ سکتا ہے اور
فضیلت قراءت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اوس کا اور حضور ملائکہ کا وقت قراءت
کے ثابت ہوا **عن** البراء يقول قرأ رجل الكهف وفي الدار دابة
فجعلت تنفر فنظر فاذا ضبابة او سحابة قد غشيته قال فذكر ذلك للنبي

صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ فلان فانها السكينة تنزلت عند القرآن او تنزلت
للقرآن ترجمہ براء کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑہی اور گہر میں ایک جانور بندہا
تہا سو وہ بہاگنے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکہا کہ ایک بدلی ہے کہ اوس نے اسکو ڈہانک لیا ہے پہر اوسکا
ذکر کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا پڑہی جا اے فلان کہ یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے
قرآن کی قرارت کے وقت ۔ عن ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ
عنہ یقول فذکر نحوہ غیر انہما قالا تنقز ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سنا میں نے براء
سے کہ وہ کہتے تہے پہر ذکر کی حدیث مانند اس کی مگر اتنا ہے کہ انہوں نے تنقز کا لفظ کہا ۔ عن
اسید بن حضیر بینما هو لیلة یقرأ فی مربده اذ جالت فرسه فقرأ ثم جالت
اخری فقرأ ثم جالت ایضا قال اسید فخشیت ان تطأ یحیی فقمت الیها فاذا مثل الظلة
فوق رأسي فيها امثال السرج عرجت في الجو حتى ما اراها قال فغدوت على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله بينما انا البارحة من جوف الليل اقرأ في مربدي
اذ جالت فرسي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ ابن حضير قال فقرأت
ثم جالت ايضا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ ابن حضير قال فقرأت
ثم جالت ايضا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ ابن حضير قال فانصرفت
وكان يحيى قريبا خشيت ان تطأه فرأيت مثل الظلة فيها امثال السرج عرجت
في الجو حتى ما اراها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الملائكة كانت
تستمع لك ولو قرأت لاصبحت يراها الناس ما تستتر منهم ترجمہ اسید بن حضیر
اپنی کہجور کی کہریان میں ایک شب قرآن پڑہتے تہے کہ ان کا گہوڑا کودنے لگا اور وہ پڑہتے
جاتے تہے اور وہ پہر کودتا تہا پہر وہ پڑہنے لگے پہر وہ کودنے لگا تو انہوں نے کہا میں ڈرا کہ کہیں یحیی
کو کچل نہ ڈالے سو میں اسکے پاس جا کہڑا ہوا اور کیا دیکہتا ہوں کہ ایک سایبان سا میرے سر پر
ہے کہ اوس میں چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑہ چلا یہانتک کہ میں نے اس کو پہر نہ دیکہا پہر میں
صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی
کہریان میں قرآن پڑہتا تہا کہ یکبارگی میرا گہوڑا کودنے لگا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پڑھی جا ای ابن حضیر انہون نے عرض کی کہ مین پڑہ ہی گیا پہر وہ کودنے لگا پہر فرمایا آپ نے کہ پڑہی جا
ای ابن حضیر انہون نے کہا پہر مین پڑہی گیا پہر وہ ایسا ہی کودنے لگا پہر آپ نے فرمایا پڑہی جا ای
ابن حضیر انہون نے کہا جب مین فارغ ہوا اور یحیی گہوڑے کے پاس تہا تب مجہے خوف ہوا کہ کہین
یحیی کو کچل نڈالے اور مین نے دیکہا ایک سایبان سا کہ اس مین چراغ سے روشن تہی اور وہ اوپر کو
چڑہ گیا یہانتک کہ مین اسے ندیکہتا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تہے کہ
تمہاری قرارت سنتے تہے اور تم پڑہے ہی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انکو دیکہتے اور وہ انکی نظر
سے پوشیدہ نرہتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتون کو دیکہنا محال نہین **عن** ابی موسی الاشعری
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المومن الذی یقرء القرآن
مثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المومن الذی لا یقرء القرآن مثل
التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا حلو ومثل المنافق الذی یقرء القرآن مثل الریحانۃ
ریحہا طیب وطعمہا مر ومثل المنافق الذی لا یقرء القرآن کمثل الحنظلۃ
لیس لہا ریح وطعمہا مر ترجمہ ابی موسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاوت
اس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اوسکا اچہا ہے اور کہاوت
اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا کہجور کی سی ہے کہ اوس مین بو نہین مگر مزا میٹہا ہے اور کہاوت
اس منافق کی جو قرآن پڑہتا ہے مانند پہول کی ہے کہ بو اوس کی اچہی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور
کہاوت اوس منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا اندراین کی سی ہے کہ اوس مین خوشبو بہی نہین اور
مزا کڑوا ہے **عن** قتادۃ بہذا الاسناد مثلہ غیر ان فی حدیث ہمام بدل
المنافق الفاجر ترجمہ قتادہ سے بہی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہمام کی روایت
مین منافق کے بدلے فاجر ہے **باب** فضیلۃ حافظ القرآن حافظ کی فضیلت کا بیان
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماہر بالقرآن
مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء القرآن ویتتعتع فیہ وہو علیہ شاق
لہ اجران ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق (اوس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اون بزرگ فرشتون کے ساتھ

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹکتا ہے اور اسکو محنت
ہوتی ہے اوسکو دونا ثواب ہے **ف** اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اٹکنے والا کا درجہ مشاق اور حافظ
سے بڑھکر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اوسکو ایک اجر قرارت کا ہے ایک محنت کا مسلم نے کہا اور روایت
کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید اور کہا مسلم نے روایت ہم سے
ابوبکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور
وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ یعنے جو پڑھتا ہے اور اسپر سختی
ہوتی ہے اوس کے لیے دو ثواب ہیں **باب** اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَ
إِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ **ترجمہ** افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان
عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُبَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ
أُبَيٌّ يَبْكِي **ترجمہ** انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن
کعب سے (یہ سردار ہیں سب قاریوں کے) کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے
آگے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالی
نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب رونے لگے **ف** یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے
نصیب مجھ مشت خاک کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فضل بھی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے
کو سناوے تو مستحب ہے۔ اور حکمت اسمیں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں کوئی کسی سے عار
نہ کرے اور ہمیشہ علماء فضلا بھی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس سے جلالت شان حضرت ابی
بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور اہلیت انکی تحمل قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد آپ قاریوں کے اور تابعیوں کے مقتدا ہوئے حضرت عمر نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں جب
تراویح کی جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ
كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اسمیں لم یکن

كفروا من أهل الكتب

الذین کفروا کے سنانے کا ذکر ہے **ف** یہ سورہ چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہات امور اور تطہیر صدور اور اخلاص کے نور سے بھری ہے اسلیے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شاید انکو کسی طرح کا شبہ آیا ہو کہ اس میں اسکا جواب مذکور ہے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** قتادہ سے بھی وہی مضمون مروی ہوا **باب**

فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ

قرآن سننے اور حافظ سے اسکی فرمایش کرنے اور رونا اور غور کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ

ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں آپکے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے آپنے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اوروں سے سنوں پھر میں نے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا تو میں نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چوکی لی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپکی آنسو بہہ رہی ہیں **ف** اس آیت کو سنکر یہ ہے کہ کیسا ہوگا جب ہم بلائینگے ہر امت میں سے ایک حال بتانیوالا اور تجھکو بلائینگے ان سب کا حال بتانیوالا اور اس آیت سے بڑی عالیشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمامی امتوں پر گواہی دینگے اور ہر نبی کی تصدیق کرینگے اور یہ رونا اس وجہ سے تھا کہ حالی کی خوشی اور مبارکبادی اور احوال قیامت کی یاد سے تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اسکی فرمایش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا اور اس میں غور کرنا اور فکر کرنا دین کے عمدہ کاموں میں سے ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ **ترجمہ** اعمش سے بھی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر اسمیں اتنی زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ قرآن پڑھو میرے آگے اور آپ منبر پر بیٹھے تھے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں

بِمِثْلِهِ

باب امر النبي صلى الله عليه وسلم ابي بن كعب بقراءة القرآن

النبی

قال

حدثنا ابراہیم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری قال فقرأ علیہ من اول سورۃ النساء الی قولہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا فبکی قال مسعر فحدثنی معن عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہیدا علیہم ما دمت فیہم او ما کنت فیہم شک مسعر۔ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میرے آگے تم قرآن پڑہو انہوں نے عرض کی کہ میں آپ کے آگے پڑہوں اور آپ کر اوپر اترا ہے آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اوسکو دوسرے سے سنوں غرض عبداللہ نے سورہ نسا کے شروع سے پڑہا اس آیت تک فکیف اور آپ روئے مسعر نے کہا روایت کی مجھہ سے معن نے اون سے جعفر نے اون سے اون کے باپ نے اون سے ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی شہیدا علیہم الآیۃ یعنی میں امت کے حال سے واقف تہا جب تک اون میں تہا یعنے زندہ تہا مسعر کو شک ہے کہ کنت کہا یا دمت معنی دونوں کے ایک ہیں ف حضرت نے یہ آیت سورہ نسا کی جب سنی تو گویا اوس کے جواب میں حضرت عیسی علیہ السلام کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کرینگے کہ جب تک میں زندہ تہا اپنی امت کی حال سے واقف تہا پہر جب تو نے مجھے اوٹہا لیا پہر انکا حال تو ہی جانتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر دنکو علم غیب نہیں اور جو لوگ انکو یا اولیا دن کو دور دور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں اللہ تعالے شرک سے بچاوے آمین حدثنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنت بحمص فقال لی بعض القوم اقرأ علینا فقرأت علیہم سورۃ یوسف قال فقال رجل من القوم واللہ ما ہکذا انزلت قال قلت ویحک واللہ لقد قرأتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی احسنت فبینما انا اکلمہ اذ وجدت منہ ریح الخمر قال قلت اتشرب الخمر وتکذب بالکتاب لا تبرح حتی اجلدک قال فجلدتہ الحد۔ ترجمہ عبداللہ نے کہا میں حمص میں تہا مجھہ سے لوگوں نے کہا ہم کو قرآن سناؤ میں نے اونپر سورہ یوسف پڑہی سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا

نہین اوس نے کہا تیری خرابی ہو اسکی قسم مین نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
پڑہی ہے اوس نے کہا خیر غرض مین اوس سے بات کر ہی رہا تہا کہ شراب کی بو اوس کیطرف سے آئی تو
مین نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نپاوے گا جب تک مین تجھے
حد نہ مار لون گا پھر مین نے اوسکو کوڑے مارے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ
اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ ترجمہ اعمش سے اسی سند سے یہ روایت مروی ہوئی اور ابو معاویہ
کی روایت مین احسنت کا ذکر نہین ہے **باب** فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَعَلُّمِهٖ
نماز مین قرآن پڑہنے اور اسکی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ
ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ
فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آوے تو تین اونٹنیان حاملہ پاوے
کہ نہایت فربہ ہون بڑی بڑی ہمنے کہا بیشک آپ نے فرمایا پس تین آیتین کہ انکو آدمی نماز مین
پڑہتا ہے بہتر ہے اسکے لیے تین اونٹنیون سے جو بڑی اور موٹی ہون **ف** یہ تشبیہ صرف
دنیا کے لوگون کی فہمایش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتین آخرت کی عمدہ نعمتین ابد
الآباد رہنے والی ہین رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی مین درجات عالیات پر پہونچانے والی ہین
جنت کی بلند درجون پر چڑہانے والی ہین بخلاف دنیا کی نعمتون کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہوجانے
والی ہین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ
فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا
نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ
اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ
وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ عقبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم لوگ
دیوان خانہ مین تھے تو آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو

جادو (یہ دونون بازارین تہین مدینہ مین) اور وہان سے دو اونٹنیان بڑی بڑی کوہان کے لادے بغیر
کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو
چاہتے ہین اور آپنے فرمایا پہر کیون نہین جاتا ہے تم مین سے ہر ایک مسجد کو اور کیون نہین سکہاتا یا
نہین پڑہتا دو آیتین اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہون اوس کے لیے دو اونٹنیون سے اور تین بہتر ہین
تین اونٹنیون سے اور چار چار سے اور اسیطرح جتنی آیتین ہون اوتنی اونٹنیون سے بہتر ہین

باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قرارت قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَؤُا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا
تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ
صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا
حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِیَةُ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ **ترجمہ** ابی امامہ
باہلی نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے قرآن پڑہو اس لیے کہ وہ قیامت کے
دن اپنے پڑہنے والون کا سفارشی ہوکر آوے گا اور دو سورتین چمکتی پڑہو سورہ بقر اور سورہ آل عمران
اس لیے کہ وہ میدان قیامت مین آوین گے گویا دو بادل ہین یا دو سایبان ہین یا دو ٹکڑیان ہین اوڑتے
جانورون کی حجت کرتی ہوئی آوین گی اپنے لوگون کیطرف سے اور سورہ بقر پڑہو کہ لینا اسکا برکت ہے
اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے اور اسکا مقابلہ نہین کرسکتے جادوگر لوگ **عَنْ** مُعَاوِیَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَاَنَّهُمَا فِیْ كِلَیْهِمَا وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِیَةَ بَلَغَنِیْ **ترجمہ**
معاویہ نے بہی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہون نے دونو جگہہ وکلیہما کہا یعنی او
کی جگہہ صرف وا و کہا اور قول معویہ کا نہین ذکر کیا **عَنْ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَّا نَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ
اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة وآل عمران

ترجمہ نواس سمعان کے بیٹے کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ قرآن کو قیامت
کے دن لاوینگے اور انکو بھی جو اوسپر عمل کرتے تہے اور سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہونگی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تین مثالین دین کہ مین انکو آجتک نہین بھولا اول یہہ
کہ وہ ایسی ہین جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسی ہین جیسے دو سائبان کالے کالے کہ اون مین روشنی
چمکتی ہو یا ایسی ہین جیسے دو ٹکڑیان چڑیون کے قطار باندہے ہوئی اور حجت کرتی ہونگی وہ دونو اپنے
صاحب کیطرف سے **ف** ان حدیثون سے بڑی فضیلت سورہ بقر .... اور آل عمران کی معلوم
ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑہکر کوئی شفیع نہین جسکو اسکی شفاعت منظور ہو اسپر عمل کرے
اور عمل بغیر معنے معلوم ہوے نہین ہو سکتا پس عوام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑہا کرین **باب**

سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر اور
فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَالْاٰيَتَيْنِ
آخر کی دو آیتون سورہ بقر کا ثواب **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ
هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاۗءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ
نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ
قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
ہوے تہے کہ ایک آواز بڑی زور کی سُنی دروازہ کہلنے کی اور اپنا سر اوٹہایا اور جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کہلا ہے اور کبہی نہین کہلا تہا مگر آج کے دن پہر اس
سے ایک فرشتہ اوترا اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو ہے یہ اوترا ہے کبہی نہین
اوترا سوا آج کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوشخبری ہے آپکو دو نورون کی کہ آپکو عنایت ہوئے
ہین اور کسی کو نبیون مین سے نہین ملے سوا آپکے ایک سورہ فاتحہ ہے اور دوسرے خاتمہ سورہ بقر کا کوئی
حرف اس مین سے تم نہ پڑہوگے کہ اوسکی مانگی ہوئی چیز تمہے نہ ملے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
يَزِيْدَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ
فِي الْاٰيَتَيْنِ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا میں
ابو مسعود سے کعبہ شریفہ کے پاس ملا اور میں نے کہا مجھکو ایک حدیث تمہاری زبانی پہونچی ہے سورہ
بقر کی دو آیتوں کی فضیلت میں اُنہوں نے کہا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
سورہ بقر کی دو آیتیں جو رات کو پڑھے اسکو کافی ہیں ف اسکو کافی ہیں یعنے تہجد کے
بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آفتوں سے بچنے کو عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ بھی اوپر گذرا عَنْ
اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ
اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ
بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو مسعود نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو آیتیں آخر سورہ بقر کی پڑھے اسکو رات بھر کفایت کرینگی
عبد الرحمن نے کہا کہ پھر میں ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تھے سو میں نے اون سے
پوچھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے وہی بیان کیا ف پہلے عبد الرحمن کو
یہہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہونچی تھی اس لیے انہوں نے چاہا کہ بلا واسطہ
بھی اون سے سن لیں تاکہ سند اپنی عالی ہو جاوے محدثین کے یہاں اس سند عالی کا بڑا خیال
ہوتا ہے اور یہہ ایک بڑی نعمت ہے اس امت میں کہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئی عَنْ
اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سے مثل اوسی روایت کے بیان کیا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبد الرحمن نے ابی مسعود سے وہی روایت بیان کی بَابُ
فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان عَنْ
اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو یاد کرے دس آیتیں اول کی سورہ کہف کی وہ بچیگا فتنہ دجال سے ف
ان دنوں میں ان آیتوں کو یاد کرنا اور غور کرنا ضرور ہے اس لیے کہ نیچری لوگ ملحد مزاج کہ بیشتر
ضمیمہ دجال ہیں اور ہیں انکا اس زمانہ میں بڑا غلبا ہے اور انکے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل

مثلہ

مِنْ فِتْنَتِهٖ

جَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءً مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مروی ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے یعنے قصص اور احکام اور صفات اللہ اور قل ہو اللہ کو ایک ٹکڑا کیا قرآن کا یعنے عمدہ صفات الٰہیہ سے بھری ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اِنِّیْ اُرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِیْ اَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ لَكُمْ سَاَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم لوگ کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھوں غرض جمع ہو گئے جنکو جمع ہونا تھا پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے قل ہو اللہ پڑھی پھر اندر چلے گئے تو ہم ایکدوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کے لیے آپ اندر گئے ہیں پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تہائی کلام اللہ تمہارے آگے پڑھوں گا سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ حَتّٰی خَتَمَهَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں پھر آپ نے قل ہو اللہ احد پڑھی یہانتک کہ اس سورت کو ختم کیا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ وَكَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر پر سردار کر کے بھیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز میں قرآن پڑھتے اور قرارت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتے پھر جب وہ لشکر لوٹ کر آیا لوگوں نے اسکا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپنے فرمایا کہ ان سے پوچھو . وہ کیون ایسا کرتے ہین پوچھا تو اونہون
نے کہا یہ صفت ہے رحمن کی اور مین اسکو دوست رکھتا ہون آپ نے فرمایا اونسے کہدو کہ اللہ تعالی
تم کو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک مین اللہ پاک کا ایک ہونا بے پرواہی معبود ہونا اولاد
سے پاک کہنی سے پیدا نہونا یعنے قدیم ہونا اوس کی ذات کا ہمسر کوئی نہ ہونا یعنے بیمثیل ہونا مذکور
ہے اور سبحان اللہ انکی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک مین مذکور ہین پہر
کیونکر مومن کو اس سے محبت نہو اور اللہ کا دوست رکہنا بندہ کو یہ ہے کہ اوس کے گناہ بخشے دونو جہان
مین عافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندے کا دوست رکہنا خدا کو یہہ ہے کہ اسکی
عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجالاوے اوسکو دل سے یاد کرے اسکی محبت
کو سارے جہان سے مقدم سمجھے **باب** فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ معوذتین کی فضیلت کا
بیان **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **ترجمہ**
عقبہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہین دیکہتے کہ آج کی رات ایسی آیتین
اوتری ہین کہ انکے مثل کبہی نہین دیکہین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین
ف اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ یہہ دونو سورتین قرآن مین داخل ہین اور رد ہوگیا وہ
مضمون جو عبد اللہ بن مسعود کیطرف منسوب ہے کہ یہہ قرآن مین داخل نہین اور امت کا اجماع
اس بات پر منعقد ہوگیا ہے کہ وہ قرآن مین ہین اور وہ روایت ابن مسعود کی شاذ ہے اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ لفظ قل بہی قرآن مین داخل ہے اسپر بہی اجماع ہے (نووی) **عن** عُقْبَةَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ
مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا **باب** فَضْلِ مَنْ يَقُوْمُ
بِالْقُرْاٰنِ وَيُعَلِّمُهُ قرآن پر عمل کرنے والے کی اور اسکے سکہانیوالے کی فضیلت کا بیان **عن**
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ
اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ
اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ

اثنتین

کہ آپ نے فرمایا رشک کسی اور پہ روا نہیں مگر دو شخصوں پہ ایک وہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن عنایت کیا ہو اور وہ اسکو رات کو پڑہتا ہو دن کو اُسپر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالی نے اوسکو مال دیا ہو کہ وہ رات کو بہی خرچ کرتے ہوون کو بہی **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہوجاوے اور مجہی ملجاوے اور یہہ باجماع امت حرام ہے دوسری یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالی مجھے بہی نصیب کرو اور اسکو عربی مین غبطہ کہتے ہین اور یہ شریعت مین محمود ہے اور انبیا اور صلحا مین بہی ہوتا ہے یہان بہی رشک سے وہی مراد ہے نہ معنی اول **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** اسکا بہی جو اوپر ہوچکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد روا نہیں ہے مگر دو شخصون پہ ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسکے خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اوسے حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکہلاتا ہے (حکمت سے مراد علم حدیث ہے) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ ابْنَ اَبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِّنْ مَّوَالِيْنَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِّكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے روایت ہو کہ نافع بن عبد الحارث نے ملاقات کی حضرت عمر سے عسفان مین اور حضرت عمر نے اون سے کہا تہا کہ مکہ پر کسیکو تحصیلدار بنا دیا غرض حضرت عمر نے پوچہا کہ تم نے جنگل والو نپر کس کو تحصیلدار بنایا انہوں نے کہا ابن ابزی کو حضرت عمر نے کہا ابن ابزی کون ہے انہون نے کہا ایک غلام آزاد ہماری مین حضرت عمر نے کہا تم نے غلام کو اون پر تحصیلدار کیا انہون نے

حاشیہ: نسخہ اثنتین — نسخہ اثنین — نافع بن عبد الحارث (؟) — فقال — عمر عز وجل

کہا کہ وہ قاری ہین کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بانٹنا خوب جانتے ہین حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کے سبب کچھ لوگون کو بلند کرے گا اور کچھ لوگون کو گرا دیگا **ف** یعنی جو اوس کے تابع ہونگے دنیا مین حکومت آخرت مین جنت پاوین گے اور جو منکر ہون گے دنیا مین ذلت آخرت مین عقوبت اٹھاوین گے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے وہی مضمون جو اوپر گذری مروی ہوی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اوپر روایت کی **بَابُ** بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا قرآن کا سات حرفون مین ہونا اور اس کے مطلب کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد الرحمن عبد القاری کے فرزند نے کہا سنا مین نے حضرت عمرؓ سے کہ کہتے تھے ایک دن مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگون کے خلاف پڑھتے تھے اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو پڑھا چکے تھے سو مین قریب تھا کہ انکو جلد پکڑ لون مگر مین نے انہے مہلت دی یہانتک کہ پڑھ چکے پھر مین نے ان کی چادر اُن کے گلے مین ڈالکر کھینچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین نے ان سے سورہ فرقان سُنی خلاف اس کے جیسے آپ نے مجھے پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو چھوڑ تو دو اور ان سے کہا پڑھو پھر انہون نے ویسا ہی پڑھا جیسا مین نے ان سے پہلے سنا تھا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو مین نے بھی پڑھی (یعنے جیسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی) تب بھی آپ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا کہ بات
یہ ہی کہ قرآن سات حرفون مین اترا ہے اس مین سے جو تمکو آسان ہو اس طرح پڑھو **ف** نووی نے
کہا سات حرفون مین اترنا قرآن کا محض آسانی اور سہولت امت کے لیے تھا جیسے اور روایتون مین
بتصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی کہ میری امت پر آسانی ہو اور سہہ سات حرفون
تک اجازت ملی اور علمار کا اختلاف ہی کہ سات عددون سے مراد کیا ہے بعضون نے کہا سات کا
عدد صرف سہولت کے لیے ہی حصر کے لیے نہین مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنے سات سے
آٹھہ نہین ہو سکتی اب اسکے مطلب مین بھی کئی قول ہین ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون
ہین جو خلاصہ مطالب قرآن ہین جیسے وعد وعید محکم متشابہ حلال حرام قصص اور مثال اور
بعضون نے کہا مراد اس سے کیفیت قرارت کی اور ہے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار تفخیم
ترقیق امالہ مد قصر مین اسلیے کہ عرب کے قبائل آپس مین ان قاعدون مین اختلاف رکھتے تھے پس اللہ
تعالی نے امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ مین جسے ادغام یعنے تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے
جسے مشکل ہو وہ نہ کرے اسیطرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضون نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ
اور حروف مراد ہین اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہان روایت کی اور اسی مسلم نے
اپنی کتاب مین پھر ان لوگون نے اسمین بھی اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا مراد اس سے سات قرائتیں
اور وجوہ ہین اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہین جیسے یمن اور معد اور یہ افصح لغات ہین
اور کسی نے کہا سات زبانین قبیلہ مضر کی اور یہ سب لغات قرآن مین جابجا وارد ہوئی ہین نہ یہ کہ ایک
جگہہ ہون یا ایک کلمہ مین ہون اور بعضون نے کہا کہ بعض کلمات مین سب لغت جمع ہین جیسے
وعبد الطاغوت ونرتع ونلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ مین اور قاضی ابوبکر باقلانی نے
کہا کہ صحیح یہ بات ہی کہ ساتون طرح کے قرائت سرزد ہو چکی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
امت نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکھٹا کر لیا ہے مصحف مین
اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو بتواتر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی
کبھی مختلف ہوتے ہین مگر آپس مین ضد اور منافات نہین رکھتے کہ ایک معنی دوسرے کا مکذب ہو

اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان سات حرفون مین قرارت کی ضرورت اول اسلام مین تہی کہ اسوقت تک لوگون
کو قرآن مین مشق خوب نہ تہی پہر جب بہت لوگ اسلام مین داخل ہوگئے اور وحی کا لکہنا بہی جابجا ہوا اب ضرورت
باقی نہین رہی اور داؤدی نے کہا یہ سات قراتین جو آج کے دن پڑہی جاتی ہین ہر حرف اور ہر لفظ مین نہین
ہین بلکہ جابجا متفرق ہین اور ابوعبید اللہ نے کہا یہ ساتون قراتین ایک حرف سے نکلی ہین جو حدیث مین مذکور
ہین اور اسیکو جمع کیا ہے حضرت عثمان نے اپنے مصحف مین اور نحاس وغیرہ نے بہی یہی کہا ہے اور اور
علما نے کہا ہے کہ ہر رمضان مین قرآن کا دور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل مین ہوتا تہا تو سات
حرف کی اجازت ایک ہی دور مین نہین ہوئی اور یہ بہی نہین معلوم کہ ان سات قراتون مین جو مروج
ہین اخیر دورہ مین کون سی پڑہی گئی اور یہہ ساتون قراتین مشہور ہین اور بشہرت مروی ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امت نے ان کو ضبط کیا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ
وَزَادَ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے سنا مین نے ہشام
بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑہتے پہر حدیث بیان کی اول کی مثل اور اسمین زیادہ کیا کہ قریب تہا کہ مین
انکو قید کر لون نماز مین مگر مین نے صبر کیا یہانتک کہ انہون نے سلام پہیرا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا روایت کی ہمسے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونون نے کہا روایت کی
ہم سے عبدالرزاق نے اون سے معمر نے اون سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسی اسناد سے۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ
جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ فَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى
انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي
الْاَمْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ ترجمہ ابن عباس نے عبید اللہ بن عتبہ
سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑہایا اور
مین اون سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتے رہے یہانتک کہ سات حرف تک نوبت
پہنچی ابن شہاب نے کہا کہ مجہے خبر پہونچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے کسی
حلال و حرام مین اون سے اختلاف نہین پڑتا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی روایت بیان

کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے عن
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّی فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْکَرْتُهَا عَلَیْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰی
قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً اَنْکَرْتُهَا عَلَیْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰی قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ
فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا
فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِیَنِیْ ضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَّکَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَقًا
فَقَالَ لِیْ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ یُّهَوِّنَ عَلٰی اُمَّتِیْ
فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اقْرَأْهُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ یُّهَوِّنَ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَةَ
اقْرَأْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِیْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِاُمَّتِیْ فَاَخَّرْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّهُمْ
حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا میں مسجد میں تھا اور ایک شخص
آیا اور نماز پڑہنے لگا اور ایک قرارت ایسی پڑہی کہ میں اوسے نہ جانتا تھا پہر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک
قرارت پڑہی اوس کے سوا پہر جب ہم لوگ نماز پڑہ چکے سب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
عرض کی میں نے کہ اس شخص نے ایک ایسی قرارت پڑہی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے
تو اس نے اور ایک قرارت پڑہی سوا اس کے پہر حکم کیا اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور انہوں نے پڑہی اور روا رکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو مختلف قراتوں کو اور میرے دل
میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تہی پہر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
بلا کو جس نے مجھے ڈہانپ لیا تہا میرے سینے پر ایک ہاتہہ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور مجھے گویا اللہ پاک
نظر آنے لگا خوف کی مارے تب مجھ سے فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بہیجا گیا کہ قرآن ایک حرف میں پڑہوں
سو میں عرض کی بارگاہ الٰہی میں کہ آسانی فرما میری امت پر پہر دوبارہ مجھے حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑہوں
پہر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرما میری امت پر پہر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات
حرفوں پر پڑہوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار آسانی امت کے لیے عرض کی ہر بار کے عوض ایک

فَفِضْتُ
هَوِّنْ
هَوِّنْ
فَلَکَ
رَدَدْتُکَهَا
رَدَدْتُکَهَا

دعا مقبول ہے تم مجھ سے مانگ لو میں نے عرض کی یا اللہ بخش دے میری امت کو یا اللہ بخش دے میری امت کو دو دیہ
دو دعائیں) اور تیسری میں نے اٹھا رکھی ہے اوس دن کے لیے جس دن سب خلق میری طرف رغبت کریگی
یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان
سے محمد بن بشر نے اون سے اسمعیل بن ابی خالد نے اون سے عبد اللہ بن عیسی نے اون سے عبد الرحمن بن
ابی لیلی نے انہون نے کہا خبر دی مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوے تھے اور ایک
شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرات پڑھی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت
ہے اور گذرا عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَاَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ اَضَاةِ بَنِيْ
غِفَارٍ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ
وَمَغْفِرَتَهُ اِنَّ اُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى
حَرْفَيْنِ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَاِنَّ اُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ
اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَاِنَّ اُمَّتِيْ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ
جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ
فَقَدْ اَصَابُوْا ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے کہ ان کے
پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک
حرف پر قرآن پڑھاؤ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالے سے اوس کی معافی اور بخشش چاہتا ہون اور میری امت
اوسکی طاقت نہ رکھیگی پھر دوبارہ انکے پاس آئے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت
کو دو حرفون پر قرآن شریف پڑھاوین آپنے عرض کی کہ مین اللہ تعالے سے عفو اور بخشش اوسکی چاہتا ہون
اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا پھر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی
امت کو تین حرفون مین قرآن پڑھاؤ آپ نے عرض کی کہ مین اللہ تعالی سے اسکا عفو اور اسکی
بخشش چاہتا ہون اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے پھر آئے وہ چوتھی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا کہ اپنی
امت کو قرآن سات حرفون پر پڑھاؤ اور جس حرف پر پڑھینگے ان حرفون مین سے وہ ٹھیک ہوگا کہا مسلم نے
اور بیان کی یہ روایت ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے انکے باپ نے اون سے شعبہ نے

فاتن
نسخہ
فاتن

اسی اسناد سے مثل اس روایت کی **باب** ترتیل القراءۃ واجتناب الھذ واباحۃ سورتین فاکثر فی رکعۃ قرآن ٹھیر ٹھیر کر پڑھنے اور دو سورت یا زیادہ ایک رکعت میں پڑھنے کا بیان **عن** ابی وائل قال جاء رجل یقال لہ نھیک بن سنان الی عبد اللہ فقال یا ابا عبد الرحمن کیف تقرء ھذا الحرف الفا تجدہ ام یاء من ماء غیر اسن او من ماء غیر یاسن قال فقال عبد اللہ رضی اللہ عنہ وکل القرآن قد احصیت غیر ھذا قال انی لاقرء المفصل فی رکعۃ فقال عبد اللہ ھذا کھذ الشعر ان اقواما یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم ولکن اذا وقع فی القلب فرسخ فیہ نفع ان افضل الصلوۃ الرکوع والسجود وانی لاعلم النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینھن سورتین فی کل رکعۃ ثم قام عبد اللہ فدخل علقمۃ فی اثرہ ثم خرج فقال قد اخبرنی بھا قال ابن نمیر فی روایتہ جاء رجل من بنی بجیلۃ الی عبد اللہ ولم یقل نھیک بن سنان **ترجمہ** ابی وائل نے کہا ایک آدمی آیا جسکو نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑھتے ہیں یا یا من ماء غیر اسن ہے یا من ماء غیر یاسن عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں نے ساری قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کے اوس نے پھر کہا کہ میں مفصل کے تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعریں جلدی جلدی ہانکی جاتی ہیں بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑھتے ہیں کہ اون کی ہنسلی سے نیچے نہیں اترتا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں اون ایک سی دو دو سورتوں کو پہچانتا ہوں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملا کر پڑھا کرتے تھے پھر عبد اللہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ انکے پیچھے داخل ہو گئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اوس کی ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام نہیں لیا **ف** نووی نے کہا عبد اللہ نے یہ جو کہا کہ میں نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اسلیے کہ معلوم کیا کہ اسکو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نتھی اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ ٹھیر ٹھیر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا

باب فی النظائر التی کان یقرأ بھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سورتین فی کل رکعۃ

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہی ورنہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل نماز وہی ہے جس مین قیام لنبا ہو اور جو سورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت پڑہا کرتے تہے وہ ابو داؤد کی روایت مین یون وارد ہوئی ہین کہ سورہ رحمن اور والنجم ایک رکعت مین اور اقتربت اور الحاقہ ایک مین اور طور اور ذاریات ایک مین اور واقعہ اور نون ایک مین اور سال سائل اور والنازعات ایک مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک مین اور مدثر اور مزمل ایک مین اور ہل اتے اور لا اقسم ایک مین اور عم اور مرسلات ایک مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک مین اور انکو مفصل اسلیے کہتے ہین کہ جدا جدا ہین اور قرآن کی تفصیل یہ ہی کہ پہلے سبع طوال یعنے سات سورتین لمبی ہین پہر ذوات المئین اور وہ وہ سورتین ہین جسمین ایک سو آیت کے قریب ہین پہر مثانی ہین پہر مفصل اور مفصل کی ابتدا مین اختلاف ہی بعضون نے کہا قتال سے آخر تک مفصل ہے بعضون نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے **عن** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ نَہِیْکُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَۃُ لِیَدْخُلَ عَلَیْہِ فَقُلْنَا لَہٗ سَلْہُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِہَا فِیْ رَکْعَۃٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَسَاَلَہٗ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَۃً فِیْ عَشْرِ رَکَعَاتٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِیْ تَالِیْفِ عَبْدِ اللّٰہِ **ترجمہ** ابو وائل نے کہا کہ ایک مرد آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام پہر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کی مثل (یعنے جیسے اوپر گذری) مگر اتنا فرق ہے پہر علقمہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اون سورتون کو پوچہہ لو جو ایک رکعت مین دو دو پڑہی جاتی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑہتے تہے سو وہ گئے اور ان سے پوچہا اور پہر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعات مین پڑہی جاتی تہین مفصل مین سے عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف مین **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت اسحق بن ابراہیم نے اون سے عیسی بن یونس نے اون سے اعمش نے اسی اسناد سے مثل روایت اون دونون راویون کی (یعنے جنکی روایتین اوپر گذرین) اور اس مین یہ ہی کہ عبد اللہ نے کہا مین ان نظائر کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے اور وہ بیس سورتین ہین کو دس رکعتون مین پڑہتے تہے **عن** ابی وائل قال

تفصیل ابن مسعود و سورتہا ... (margin note, partly legible)

ذکر ل (margin)

غَدَوْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّیْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَاَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَیَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِیَةُ فَقَالَتْ اَلَا تَدْخُلُوْنَ فَدَخَلْنَا فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ یُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَیْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِاٰلِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ یُسَبِّحُ حَتّٰی ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِیَ لَمْ تَطْلُعْ فَاَقْبَلَ یُسَبِّحُ حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِیَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا فَقَالَ مَهْدِیٌّ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَاِنِّیْ لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِیْ كَانَ یَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ

(حاشیہ: هُنَيْئَة — فَقَال — ثمان عشرة)

ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور دروازہ پر ہم نے سلام کہا انہوں نے اجازت دی مگر ہم دروازہ پر ذرا ٹھہر گئے تب ایک لونڈی نکلی اور اوس نے کہا تم آتے نہیں غرض ہم اندر گئے اور انکو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر رہے ہیں انہوں نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیوں نہیں آئے ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف یہ خیال ہوا کہ گھر والوں میں سے کوئی سوتا ہو عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ نام ہے انکی والدہ کا) کے بیٹے کے گھر والوں کے ساتھ غفلت کا گمان کیا (سبحان اللہ یہ گمان کرنا انکو برا معلوم ہوا اور یہاں ہزاروں کا یہ حال ہے کہ پہر دن چڑھے تک خواب خرگوش میں ہیں) غرض پھر وہ تسبیح کرنے لگے یہانتک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تب انہوں نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھ تو سہی کیا سورج نکلا اوس نے دیکھ کر کہا کہ ابھی نہیں پھر وہ تسبیح کرنے لگے (اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو اس لیے کہ عبد اللہ نے اس کے قول پر عمل کیا اگرچہ ممکن تھا کہ خود اوٹھکر سورج کو دیکھ لیں) یہانتک کہ پھر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا پھر کہا کہ اے چھوکری دیکھ سورج نکلا پھر اوس نے دیکھا تو نکل چکا تھا تب عبد اللہ نے کہا سب خوبیاں اوس اللہ تعالے کے واسطے ہیں کہ جس نے ہمکو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہیں اثر کے) نے

کہا ہین خیال کرتا ہون کرے یا یہ بھی کہا اور ہلاک کیا اس اللہ تعالی نے ہمکو بسبب ہمارے گناہون کے
اور ہم لوگون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے ساری مفصل کی سورتین پڑہین اج کی شب کو اور عبداللہ
نے کہا تم نے پڑہا ایسا جیسا کوئی شعرون کو پڑہتا ہے ہمنے بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہین وہ
جوڑی لگی ہوئین سورتین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے تہے اور وہ اٹھارہ سورتین مین
مفصل کی اور دو سورتین ہین جن کے سرے پر حم کا لفظ ہے **عَنْ** شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ
بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ **ترجمہ** شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجیلہ کا جسے
نہیک بن سنان کہتے تہے عبداللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مین مفصل سب سورتین ایک رکعت
مین پڑہتا ہون پہر عبداللہ نے کہا تو ایسا ہی پڑہتا ہے جیسے پڑہتے ہو شعرون کو مین جانتا ہون ان دو
دو سورتون کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے **عَنْ** أَبِي
وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ
كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ
سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات
زیادہ ہے کہ پہر عبداللہ نے ذکر کیا ان بیس سورتون کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت مین دو دو آپ
پڑہتے تہے

باب مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قرارتون کا بیان

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ
رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ
هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُدَّكِرٍ دَالًا
ترجمہ ابی اسحاق نے کہا مین نے دیکہا ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ مسجد مین قرآن
پڑہاتے تہے کہ تم مدکر مین دال پڑہتے ہو یا ذال انہون نے کہا دال سنی ہے مین نے عبداللہ بن مسعود
سے اور وہ بولے مدکر مین کہتے تہے کہ دال سنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عن عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل من مدکر پڑھتے تھے یعنی دال کے ساتھ۔ **عن** عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ فِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ وَاَنَا وَاللهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ اَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ

ترجمہ علقمہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبداللہ کی قرارت پڑھنے والا ہے میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انہوں نے کہا کیونکر سنا تم نے اس آیت کو عبداللہ کو پڑھتے ہوئے واللیل اذا یغشی میں نے کہا عبداللہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں وما خلق الذکر والانثی تو میں انکی نہیں مانتا **ف** نووی نے لکھا کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قرأتیں اول میں تھیں پھر منسوخ ہو گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہونچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابہ وبحذف قرارت منسوخہ شائع ہو گیا پھر کسی نے اسکا خلاف نہیں کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہیں پہونچی اور جو ثابت ہو مخالف ہمارے قول کے وہ محمول ہے اسپر کہ عبداللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور تفسیر بھی لکھ لیا کرتے تھے جس کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور اصحاب کا اعتقاد نہ رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ اور چیز لکھنا حرام ہے گویا صحیفہ ان کا یادداشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو بعد ایک مدت کو لوگ سب کو قرآن جاننے لگیں غرض یہ مسئلہ فقہیہ میں عبداللہ کا اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ تفسیر وغیرہ اثنا سے قرآن میں جائز ہے یا نہیں نہ یہ جو مردی ہے کہ عبداللہ کے مصحف میں معوذتین نہ

والذکر والانثی

تہی وجہ اوسکی یہ ہوسکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کے اوسکو چہوڑ دیا ہو اور ساری قرآن کی کتابت کا التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اوسکے لکہنے کی حاجت نہ سمجہی ہو **عَنْ** اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَتٰی عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِیْهَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِیْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَیْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ ثُمَّ قَالَ اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَقْرَاُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا علقمہ شام میں آئے اور مسجد میں گئے اور وہان نماز پڑہی اور ایک حلقہ پر لوگون کے گذرے اور ان مین بیٹھ گئے پہر ایک شخص آیا اور لوگون کے خفگی اور وحشت اسکی طرف سے معلوم ہوتی تہی پہر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا کہ آپکو یاد ہے جیسے عبداللہ پڑہا کرتے تہے پہر ذکر کی انہون نے حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِیْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ اَیِّهِمْ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَاُ عَلٰی قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاْ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قَالَ فَقَرَاْتُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُهَا **ترجمہ** علقمہ نے کہا میں ابو الدرداء سے ملا انہون نے کہا تم کہان کے ہو میں نے کہا عراق کے اونہون نے کہا کس شہر کے میں نے کہا کوفہ کے انہون نے کہا تم عبداللہ بن مسعود کی قرارت پڑہتے ہو میں نے کہا ہان کہا واللیل تو پڑہو میں نے واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی پڑہا تو وہ ہنسدیے اور کہا میں نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے پڑہتے ہوئے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے عبدالاعلی نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے اون سے علقمہ نے کہ آیا میں شام کو اور ملا ابوالدرداء سے اور ذکر کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی

باب الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ نُهِیَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا جن وقتون مین نماز منع ہے اون کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا جبتک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جبتک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیہا [illegible]

سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا کہ سنا مین نے کئی صحابیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان مین عمر بن خطاب بھی تھا اور وہ ان سب سے زیادہ میرے پیارے ہین کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز صبح کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد عصر کے جبتک آفتاب نہ ڈوبے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یحیی نے اون سے شعبہ نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابوغسان مسمعی نے اون سے عبدالاعلی نے اون سے سعید نے **اور** کہا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سے معاذ نے اون سے ان کے باپ نے **ان** سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یون روایت کیا بعد الصبح حتی تشرق الشمس **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا **نافع** نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کیوقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر ہوا اتنا زیادہ ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سینگون کے بیچ مین سے نکلتا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز مین تاخیر کر دیا تاکہ خوب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز مین

دیر کو دیا تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جاوے **عن** ابی بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ قال
صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بالمخمص فقال ان ھذہ الصلوۃ عرضت
علی من کان قبلکم فضیعوھا فمن حافظ علیھا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلوۃ
بعدھا حتی یطلع الشاھد والشاھد النجم **ترجمہ** ابی بصرہ غفاری نے کہا کہ نماز پڑھی ہمارے
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص میں (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہہ
نماز تم سے اگلوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو ضائع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اسکو
دونا ثواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے

مرتین

ف اس حدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اوسکی یہ ہے کہ اول وقت
ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دیں اور شیطان کے سینگوں سے بعضوں نے کہا کہ اسکا گروہ اور
لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا
سینگوں سے دونوں کنارے سر کے مراد ہے اور یہہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے
اور وہ اپنا سر اسواسطے قریب سورج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کریں وہ شیطان کو پوجے اور
آپ مسجود بنا بیٹھے اور سورج کے پوجنے والے اسیوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں
اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار
کرتے ہیں وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بے
عقل نہیں **کھا** مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابراہیم
نے ان سے انکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے ان سے خیر بن نعیم حضرمی
نے انہوں عبداللہ بن ہبیرہ سے اور وہ ثقہ ہیں اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصرہ غفاری نے
کہا ابوبصرہ نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل روایت
بالا کی **عن** عبد اللہ بن ھبیرۃ السبائی وکان ثقۃ عن ابی تمیم الجیشانی عن
ابی بصرۃ الغفاری رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر
بمثلہ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **عن** موسی بن علی عن ابیہ قال سمعت عقبۃ
ابن عامر الجھنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی

باب الساعات التی نہی عن الصلوۃ فیھا [illegible]

اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَنهَانَا أَن نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَو أَن نَقبُرَ فِيهِنَّ مَوتَانَا حِينَ تَطلُعُ الشَّمسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمسُ لِلغُرُوبِ حَتَّى تَغرُبَ ترجمہ موسی بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہتے تھے تین گھڑیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز سے روکتے تھے اور مردوں کے دفن سے ایک تو جب سورج نکلے جب تک کہ بلند نہ ہو جاوے دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہو جب تک کہ زوال نہ ہو جاوے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب جاوے

عَن عِكرِمَةَ بنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بنُ عَبدِ اللهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحيَى بنُ أَبِي كَثِيرٍ عَن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثنَى عَلَيهِ فَضلًا وَخَيرًا عَن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمرُو بنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ كُنتُ وَأَنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُم لَيسُوا عَلَى شَيءٍ وَهُم يَعبُدُونَ الأَوثَانَ قَالَ فَسَمِعتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخبِرُ أَخبَارًا فَقَعَدتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمتُ عَلَيهِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مُستَخفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيهِ قَومُهُ فَتَلَطَّفتُ حَتَّى دَخَلتُ عَلَيهِ بِمَكَّةَ فَقُلتُ لَهُ مَا أَنتَ قَالَ أَنَا نَبِيٌّ فَقُلتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ أَرسَلَنِي اللهُ فَقُلتُ وَبِأَيِّ شَيءٍ أَرسَلَكَ قَالَ أَرسَلَنِي بِصِلَةِ الأَرحَامِ وَكَسرِ الأَوثَانِ وَأَن يُوَحَّدَ اللهُ لَا يُشرَكُ بِهِ شَيئًا قُلتُ لَهُ فَمَن مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبدٌ قَالَ وَمَعَهُ يَومَئِذٍ أَبُو بَكرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا مِمَّن آمَنَ بِهِ فَقُلتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَستَطِيعُ ذَلِكَ يَومَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ ارجِع إِلَى أَهلِكَ فَإِذَا سَمِعتَ بِي قَد ظَهَرتُ فَأتِنِي قَالَ فَذَهَبتُ إِلَى أَهلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَكُنتُ فِي أَهلِي فَجَعَلتُ أَتَخَبَّرُ الأَخبَارَ وَأَسأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ المَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِن أَهلِ يَثرِبَ مِن أَهلِ المَدِينَةِ فَقُلتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ المَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيهِ سِرَاعٌ وَقَد أَرَادَ قَومُهُ قَتلَهُ فَلَم يَستَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمتُ المَدِينَةَ فَدَخَلتُ عَلَيهِ فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعرِفُنِي قَالَ نَعَم أَنتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ فَقُلتُ بَلَى فَقُلتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَخبِرنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجهَلُهُ أَخبِرنِي عَنِ الصَّلَوٰةِ قَالَ صَلِّ صَلَوٰةَ الصُّبحِ ثُمَّ أَقصِر

باب النهي عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر وعند الزوال

حین عن الصلوٰة حتی تطلع الشمس حتی ترتفع فانها تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان ثم
حینئذ یسجد لها الکفار ثم صل فان الصلوٰة مشهودة محضورة حتی یستقل الظل بالرمح
ثم اقصر عن الصلوٰة فان حینئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفیء فصل فان الصلوٰة مشهودة
محضورة حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلوٰة حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین
قرنی شیطان وحینئذ یسجد لها الکفار قال فقلت یا نبی الله فالوضوء حدثنی عنه
قال ما منکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق فینتثر الا خرت خطایا
وجهه وفیه وخیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه
من اطراف لحیته مع الماء ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه
من انامله مع الماء ثم یمسح راسه الا خرت خطایا راسه من اطراف شعره مع
الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان
هو قام فصلی فحمد الله واثنی علیه ومجده بالذی هو له اهل وفرغ قلبه لله
الا انصرف من خطیئته کهیئته یوم ولدته امه فحدث عمرو بن عبسة بهذا
الحدیث ابا امامة رضی الله عنه صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ابو
امامة یا عمرو بن عبسة انظر ما تقول فی مقام واحد یعطی هذا الرجل فقال عمرو یا
ابا امامة لقد کبرت سنی ورق عظمی واقترب اجلی وما بی حاجة ان اکذب
علی الله ولا علی رسوله لو لم اسمعه من رسول الله صلی الله علیه وسلم الا مرة او مرتین
او ثلاثا حتی عد سبع مرات ما حدثت به ابدا ولکنی سمعته اکثر من ذلک

(حاشیہ: یتمضمض)

ترجمہ عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں راوی ہیں ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تھانوں کو پوجتے تھے (یعنی چبوتروں کو یا مقاموں کو جیسے یہاں امام وغیرہ کے نام کے امام باڑہ چبوترہ مشرک لوگ بنا لیتے ہیں) غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن

دنون چھپے ہوئی تھی اور انکی قوم انکی اوپر غالب اور مسلط تھی پھر مین نے نرمی کی (یعنے حیلہ وغیرہ)
اور داخل ہوا مین مکہ مین اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مین نے عرض کی نبی
کسے کہتے ہین فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے مین نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
دیا ہے مجھے ناتے وارون سے نیکی کرنے کا اور بتون کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا مین نے عرض کی پھر آپ کے ساتھ کون ہین اس دین پر آپ
نے فرمایا آزاد اور غلام راوی نے کہا اور ان دنون مین آپ کے ساتھ ابوبکر اور بلال تھے جو آپ پر ایمان
لا چکے تھے پھر مین نے عرض کی کہ مین آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہون آپ نے فرمایا ان دنون تم سے نہ
ہوسکے گا تم میرا اور لوگون کا حال نہین دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر جب سننا کہ مین ظاہر ہوگیا
تو میرے پاس آنا انہون نے کہا کہ مین اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آگئے
اور مین اپنے گھر مین لوگون سے خبر لگاتار رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آگئے تھے یہان
تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور مین نے پوچھا کہ کیون جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ مین آئے
ہین انہون نے کہا کہ لوگ ان کیطرف دوڑ رہے ہین اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہا تھا مگر
کچھ نہ کرسکی پھر مین مدینہ آیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا اے رسول اللہ کے آپ مجھے پہچانتے ہین
آپ نے فرمایا ہان تم وہی ہو جو مجھسے مکہ مین ملے تھے مین نے کہا جی ہان پھر مین نے عرض کی کہ اللہ
کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور مین نہین جانتا اور مجھے نماز
سے خبر دو تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ ہو پھر نماز سے بچے رہو یہانتک کہ آفتاب نکل کر بلند ہوجاوے
اس لیے کہ وہ شیطان کے دونون سینگون کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کافر لوگ اس کو سجدہ
کرتے ہین (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہوگیا نماز پڑھو
کہ اسوقت کی نماز کی کراماً کاتبین گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہوگی) یہانتک
کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پہ آجاوے (یعنے ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت
جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آجاوے (یعنے سورج ڈھلے) پھر نماز پڑھو اسلیے کہ اسوقت کی
نماز مین فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہانتک کہ پڑھو تم عصر کو پھر رکے رہو نماز سے یہانتک
کہ آفتاب غروب ہوجاوے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونون سینگون کے بیچ مین

اور سوقت بہی کافر اوسی سجدہ کرتے ہین پہر مین نے عرض کی اے اللہ کے نبی اب وضو بہی فرمایے
آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہین ہے کہ وضو کا پانی لیکر کلی کرے اور ناک مین ڈالے اور ناک جہاڑے
مگر گرجاتے ہین اوسکے چہرہ اور موہنہ اور نتہنون کے سب گناہ پہر جب وہ موہنہ دہوتا ہے جیسا اللہ نے
حکم کیا ہے تو گرجاتے ہین اوس کے چہرہ کے گناہ اوس کی داڑہی کے کنارون سے پانی کے ساتھ پہر وہ اپنے
ہاتھ دہوتا ہے کہنیون تک تو گرجاتے ہین دونو ہاتہون کے گناہ اوس کی انگلیون کے پورون کی
پانی کے ساتھ پہر سر کا مسح کرتا ہے تو گرجاتے ہین اوس کے سر کے گناہ اوس کے بالون کے نوکون
سے پانی کے ساتھ پہر اپنے دونون پیر دہوتا ہے ٹخنون تک تو گرجاتے ہین گناہ دونون پیرون کے
اونگلیون کے پورون سے پانی کے ساتھ پہر اگر وہ کہڑا ہوا اور اس نے نماز پڑہی اور اللہ کی تعریف
کی اور خوبیان بیان کین اور بڑائی کی جیسے اوسکی شان کو لائق ہے اور اپنے دلکو خاص اسی کے
لیے اسکے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہون سے ایسا صاف ہوگیا گویا اسکی مان نے
آج ہی جنا ہے پہر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ سے بیان کی جو صحابی تہے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے تو ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکہو تم کیا کہتے ہو کہین ایک جگہہ مین آدمی کو
اتنا ثواب ملسکتا ہے (یعنی تمہارے بیان مین کچہہ فرق ... ہے) تب عمرو بن عبسہ نے کہا اے
ابو امامہ مین بوڑہا ہوا اور میری ہڈیان گل گئین اور موت کے کنارے ہو چکا پہر مجہے کیا ضرورت
ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جہوٹ باندہون اگر مین اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بہی کبہی نہ بیان کرتا مگر مین نے اس سے بہی زیادہ بار سنا ہے
(مطلب بیان کی غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکہتا ہون نہ یہ کہ سات بار سے کم اگر سنتے تو روایت روا
نہین) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَحَرَّى طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
مسلمانون کے مان فرماتی ہین کہ حضرت عمر کو وہم ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے منع کیا ہے
کہ کوئی طلوع شمس اور غروب کی نماز پڑہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے
یہہ اسواسطے فرمایا کہ انہون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت بعد عصر ادا
کرتے تہے اور جو روایت کی عمر نے یعنے بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑہنا اوسکو

(۱) باب لا تتحروا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبها

ابو سعید اور ابو ہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اسکی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں روایتوں
میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اوسی وقت ادا کرے اور اسیطرح عصر کی عادت غروب آفتاب
کے وقت نہ رکھے اور جن روایتوں میں نہی وارد ہوئی ہے اون سے وہ نمازیں مراد ہیں جو بلا سبب پڑھی
جاتی ہیں یعنی نوافل وغیرہ **عن** عائشة رضي الله عنها قالت لم يدع رسول الله صلى الله
عليه وسلم الركعتين بعد العصر قال فقالت عائشة رضي الله عنها قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تتحروا طلوع الشمس ولا غروبها فتصلوا عند ذلك **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہیں چھوڑیں کبھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خاص کر اپنے نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسی وقت ادا
کیا کرو **عن** كريب مولى ابن عباس ان عبد الله بن عباس وعبد الرحمن بن ازهر
والمسور بن مخرمة رضي الله عنهم ارسلوه الى عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر وقل انا اخبرنا
انك تصلينهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما قال ابن عباس رضي الله
تعالى عنهما وكنت اضرب مع عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه الناس عنها قال
كريب فدخلت عليها وبلغتها ما ارسلوني به فقالت سل ام سلمة فخرجت اليهم
فاخبرتهم بقولها فردوني الى ام سلمة بمثل ما ارسلوني به الى عائشة رضي الله عنها
فقالت ام سلمة رضي الله عنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما
ثم رايته يصليهما اما حين صلاهما فانه صلى العصر ثم دخل وعندي نسوة من بني
حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الجارية فقلت قومي بجنبه فقولي له
تقول ام سلمة يا رسول الله اني اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما
فان اشار بيده فاستأخري عنه قالت ففعلت الجارية فاشار بيده فاستأخرت
عنه فلما انصرف قال يا ابنة ابي امية سالت عن الركعتين بعد العصر انه اتاني

أَنَا سَمِعْتُ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سب نے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرو اور ان دو رکعتوں کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑھی جاتی ہیں اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پڑھتے ہیں اور یہ بھی خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے ابن عباس نے کہا کہ میں تو حضرت عمر کے ساتھ ہو کر لوگوں کو اس کے پڑھنے پر مارتا تھا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضرور ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتوں اور بدعتوں سے روکے اور باز رکھے) کریب نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بھیجدے اور اسمیں حسد نہ کرے) پھر میں ان لوگوں کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی انکو خبر دی (اس سے پیغام لے جانیوالے کا ادب معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی رائے سے تصرف نہیں کیا کہ ام سلمہ کے پاس جا ویں بلکہ جنہوں نے بھیجا تھا انکو اطلاع دیدی) پھر ان لوگوں نے مجھے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دیکر جو حضرت عائشہ کے پاس میں لے گیا تھا تب ام سلمہ نے فرمایا سنا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ان سے منع کرتے تھے پھر میں نے آپ کو پڑھتے دیکھا اب سنو کہ جب میں نے آپ کو پڑھتے دیکھا اور آپ عصر پڑھ چکے تھے اور میرے گھر میں آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار میں کی چند عورتیں بیٹھی تھیں سو میں نے آپ کے پاس ایک لڑکی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کھڑے رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتی ہیں کہ اے رسول اللہ کے میں سنتی تھی کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور پھر میں آپ کو پڑھتے دیکھتی ہوں (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا سے کوئی بات خلاف دیکھے تو سوال کرے اب سے اگر وہ بھول گیا ہوگا تو اس سے باز آئیگا ورنہ اس کی حکمت بیان کریگا) پھر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کریں ہاتھ سے تو پیچھے کھڑے رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہیں جاتی) ام سلمہ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکی نے ویسا ہی کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ پیچھے ہٹ

گئی پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ ای بیٹی ابی امیہ کی تم نے اون رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد میں نے پڑھیں اوسکا سبب تھا کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم کا پیغام تو میں ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا سو وہ یہی تھیں **ف** اس حدیث سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسرے جب سنت روزمرہ کی قضا ہو تو اوس کے ادا مستحب ہے اور یہی مذہب صحیح ہے شافعیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہے بخلاف اوسکے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور یہی مذہب جمہور ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اوسکو اختیار کریں جیسے آپ نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کے سنت سے اولی ہے

باب منہ

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ عَنِ السَّجْدَتَیْنِ اللَّتَیْنِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْہِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْہِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّہٗ شُغِلَ عَنْہُمَا اَوْ نَسِیَہُمَا فَصَلَّاہُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَہُمَا وَکَانَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَثْبَتَہَا **ترجمہ** ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر ایکبار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اسکو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اسکو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کی قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اسکو سنت ظہر سمجھنا چاہیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے قبل پڑھی جاتی ہیں پس یہ فرمانا بھی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَکَہُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ قَطُّ سِرًّا وَّلَا عَلَانِیَۃً رَکْعَتَیْنِ

قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ دو نمازین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر مین کبھی ترک نہین کین نہ چھپی نہ کھلی دو رکعتین فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** یعنی عصر کی جب سے بہول گئی اور بعد عصر کے ایکبار پڑہی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑہتے ہی تہے **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدِیْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ تَعْنِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** ابو اسحق نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جسدن میرے گھر مین ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑہتے یعنی عصر کے بعد کی

بَابُ اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قبل نماز مغرب کے دو رکعت کا بیان

عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِیَ عَلٰی صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا **ترجمہ** مختار بن فلفل نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا ان نفلون کو جو بعد عصر کے پڑہتے ہین انہون نے کہا حضرت عمر ہاتہہ مارتے تہے اوپر نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑہتے تہے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو رکعت پڑہتے تہے بعد غروب آفتاب کی قبل نماز مغرب کے سو مین نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی یہ دو رکعتین پڑہا کرتے تہے انہون نے کہا ہم کو پڑہتے ہوئے دیکھتے تہے اور نہ اسکا حکم کرتے تہے (یعنی بطریق وجوب کے) اور نہ اس منع فرماتے تہے **ف** اس روایت سے مستحب ہونا دو رکعتون کا مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ مین ثابت ہوا اور صحیح یہی ہے کہ یہ مستحب مین اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اسکو مستحب کہا ہے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جانتے تہے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہا اور نخعی نے انکو بدعت کہا ہے مگر یہہ روایتین ان سب پر حجت ہین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ

رسول اللہ صلعم نفل پڑہتے ... (margin note)

المغرب ابتدروا السواری فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیھما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مدینہ مین ہم لوگون کی عادت تھی کہ جب موذن مغرب کی اذان دیتا تھا سب لوگ کھنبون کی آڑ مین دوڑ کر دو رکعت پڑھتے تھے یہانتک کہ نیا آدمی اگر مسجد مین آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی غرض اس کثرت سے لوگ ان رکعتون کو پڑھتے تھے عن عبد اللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ قالھا ثلاثا قال فی الثالثۃ لمن شاء ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ مین دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جسکا جی چاہے پڑھے (یعنے موکدہ نہین) مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبد الاعلی نے ان سے جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے اون سے عبد اللہ بن مغفل نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی مگر انہون نے تیسرے بار کی جگہہ چوتھی بار روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے

باب صلوٰۃ الخوف نماز خوف کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا وقاموا فی مقام اصحابھم مقبلین علی العدو وجاء اولئک ثم صلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قضی ھؤلاء رکعۃ وھؤلاء رکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت ایک گروہ کے ساتھہ ایک رکعت اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کی جگہہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے ساتھہ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرت نے سلام پھیرا اور پھر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی الگ الگ ادا کرلی ف نماز خوف کے باب مین روایتین بہت مین اور سب صورتین روا ہین (اور افضلیت اور اولویت مین ہر ایک نے ایک صورت پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور اشہب مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جائز ہے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ اون دونون گروہون نے ایک ایک رکعت ملکر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی عن سالم بن عبد اللہ بن عمر

(حاشیہ: تیرکعون برکعتین)

عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوْفِ وَيَقُوْلُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے جیسے اوپر مذکور ہوئی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِذَا كَانَ خَوْفٌ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا اَوْ قَائِمًا تُوْمِيْ اِيْمَاءً ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپکے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کیطرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی رکعت دوسری ادا کر لی اور ابن عمر نے کہا جب خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے پڑھو اشارہ سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِاُمَرَائِهِمْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے

فصففنا

سجود

کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا نماز خوف مین پہر ہم سب نے دو صفین کین حضرت کے پیچہے اور
دشمن اسوقت ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین تہا اور حضرت نے تکبیر اولی کہی اور ہم سب نے بہی اور حضرت نے
رکوع کیا اور ہم سب نے بہی پہر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹہایا پہر سجدہ
کو جہکے آپ بہی اور وہ صف بہی جو آپ کے قریب تہی اور دوسری صف دشمن کے آگے کہڑی رہی پہر جب
حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے قریب تہی کہڑی ہوگئی پیچہے کی صف والے سجدہ مین گئے اور جب اٹہ
بیٹہے پیچہے کی صف آگے ہوگئی اور آگے کی پیچہے ہوگئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے آپ کے
ساتھہ رکوع کیا (یعنے دونون صفون نے) پہر سر اٹہایا آپ نے اور ہم سب نے پہر آپ سجدہ مین گئے اور
اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تہے کہ وہ پہلی رکعت مین پیچہے تہے سب سجدہ مین گئے اور پچہلی صف دشمن
کے روبرو کہڑی رہی (یعنے جو پہلی رکعت مین آگے تہی) پہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور
وہ صف جو آپ کے پاس تہی تب پچہلی صف جہکی سجدہ مین اور انہون نے سجدہ کیا پہر سلام پہیر دیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے کہا جابر نے جیسے آجکل تمہارے چوکیدار تمہارے سردارون کے
ساتھہ کرتے ہین **ف** اس حدیث کے ساتھہ تمسک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلی اور ابی یوسف
نے کہ جب دشمن قبلہ کیطرف ہو اسی طرح ادا کرین اور شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچہے ہو
جانا اور پیچہے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت مین آچکا اور اگر اپنی جگہہ مین رہین اور آگے پیچہے
نہ ہون جب بہی روا ہے جیسا ابن عباس کی روایت مین وارد ہوا ہے **عن** جابر رضی اللہ عنہ
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِيْدًا
فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوْا اِنَّهُمْ سَتَاْتِيْهِمْ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ
الْعَصْرُ قَالَ صَفَفْنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا
سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِيْ فَقَامُوْا مَقَامَ الْاَوَّلِ فَكَبَّرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ

الاوّلُ وقامَ الثّانی فَلمّا سجد سجدَ الصفُّ الثّانی ثم جلسوا جمیعًا ثم سلّمَ علیهم رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال ابو الزبیر ثم خصّ جابرٌ ان قال کما یصلّی امراؤکم ھٰؤلاءِ

ترجمہ جابر نے کہا جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ جہینہ کی اور وہ بہت لڑے پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکون نے کہا کاش کہ ہم انپر ایک بارگی حملہ کرتے تو انکو کاٹ ڈالتے اور جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے ذکر کیا اور مشرکون نے کہا کہ انکی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ اولاد سے بھی زیادہ انکو عزیز ہے پھر جب عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفین باندھ لین (یعنے آگے پیچھے) اور مشرک قبلہ کیطرف تھے اور تکبیر اولی کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا ہم سب نے اور (اپنے اپنے دونون صفوں کی تکرار تک شریک رہین) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئے دوسری صف نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پچھلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اور رکوع کیا آپ نے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپکے ساتھہ صف اول نے اور دوسری صف ویسی ہی کھڑی رہی پھر جب دوسرے بھی سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جابر نے ایک بات اور بھی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہین **عن** سھل بن ابی حثمة رضی اللّٰہ تعالی عنہ ان رسولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی باصحابہ فی الخوف فصفّھم خلفہ صفّین فصلّی بالذین یلونہ رکعةً ثم قامَ فلم یزل قائمًا حتّی صلّی الذین خلفھم رکعةً ثم تقدّموا وتأخّر الذین کانوا قدّامھم فصلّی بھم رکعةً ثم قعد حتّی صلّی الذین تخلّفوا رکعةً ثم سلّم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتھہ نماز خوف یون ادا کی کہ اپنے پیچھے دو صفین کین اور اگلی صف جو آپسے قریب تھی ان کے ساتھہ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہانتک کہ جو لوگ آپکے پیچھے تھے انہون نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کرلی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے آگے ہو گئے پھر آپ نے ان کے ساتھہ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہانتک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہون نے ایک رکعت باقی ادا کرلی پھر آپنے سلام پھیر دیا **ف** اس حدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتین ہین جتنی مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ وَصَلَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ
مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وُجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ
الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

ترجمہ صالح بن خوات نے ایسے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (نام ہے ایک غزوہ کا کہ صحابہ نے اوس میں پیرمین جہتڑی باندہ تہی) کہ ایک گروہ نے صف باندہی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا پہر آپ نے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑہی پہر آپ کہڑے رہے اور اس صف والوں نے اپنی نماز پوری پڑہ لی پہر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پہر آپ بیٹہے رہے اور ان لوگون نے اپنی نماز پوری کر لی پہر آپ نے سلام کہا اون سب پر عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ
فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى
بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ
قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ
رَكْعَتَانِ ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ پہونچے ہم ذات الرقاع تک (رقاع ایک پہاڑ کا بہی نام ہے) تو ہماری یہہ چال تہی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہونچتے تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چہوڑ دیتے پہر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تہی اسنے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کیون

تم مجھہ سے ڈرتے ہو آپؐ نے فرمایا نہین اوس نے کہا کون تمہین میرے ہاتھہ سے بچا سکتا ہے آپؐ نے فرمایا اللہ مجھہ بچا سکتا ہے تیرے ہاتھہ سے پہر صحابہ نے اسکو دہمکایا اور اس نے تلوار میان مین کر لی اتنے مین اذان ہوئی نماز کی تو آپؐ نے ایک گروہ کے ساتھہ دو رکعت پڑہی پہر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھہ دو رکعت پڑہی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنے والے کو نفل پڑہنے والے کی اقتدا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی دو رکعتون مین متنفل تہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن البصری سے اور طحاوی حنفی نے جو دعوی کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعوے مقبول نہین اسلیے کہ نسخ کی کوئی دلیل نہین **عن** اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَصَلّٰی بِکُلِّ طَائِفَةٍ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہون نے پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز خوف کی اور پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھہ دو رکعت اور پہر پڑہی دوسرے گروہ کے ساتھہ دو رکعت تو آپ نے چار رکعت پڑہی ہر گروہ کے ساتھہ دو رکعت **ف** اس سے بھی یہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ خلاف جو کرتے ہین محض بے دلیل ہے

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

یہ کتاب ہے جمعہ کی بیان مین **ف** جمعہ بضم میم اور بسکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے یہی لکہا ہے اور ایام جاہلیت مین جمعہ کے دن کو یوم العروبہ کہتے تہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْتِیَ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جب ارادہ کرے کوئی تم مین کا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لیوے **ف** جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگون نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بہی یہی منقول ہے اور جمہور سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہین اور جمہور نے بہی کئی روایتون سے تمسک

کیا ہے چنانچہ ایک روایت مرفوع مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو
کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے **عن** عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال وھو قائم علی المنبر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے کہ جو تم میں
سے جمعہ کی نماز کو آوے تو نہالیوے مسلم نے کہا روایت کی مجھسے محمد بن رافع نے اون سے عبدالرزاق
نے اون سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے اون سے سالم نے اور عبداللہ نے کہ دونوں صاحب زادے ہیں
عبداللہ بن عمر کے اونہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت
کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھسے حرملہ بن یحیی نے اون سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس
نے انکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبداللہ نے انکو عبداللہ نے کہ سنا انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکی جو اوپر مذکور ہوا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ بینا ھو یخطب الناس یوم الجمعۃ اذ دخل رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فناداہ عمر ایۃ ساعۃ ھذہ فقال انی شغلت الیوم فلم انقلب الی اھلی حتی سمعت النداء
فلم ازد علی ان توضات قال عمر والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یامر بالغسل **ترجمہ** سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ
پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور روایتون سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تھے) اور حضرت عمر نے انکو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا
(یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھے آج کام ہوگیا اور مین گھر بھی نہین گیا تھا کہ اذان
سنی تو مجھسے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمر نے کہا کہ وضو ہی سہی مگر تمکو معلوم نہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یخطب الناس یوم الجمعۃ اذ دخل عثمان بن عفان
فعرض بہ عمر فقال ما بال رجال یتاخرون بعد النداء فقال عثمان یا امیر المؤمنین
ما زدت حین سمعت النداء ان توضات ثم اقبلت فقال عمر والوضوء ایضا
الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جاء احدکم الی الجمعۃ

فَلْیَغْتَسِلْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا حضرت عمر ایکدن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑہتے تہے کہ عثمان بن عفانؓ
آئے اور حضرت عمر نے کہا کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں تو حضرت عثمانؓ
نے کہا اے امیر المؤمنین جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا حضرت
عمر نے کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جب کوئی
جمعہ کو آوے تو ضرور نہاوے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَۃَ مِنْ مَنَازِلِہِمْ وَمِنَ الْعَوَالِیْ فَیَاْتُوْنَ
فِی الْعَبَاءِ وَیُصِیْبُہُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْہُمُ الرِّیْحُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ
مِنْہُمْ وَہُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَطَہَّرْتُمْ لِیَوْمِکُمْ ہٰذَا
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تہے اپنے گہروں سے اور مدینہ کی
بلند محلوں سے اور عبائیں پہنتی تہی (اونٹوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تہا اور بدبو نکلتی تہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان میں سے اور فرمایا اگر تم نہایا کرو آج کی دن تو خوب ہو
اور وہ شخص میرے ہی پاس تہا **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ اَہْلَ عَمَلٍ وَلَمْ یَکُنْ
لَہُمْ کُفَاۃٌ فَکَانُوْا یَکُوْنُ لَہُمْ تَفَلٌ فَقِیْلَ لَہُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ترجمہ حضرت عائشہ
نے فرمایا لوگ محنتی تہے اور انکے پاس نوکر چاکر تو تہے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو انکو
حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاکٌ وَیَمَسُّ
مِنَ الطِّیْبِ مَا قَدَرَ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ بُکَیْرًا لَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِی الطِّیْبِ وَلَوْ مِنْ
طِیْبِ الْمَرْاَۃِ ترجمہ ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جوان کو
جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تہوڑی خوشبو لگالے جتنی ہو سکے مگر بکیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہیں
کیا اور خوشبو میں کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہو **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہُ ذَکَرَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَالَ طَاؤُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَیَمَسُّ

طِیبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب مین تہا تو طاؤس نے کہا ابن عباس سے کہ لگا دے خوشبو یا تیل اگر اس کی گہر والی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ مین نہین جانتا کہا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحق بن ابراہیم نے اون سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے اون سے ضحاک نے دونون نے ابن جریج سے اسی اسناد سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ مین ایک بار نہاوے اور اپنا سر بدن دہووے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہاوے جمعہ کے دن جنابت سے (اسمین صاف اشارہ ہی کہ اپنی بی بی سے صحبت بہی کرے) پہر جاوے یعنی اول گہڑی مین تو اوس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتہی ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچوین ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک انڈا قربان کیا پہر جب امام نکل آیا (یعنے خطبہ پڑہنے لگا) تو فرشتے (یعنے حاضری لکہنے والے مسجد کے دروازے پہ حاضری لکہتے تہے) وہ مسجد مین حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اسوقت جو آیا اوسکی حاضری نہین لکہی گئی اور دور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاوے) ف اس مین اختلاف ہی کہ یہ گہڑیون کا حساب دن نکلنے کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے مذہب امام مالک کا اور ان کے اکثر یارون اور قاضی حسین کا اور امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گہڑیون سے مراد زوال کے بعد کے چند لحظے ہین اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگون نے دعوے کیا ہے کہ یہی معنے لغوی ہین اور مذہب امام شافعی اور جمہور اصحاب

انکے کا یہی کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور انکے گھڑیون کا حساب انکے نزدیک شروع سے دن کے ہے اور
یہی مذہب ہے حبیب مالکی اور بہتیرے علمار کا اور نسائی کی روایت مین آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے فرشتے
صحیفے کو لپیٹ دیتے ہین اور پھر کسی کی حاضری نہین لکھتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال
مسجد مین جانا چاہیے اور آنحضرت صلعم کی عادت بھی یہی تھی **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ **ترجمہ** سعید بن مسیب کو ابوہریرہ نے خبر دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو
تمنے بھی ایک لغو بات کہی (یعنے اشارہ سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات بھی منع ہے۔ کہا مسلم نے اور
روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے اون سے انکے دادا نے انسے عقیل بن
خالد نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبداللہ بن ابراہیم نے اور
ابن مسیب نے دونون سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابھی گذری اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھسے محمد بن حاتم نے ان
سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اون سے ابن شہاب نے ان دونون سندون سے یہی حدیث
مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ
فَقَدْ لَغِيتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ
لَغَوْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنی ساتھی سے
کہے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی ابوالزناد نے کہا لغیت ابوہریرہ
کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل مین لغوت ہے **ف** قرآن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو مین واو ہے
یا نہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَالْغَوْا فِيهِ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات
نکرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بھی کرے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علما نے حرام کہا ہے اور شافعی
کے اسمین دو قول ہین اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور عام

علمار کا مذہب ہی کہ اسوقت چپ رہنا واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سی منقول ہے کہ یہ واجب نہین مگر جبکہ خطبہ مین قرآن پڑہا جاوے اُس مین بہی اختلاف ہی کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنتا ہو تب بہی چپ رہنا واجب ہی سو جمہور کا تو یہی قول ہی کہ چپ رہنا واجب ہے اور نخعی اور احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہین عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اسہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اسمین ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اسوقت نماز پڑہتا ہو اور اسہ سی کوئی چیز مانگے تو بیشک اسہ تعالے اسکو دیوے قتیبہ نے اپنی روایت مین ہاتہہ سی اشارہ کیا کہ وہ گہڑی بہت تہوڑی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا وَيُزَهِّدُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اسہ تعالے عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہی کہ جو مسلمان اسوقت کہڑا نماز پڑہتا ہو اور اسہ سی کوئی چیز مانگے تو اسہ تعالے بیشک اسکو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سو آپنے اشارہ کیا کہ وہ بہت تہوڑی ہے اور اوس کی رغبت دلاتے تہے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ابن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سو ابن عون نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اسہ علیہ وسلم نے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سی حمید بن مسعدۃ الباہلی نے اون سے بشر نے اون سے سلمہ نے ان سے محمد نے اون سے ابوہریرہ نے کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اسہ علیہ وسلم نے مثل اسکی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اسہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے کہ نہین مانگتا اوس مین کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر اسہ تعالی ضرور اسکو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تہوڑی ہے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے ابو طاہر نے

ادن سے عبدالرزاق نے ادن سے معمر نے ادن سی ہمام بن منبہ نے ادن سی ابوہریرہؓ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسمین یہ نہین کہا کہ وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **ف** اگلی لوگون کا اختلاف ہے کہ وہ ساعت کب ہی اور اس کے کیا معنے کہ وہ دعا مانگنے والا کہڑا نماز پڑہتا ہو غرض بعضون نے کہا کہ وہ عصر سے مغرب تک ہی اور مراد یُصَلِّی سے یعنی نماز سے دعا ہے اسلیے کہ صلوۃ کے معنی دعا بہی آئے ہین اور کہڑے ہونیسی مراد یہہ ہے کہ دعا کے ساتہہ قیام کرتا ہو یعنے دعا مین مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب سی امام نکلتا ہے اسوقت سی نماز سے فارغ ہونے تک ہی اور کسینے کہا وہ نماز کے شروع سے اسکی ختم تک ہی اور انکے نزدیک صلوۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا وہ جب ہے کہ امام منبر پہ بیٹہتا ہے نماز سی فارغ ہونے تک اور بعضون نے کہا وہ اخیر گہڑی ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اقوال کے مقدمہ مین آثار مروی ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعضون نے کہا وہ زوال کے قریب ہی اور بعضون نے کہا زوال سی اسوقت تک ہی کہ سایہ ایک ہاتہہ ہو جاوے اور بعضون نے کہا وہ سارے دن مین چہپی ہوئی ہی جیسے لیلۃ القدر چہپی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہی اور قاضی نے کہا یہ مراد نہین ہے کہ وہ ان سب وقتون مین ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتون مین سے کسی وقت مین ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہی جو روایت کیا مسلم نے ابوموسیٰ کی روایت سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسوقت سی ہے کہ امام بیٹہتا ہے (یعنی منبر پر) نماز کے تمام ہونے تک عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ **ترجمہ** ابوبردہؓ نے کہا کہ مجہسے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سی جمعہ کی ساعت کے باب مین کچہ سنا ہی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ بیان کرتے ہون مینے کہا کہ ہان مینے انسی سنا ہی کہ وہ کہتے تہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہے وہ گہڑی اسوقت سی ہی کہ امام بیٹہے (یعنی منبر پر) نماز کے ختم ہونے تک پس یہ قول اس بارہ مین صحیح ہے اسلیے کہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے اور باقی اقوال ظن مین وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنے حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ

خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی
مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین جنت گئے اور اسی مین وہان سے نکلے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ
اٰدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن
ہے کہ اسی مین آدم پیدا ہوئے اوسی مین جنت گئے اوسی مین وہان سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر
اسی دن ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوا اور ہوں گے خواہ
وہ فضیلت کی ہون یا نہ ہون اور یہ سب اسلیے بیان فرمائے کہ آدمی اسمین نیکی کے لیے طیار ہون اور اللہ
کی رحمت کا امیدوار رہین اور ابوبکر بن عربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی مین کہا ہے کہ خروج
آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہوسکتی ہے کہ یہ نکلنا سبب ہوا انکی اولاد کے پیدا ہونے کا اور
انبیا اور رسل کے ظاہر ہونیکا اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت مین جانے
کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ مین داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام
دنون پر ثابت ہوئی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّۃٍ اُوْتِیَتِ
الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْنَا ھَدَانَا
اللّٰہُ لَہٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہین اور آگے بڑھ جانے والے ہین قیامت کے دن فقط
اتنی بات ہی کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہمکو انکے بعد پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا
اسکی ہمکو راہ بتادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہین کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے
اور نصاری کی تیسرے دن (یعنے ہفتہ اور اتوار کو) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمِثْلِہٖ ترجمہ اسکا مثل
اوپر کی روایت کی مروی ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ
أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ هَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمُ
لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سب کے پیچھے ہین اور سب کے آگے ہوجانے والے ہین قیامت کے دن اور ہم سب کے پہلے داخل ہونگے
جنت مین مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگون کو کتاب ہم سے پہلی ملی ہے اور ہمکو ان کے بعد اور انہون
نے اختلاف کیا سچی بات مین سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جسمین خلاف کیا اور اللہ نے ہمکو راہ بتادی
پھر یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہی اور دوسرا دن یہود کا (یعنی ہفتہ) اور تیسرا نصاری کا (یعنی اتوار)
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا (وَهٰذَا)
فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا مین سب امتون سے پیچھے ہین اور قیامت
مین سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگون کو کتاب ہم سے پہلی ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن
ہے (یعنی جمعہ) جو ان پر فرض کیا تھا اور اسمین انہون نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو
وہ لوگ ہمارے پیچھے ہین (یعنی انکی عید ہماری پیچھے ہے) سو یہود کی عید کل ہے نصاری کی پرسون۔
عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ
عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ
فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ
تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ
لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاصِلٍ الْمَقْضِیُّ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** ربعی اور حذیفہ دونون نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے بھولا دیا جمعہ کو ان لوگون کے لیے جو ہم سے پہلے
تھے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاری کی یکشنبہ کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راہ بتائی

جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید دن کی یہ ترتیب کہی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے رہین گے قیامت کے دن ہم دنیا مین سب سے پیچھے آئینا اور قیامت مین سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت مین یہ لفظ ہے المقضی بینہم کہا مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہ روایت کی ہم سے ابو کریب نے اون سے ابن ابی زائدہ نے اون سے سعد نے اون کو ربعی بن خراش نے اون سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور راہ لوگون کو بہلادیا جو ہم سے پہلے تہے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کی یعنے جو اوپر گذری)

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ یَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِی الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِی الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِی الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِی الْبَیْضَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازون مین سے فرشتے لکہتے ہین کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اوسکے بعد وہ پہر جب امام منبر پر بیٹہتا ہے سب فرشتے نامہ اعمال لپیٹ دیتے ہین اور خطبہ آنکر سننے لگتے ہین اور جو اول آیا اوس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اوسکے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اوس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈہا کرے اوسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے اسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسا کوئی ایک انڈا خدا کی راہ مین دیوے کہا مسلم نے روایت کی ہم سے یحیی بن یحیی اور عمرو ناقد نے سفیان سے انہون نے زہری سے انہون نے سعید سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی

عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ یَكْتُبُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰى صَغَّرَ اِلٰی مَثَلِ الْبَیْضَةِ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طُوِیَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دروازے پر مسجد کے ایک فرشتہ ہوتا
ہے کون سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو ایسا لکھتا ہے جیسے کسی نے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے آتے
جاتے ہیں انکو گھٹاتا جاتا ہے یہانتک کہ اسکی مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب
امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال لپیٹ دیا اور ہر دروازے کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی مَا
قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ
الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جس نے غسل
کیا اور جمعہ میں آیا اور جتنی تقدیر میں تھی نماز پڑھی اور چپ رہا خطبہ سے فارغ ہونے تک پھر امام کے ساتھ
نماز ادا کی اوس کی گناہ بخش گئے اس جمعہ سے جمعہ گذشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ ف
اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل
مستحب ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت غسل
کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ
وَزِیَادَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ میں آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اوس کے
اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخشے جاوینگے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریوں سے کھیلے
اوس نے بیفائدہ کام کیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِیْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِیْ اَیِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ
زَوَالُ الشَّمْسِ ترجمہ جابر عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ (یعنے جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو حسن نے کہا جعفر سے
کہ اسوقت کیا وقت ہوتا تھا انہوں نے کہا آفتاب ڈھلنے کا وقت عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا مَتٰی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی
الْجُمُعَةَ قَالَ کَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰی جِمَالِنَا فَنُرِیْحُهَا زَادَ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ حَدِیْثِهٖ حِیْنَ

تزول الشمس یعنی النواضح ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی انہون نے کہا جب وہ نماز پڑھ چکتے تھے تب ہم جاتے
تھے اور اپنے اونٹون کو آرام دیتے تھے عبد اللہ نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ آرام پاتے ہین
جب آفتاب ڈہل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ **عن** سہل رضی اللہ عنہ قال ما کنا
نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ زاد ابن حجر فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور پہر دن چڑہے کا کہانا نسوتے اور نہ کہاتے تہے مگر بعد نماز جمعہ کے
ابن حجر نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین **عن** ایاس بن
سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کنا نجمع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا زالت الشمس ثم نرجع نتتبع الفیء ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے
روایت کی کہ انہون نے کہا ہم جمعہ پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج
جاتا تہا پہر لوٹتے تھے سایہ ڈہونڈہتے ہوئے یعنی دیوارون کا سایہ نہ ہوتا تہا **عن** ایاس بن سلمۃ
ابن الاکوع عن ابیہ قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم نرجع وما
نجد للحیطان فیئا نستظل بہ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے
کہا ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو
دیوارون کا سایہ نہ پاتے تہے کہ جس کی آڑ مین آوین **ف** ان سب روایتون سے جمعہ کا جلدی پڑہنا
ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علما کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ
نہین روا ہے مگر بعد زوال کے اور انکا خلاف کسی نے نہین کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونو
کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام مین تائید شافعیہ وغیرہ کی کی ہے مگر امام احمد کا
مذہب بہی دلائل صحیحہ سے خالی نہین اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہین اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتون
کو اتارتے ہین اور کہتے ہین کہ صحابہ صبح کا کہانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اسدن ان دونو
مین دیر کرتی اسلیے کہ وہ اول وقت آتی تہی لہذا ان کامون مین دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولی یا خطبہ نہ جاتا رہے اور یہ جو مروی ہے کہ ہم سایہ
ڈہونڈتے تہے اور نہ پاتے اسکی تاویل مین کہتے ہین کہ جمعہ اول وقت ہوتا تہا اور دیوارین گہرون کی چہوٹی تہین اسلیے سایہ
نہ ملتا تہا اور شاید سایہ تہوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چہپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹون کو آرام

دنیم سے مراد یہ ہے کہ انکو کام سے چہوڑ دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چراگی پر چہوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے راحت پاوین عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما ثم یجلس ثم یقوم قال کما تفعلون الیوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے جمعہ کے دن کہڑے ہوکر پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوجاتے جیسے تم لوگ آجکل کرتے ہو عن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرء القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو خطبہ پڑہا کرتے تہے اور انکے بیچ مین بیٹہتے تہے اور خطبون مین قرآن شریف پڑہتے اور لوگون کو نصیحت کرتے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما یوم الجمعۃ ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن نبأک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد واللہ صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کہڑے ہوکر پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوتے اور کہڑے کہڑے پڑہتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹہہ کر پڑہتے اس نے خدا کی قسم جہوٹ کہا مین نے ان کے ساتہہ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑہی ہے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما یوم الجمعۃ فجاءت عیر من الشام فانفتل الناس الیہا حتی لم یبق الا اثنا عشر رجلا فانزلت ہذہ الآیۃ التی فی الجمعۃ واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تہے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک ٹانڈا آیا ملک شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکی پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپ کے ساتہہ رہ گئے اوسپر یہ آیت اتری جمعہ کو کہ جب دیکہتے ہین تجارت یا کوئی کہیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہین اسطرف اور چہوڑ جاتے ہین تجہکو کہڑا ہوا عن حصین بہذا الاسناد وقال ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ولم یقل قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس نے قائما کا لفظ نہین کہا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقدمت سویقۃ قال فخرج الناس الیہا فلم یبق الا اثنا عشر رجلا انا فیہم قال فانزل اللہ تعالے واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما الی آخر الآیۃ

جابر نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جمعہ کے دن سو ایک نا کہاں آیا اور لوگ صحابہ سے نکل گئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ میں بھی ان میں تھا سو اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری اور جب دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل اوسکیطرف دوڑ جاتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيْرٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا **ترجمہ** اسکا وہی جو اوپر گذرا ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ ابو بکر اور عمر مسجد سے نہیں گئے بلکہ ان بارہ آدمی میں تھے **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے اور بیچ بیچ میں بیٹھنا بھی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھکر پڑھنا درست نہیں اور معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بھی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہوکر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے ابو حنیفہ رح نے کہا کہ بیٹھکر پڑھنا بھی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دو خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے طحاوی نے کہا یہ امر سوای شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یون ہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے (نووی) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا **ترجمہ** کعب بن عجرہ داخل ہوئے مسجد میں اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس خبیث کو کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھے ہوئے اور اللہ تعالے فرماتا ہے اور جب دیکھتے ہیں کسی تجارت یا کھیل کو تو دوڑ جاتے ہیں اس کیطرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا ہوا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ

ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ حکم بن میناسے عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اپنی منبر کی لکڑیوں پر کہ لوگ باز آویں جمعہ کے چھوڑ دینے سے نہیں تو اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلوں میں ہو جاویں گے ف یعنی از سے لطف و رحمت کو دور کرلے گا اور اسباب خیر کو بازرکھیگا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُہٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کی نماز خطبہ بیچ بیچ کا تھا یعنے نہ بہت لمبا نہ چھوٹا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صلعم الصَّلَوَاتِ فَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُہٗ قَصْدًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَہَاتَیْنِ وَیَقْرُنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَیَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْہَدْیِ ہَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُہَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِاَہْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ وَعَلَیَّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسی لشکر سے ڈرانیوالے تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کاموں سے بری نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے پھر فرماتے کہ میں ہر مومن کا دوست ہوں اسکی جان سے زیادہ پھر جو مومن مرکر مال چھوڑ جاوے وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑے انکی پرورش میری طرف ہے اور انکا خرچ مجھ پر ہے ف اس حدیث میں کئی فائدے ہیں اول آداب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈرا دے۔ دوسرے قرب قیامت تیسرے اما بعد کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مسنون ہے چوتھی بدعت کی برائی پانچویں تقسیم بدعت کا باطل ہونا چھٹی محدثات یعنے نئے کاموں کو برا کہو عبادات میں ہوں یا عادات میں ساتویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنوں پر جو ہزار درجہ ماں باپ سے بڑھکر ہے آٹھویں

یہہ کہ ابتداے اسلام مین آپکی عادت تہی کہ جو مرے اور قرض چہوڑ جاوے اور کچہ مال اسکی موافق نہ چہوڑے
اسپر آپ نماز جنازہ نہ پڑہتے تہے پہر جب ملک فتح ہوئے تب آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث مین مذکور ہوا عَنْ
جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ثُمَّ یَقْرِنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ
مَیْمُوْنٍ ثُمَّ قَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ ترجمہ جعفر نے اسی اسناد سے روایت کی اور
عبدالعزیز نے اپنی روایت مین کہا پہر ملاتے دو انگلیان اپنی اور ابن میمون نے کہا اپنی بیچکی اور انگوٹہے کے پاس کی انگلی ملاتے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ یَحْمَدُ اللّٰهَ وَیُثْنِیْ عَلَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ عَلٰی اِثْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهٗ ثُمَّ
سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہہ تہا کہ اللہ تعالے کی حمد وثنا کی اور پہر اوسکے بعد آواز بلند سے یہ فرمایا اور
بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَحْمَدُ اللّٰهَ وَیُثْنِیْ عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَخَیْرُ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے لوگون پر اور اللہ کی حمد
وثنا کرتے تہے ان لفظون سے جو اسکی درگاہ کے لائق ہین پہر فرماتے تہے جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور سب باتون سے
بہتر اللہ کی کتاب ہے پہر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کی یعنے جو اوپر گذری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ یَرْقِیْ مِنْ هٰذِهِ
الرِّیْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ رَاَیْتُ هٰذَا
الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ یَشْفِیْهِ عَلٰی یَدَیَّ قَالَ فَلَقِیَهٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَ
اِنَّ اللّٰهَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدَیَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ
لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ
عَلَیَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

قال فقال لقد سمعت قول الكهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل كلماتك هؤلاء ولقد بلغن ناعوس البحر قال فقال هات يدك أبايعك على الإسلام قال فبايعه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى قومك قال وعلى قومي قال فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فمروا بقومه فقال صاحب السرية للجيش هل اصبتم من هؤلاء شيئا فقال رجل من القوم اصبت منهم مطهرة فقال ردوها فان هؤلاء قوم ضماد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ضماد مکہ مین آیا (ایک شخص کا نام ہے) اور قبیلہ ازد شنوءہ سے تہا اور جنون اور آسیب وغیرہ کو جہاڑتا تہا تو مکہ کے نادانون سے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہین (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا مین انکو دیکہون شاید اللہ میرے ہاتہہ سے انہے چنگا کردے غرض آپ سے ملا اور کہا کہ اے محمد مین جنون وغیرہ کو جہاڑتا ہون اور اللہ میرے ہاتہہ سے جسکو چاہتا ہے شفا دیتا ہے پہر انکو خواہش ہے تو آپ نے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنی سب خوبیان اللہ ہین ہین مین اسکی خوبیان کرتا ہون اور اس سے مدد چاہتا ہون جسکو اللہ راہ بتاوے اسکو کون بہکا دے اور جسے وہ بہکادے اسکو کون راہ بتاوے اور گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی نہین شریک اُسکا اور محمد بندہ اور بہیجا ہوا اسکا ہے اب بعد حمد کے جو کہو کہون ضماد نے کہا پہر تو کہو ان کلمات کو (الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا لیپ چڑہ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تین بار پڑہا پہر ضماد نے کہا بہی مین نے تو کاہنون کی باتین سنین جادوگرون کے اقوال سُنے شاعرون کے شعر سنین مگر ان کلمات کے برابر مین نے کسی کو نہین سُنا اور یہ تو دریای بلاغت کی تہ تک پہونچ گئے ہین پہر ضماد نے کہا اپنا ہاتہہ لائیے کہ مین اسلام کی بیعت کرون غرض انہون نے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لیتا ہون مین تم سے اور تمہاری قوم سے انہون نے عرض کی کہ ہان مین اپنی قوم کیطرف سے بہی بیعت کرتا ہون آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور وہ اون کی قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچہہ نہین لوٹا تب ایک شخص نے کہا کہ ہان مین نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہون نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پہیردو اس لیے کہ یہ قوم ضماد ہے (اور وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان مین آچکی ہین) عن واصل بن حیان قال قال ابو وائل خطبنا عمار فاوجز وابلغ فلما نزل قلنا يا ابا اليقظان لقد ابلغت واوجزت فلو كنت تنفست

فقال اني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوٰۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقھہ فاطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان سحرا ترجمہ واصل بن حیان نے کہا کہ ابو وائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر تم ہوتا تو ذرا اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آدمی کو نماز کا لنبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا نشانی ہے اسکی سمجھدار ہونے کی سو تم نماز کو لنبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا اور بعضا بیان جادو ہوتا ہے (یعنے تاثیر رکھتا ہے) عن عدی بن حاتم ان رجلا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس الخطیب انت قل ومن یعص اللہ ورسولہ قال ابن نمیر فقد غوی عدی بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے خطبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی (یعنے جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یوں کہہ ومن یعص اللہ ورسولہ ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فقد غوی ف ومن یعصھما کے لفظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیر جو ہے تو اللہ اور رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہوتا ہے اور ومن یعص اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا عن صفوان بن یعلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یامالک ترجمہ صفوان بن یعلے نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے ونادوا یامالک لیقض علینا ربک ف اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ میں ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف ہے اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو عن اخت لعمرۃ رضی اللہ عنھما قالت اخذت ق والقرآن المجید من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ وھو یقرأ بھا علی المنبر فی کل جمعۃ ترجمہ عمرہ کی بہن نے کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے **عَنْ** عَمْرَةَ عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ **ترجمہ**
عمرہ جو عمرہ کی بہن ہیں کہ وہ بڑی تھیں اون سے بھی یہی روایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن بلال
کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی **عَنْ** بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ
فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا **ترجمہ** حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہیں یاد کی میں نے سورہ
قٓ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ مبارک سے سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تھے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا **عَنْ** اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ
بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاحِدًا سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ **ترجمہ** ام ہشام
بنت حارثہ نے کہا کہ تنور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور
کچھ ماہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورہ قٓ کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ
اسکو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں پر خطبہ پڑھتے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ
رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ **ترجمہ**
عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر ہاتھ اٹھائے ہے (یعنے دعا کے لیے) تو کہا
کہ اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی کہ اس سے زیادہ
نہ کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی اونگلی سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھانا خطبہ
میں دعا کے لیے بدعت ہے اور روا نہیں ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور اور فقہا کا۔
عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ
عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** حصین نے بشر کو جمعہ کے دن ہاتھ اٹھاتے دیکھا (یعنے خطبہ میں)

اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کا پڑھتے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو دو رکعت پڑھ لو یعنے سنت

ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اوٹھکر ادا کرتے ہیں اور بعضے جہال خطبہ اول سنکر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ خطبہ کیوقت نہ پڑھے اور یہ حدیثیں انپر حجت ہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھسے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اس نے عمرو سے اس نے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فقال اصلیت قال لا قال قم فصل الرکعتین وفی روایۃ قتیبۃ قال صل رکعتین **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت پڑھو **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ یخطب فقال لہ ارکعت رکعتین قال لا قال ارکع **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیصل رکعتین **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لیوے **عن** جابر رضی اللہ عنہ انہ قال جاء سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد علی المنبر فقعد سلیک قبل ان یصلی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین

صل ن

فقال ن

قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی آپ نے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اوٹھو اور ان کو پڑھ لو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهٗ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور وہ آکر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک اوٹھو اور دو رکعت پڑھ لو اور مختصر پڑھو پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضرور ہے کہ دو رکعت مختصر ادا کرے ف اس حدیث کے حکم عام نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کر دیا معلوم ہوا کہ انکو یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں پہونچی عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا ترجمہ حمید نے کہا ابو رفاعہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب (مسافر) آیا ہے اپنا دین دریافت کرنیکو نہیں جانتا کہ اسکا دین کیا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس تک آگئے اور ایک کرسی لائے میں جانتا ہوں کہ اوسکی پائے لوہے کے تھے آپ اوسپر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی پر بیٹھنا منع نہیں) اور مجھے سکھانے لگے جو آپ کو اللہ نے سکھایا تھا پھر آپ نے خطبہ کو آکر تمام کیا (یہ کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ میں روا ہے) عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ قَرَاْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقْرَاُ

بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابوہریرہ کو خلیفہ کیا مدینہ میں اور آپ مکہ گیا ابوہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑہائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑہی پہر میں اون سے ملا اور کہا کہ آپ نے وہ سورتیں پڑہیں جو حضرت علی کوفہ میں پڑہتے تہے انہون نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہی کہ جمعہ میں یہی پڑہتے تہے (یعنے حضرت علی کے تقلید سے نہیں پڑہتا بلکہ متبع دلیل ہون سبحان اللہ صحابہ کو اسقدر تقلید سے نفرت تہی کہ یہہ کہنا پسند نہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے اونپر جو تقلید پر جان دیتے ہیں)

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلُ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی روایت بیان کی مگر اتنا فرق ہے کہ اسمین کہا پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری مین سورہ منافقون اور عبد العزیز کی روایت مین مثل سلیمان بن بلال کے ہے **ف** اس سے استحباب ان دونون سورتون کے پڑہنے کا ثابت ہوا جمعہ مین

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ ترجمہ نعمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدون اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہا کرتے تہے اور جب جمعہ اور عید دونو ایکدن مین ہوتی تب بہی انہیں سورتون کو دونون نماز مین پڑہتے مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجہہ سے قتیبہ نے اون سے ابو عوانہ نے اون سے ابراہیم نے اسی اسناد سے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْاَلُهُ اَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ عبید اللہ نے کہا ضحاک نے لکہہ بہیجا نعمان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ مین سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑہتے تہے انہون نے کہا ہل اتاک عن ابن عباس
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَ
هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ
الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ ترجمہ عبد اللہ عباس کے فرزند ارجمند نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم سجدہ اور ہل اتی علے الانسان پڑہتے تہے اور نماز جمعہ مین
سورہ جمعہ اور منافقون مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انہون نے کہا
روایت کی مجہہ سے میرے باپ نے اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجہہ سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے
دونون نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی مجہہ سے محمد بن بشار
نے انسے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مخول نے اسی اسناد سے مثل اسکی دونون نمازون مین
جیسے سفیان نے روایت کی عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى ابو ہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر مین الم تنزیل...... اور ہل اتی پڑہتے تہے ف اس سے ان سورتون
کے پڑہنے کا استحباب ثابت ہوا عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ
مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل
پہلی رکعت مین اور ہل اتے دوسری مین پڑہتے تھے عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑہے تو اسکے بعد چار رکعت سنت پڑہ لے عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو
فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَاِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
وَرَكْعَتَيْنِ اِذَا رَجَعْتَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑہ
چکو تو چار رکعت پڑہ لو عمرو نے اپنی روایت مین یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
کو کچہ جلدی ہو تو مسجد مین دو رکعت اور گہر مین لوٹ کر دو رکعت پڑہ لو عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا وَلَیْسَ فِیْ
حَدِیْثِ جَرِیْرٍ مِنْکُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد جمعہ کے نماز
پڑہے تو چار رکعت پڑہے اور جریر کی روایت مین منکم کا لفظ نہین ف معلوم ہوا کہ یہہ چار رکعتیں
واجب نہین مستحب ہین اور محدثین کی احتیاط دیکہیو کہ ایک لفظ جو جریر کے روایت مین نتہا اسکو بہی بیان
کر دیا حالانکہ اُسکو اصل مطلب مین کچہ دخل نہتہا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ
کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ ترجمہ عبداللہ بن عمر کی عادت تہی کہ جب
جمعہ پڑہ چکتے تو گہر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی
کرتے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَ
قَالَ
یَحْیٰی اَظُنُّہٗ قَرَأْتُ فَیُصَلِّیْ اَوْ اَلْبَتَّۃَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نفلون کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچہ نہ پڑہتے جب تک گہر نہ لوٹ آتے پہر دو رکعت پڑہتے
گہر مین یحیی نے کہا کہ مجہے خیال گذرتا ہے کہ مین نے پڑہا ہے (یعنے امام مالک کے روبرو قرأت حدیث
کے وقت) پہر پڑہتے انکو ضرور عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
کے بعد دو رکعت پڑہتے عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَہٗ
اِلَی السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ یَسْأَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی
الصَّلٰوۃِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِیْ
مَقَامِیْ فَصَلَّیْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَۃَ فَلَا تَصِلْہَا
بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی تَتَکَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِکَ اَنْ
نتکلم
لَا نُوْصِلَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ ترجمہ عمر بن عطا نے کہا کہ نافع بن جبیر نے
بہیجا انکو سائب کیطرف اور کچہ پوچہا ایسی چیز کو جو انہون نے دیکہی تہی معاویہ سے نماز مین
تو کہا سائب نے کہ ہان مین نے انکے ساتہ جمعہ پڑہا ہے مقصورہ مین پہر جب امام نے سلام پہیرا

تو مین اپنی جگہہ مین کہڑا ہوا اور نماز پڑہی پہر جب وہ اندر گئے تو مجہے بلا بہیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پہر نکر نا یعنے فرض اور سنت کے بیچ مین نہ بات کی نہ اس جگہہ سے ہٹے) اور جب جمعہ پڑہنا تو جب تک کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہین تب تک کوئی نماز نہ پڑہنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دو نمازون کو ایسا نہ ملا وین کہ انکے بیچ مین نہ بات کرین اور نہ نکلین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت مین فرق کر دینا چاہیے کہ دونون کے بیچ مین یا بات کرے یا کہین چلا جاوے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجہسے ہارون نے اون سے حجاج بن محمد نے اون سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطا نے کہ نافع بن جبیر نے انکو بہیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا جب امام نے سلام پہیرا مین اپنی جگہہ مین کہڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہین کیا

کتاب صلوٰۃ العیدین

نماز عیدین کا بیان **ف** نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب غرض جب ہم قائل ہون کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اسکو چہوڑ دین تو ان کے ساتہ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہون تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صورت مین بہی قتال واجب ہوگا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہین کہ بار بار عود کرتی ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ صَلٰوةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يُدْرٰى حِيْنَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابن عباس

نے کہا مین گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھہ تو ان سب کو
کا قاعدہ تہا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تہے اور اس کے بعد خطبہ پڑہتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوترے یعنے
خطبہ پڑہکر گویا مین ان کیطرف دیکہہ رہا ہون جب انہون نے لوگون کو ہاتہہ سے اشارہ کر کے بٹھانا شروع
کیا پہر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتون کے پاس آئے اور آپ کے ساتہہ بلال بہی تہے اور آپ نے
یہ آیت پڑہی یا ایہا النبی سے آخر تک یہانتک کہ فارغ ہوئے آپ اس سے اور پہر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
اقرار کیا کہ اون مین سے ایک عورت نے کہا کہ ہان اے نبی اللہ تعالے کے راوی نے کہا معلوم نہین
وہ کون تہے پہر انہون نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہیلایا اور کہا لاؤ تمپر میرے ماں باپ
تمپر فدا ہون اور وہ سب چہلے اور انگوٹہیان اوتار کر بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین **فائدہ**
اس آیت کے معنی یہ ہین اے نبی جب آوین تیرے پاس ایمان لانیوالیان عورتین اور بیعت کرین وہ تجہہ
سے کہ نہ شریک کرینگی اللہ کے ساتہہ کسی کو (یعنی نبی ولی پنجہ شدہ گور حاجی امام امام زادہ کسی کو) اور نہ
چوری کرین گی اور نہ زنا کرین گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرین گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتہہ پاؤن سے
بہتان باندہین گی اور نہ کسی دستور کی بات مین تیری نافرمانی کرین گی تو اون سے بیعت لی اور
ان کے لیے بخشش مانگ اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہہ سورہ ممتحنہ
مین ہے غرض آپنے اس آیت کے موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید مین خطبہ بعد نماز
ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتون کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتون کا حاضر ہونا عید مین مسنون ہے
اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے۔ اور عورتون کا مردون سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ
تطوع مین ایجاب و قبول ضرور نہین صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال مین سے صدقہ دینا
بغیر اجازت شوہر کے روا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ
فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ
الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ ترجمہ ابن عباس کہتے تہے مین گواہی دیتا ہون کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتون نے نہین سنا
پہر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے

اور عورتون مین سی کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین دور ہون تو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور انکو اوامر و نواہی ضرور سمجہا دے مسلم نے کہا روایت کی مجہہ سے ابو الربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجہہ سے یعقوب دورقی نے ان سے اسمعیل نے دونون نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اسکی **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم خطب الناس فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال رضی اللہ عنہ وبلال باسط ثوبہ یلقین النساء صدقۃ قلت لعطاء زکوۃ یوم الفطر قال لا ولکن صدقۃ یتصدقن بہا حینئذ تلقی المرأۃ فتخھا ویلقین ویلقین قلت لعطاء احقا علی الامام الآن ان یاتی النساء حین یفرغ فیذکرھن قال ای لعمری ان ذلک لحق علیہم وما لہم لا یفعلون ذلک **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑہی پہر خطبہ پڑہا لوگون پر اور جب فارغ ہوئے تو اوتر ے اور عورتون میں تشریف لائے اور انکو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتہہ پر تکیہ لگائے ہوئے تہے اور بلال اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے اور عورتین صدقہ ڈالتی جاتی تہین راوی نے کہا مین نے عطا سے پوچہا کہ یہ صدقہ فطر تہا انہون نے کہا نہین یہہ اور صدقہ تہا کہ وہ دیتی تہین غرض ہر عورت چہلے ڈالتی تہی اور پہر دوسری اور پہر تیسری مین نے عطا سے کہا کہ اب بہی امام کو واجب ہے کہ عورتون کے پاس جاوے جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہون نے کہا کیون نہین قسم ہے مجہے اپنی جان کی بیشک اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جاوین اور خدا جانے انہے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہین کرتے **عن** جابر بن عبد اللہ قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ یوم العید فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ ثم قام متوکئا علی بلال رضی اللہ عنہ فامر بتقوی اللہ وحث علی طاعتہ ووعظ الناس وذکرھم ثم مضی حتی اتی النساء فوعظہن وذکرھن فقال تصدقن فان اکثرکن حطب جہنم فقامت امرأۃ من سفلۃ النساء سفعاء الخدین فقالت لم یا رسول اللہ قال لانکن تکثرن الشکاۃ وتکفرن العشیر قال فجعلن یتصدقن من حلیہن یلقین فی ثوب بلال رضی اللہ عنہ

لحق

واصلہ

خواتیمہن

مِنْ اَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِيْمِهِنَّ ترجمہ جابر نے کہا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ نے خطبہ سے پہلی نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے پہر بلال پر تکیہ لگا کر کہڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگون کو سمجہایا اور نصیحت کی پہر عورتون کے پاس گئے اور انکو سمجہایا بجہایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم مین سے جہنم کی ایندہن ہین سو ایک عورت ان کے بیچ سے کہڑی ہوگئی کالے گالون والی اور اسنے عرض کی کہ کیون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا اس لیے کہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری راوی نے کہا پہر وہ خیرات کرنے لگین اپنے زیورون مین سے اور ڈالتی تہین بلال کے کپڑے مین اپنے کانون کی بالیان اور ہاتھون کے چہلے عن ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهُ بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا اِقَامَةَ ترجمہ ابن عباس نے اور جابر نے کہا کہ اذان نہ عید فطر مین ہوتی تہی نہ عید اضحی مین پہر مین نے ان سے پوچہا تہوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہون نے کہا (یعنی عطاء اون کے شیخ نے) کہ خبر دی مجہے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تہی عید فطر مین جب امام نکلتا تہا اور نہ بعد اسکے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تہی نہ اذان اور نہ اور کچہہ وہ دن ایسا ہے کہ اسدن نہ اذان ہے نہ تکبیر ف اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوۃ وغیرہ اوس دن پکارتے ہین یہ بدعت ہے اور اسکو مسنون جاننا حماقت ہے اور اسپر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہین منقول ہے سلف صالحین سے عن عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ اَوَّلَ مَا بُوْيِعَ لَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهٗ وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عطاء نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بہیجا ابن زبیر کی طرف جب اون سے اول اول لوگون نے بیعت کی تہی کہ نماز فطر مین اذان نہین دیجاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہین دلوائی اور یہ بہی کہلا بہیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور وہ یہی کرتے تہے سو ابن زبیر نے بہی نماز خطبہ کے قبل پڑہی عن جابر بن سمرۃ قال صَلَّيْتُ

نسخہ
یومئذ

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ **ترجمہ** جابر نے
کہا میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی کئی بار بغیر اذان کی اور اقامت کے **عن** ا
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا
يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر یہ
سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى
صَلٰوتَهٗ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ
ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا
تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ
الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا
مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ
فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ
قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ**
ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز
پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پھیر چکتے لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹھے رہتے اپنی نماز کی
جگہ میں پھر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو
اسکا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹتے
غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
ہو کر نکلا یہاں تک کہ عیدگاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن الصلت نے ایک منبر بنا رکھا تھا کیچڑ اور اینٹوں سے
سو مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گویا وہ مجھے منبر کی طرف کھینچتا تھا میں اسی نماز کی طرف پھر جب میں
نے دیکھا تو اس سے کہا کہاں گیا پہلے نماز پڑھنا اوس نے کہا اے ابی سعید چھٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے ہو
میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ تم اس سے بہتر
کام کر سکو جو میں چاہتا ہوں (یعنے بدعت سنت کی برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا تو کجا) غرض یہہ بات

نُسْخَہ: تَصَدَّقُوْا

نُسْخَہ: مِرَارٍ

میں نے اس سے تین بار کہی پھر پھر ا **ف** بخاری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز
خطبے کے بعد بھی پھر ان کے ساتھہ پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کے بھی ہوا ہے اور اگر کوئی پڑھ لے تو صحیح ہو جاوے
گی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہوسکتی **عن** ام عطیۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا قالت امرنا تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج فی العیدین العواتق
وذوات الخدور وامر الحیض ان یعتزلن مصلی المسلمین **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا ہمکو حکم دیا یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدوں میں لیجاویں جوان لڑکیوں کنواریوں کو اور پردہ نشین عورتوں
کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہہ سے دور رہیں **عن** ام عطیۃ رضی اللہ عنہا
قالت کنا نؤمر بالخروج فی العیدین والمخبأة والبکر قالت الحیض یخرجن فیکن خلف الناس
یکبرن مع الناس **ترجمہ** ام عطیہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیاں لوگوں کے
کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھہ تکبیر کہتی رہیں **عن** ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان نخرجھن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور فاما
الحیض فیعتزلن الصلوۃ ویشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین قلت یا رسول اللہ احدنا
لا یکون لھا جلباب قال لتلبسھا اختھا من جلبابھا **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا حکم دیا ہمکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیجاویں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو
اور پردہ والیوں کو سو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہہ سے اور حاضر ہوں اس کار نیک اور مسلمانوں
کی دعا میں میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی آپ نے فرمایا کہ اوڑھا دیوے
بہن اوسکی اپنی چادر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی مستحب ہے اور نیکی
کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الاضحی او فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلھا
ولا بعدھا ثم اتی النساء ومعہ بلال فامرھن بالصدقۃ فجعلت المرأۃ تلقی خرصھا و
تلقی سخابھا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں نکلے اور دو رکعت
پڑھی کہ نہ اسکے قبل نماز پڑھی نہ بعد پھر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھہ بلال تھے پھر حکم کیا عورتوں کو صدقہ
کا پھر کوئی تو اپنے چھلے نکالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار جو ان کے گلو میں تھے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے

قبلہما
بعدہما

روایت کی مجھسی عمرو ناقد نے اون سی ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجھسی ابو بکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے دونون نے کہا روایت کی ہمسی غندر نے ان سی شعبہ نے اسی اسناد سی مانند اسی روایت کی عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ عبید اللہ نے کہا حضرت عمر نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحے اور فطر مین کیا پڑہتے تہے انہون نے کہا ق والقران المجید اور اقتربت الساعہ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَاَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَمَّا قَرَاَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ترجمہ ابو واقد نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے گہر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تہین انصار کی وہ بعاث کے دن کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تہا گا رہی تہین (بعاث کی وہ لڑائی تہی جو اوس اور خزرج دو قبیلون مین انصار کے کفر کی حالت مین واقع ہوئی تہی اور اوس اسمین جیتی تہی) اور وہ لڑکیان گانے کا پیشہ نہین کرتی تہین تو ابو بکر نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین اور وہ عید کا دن تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنے انکو دل خوش کرنے دو) ف نووی نے کہا علما کا اختلاف ہے گانے مین ایک جماعت اہل حجاز کی اسکو مباح کہتی ہے اور ایک روایت مالک کی بہی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب مین مکروہ ہے اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور جن لوگون نے مباح کہا ہے اونکی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگون نے منع کیا ہے اونہون نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرات بڑہانے کا تہا اور اس مین کوئی مفسدہ نہ تہا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانیوالا ہے شر کی اور زنا

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تھا اور اس میں لڑکیوں
کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہے اور یہ تو صرف شعروں کا پڑہنا
تھا ذرا بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گانیوالیاں نہ تھیں کہ جو
شوق دلاتی ہیں مجلس کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تھے
جن سے یہ شرور پیدا ہوں کہ انکو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغنا رقیة الزنا یعنے غنا منتر
ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیوں کا ایسا تھا جسمیں گٹکرے ہوں اور تانین ہوں اور آوازوں کا ملانا اور
لفظوں کا گھٹانا بڑہانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعروں کے پڑہنے کو گانا کہتے ہیں غرض یہ گانا وہ ہرگز
نہیں جسمیں اختلاف ہے بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اسکو بردار کہا ہے کہ یہ صرف شعروں کا پڑہنا ہے اور
خوش آوازی سے چند ایسے شعروں کا پڑہنا ہے جسمیں کوئی مضمون فسق کا نہیں اور جائز رکہا ہے آخر
اونہوں نے اون اشعار کو جو اونٹوں کے چلانے کے لیے پڑہے جاتے ہیں اور یہ بھی شعر ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو غرض یہ سب جائز ہیں غرض ایسا گانا مباح ہے حرام نہیں اور مسلم رحمہ اللہ علیہ نے
کہا ہے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے اور ابوکریب نے دونوں نے ابو معویہ سے انہوں نے ہشام
سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ دف سے کھیلتی تھیں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ
وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَكَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَقَالَتْ
وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابوبکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منی کے دنوں میں (یعنے ذیحجہ کی گیارہویں
بارہویں وغیرہ میں) کہ وہ گا رہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لپٹے سر کو چادر
سے لپیٹے ہوئے تھے غرض ابوبکر نے اون دونوں کو جھڑک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا
اٹھایا اور فرمایا چھوڑ دو ان لڑکیوں کو اے ابوبکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہیں اور حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور

مین ان حبشیون کا تماشا دیکہتی تہی جو کہیل رہے تہے اور مین لڑکی تہی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکہیگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کہیل کود کی چیزون سے پاک رکہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقون کو ضرور ہے کہ جب ایسی چیز دیکہین تو خود منع کردین کہ اس بزرگ کو اسکی تکلیف نہ پہونچے اسمین اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ رہے تو اسوجہ سے کہ وہ لڑکیان ایک ساج کام مین تہین اور آپ نے مونہہ سلیمؓ دہانپ لیا کہ وہ شرما ئین نہین اور اسمین آپکی رافت اور رحمت اور حلم تہا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا ساج ہے سرور اور خوشی کیوقت بر نکاح وغیرہ مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منیٰ بہی عید مین داخل ہین کہ قربانی اسمین جائز ہے اور روزہ حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین کہیلتے تہے اس سے ثابت ہوا کہ ہتہیارون کا کہیل مثلاً بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ وغیرہ بہ نیت جہاد مسجد مین سیکہنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتین ایسی کہیل مردونکی دیکہین تو روا ہے بغیر اسکے کہ ان مردون کی نظر عورتون کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت سے پڑے تو بالاتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف بہی نہ ہو تو شافعیہ کے اسمین دو قول ہین اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندہے سے پردہ کرنیکا حکم دیا اور فرمایا کہ تم اوسے دیکہتی ہو اگرچہ وہ اندہا ہے غرض جو لوگ اس نظر کو بہی حرام کہتے ہین وہ اس حدیث کا حضرت عائشہ کے یہہ جواب دیتے ہین کہ اول تو اسمین یہ تصریح نہین ہے کہ وہ ان کے بدنون کو دیکہتی تہین اگرچہ احیاناً نظر پڑجاوے بلکہ وہ اون کی کہیل کود کو دیکہتی تہین دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ آنے کے قبل کا قصہ ہو غرض اس حدیث سے بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بی بی کے ساتہہ ثابت ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِكَيْ اَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سب مسلمانون کی مان اللہ اون سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ دروازے پر میرے حجرے کے

کھڑے ہو کر اپنی چادر سے مجھے چھپائی ہوئی تھے اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک میں اپنے ہتھیاروں سے کھیلتے تھے تاکہ میں انکی کھیل کو دیکھوں پھر کھڑے رہتے تھے میرے لیے یہانتک کہ میں ہی (سیر ہوکر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھوگی (یعنی جب تک حضرت کھڑے رہتے تھے اور بیزار ہوتے تھے یہ کمال خلق تھا) **عن** عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي جاريتان تغنيان بغناء بعاث فاضطجع على الفراش وحول وجهه فدخل ابو بكر رضي الله عنه فانتهرني وقال مزمار الشيطان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا وكان يوم عيد يلعب السودان بالدرق والحراب فاما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم واما قال تشتهين تنظرين فقالت نعم فاقامني وراءه خدي على خده وهو يقول دونكم يا بني ارفدة حتى اذا مللت قال حسبك قلت نعم قال فاذهبي **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں اللہ ان سے راضی ہو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں گاتی تھیں بعاث کی لڑائی کو اور آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا مونھہ ان کیطرف سے پھیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھے جھڑکا کہ آئین شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیطرف دیکھا اور فرمایا ان کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہوگئے میں نے ان دونوں کو چٹکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سوڈان ڈھالوں اور نیزوں سے کھیلتے تھے سو مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضرت سے خواہش کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتی ہو میں نے کہا ہاں پھر مجھے آپنے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اور میرا گال آپکے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولاد ارفدہ کی تم اپنی کھیل میں مشغول رہو یہانتک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا جاؤ **عن** عائشة رضي الله عنها قالت جاء حبش يزفنون في يوم عيد في المسجد فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فوضعت رأسي على منكبه فجعلت انظر الى لعبهم حتى كنت انا التي انصرف عن النظر اليهم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک بار حبشی آکر کھیلنے لگے عید کے دن مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ...

دعهما نقلت

بلایا اور میں نے آپکے شانے پر سر رکھا اور ان کی کھیل کو دیکھنے لگی یہانتک کہ میں ہی اون کے دیکھنے سے بیزار ہو جاتی تھی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھہ سے یحییٰ بن یحییٰ اون سے یحییٰ بن زکریا نے اور کہا کہ روایت کی مجھہ سے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انہوں نے مسجد کا ذکر نہیں کیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِلَّعَّابِيْنَ وَدِدْتُ أَنِّيْ أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں اللہ اون سے راضی ہو فرماتی ہیں کہ میں نے کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں چاہتی ہوں انکو دیکھوں اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی دروازے پر کھڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانوں کے بیچ میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کھیلتے تھے عطا نے کہا وہ فارس کے لوگ تھے ابن عتیق نے کہا نہیں حبشی تھے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھیلتے تھے اپنے نیزوں سے کہ حضرت عمر آئے اور کنکریوں کی طرف جھکے کہ انکو ماریں تو آپ نے فرمایا کھیلنے دو ان کو اے عمر

کتاب صلوٰۃ الاستسقاء نماز استسقا کا

بیان ف علماء کا اجماع ہے کہ استسقا سنت ہے اور اسمیں اختلاف ہے کہ نماز استسقا میں مسنون ہے یا نہیں ابوحنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین سب کے خلاف ہے اور ان سبکے مقابل میں اکیلے انکا قول کیونکر مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہوں نے اون حدیثوں سے تمسک کیا ہے جنمیں صلوٰۃ کا ذکر نہیں اور جمہور نے ان حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محمول ہیں اس پر کہ راوی بھول گیا اور بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعضی روایتوں میں ایسا وارد ہے کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں استسقا کے لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ استسقا کے لیے بھی کافی

سمجھی گئی اور اگر نہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر ہی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں غرض جن حدیثوں میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم سمجھی جاویگی اس لیے کہ ان میں زیادتی علم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کریں وہ مقبول ہے غرض خلاصہ یہ کہ استسقا تین قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولی ہے اور تیسری دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑھنا اور اس کے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب کامل ہے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ الْمَازِنِیِّ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَاءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید مازنی فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور پانی مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو اولٹا (یہ گویا کہ فال نیک تھی کہ پروردگار ہمارا اسی طرح رت بدل دے) جب قبلہ کیطرف منہ کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلنا استسقا کے لیے مستحب ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا اولٹنا بھی مستحب ہے شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جاوے جب اولٹے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا اولٹنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اسکی سنیت کا انکار رکھتے ہیں اور یہ نہیں مگر حدیث کی تتبع نہ جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیوں کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقا کی دو رکعت ہیں اور امام شافعی اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیث کے موافق پھر جمہور کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو بھی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوٰۃ استسقا کے قبل تکبیریں کہے مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیریں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہے پر اجماع ہے مثل عید کی مگر الصلوٰۃ جامعۃ کا مضائقہ نہیں (نووی) **عن** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَقَلَبَ رِدَاءَہٗ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو

کو اور پانی مانگا اور قبلہ کیطرف منہہ کیا اور اپنی چادر کو لوٹا اور دو رکعت پڑہی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ وَاَنَّہٗ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَحَوَّلَ رِدَائَہٗ **ترجمہ** عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور دعا مانگی پانی کے لیے اور جب ارادہ کیا کہ دعا کریں قبلہ کیطرف ہوئے اور اپنی چادر کو اولٹا **عن** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ الْمَازِنِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ عَمَّہٗ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَجَعَلَ اِلَی النَّاسِ ظَھْرَہٗ یَدْعُو اللّٰہَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَحَوَّلَ رِدَائَہٗ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عباد نے اپنی چچا سے سنا جو صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن استسقاء کو لیے اور لوگون کیطرف پیٹہہ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور چادر الٹی اور دو رکعت پڑہی **عن** اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ **ترجمہ** انس نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ اٹہاتے تہے دعا مین ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دیکہائی دیتی تہی **ف** اتنا بلند اٹہانا ہاتہون کا آپ سے استسقاء ہی مین مروی ہوا اور دعا مین اتنا بلند نہوتا اگرچہ اٹہایا جاتا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَھْرِ کَفَّیْہِ اِلَی السَّمَاءِ **ترجمہ** انس نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتہیلیون کی پیٹہہ سے آسمان کیطرف اشارہ کیا **ف** بلا کے دور ہونے قحط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسی ہی مسنون ہے کہ ہاتہون کی پشت آسمان کیطرف کرے اور جب کچہہ مانگے تو پیٹ ہاتہون کا آسمان کیطرف کرے **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَائِہٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ غَیْرَ اَنَّ عَبْدَ الْاَعْلٰی قَالَ یُرٰی بَیَاضُ اِبْطِہٖ اَوْ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹہاتے تہے ہاتہہ کسی دعا مین مگر استسقا مین یہانتک اٹہاتے کہ ان کی دونون بغلون کی سفیدی دکہائی دیتی اور عبد الاعلی کی روایت مین راوی کو شک ہے کہ ایک بغل کو کہا یا دونون بغلون کو **ف** چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتہہ اٹہانا اور دعاؤن مین بہی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہین اور اس حدیث کی تاویل یون کرتے ہین کہ یہان مبالغہ

کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے یحیی نے ان سے
ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مانند اسکی

الجمعۃ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ
دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُغِثْنَا

يغيثنا

قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ
بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ
ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ

حوالنا

وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

فانقصعت

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ **ترجمہ** انس بن مالک نے خبر دی کہ ایک مسجد میں
جمعہ کے دن آیا اس دروازے سے کہ دار القضا کی طرف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھتے
تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال لوگوں
کے برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے
یا اللہ ہمکو پانی دے انس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں
اور سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) الغرض سلع کے پیچھے سے
ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا یہ معجزہ ہے
آپ کا اور فضل ہے اللہ کا کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا سان گمان نہ تھا پھر اللہ کی قسم
ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک پھر وہی شخص آیا اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور پھر آپکے آگے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے مال برباد ہو گئے اور رستے بند ہو گئے تو آپ دعا کیجیے اللہ تعالے سے کہ وہ بارش کو روک دے پھر آپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گرد برسا اور نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلوں پر اور بلندیوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے اوگنے کی جگہہ پر برسا غرض مینہ فوراً کھل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے شریک نے کہا میں نے انس سے پوچھا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا میں دعا بھی کافی ہے اور مینہ کی موقوفی کے لیے بھی دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اوس کے لیے اجتماع لوگوں کا میدان میں اور نماز مشروع نہیں **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اصاب الناس سنۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی المنبر یوم الجمعۃ اذ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ہلک المال وجاع العیال وساق الحدیث بمعناہ وفیہ قال اللھم حوالینا ولا علینا قال فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ الا تفرجت حتی رایت المدینۃ فی مثل الجوبۃ وسال وادی قناۃ شھرا ولم یجیٔ احد من ناحیۃ الا اخبر بجود **ترجمہ** انس نے کہا ایک قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور آپ ایکدن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کی ہم معنی اور اس میں یہ ہے کہ آپنے دعا میں عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد برسا نہ ہم پر غرض آپ جدہر ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اودہر سے بدلی کھلتی جاتی تھی یہانتک کہ ہم نے مدینہ کو دیکھا کہ انگن کی طرح بیچ میں سے کھل گیا اور نالا قناۃ کا ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہیں آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی **ف** قناۃ ایک نالہ کا نام ہے مدینہ کے نالوں سے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فقام الیہ الناس فصاحوا وقالوا یا نبی اللہ قحط المطر واحمر الشجر وھلکت البھائم وساق الحدیث وفیہ من روایۃ عبد الاعلی فتقشعت عن المدینۃ فجعلت تمطر حوالیھا وما تمطر بالمدینۃ قطرۃ فنظرت الی المدینۃ وانھا لفی مثل الاکلیل

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے آگے کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا
کہ اے نبی اللہ کے مینہ نہیں برستا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث
آخر تک اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ آخر مینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد برستا رہا اور
مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا مسلم
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے سلیمان
بن مغیرہ نے ان سے ثابت نے ان سے انس نے مانند اور کی روایت کی اور اس میں کچھ بات زیادہ ہے کہ پھر
اللہ نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بھی اپنا گھر جانے کو ڈرتا تھا یعنے
مینہ کی شدت سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فَرَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَاَنَّهُ الْمُلَاءُ
حِيْنَ تُطْوٰى ترجمہ انس بن مالک کہتے تھے کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمعہ کے دن آیا اور وہ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے
بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پھٹتی تھی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ اَصَابَنَا وَ
نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ
حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ انس نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ کے آپ نے ایسا
کیوں کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور
بعض متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل حسب صحیح ہوتی جب
معنے ظاہری اس کے نہ بنتے اور جب معنے ظاہری بلا تکلف بنتے ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الرِّيْحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى اُمَّتِيْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ

رحمۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب آندہی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپکے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا رہتے
عذاب الہی سے ڈرتے اور گہری آگے جاتے گہری پیچہے پہر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپکا خوف
جاتا رہتا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ شاید یہ کوئی عذاب
ہو جو اللہ نے میری امت پر بہیجا ہو اور جب مینہ دیکہتے تو فرماتے یہ رحمت ہی **عن** عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللہم
انی اسألک خیرہا وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا وشر
ما ارسلت بہ قالت واذا تخیلت السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت
سری عنہ فعرفت ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما
رأوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب جہونکی کی آندہی
آتی تو اللہم سے ارسلت بہ تک پڑہتے یعنی یا اللہ مین اس ہوا کی بہتری مانگتا ہون اور جو اسکے اندر ہی اس کی بہتری اور جو اسمین بہیجا گیا
ہے اسکی بہتری اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی اور جو اسکے اندر ہے اسکی برائی سے اور جو اسکے ساتھ بہیجا گیا ہے اسکی برائی سے اور حضرت عائشہ فرماتی
ہین کہ جب آسمان پر بدلی آتی اور بجلی کڑکتی تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور
پیچہے جاتے پہر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپکی گہبراہٹ جاتی رہتی غرض اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے پہچانا اور آپسے پوچہا تو آپنے فرمایا اے عائشہ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے
عذاب کو دیکہکر کہا تہا کہ یہہ بدلی ہے جو ہمارے نالون کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہ بدلی ہمپر برسنے
والی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہین کہ اسکو خدا کا خوف نہ ہو۔ بلکہ
جتنا اوس شاہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ کا قرب ہوتا جاتا ہے اوتنا ہی خوف اسکی بے نیازی کا اور بے پرواہی
کی ساتہ سی بڑہتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالے شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے
اور اسکی عذاب اور عقاب سے پناہ مانگتا رہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ انما
کان یتبسم قالت وکان اذا رأی غیما او ریحا عرف ذلک فی وجہہ فقالت یا رسول اللہ

اری الناس اذا راو الغیم فرحوا رجاء ان یکون فیہ المطر واراک اذا رأیتہ عرفت فی وجھک الکراھۃ قالت فقال یا عائشۃ ما یؤمننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ھذا عارض ممطرنا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہین کہ مین نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قہقہہ مارکر ہنستے ہوئے کہ آپکے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپکی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب بدلی کو دیکھتے یا آندھی تو آپکے چہرہ مین ڈر معلوم ہونے لگتا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اور لوگون کو دیکھتی ہون کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین پانی ہوگا اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہین تو آپکے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے آپنے فرمایا اے عائشہ مجھے خوف رہتا ہے اسکا کہ کہین اسمین عذاب نہ ہو اسلیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہوچکی ہے اور جب اس نے دیکھا عذاب کو تو یون کہا کہ یہ بدلی ہے ہمپر برسنے والی **ف** سچ ہے یہ مصرع ۔ نزدیکان را بیش بود حیرانی ۔ اس شاہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ یون ڈرتے ہین تو ہم گناہگارون کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہمسے کچھہ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہین ہوسکتا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کی گئی **ف** صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جسکو پروائی کہتے ہین اور دبور جو مغرب سے آوے اور اسے پچھیاو کہتے ہین **عن** سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ سعید بن جبیر نے اوپر کی روایت کی مثل روایت کی

کتاب الکسوف کتاب کسوف کے بیان مین

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاطال القیام جدا ثم رکع فاطال الرکوع جدا ثم رفع راسہ فاطال القیام جدا وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع جدا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام فاطال القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم رفع راسہ فقام فاطال وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فاطال القیام

كَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَكَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ مِّنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو آپ کہڑے ہوئے نماز مین اور بہت دیر تک قیام کیا پہر رکوع کیا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سجدہ کیا (یہہ ایک رکعت مین دو رکوع ہوئے اور یہی مذہب ہے شافعی کا) پہر کہڑے ہوے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے مگر قیام اول سے کم (یہہ بہی دو رکوع ہوئے) پہر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے مین کہل گیا تہا پہر خطبہ پڑہا لوگون پر اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیون مین سے ہین اور ان مین گہن نہین لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پہر جب تم گہن دیکہو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑہو اور خیرات کرو اے امت محمد کی اللہ سے بڑہکر کوئی غیرت والا نہین اس بات مین کہ اسکا غلام یا باندی زنا کرے اے امت محمد کی اللہ کی قسم ہے جو مین جانتا ہون اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تہوڑا ہنستے سن لو مین نے اللہ کا حکم پہونچا دیا اور مالک کی روایت مین یہ ہے کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے **ف** اجماع ہے علما کا کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ بجماعت اسکو ادا کرین اور اہل عراق نے (یعنے حنفیون نے) کہا ہے کہ الگ الگ پڑہین مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کے رو سے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت مین دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدہ ہر رکعت مین دو ہی ہین اور حنفیون کے نزدیک مثل اور نمازون کی ایک ہی رکوع ہر رکعت مین ہو مگر مذہب شافعی موافق احادیث صحیحہ ہے اور ابن عبد البر نے بہی اسی کو صحیح کہا ہے اور بعضی روایتون مین ہر رکعت مین تین رکوع بہی آئے ہین اور چار بہی مگر دو کے راوی بہت احفظ اور اضبط ہین مگر قوی مذہب یہہ ہے کہ جسطرح چاہے ادا کرے باقی رہی سورہ فاتحہ سو قیام اول مین تو باتفاق علما پڑہنا ضرور ہے اور

قیام ثانی میں بھی پڑھنا یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ کا مالکیہ میں سے یہہ قول ہے کہ قیام ثانی میں پڑھنا چاہیے اور طول قرأت باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور طول سجدہ کی بھی محققین قائل ہیں اور اعوذ پڑھنا بھی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبہ بھی بعد نماز کے مستحب ہے یہہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہا مسلم نے اور بیان کیا ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے ان سے ابو معویہ نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہہ زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اللہ کا پیغام پہونچا دیا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام وکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم قام فاقترأ قراءۃ طویلۃ ھی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ھو ادنی من الرکوع الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم سجد ولم یذکر ابوالطاھر ثم سجد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک حتی استکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف ثم قام فخطب الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتموھا فافزعوا الی الصلوۃ وقال ایضا فصلوا حتی یفرج اللہ عنکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت فی مقامی ھذا کل شیء وعدتم حتی لقد رایتنی ارید ان اخذ قطفا من الجنۃ حین رایتمونی جعلت اقدم وقال المرادی

اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَافْزَعُوْا لِلصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہین کہ سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی مین اور آپ نکلے مسجد مین اور نماز کو کہڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لنبی قرارت پڑہی پہر اللہ اکبر کہا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر اپنا سر اٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ربنا لک الحمد اور پہر کہڑے رہے اور لنبی قرارت پڑہی کہ پہلی قرارت سے ذرا کم تہی پہر اللہ اکبر کہکے دوسرا رکوع کیا لنبا مگر پہلے رکوع سے کم پہر کہا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد پہر سجدہ کیا اور ابو طاہر راوی نے یہ ذکر نہین کیا کہ پہر سجدہ کیا اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا یہانتک کہ چار رکوع پورے ہوئے اور چار سجدے (یعنے دو رکعت مین ہر رکعت مین دو رکوع کیے اور دو سجدہ) اور سورج صاف ہوگیا آپکے فارغ ہونے سے پہلے پہر آپ کہڑے ہوئے اور لوگون پر خطبہ پڑہا اللہ اسکی تعریف کی ان لفظون سے جو اسکی شان کے لائق ہین پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین اسکی نشانیون مین سے اور کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے ان مین گہن نہین ہوتا (یعنے صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پہر جب تم گہن کو دیکہو تو جلد نماز پڑہنے لگو اور یہہ بہی فرمایا کہ یہانتک نماز پڑہو کہ اللہ تعالی اسکو تمہارے اوپر سے کہولدے (اور فرمایا آپ نے کہ مین نے اس جگہہ وہ سب چیزین دیکہین جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ مین نے اپنے کو دیکہا کہ چاہتا ہون کہ ایک گچہا لیلون جنت مین سے جب تمنے مجہکو دیکہا تہا کہ مین آگے بڑہتا تہا اور مرادی راوی نے اتقدم کہا یعنے دونون کے ایک ہی ہین اور بیشک مین نے جہنم کو دیکہا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم نے مجہکو دیکہا تہا کہ مین پیچہے کو ہٹا تہا۔ اور مین جہنم مین عمرو بن لحی کو دیکہا (ایک کافر کا نام ہے) اور اسی نے پہلے سب سے سانڈ چہوڑے اور حدیث ابو طاہر راوی کی تو وہین تمام ہوگئی جہان آپنے فرمایا تہا کہ جلدی نماز پڑہو اور اسکے بعد کچہہ ذکر ہی نہین کیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور آپنے مدینہ مین ایک پکارنیوالے

کو بہیجا کہ یون پکار دی کہ سب لوگ ملکر نماز ادا کرو غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپنے آگے بڑہکر تکبیر کہی اپنے تکبیر
اولی اور چار رکوع کیے دو رکعتون مین اور چار سجدے **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
فِي رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سورج گہن کی نماز مین قراءت پکار کر پڑہی اور چار رکوع کیے اور چار سجدے دو رکعتون مین **زہری** نے
کہا کہ خبر دی مجہکو کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتون مین
اور چار سجدے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجہہ سے حاجب بن ولید نے اون سے محمد بن حرب نے اون سے
محمد بن ولید نے اون سے زہری نے اون سے کثیر بن عباس نے اون سے ابن عباس نے بیان کی ابن عباس نے
نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ سے **عن** عُبَيْدِ
بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ
انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ
يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ
قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوفًا
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا **ترجمہ** عبید بن عمیر کہتے ہین کہ روایت کی مجہہ سے اس شخص نے جسکو مین سچا
جانتا ہون مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہین کہ ایکبار سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین سو آپ نماز مین بڑی دیر تک کہڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے
پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے غرض پڑہین دو رکعتین کہ ہر رکعت مین تین رکوع
ہوتے اور دونون رکعتون مین چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے اللہ اکبر
کہتے پہر رکوع مین جاتے اور جب سر اٹہاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز کے خطبہ پڑہنے کہڑے ہوئے اور
اللہ تعالی کے حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ سورج اور چاند مین کسی کی موت و حیات کے سبب سے گہن نہین لگتا

بلکہ یہ اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ ڈراتا ہے اللہ اس سے اپنے بندوں کو پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو یہانتک کہ دونوں صاف ہوجاویں عن عائشۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ست رکعات وارنع سجدات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے دو رکعت میں اور چار سجدے عن عمرۃ ان یھودیۃ اتت عائشۃ رضی اللہ عنہا تسالہا فقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ یعذب الناس فی القبور قالت عمرۃ فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائذا باللہ من ذلک ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مرکبا فخسفت الشمس فقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فخرجت فی نسوۃ بین ظہری الحجر فی المسجد فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مرکبہ حتی انتہی الی مصلاہ الذی کان یصلی فیہ فقام وقام الناس وراءہ قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا فقام قیاما طویلا ثم رکع فرکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع فرکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع وقد تجلت الشمس فقال انی قد رایتکم تفتنون فی القبور کفتنۃ الدجال قالت عمرۃ فسمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک یتعوذ من عذاب النار وعذاب القبر ترجمہ عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آکر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا کہ اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے بچاوے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں بھی نکلی اور عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہہ تک تشریف لگئے جہاں ہمیشہ امامت کرتے نماز میں اور کھڑے ہوئے اور بہت لنبا قیام کیا اور لوگ پیچھے آپ کے کھڑے ہوگئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ نے بہت لنبا قیام کیا اور پھر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت لنبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور آفتاب صاف

عائذا

دون ذلک

ہوا اور فرمایا کہ مین نے تم کو دیکھا کہ تم قبرون مین جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے عمرہ نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ سے کہ فرماتی تہین مین بعد اسکے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ مانگا کرتے تہے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے حدیث محمد بن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے اون سے سفیان نے دونون نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَاِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَّاِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور اوس دن مین بڑی گرمی تہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے یارون کے ساتہہ اور بہت لنبا قیام کیا یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لنبا قیام کیا پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لنبا قیام کیا پہر دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوئے اور اوسیطرح کیا غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنے دو رکعتین) پہر فرمایا کہ جتنی چیزین ایسی ہین کہ تم ان مین جاؤ گے (یعنے دوزخ وجنت وقبر وحشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئین اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر مین ایک گچہا اسمین سے لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا یا یہ فرمایا کہ مین نے اسمین سے ایک گچہا لینا چاہا تو میرا ہاتہہ نہ پہونچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کے عورت کو دیکہا کہ ایک بلی کے واسطے اوسپر عذاب ہوتا ہے کہ اس نے بلی کو باندہ دیا تہا اور اسکو کہانے کو نہ دیا اور نہ کہولدیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہا لیتی اور دوزخ

میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے اور عرب کا یہ خیال تھا کہ سورج اور
چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
میں سے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر جب ان میں گہن لگے تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ کھل نہ جاوے کہا مسلم رحمۃ اللہ
علیہ نے کہ بیان کی یہی روایت مجھ سے ابو غسان مسمعی نے اون سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے
مثل اسکے مگر اسمیں یہ ہے کہ دیکھا میں نے ایک عورت بڑے آواز والی لنبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل
میں کی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ
کافر ہو اور بلی کے سبب سے اوس پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور کسی
طرح کا عذاب اوس پر ہوتا ہو چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی **عن** جابر بن
عبد اللّٰہ قال انکسفت الشمس فی عہد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم
ابن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال الناس انما انکسفت لموت ابراہیم فقام النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات بدأ فکبر ثم قرأ فاطال
القراءۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الاولی
ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الثانیۃ ثم
رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع ثم انحدر بالسجود فسجد سجدتین ثم قام
فرکع ایضا ثلاث رکعات لیس فیہا رکعۃ الا التی قبلہا اطول من التی بعدہا ورکوعہ
نحوا من سجودہ ثم تاخر وتاخرت الصفوف خلفہ حتی انتہینا وقال ابو بکر حتی انتہی الی
النساء ثم تقدم وتقدم الناس معہ حتی قام فی مقامہ فانصرف حین انصرف وقد آضت
الشمس فقال یا ایہا الناس انما الشمس والقمر آیتان من آیات اللّٰہ وانہما لا ینکسفان
لموت احد من الناس وقال ابو بکر لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتی تنجلی ما
من شیء توعدونہ الا قد رایتہ فی صلاتی ہذہ لقد جیء بالنار وذلک حین رایتمونی
تاخرت مخافۃ ان یصیبنی من لفحہا وحتی رایت فیہا صاحب المحجن یجر قصبہ فی النار
کان یسرق الحاج بمحجنہ فان فطن لہ قال انما تعلق بمحجنی وان غفل عنہ ذہب بہ
وحتی رایت فیہا صاحبۃ الہرۃ التی ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش

وذلکم

الأرض حتى ماتت جوعًا ثم جيء بالجنة وذلك حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي ولقد مددت يدي وأنا أريد أن أتناول من ثمرها لتنظروا إليه ثم بدا لي أن لا أفعل فما من شيء توعدونه إلا قد رأيته في صلاتي هذه ۔ ترجمہ جابر نے کہا سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جسدن آپکے صاحبزادے ابراہیم انتقال کیے تھے سو لوگون نے کہا کہ ابراہیم کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کھڑے ہوئے اور چار سجدون کے ساتھ چھ رکوع کیے اسطرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرارت کی اور لمبی قرارت کی پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول مین) پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر قرارت کی پہلی قرارت سے کم پھر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول مین) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قرارت کی دوسری قرارت سے کم پھر رکوع کیا قیام کے برابر پھر سر اٹھایا اور سجدہ کو جھکے اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیے تین رکوع کہ ان مین کوئی رکعت نہ تھی اور پچھلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تھا اور ہر رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ پیچھے ہٹے اور سب صفین آپکے ساتھ پیچھے ہٹین یہانتک کہ ہم قریب پہونچ گئے عورتون کے اور پھر آپ آگے بڑہے اور سب لوگ آپکے ساتھ آگے بڑہے (سبحان اللہ کیا اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واتباعہ وسلم کی) پھر آپ اپنی جگہہ پر کھڑے ہو گئے اور نماز سے فارغ ہوئے اسوقت کہ آفتاب کھل چکا تھا پھر فرمایا کہ اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی انشانیون مین سے اور بیشک ان دونون مین گہن نہین لگتا ہے کسی آدمی کے مرنے سے پھر جب تم دیکھو اسمین کچھ تو نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے اور کوئی چیز ایسی نہین ہے جسکا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ مین نے اسکو نہ دیکھا ہو اس اپنی نماز مین چنانچہ دوزخ آئی اور یہہ جب آئی کہ جب تمنے مجھے دیکھا کہ پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اوسکی لو مجھے نہ لگ جاوے (سبحان اللہ اتنے بڑے نبی کو اللہ انپر رحمت کرے اور سلام بھیجے دوزخ سے اتنا خوف ہے پھر ہمکو کتنا لازم ہے) اور یہانتک وہ قریب ہوئی کہ مین نے اسمین ٹیڑہی مونہہ کی لکڑی والے کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتین گہسیٹتا تہا آگ مین اور دنیا مین حاجیون کی اسطرح چوری کرتا تہا کہ اسنے اپنی لکڑی مین کسی چیز کو اٹکایا (یعنے چادر کپڑا وغیرہ) اگر مالک اسکا آگاہ ہوا تو اس نے کہا یہہ میری لکڑی مین اٹک گئی تہی اور اگر مالک اسکا غافل ہو گیا تو وہ لیکر چلدیا اور یہانتک کہ مین نے اسمین بلی والی کو دیکھا کہ اسنے بلی کو باندہ رکھا اور نہ کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ خود کیڑے مکوڑے زمین کے کھا لیتی یہانتک کہ بہوکون مر گئی پھر جنت کو میرے آگے لائے اور وہ اسوقت آئی جب تمنے مجھکو دیکھا کہ مین آگے بڑہا یہانتک کہ مین اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا اور مین نے اپنا ہاتہہ پہیلایا اور چاہتا تہا کہ اسکی کچھہ پہل توڑ لون کہ تم دیکھو پھر

نے خیال کیا کہ نہ کرون غرض جن چیزون کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اون مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہی جو مین نے
اپنی اس نماز مین نہ دیکہی ہو **عن** اسماءَ رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا وہی تصلی فقلت ما شان الناس یصلون
فاشارت برأسہا الی السماء فقلت اٰیۃ قالت نعم فاطال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القیام
جدًّا حتی تجلانی الغشی والغشی فاخذت قربۃ من ماءٍ الی جنبی فجعلت اصب علی راسی
او علی وجہی من الماء قالت فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ما من شیءٍ لم اکن
رأیتہ الا قد رأیتہ فی مقامی ہذا حتی الجنۃ والنار وانہ قد اوحی الیّ انکم تفتنون
فی القبور قریبًا او مثل فتنۃ المسیح الدجال لا ادری ای ذلک قالت اسماء فیؤتی احدکم
فیقال لہ ما علمک بہذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء
فیقول ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنا بالبینات والہدی فاجبنا واطعنا ثلث
مرات فیقال لہ نم قد کنا نعلم انک لتؤمن بہ فنم صالحًا واما المنافق او المرتاب
لا ادری ای ذلک قالت اسماء رضی اللہ عنہا فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون
شیئًا فقلتہ **ترجمہ** اسماء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن ہوا اور مین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑہتی تہین سو مین نے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ نماز پڑہ رہے
ہین تو انہون نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا مین نے کہا ایک نشانی ہے (یعنے اللہ کی قدرت کی)
انہون نے اشارے سے کہا ہان (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز مین جائز ہی) پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لنبا قیام کیا کہ مجہے غش آنے لگا اور مین نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر
تہی اپنے سر پر اور مونہہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور
آفتاب کہل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا کی پہر اوسکے بعد کہا کوئی
چیز ایسی نہین رہی جسے مین پہلے نہ دیکہتا تہا مگر یہان مین نے اسکو کہڑے کہڑے دیکہہ لیا یہانتک کہ
جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور میری طرف وحی بہیجی گئی کہ تم اپنی قبرون مین جانچے جاؤگے جیسے دجال
کے فتنہ سے جانچے جاؤگے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تہا پہر اگر قبر والا

جاءنا

فقلتہ

مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد بن عبد اللہ کے بھیجے ہوئے اور ان پر رحمت کرے اور سلام بھی وہ ہمارے پاس کھلے معجزے
اور سیدھی راہ کی خبر لیکر آئے اور ہمنے انکی حدیث قبول کی اور انکا کہنا مانا تین بار وہ یہی جواب دیگا پھر وہ
(یعنی فرشتہ) اسے کہیگا کہ تو سوجا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا بھلا سوتا رہ۔ اور منافق کہتا
ہے (یعنی فرشتے کو) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنتا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہدیا (یعنی لوگوں کی
دیکھا بھالی سو میں بھی کچھ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین میں نہیں تھا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا
مقلد بے معنی تھا اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نکرتا تھا مسلم نے کہا روایت کی ہم سے
ابوبکر نے اور ابوکریب نے دونوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے فاطمہ سے انہوں نے اسماء سے روایت
کی کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو کھڑے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے
کہا کیا حال ہے لوگوں کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کی جو انہوں نے ہشام سے روایت کی ۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عروہ نے کہا
سورج کو کسوف ہوا مت کہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں
اور چاند اور سورج دونو کے لیے دونو لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی عیاض نے اسکی خلاف دعوی کیا ہے مگر قول انکا اس آیت
سے رد ہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونو میں جائز ہے کہ پورا گہن
نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جسمیں ذرا رنگ بدلجاوے اور کسوف
وہ ہے کہ پورا تغیر آجاوے خواہ چاند میں خواہ سورج میں اور امام لیث نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورا ہو
اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہہ قول عروہ کا جو اوپر مذکور ہوا اسکو وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا (يَوْمَئِذٍ)
قَالَتْ تَعْنِيْ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا لَوْ
اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰى لَمْ يَشْعُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ اَنَّهٗ رَكَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ **ترجمہ**
اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن گھبرا گئے مراد یہہ تھی کہ جسدن سورج گہن
ہوا تھا اور آپنے گھبراہٹ سے کسی عورت کی کرتی چادر اوڑھ لی اور چلے یہانتک کہ آپکی چادر آپ کو لا کر
دی اور نماز میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہہ نہ جانتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپنے

مرتی ہوئے ہین بہت دیر تک کہڑے رہنے کے سبب سے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجہہ سے سعید
بن یحییٰ نے اون سے انکے باپ نے اون سے ابن جریج نے اسی اسناد سے مثل اسکی اور اسمین یہ کہا کہ کہڑے رہے
بہت دیر تک کہڑے ہوتے تہے پہر رکوع کرتے تہے اور یہہ بہی زیادہ کیا کہ اسما کہتی ہین کہ مین دیکہتی تہی کہ
عورت کو جو مجہہ سے بوڑہی تہی اور دوسری کو جو مجہہ سے زیادہ بیمار تہی عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ
کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ بِدِرْعٍ حَتّٰی اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ
بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَیْتُ حَاجَتِیْ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی رَاَیْتُنِیْ اُرِیْدُ اَنْ اَجْلِسَ ثُمَّ اَلْتَفِتُ اِلَی
الْمَرْاَةِ الضَّعِیْفَةِ فَاَقُوْلُ هٰذِهٖ اَضْعَفُ مِنِّیْ فَاَقُوْمُ فَرَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ
الْقِیَامَ حَتّٰی لَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُیِّلَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَمْ یَرْكَعْ ترجمہ اسما نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر
گذرا اور بعد اوس کے کہا مین نے اپنی حاجت پوری کی اور پہر مسجد مین آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکہا کہ نماز کو کہڑے ہین تو مین بہی اون کے ساتہہ کہڑی ہوئی اور بہت لمبا قیام کیا یہانتک کہ مین اپنے
تئین دیکہتی تہی کہ جی چاہتا تہا کہ بیٹہہ جاؤن اور ایک ضعیف عورت کو دیکہا تو مین نے دل مین کہا یہ تو
مجہہ سے زیادہ ضعیف ہے پہر مین کہڑی رہی پہر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع پہر اپنا سر اوٹہایا اور لمبا قیام
کیا یہانتک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابہی رکوع نہین کیا یعنے قومہ قیام کے برابر تہا عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَّهُوَ
دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا
وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ
فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَیْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ
الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَاَیْتُ النَّارَ
فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَیْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ

قِيْلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ
ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ ابن عباس نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نے لوگوں کے ساتھہ نماز پڑھی اور بہت لنبا قیام کیا سورہ بقر کے برابر
پھر رکوع کیا بہت لنبا پھر سر اٹھایا اور بہت لنبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر رکوع کیا لنبا اور وہ پہلے
رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور بہت لنبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم تھا
پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل چکا تھا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ
کی نشانیوں سے کہ گہن نہیں لگتا ہے ان میں سے کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پھر جب تم انکو دیکھو تو
اللہ کو یاد کرو پھر لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ہم نے آپکو دیکھا کہ آپ نے اس جگہہ پر کچھہ لیا پھر دیکھا کہ آپ
رک گئے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس میں سے ایک خوشہ کو لیا اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا
باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا سو آج کی برابر میں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا اور اکثر
رہنے والی اسکی عورتیں دیکھیں لوگوں نے عرض کیے کہ یہ کیوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا ان کی ناشکری کے سبب سے
لوگوں نے عرض کی کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں آپ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں
مانتیں اگر ساری دنیا کا کوئی انپر احسان کرے پھر وہ عورت اسکی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکھے تو
کہنے لگے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت محمد بن رافع نے
ان سے اسحق یعنی ابن عیسی نے ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے اسی اسناد سے مثل اسکی صرف اتنا ہی
کہ انہوں نے کہا ثم رأیناک تکعکعت یعنی پھر دیکھا ہمنے آپکو کہ پیچھے ہٹے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھہ رکوع
کیے اور چار سجدے (یعنی دو رکعت میں) اور حضرت علی سے بھی مثل اسی کے مروی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ
رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا ترجمہ مطلب اسکا بھی
وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ
رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا سورج
گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب لوگ نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتیں
پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سورج صاف ہو گیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے
رکوع سجدے نہیں کیے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ترجمہ
ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں
سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہیں گہناتیں پھر جب تم گہن
دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کر دے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا ترجمہ مضمون اس کا بھی وہی ہے کہ جب تم گہن دیکھو
تو اٹھو اور نماز پڑھو عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ترجمہ اسمعیل
سے بھی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جس دن ابراہیم صاحبزادے آپ کے انتقال
کیے اس دن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا انہی کی موت سے یہ ہوا ہے عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ
حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ
بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ وَفِي رِوَايَةِ
ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتْ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ ترجمہ ابی موسی نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ گھبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد میں آئے اور کھڑے نماز پڑھتے رہے
جس میں قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لمبا تھا کہ میں نے ایسا کسی نماز میں ان کے نہیں دیکھا پھر فرمایا

یُخَوِّفُ

یہہ نشانیان ہین کہ اللہ انکو بھیجتا ہے یہہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہین ہوتین بلکہ اللہ تعالی ان سے اپنے بندونکو ڈراتا ہے پھر جب تم ایسی کچھہ دیکھو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اوسکو یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علا کی روایت مین کسفت کا لفظ ہے اور یہہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندونکو

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَرْمِي بِاَسْهُمِي فِي حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا يَحْدُثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا کہ مین تیر پھینک رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہ سورج گہن ہوا اور مین نے تیرونکو پھینک دیا اور دل مین کہا کہ دیکھون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن مین آجکے دن جب مین ان تک پہونچا تو وہ دونون ہاتھہ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے اور اسکی تعریف کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اور آپنے دو رکعت پڑہی اور دو سورتین پڑہین **ف** اس روایت سے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑہی مگر یہ مراد نہین مگر راوی نے مضمون مقدم و موخر روایت کیا اور ہر فعل کو آپکے جمع کر کے کہدیا اور چونکہ دوسری روایت مین اونہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہونچے تو آپ نماز پڑہ رہے تھے اسلیے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپنے نماز پڑہی ہو اور اخیر کے دو قیامون مین دو سورتین پڑہین پہلی رکعت مین اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِي بِاَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِيْنَةِ فِي حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب مین حضرت کے پاس آیا تو آپ کو نماز مین ہاتھہ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی

نوع اول

نوع ثانی

بولتے تھے اور دعا کرتے تھے یہان تک کہ آفتاب کھل گیا جب آپ نے دو سورتین پڑہین اور دو رکعتین تمام کین **ف** اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز ہین کر رہے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا **عن** عبد الرحمن ابن سمرة رضی اللہ عنہ قال بینما انا اترمی باسہم لی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ خسفت الشمس ثم ذکر نحو حدیثہما **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا **عن** عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما آیۃ من آیات اللہ فاذا رأیتموہما فصلوا **ترجمہ** عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے جینے سے نہین گہناتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین جب تم انکو دیکھو تو نماز پڑھو **عن** المغیرة ابن شعبة یقول انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتموہما فادعوا اللہ وصلوا حتی ینکشف **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا

کتاب الجنائز

جنازے کا بیان **ف** جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چھپانے کے معنی مین ہے اور جنازہ جیم کی زبر سے بھی درست ہے مگر جیم کی زیر سے فصیح ہے اور بعضون نے کہا جب جیم کی زیر کہین تو مردہ مراد ہے اور جب زبر کہین تو وہ چیز مراد ہوگی جسپر مردہ ہے اور بعضون نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز زبر ہی سے آتی ہے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیمارونکو جو قریب مرنے کے ہون انکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ **ف** اسلیے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہو کہ حدیث مین آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت مین جاوے گا اور یہ تلقین کا حکم مستحب ہے اور اجماع ہے علما کا اسپر اور مکروہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہین تنگ آکر انکار نہ کر بیٹھے بلکہ لازم ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھین تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگے اور جب وہ ایکبار پڑھ لے پھر چپ ہو رہین ہان اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تلقین کردین کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسی بیان کی ہمسے بھی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے یعنے دراوردی نے اور

کہا روایت کیا مجھ سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ن سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونوں نے اسی سند
سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الٰہ الا
اللہ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ عزوجل انا للہ وانا الیہ راجعون
اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اخلف اللہ لہ خیرا منھا قالت فلما مات ابو
سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ھاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
انی قلتھا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حاطب بن ابی بلتعۃ یخطبنی لہ فقلت ان لی بنتا وانا غیور فقال اما ابنتھا فندعو
اللہ ان یغنیھا عنھا وادعوا اللہ ان یذھب بالغیرۃ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ کوئی مسلمان ایسا نہین کہ اسکو مصیبت پہونچے اور وہ یہ کہے جو اللہ
حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہین اور ہم اوسی کیطرف جانے والے ہین یا اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب دے
اور اس کے بدلے ہین اس سے اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالی اس سے بہتر چیز اوسکو دیتا ہے ام سلمہ کہتی ہین کہ
جب ابوسلمہ (یعنی انکے شوہر) انتقال کر گئے تو مین نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اسلیے کہ انکا گھر پہلا تہا جس
نے ہجرت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پہر مین نے یہی دعا پڑہی (انا للہ سے واخلف لی خیرا منھا
تک) تو اللہ نے مجھے ابوسلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف حاطب بن ابی
بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آیا مین نے عرض کی کہ میری ایک بیٹی ہے اور
مجھ مین غصہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ انکی بیٹی کے لیے تو ہم اللہ سے دعا کرینگے کہ اللہ انکو بیٹی کے فکر سے بےغم
کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کرینگے کہ وہ اللہ کھو دیگا **ف** اس سے انا للہ اور اسکی
تعبکی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد تصیبہ مصیبۃ فیقول انا للہ وانا الیہ
راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اجرہ اللہ تعالی فی مصیبتہ
واخلف لہ خیرا منھا قالت فلما توفی ابوسلمۃ قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخلف اللہ لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جو اوپر ہوچکا مسلم نے کہا

اور روایت کی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے اون کو اون کے باپ نے اون کو سعید بن سعید نے اون کو عمر نے یعنی
ابن کثیر نے اون سے ابن سفینہ نے جو مولی ہین ام سلمہ کے جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین انہون
نے فرمایا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ابو اسامہ کی حدیث کی مانند جو اوپر گذری
اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا اون سے بہتر کون ہوگا کہ وہ
صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر اللہ تعالی نے میرے دل مین ڈالدیا کہ مین نے اسی دعا کو پڑہا
پہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئی **عن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا
تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً
قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ام سلمہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے
کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو اور سپر لگے وہی قصہ ابو سلمہ کی وفات کا جو اوپر کی روایتون
مین گذرا **عن** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي
سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ
أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ **ترجمہ** ام سلمہ نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے ابو سلمہ کی عیادت کو اور انکی آنکھین کھلی رہ گئی تہین پہر انکو بند کر دیا اور فرمایا
جان جب نکلتی ہے تو آنکھین اسکی پیچھے لگی رہتی ہین اور لوگون نے ان کے گہر مین رونا شروع کر دیا
تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہاری باتون پر پہر آپ نے دعا کی کہ یا
اللہ بخشدے ابی سلمہ کو اور بلند کر درجہ انکا ہدایت والون مین اور تو خلیفہ ہوجا اون کے باقی رہنے والے عزیزون
مین اور بخشدے ہمکو اور انکو اے پالنے والے عالمون کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اوس مین
عن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَوْسِعْ

فِی قَبْرِہٖ وَلَمْ یَقُلْ اَفْسَحَ وَزَادَ قَالَ خَالِدُ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ اُخْرٰی سَابِعَةٌ نَسِیْتُهَا ترجمہ خالد الحذاء
نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس مین یہہ کہا کہ حضرت نے دعا مین عرض کی کہ یا اللہ خلیفہ ہو تو
ان کا انکے بال بچون مین جو یہہ چہوڑ مرے ہین اور کہا کہ یا اللہ انکی قبر چوڑی کر اور فسح کا لفظ نہین کہا
اور یہہ ہی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی اپنی ساتوین چیز کے لیے کہ وہ مین بہول گیا عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُهٗ
نَفْسَهٗ ترجمہ ابوہریرہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو آدمی کو کہ جب مر جاتا ہے تو آنکہیں
کہلی رہ جاتی ہین لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا سبب اسکا یہہ ہے کہ نگاہ اسکی جان کے پیچہے جاتی ہے کہا
مسلم نے اور یہی حدیث روایت کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اون سے عبدالعزیز نے یعنی دراوردی نے ان سے
علاء نے اسی سند سے عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِیْبٌ
وَّفِیْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْکِیَنَّهٗ بُکَاءً یُّتَحَدَّثُ عَنْهُ فَکُنْتُ قَدْ تَهَیَّاْتُ لِلْبُکَاءِ عَلَیْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ
امْرَاَةٌ مِّنَ الصَّعِیْدِ تُرِیْدُ اَنْ تُسْعِدَنِیْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ
اَنْ تُدْخِلِی الشَّیْطَانَ بَیْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَیْنِ فَکَفَفْتُ عَنِ الْبُکَاءِ فَلَمْ اَبْكِ ترجمہ
عبید بن عمیر نے کہا ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا یہہ مسافر پرائی زمین مین مر گیا
مین اسکے لیے ایسا روونگی کہ لوگون مین اسکا خوب چرچا ہوگا غرض مین نے رونے کی تیاری کی کہ ایک عورت
اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تہی کہ میرا ساتہہ دے کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گہر مین جسمین سے اللہ نے اوسکو دو بار نکالا ہے
ام سلمہ کہتی ہین کہ پہر مین رونے سے باز رہی اور نہ روئی ف نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے
اور یہہ اخلاق نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کچہہ نہ کہا اسلیے کہ وہ شدت غم مین تہین اور
دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بہی بیٹہکر رونے سے باز رہین عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اِحْدٰی بَنَاتِهٖ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ
اَنَّ صَبِیًّا لَهَا اَوِ ابْنًا لَهَا فِی الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ
مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ
اَقْسَمَتْ لَتَاْتِیَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

تدخلی

جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِيْ شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ **ترجمہ** اسامہ بن زید نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک صاحبزادی نے آپ کو بلا بھیجا اور بلایا اور خبر بھیجی کہ ایک لڑکا موت کے قریب ہے تو آپ نے اُس سے کہا کہ تو لوٹ جا اور ان سے کہدے کہ اللہ ہی کا تھا جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اُسکے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو انکو حکم کر کہ وہ صبر کریں اور اللہ سے امید ثواب کی رکھیں وہ خبر لانیوالا پھر آیا اور عرض کی کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لادیں (اس قسم دینا دوسرے کو جائز ہوا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بھی چلے اور اسامہ کہتے ہیں کہ میں بھی اون کے ساتھ تھا پھر اس لڑکے کو آپ کے آگے اٹھا لائے اور وہ دم توڑتا تھا گویا ایک مشک کھنکھلاتی تھی سو آپ کی مبارک انکھیں رونے لگیں اور سعد نے کہا یہ کیا ہے اے رسول اللہ کے (یعنی رونے کو صبر کے خلاف سمجھا) آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے انہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسروں پر رحمت کرتے ہیں

ف معلوم ہوا کہ فقط آنکھوں سے رونا صبر کے خلاف نہیں البتہ چیخنا چلانا بیان کرنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا چھاتی کوٹنا رانیں پیٹنا کپڑے پھاڑنے کہانا شیوہ ایمان نہیں مسلم نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے اون سے ابن فضیل نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے اونسے ابومعاویہ نے دونوں نے عاصم احول سے اسی اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لمبی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَشِيَّةٍ فَقَالَ اَقَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا سعد بیمار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھنے کو آئے اور عبدالرحمن اور سعد اور عبداللہ انکے ساتھ پھر جب ان کے پاس آئے تو بیہوش پایا تو آپ نے فرمایا کہ کیا انکا انتقال ہو گیا لوگوں نے عرض کی نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا) پھر آپ رونے لگے اور لوگوں نے جب دیکھا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے آپ نے فرمایا سنتے

ہو اسد تعالی انکہون کے آنسوون پر اور دل کے غم پر عذاب نہین کرتا وہ تو اسپر عذاب کرتا ہے اور آپ نے زبان کیطرف اشارہ کیا یا اسپر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر ہو نہہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَخَا الْاَنْصَارِ کَیْفَ اَخِیْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعُوْدُہٗ مِنْکُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَہٗ وَنَحْنُ بِضْعَۃَ عَشَرَ مَا عَلَیْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِیْ فِیْ تِلْکَ السِّبَاخِ حَتّٰی جِئْنَاہُ فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُہٗ مِنْ حَوْلِہٖ حَتّٰی دَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ مَعَہٗ **ترجمہ** عبد اسد نے کہا ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ نے پوچھا اے انصار کے بھائی میرا بھائی سعد کیسا ہے اس نے عرض کی اچھا ہے آپ نے فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیان تھین نہ موزے نہ ٹوپیان نہ کرتے (یہ کمال زہد تھا صحابہ کا اور بیزاری تھی دنیا سے) اور ہم چلے جاتے تھے اوس کنکریلی زمین مین یہانتک کہ ان تک پہونچے اور اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اون کے پاس گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی **ترجمہ** انس کہتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع مین ہو اسلیے کہ آخر مین تو ہر ایک کو صبر آجاتا ہے مثل ہے شام کی مردے کو کب تک روئے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلَی امْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَّہَا فَقَالَ لَہَا اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِیْ بِمُصِیْبَتِیْ فَلَمَّا ذَہَبَ قِیْلَ لَہَا اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَہَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَہٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰی بَابِہٖ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَۃٍ اَوْ قَالَ عِنْدَ اَوَّلِ الصَّدْمَۃِ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے اور وہ ایک اپنے لڑکے پر رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اسد سے ڈر اور صبر کر اوس نے کہا تمکو میری سی مصیبت نہین پہونچی ہے پھر جب آپ چلے گئے لوگون نے کہا کہ وہ رسول تھے اسد کے تو اسکو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپکو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپکے دروازہ پر گئے

بمصیبتی

اور وہان کوئی جوکیدار نہ پایا (جیسے دنیاداروں کے دروازوں پر ہوتا ہے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے آپ کو
نہین پہچانا آپنے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع مین ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہم سے یحییٰ بن
حبیب حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن حارث (۔) اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے اون سے
عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت
کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت
مین یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایکعورت کے پاس سے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ
حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ اَلَمْ تَعْلَمِيْ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ حفصہ
رونے لگین حضرت عمر پر (یہہ انکی صاحبزادی ہین) تو حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اے میری بیٹی کیا تم جانتی نہین
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والون کے اوسپر رونے سے
ف اس بارہ مین کئی روایتین حضرت عمر اور انکے صاحبزادے سے مروی ہوئی ہین اور ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہا اور مجتہدون کی مان ہین ان مین کلام فرماتی ہین اور فرماتی ہین کہ ان دونون
کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کیون فرمانے لگے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى یعنے کوئی کسی کا بوجھ
نہ اٹھاوے گا پھر اورون کے رونے سے میت پر کیون عذاب ہونے لگا اور یہہ حدیث جس سے حضرت عمر استدلال
کرتے ہین یہہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہے ہین اور اسپر
عذاب ہو رہا ہے غرض اوسپر عذاب اوسکے کفر کی جہت سے تھا نہ انکے رونے سے اور علماء نے حضرت عمر کی
روایتون کی تاویل یہی کی ہے کہ مراد اون سے وہ مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہو اپنے واسطے رونے اور نوحہ کرنے
کی اور اوسکی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اوسپر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود رو دین اور اوسنے وصیت
نہ کی ہو یا اس کے دلمین کراہت ہو نوحہ سے اوسپر غیرون کے رونے سے کیون عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ خود
فرماتا ہے کہ کوئی کسیکا بوجھ نہ اٹھاوے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعضون
نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگون کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور رنج
و غم کہاتا ہے اور درد کہاتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولون سے عمدہ کہا ہے
(النووی) عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اس کے اوپر نوحہ
کرنے کے سبب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لما طعن عمر رضی اللہ عنہ اغمی علیہ
فصیح علیہ فلما افاق قال اما علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب
ببکاء الحی ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے بیہوش ہو گئے اور لوگ
ان پر چیخکر رونے لگے پھر جب انکو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تمکو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونیسے عن ابی بردۃ عن ابیہ قال لما اصیب
عمر رضی اللہ عنہ جعل صہیب یقول وا اخاہ فقال لہ عمر یا صہیب اما علمت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء الحی ترجمہ ابو بردہ نے اپنے
باپ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی تب عمر نے فرمایا
اے صہیب تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے
سے عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال لما اصیب عمر اقبل صہیب من منزلہ حتی دخل
علی عمر رضی اللہ عنہ فقام بحیالہ یبکی فقال عمر علی ما تبکی اعلی تبکی قال ای واللہ
لعلیک ابکی یا امیر المؤمنین قال واللہ لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من یبکی علیہ یعذب قال فذکرت ذلک لموسی بن طلحۃ فقال کانت عائشۃ رضی اللہ
عنہا تقول انما کان اولئک الیہود ترجمہ ابو موسی نے کہا جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب
اپنے گھر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہونچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا
تم کیوں روتے ہو کیا مجھ پر روتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں اے سردار
مومنوں کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جس پر لوگ روویں وہ عذاب کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اسکا ذکر موسی بن طلحہ سے کیا انہوں نے
کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ یہ لوگ یہود تھے جنکو حضرت نے ایسا فرمایا تھا عن انس ان عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ لما طعن عولت علیہ حفصۃ رضی اللہ عنہا قال یا حفصۃ اما سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المعول علیہ یعذب وعول علیہ صہیب فقال عمر
یا صہیب اما علمت ان المعول علیہ یعذب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت

کلام ن قال

عمر زخمی ہوئے تو حفصہ ان پر چیخکر رونے لگیں تو انہوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو وہ فرماتے تھے جس پر چیخکر روویں اس پر عذاب ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال
کنت جالسا الی جنب ابن عمر رضی اللہ عنہما ونحن ننتظر جنازۃ ام ابان بنت عثمان وعندہ
عمرو بن عثمان فجاء ابن عباس رضی اللہ عنہما یقودہ قائد فاراہ اخبرہ بمکان ابن
عمر فجاء حتی جلس الی جنبی فکنت بینہما فاذا صوت من الدار فقال ابن عمر کانہ یعرض
علی عمرو ان یقوم فینھاھم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب
ببکاء اھلہ قال فارسلھا عبد اللہ مرسلۃ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما کنا مع امیر
المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حتی اذا کنا بالبیداء اذا ھو برجل نازل فی ظل
شجرۃ فقال لی اذھب فاعلم لی من ذلک الرجل فذھبت فاذا ھو صھیب رضی اللہ عنہ فرجعت
الیہ فقلت انک امرتنی ان اعلم لک من ذلک الرجل وانہ صھیب فقال مرہ فلیلحق بنا فقلت
ان معہ اھلہ قال وان کان معہ اھلہ وربما قال ایوب مرہ فلیلحق بنا فلما قدمنا
لم یلبث امیر المومنین ان اصیب فجاء صھیب یقول وا اخاہ وا صاحباہ فقال عمر
الم تعلم او لم تسمع قال ایوب او قال او لم تعلم او لم تسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان المیت لیعذب . ببکاء اھلہ قال فاما عبد اللہ فارسلھا مرسلۃ واما عمر
فقال ببعض فقمت فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فحدثتھا بما قال ابن عمر
فقالت لا واللہ ما قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط ان المیت یعذب ببکاء
احد ولکنہ قال ان الکافر یزیدہ اللہ ببکاء اھلہ عذابا وان اللہ لھو اضحک وابکی
ولا تزر وازرۃ وزر اخری قال ایوب قال ابن ابی ملیکۃ حدثنی القاسم بن محمد قال
لما بلغ عائشۃ رضی اللہ عنہا قول عمر وابن عمر رضی اللہ عنہما قالت انکم لتحدثونی
عن غیر کاذبین ولا مکذبین ولکن السمع یخطئ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں بیٹھا تھا
ابن عمر کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمان کے صاحبزادی کے جنازے کے منتظر تھے اور ان کے
(یعنی ابن عمر کے) پاس عمرو بن عثمان تھے اور ابن عباس بھی آئے کہ انکو ایک شخص لاتا تھا جو انکو لے آیا کرتا
تھا (یعنی وہ نابینا تھے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دے انکو ابن عمر کی جگہ کی (پھر وہ آئے اور میرے بازو

پر بیٹھ گئی اور میں ان دونوں کے بیچ میں تھا (یعنی ابن عمر اور ابن عباس کے) کہ اتنے میں ایک رونے کی آواز گھر میں
سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمرو کی طرف کہ وہ کھڑے ہو کر ان رونے والوں کو منع کر دیں (یعنے انکو
سنانے کے لیے کہا) کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اسکی
لوگوں کے رونے سے اور عبد اللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنے قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود
کے لیے فرمائی تھی) اور سیر ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہانتک کہ جب ہم بیدا
میں پہونچے (کہ نام ایک مقام کا ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ میں اترا ہوا ہے
تو مجھ سے امیر المومنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ صہیب
تھے پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ صہیب ہیں پھر
انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے ملیں میں نے کہا ان کے ساتھ انکی بیوی بھی ہے حضرت عمرؓ
نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگرچہ ہو پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہوئے اور صہیب
آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا
نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اوس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے
پھر کہا کہ عبد اللہ نے مطلق کہدیا کہ اون کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ بعض
لوگوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبد اللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ
کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تھا تب انہوں نے (یعنے ام المومنینؓ) فرمایا نہیں کی
بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردے کو اوس کے لوگوں کے
رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اوس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور
زیادہ ہو جاتا ہے اور رلاتا وہی ہے اور ہنساتا بھی وہی ہے (یعنے اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا
ایوب نے کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہونچی حضرت
عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں سے بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ
انکی بات کو کوئی جھوٹ سمجھ سکتا ہے مگر سننے میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے (یعنے مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات
یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سننے والوں نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف**
نووی نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جسپر کا ظن غالب ہو اوسپر قسم کھا سکتے ہیں جیسے ام المومنین نے

ثم کہا عن عبد اللہ بن ملیکۃ قال توفیت ابنۃ لعثمان بن عفان بمکۃ قال فجئنا
لنشھدھا قال فحضرھا ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم قال وانی لجالس بینھما قال
جلست الی احدھما ثم جاء الآخر فجلس الی جنبی فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
لعمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ وھو مواجھہ الا تنھی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قد
کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء
اذا ھو برکب تحت ظل شجرۃ فقال اذھب فانظر من ھؤلاء الرکب فذھبت فنظرت فاذا
ھو صھیب قال فاخبرتہ فقال ادعہ لی قال فرجعت الی صھیب فقلت ارتحل فالحق
امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فلما ان اصیب عمر رضی اللہ عنہ دخل صھیب یبکی یقول
وا اخاہ وا صاحباہ فقال عمر رضی اللہ عنہ یا صھیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما فلما
مات عمر ذکرت ذلک لعائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یعذب المؤمن ببکاء احد ولکن قال ان اللہ
یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ قال وقالت عائشۃ حسبکم القرآن ولا تزر وازرۃ
وزر اخری قال وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ذلک واللہ اضحک وابکی قال ابن
ابی ملیکۃ فواللہ ما قال ابن عمر من شیء ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمان کی
صاحبزادی نے انتقال کیا مکہ میں اور ہم آئے کہ انکی جنازہ میں شریک ہوں اور ابن عمر اور ابن عباس بھی
آئے اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کے پاس بیٹھ گیا
اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹھ رہے غرض میں ان دونوں کے بیچ میں ہو گیا پھر عبداللہ بن
عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھے تھے کہ تم ان لوگوں کو رونے سے منع نہیں کرتے اس لیے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے پھر ابن عباس
نے کہا کہ حضرت عمر تو یوں کہتے تھے کہ بعض گھر والوں کے رونے سے (یعنی تم نے بعض کا لفظ چھوڑ دیا) پھر حدیث
بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ سے لوٹا آتا تھا یہاں تک کہ جب ہم بیدا میں پہنچے تو وہاں چند

سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہین مین نے دیکھا تو
وہ صہیب تھے پھر مین نے حضرت عمر کو خبر دی تو انہون نے کہا انکو بلاؤ ابن عباس نے کہا مین انکے پاس گیا
اور صہیب سے کہا کہ چلو اور امیر المومنین سے ملو پھر جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب ان کے پاس آئے اور
رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب پھر کہا عمر نے صہیب کو اے صہیب
کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگون کے رونے سے
عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباس نے کہا جب حضرت عمر نے انتقال کیا مین نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے کیا انہون نے کہا اللہ رحم کرے عمر پر حضرت نے ایسا نہین فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے
مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یون فرمایا کہ اللہ تعالی کافر کا عذاب اوسکے لوگون کے رونے سے زیادہ کر دیتا
ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالی اسمین فرماتا ہے کہ کوئی کسی
کا بوجھ اٹھانیوالا نہین اور ابن عباس نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے ابن
ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم اللہ کی پھر ابن عمر نے اسپر کچھ نہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم
سے عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرو نے اون سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انہون نے
کہا ہم ایک جنازہ مین تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور
مرفوع کیا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونون کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ترجمہ
عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ
فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا مَرَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْكُوْنَ وَاِنَّهُ لَيُعَذَّبُ ترجمہ ہشام ابن عروہ اپنے باپ
سے راوی ہین کہ حضرت عائشہ کے آگے ابن عمر کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردے پر اوسکے لوگون کے
رونے سے عذاب ہوتا ہے انہون نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر کہ انہون نے سنا
کچھ اور یاد اوسکو یاد نرکھا حقیقت اسکی یون ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آگے آیا اور لوگ اسپر روتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم تو روتے ہو اور اوسپر عذاب ہوتا ہے

عن هشام بن عروة عن ابيه قال ذكر عند عائشة ان ابن عمر يرفع الى النبي صلى الله عليه وسلم ان الميت يعذب في قبره ببكاء اهله فقالت وهل انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليعذب بخطيئته او بذنبه وان اهله ليبكون عليه الآن وذلك مثل قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على القليب يوم بدر وفيه قتلى بدر من المشركين فقال لهم ما قال انهم ليسمعون ما اقول وقد وهل انما قال انهم ليعلمون ان ما كنت اقول لهم حق ثم قرأت انك لا تسمع الموتى وما انت بمسمع من في القبور يقول حين تبوؤا مقاعدهم من النار **ترجمہ** ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور حضرت عائشہ نے کہا کہ وہ بھول گئے (یعنی عبداللہ بن عمر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اوسپر عذاب ہوتا ہے اوسکے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اوسپر رو رہے ہیں اسوقت اور یہ قول بھول عبداللہ کی ایسی ہی ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئیں پر جس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول تھے کھڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور عبداللہ نے یوں روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور عبداللہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہیں کہ جو میں اون سے کہا کرتا تھا (یعنی اونکی زندگی میں) وہ سچ نکلا پھر حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی کہ تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہ سنا سکتا ہے اونکو جو قبروں میں ہیں یہ حال سے اون کی خبر دیتا ہے جب وہ جگہ پکڑ چکے بیٹھکوں میں دوزخ کے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت کی مثل معنوں میں اور حدیث اسامہ کی پوری ہے **ف** اس حدیث سے تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کی معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ میں کس خوبی اور حسن سے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانہ کے کہ مناظرات باہمی میں کیسی کیسی خلاف تہذیب باتیں قلم و زبان سے نکلتی ہیں

عن عمرة بنت عبد الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها **ترجمہ** عمرہ نے خبر دی کہ انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابوعبدالرحمن کو انہون نے جھوٹ نہین کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت یہ ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے کہ لوگ اسپر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو رو رہے ہین
اور اسپر قبر مین عذاب ہوتا ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ
كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ
يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** علی بن ربیعہ نے کہا پہلی جسپر کوفہ مین نوحہ ہوا وہ کعب کی بیٹی قرظہ
تہی اور مغیرہ نے سنکر کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسپر نوحہ کیا جاوے گا اوسکو عذاب
ہوگا اوس کے سبب سے قیامت کے دن مسلم نے کہا روایت کی مجھسے علی بن حجر نے اون سے علی بن مسلم نے
اون سے محمد بن قیس نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھسے ابن ابی عمر نے اون سے مروان بن معاویہ نے اون سے
سعید بن عبید طائی نے اون علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
اسی روایت کے عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي
مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ
وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ
ترجمہ ابی مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین میری امت مین جاہلیت کے (یعنی
زمانہ کفر کی) کہ لوگ انکو نچھوڑین گے ایک فخر کرنا اپنی حسب پر دوسرے طعنہ کرنا دوسرون کی نسب پر اور تیسرے
تارون سے پانی کی امید رکہنا اور چوتھے بیان کرکے رونا اور بیان کرنیوالی اگر توبہ نکرے اپنے مرنے سے پہلے تو
قیامت جب ہوگی تو اسپر پیراہن ہوگا گندہک کا اور اوڑھنی ہوگی کھجلی کی **ف** اس سے بیان کرکے
رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغرہ کی ظاہر نہون تب تک
توبہ قبول ہوتی ہے اوسکے بعد نہین عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ
أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ وَاللّٰهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھہ گئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین انکو دروازے کی دراڑ سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ ای رسول اللہ کے جعفر کی عورتین رو رہی ہین (یعنے چیخ چلاکر جو شرع مین منع ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جا انکو روکو پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ انھون نے نہین مانا آپ نی پھر دوبارہ اسکو فرمایا کہ جا اور انکو روک دے وہ پھر گیا اور پھر آیا او عرض کی کہ اللہ کی قسم ہمکو انہون نے ہرا دیا ای رسول اللہ کے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین خیال کرتی ہون کہ حضرت نی اوسے فرمایا کہ جا ان کے مونہہ مین خاک ڈالدے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کہا تیرے ناک مین اللہ خاک بھرے کہ نہ تو وہ کام کرتا ہے جو حضرت تجھے حکم فرماتے ہین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے کہ تکلیف سی چھوٹ کر بیٹھین مسلم نے کہا اور روایت کی ہمسی ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سی عبداللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھہ سی ابوالطاہر نے اون سی عبداللہ بن وہب نی اون سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھہ سی احمد بن ابراہیم نے اون سی عبدالصمد نے اون سی عبدالعزیز نے یعنی ابن مسلم نے ان سب نے روایت کی یحیی بن سعید سی اسی اسناد سی مانند اسکی اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ لفظ ہین وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِيِّ یعنے نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکانے سی ف اس روایت سی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رونا انکا نوحہ اور چیخنے کے ساتھہ تھا ورنہ آپ انکو روکنے مین اتنا مبالغہ نفرماتی اسلیے کہ آنسوون سی رونا منع نہین ہے اور اس سے علو ہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج مین بھی امر معروف سی باز نہ آئے اور بعضون نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سی بعید ہے کہ وہ چیخکر روتے ہون اور منع فرمانا آپ کا بطریق استحباب کی تھا عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ ترجمہ ام عطیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کی ساتھہ اقرار لیا کہ ہم نوحہ نکرین تو کسی نے اس اقرار کو پورا

نہ کیا مگر پانچ عورتوں نے ام سلیم اور ام علاء اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذ کی یا یوں کہا کہ ابی سبرہ
کی بیٹی اور معاذ کی بی بی **عن** ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا غیر خمس منھن ام سلیم **ترجمہ** ام عطیہ نے وہی مضمون بیان
کیا اور پانچ عورتوں میں سے ام سلیم کا نام لیا **عن** ام عطیۃ قالت لما نزلت ھذہ الآیۃ یبایعنک
علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یعصینک فی معروف قالت کان منہ النیاحۃ قالت فقلت
یا رسول اللہ الا آل فلان فانھم کانوا اسعدونی فی الجاھلیۃ فلا بد لی من ان اسعدھم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا آل فلان **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت
اتری یبایعنک یعنی جب مومن عورتیں آویں تیرے پاس بیعت کو تو ان سے بیعت لے کہ نہ شریک کریں وہ اللہ کے ساتھ
کسی کو اور نہ نافرمانی کریں وہ تیری کسی دستور کی بات میں تو ان باتوں میں جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ہم سے بیعت لی نوحہ بھی تھا پھر میں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ نوحہ کہیں نہ کروں گی
مگر فلاں شخص کے قبیلہ میں اسلیے کہ وہ میرے نوحہ میں جاہلیت کے زمانہ میں شریک ہوئی تھی تو مجھے بھی
انکے ساتھ شریک ہونا ضرور ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلاں قبیلہ میں سہی **ف**
اس حدیث سے بھی حرام ہونا نوحہ کا ثابت ہوا کہ آپنے سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں نوحہ کریں اور
ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوحہ کریں سوا اس قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں
کسیکو خاص کر دے **عن** محمد بن سیرین قال قالت ام عطیۃ کنا ننھی عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا **ترجمہ** محمد بن سیرین
نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکا جاتا تھا جنازوں کے ساتھ چلنے مگر تاکید سے نہیں روکا جاتا تھا **عن** ام عطیۃ قالت نھینا
عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ام عطیۃ قالت دخل علینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن
فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا
ایاہ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم انکی صاحبزادی کو نہلاتی تھے یعنی انکی جنازہ کو
تو آپنے فرمایا نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کے پتوں سے اور ڈالدو
اخیر میں کافور یا فرمایا تھوڑا سا کافور پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو پھر جب ہم نہلا چکے تو انکو خبر دی اور آپنے اپنی تہمت
ہماری طرف پھینکدی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کر دو ان کے کفن کا یعنی برکت کے لیے اور اس سے

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا تو ضرور ہی اور
اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کی لیے ضرور ہی تو پانچ بار سات بار نہلادیں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی
حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ یہہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مگر صحیح
ہی کہ یہہ زینب تھیں اور اخیر بار میں کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہی شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور جمہور
علماء کا اگرچہ حنفیہ اس کے استحباب کے قائل نہیں مگر یہ حدیث اون پر حجت ہی حالانکہ کافور بدن کو پاک کرتا ہی
جسم کو سخت کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہیں دیتا اور خوشبو ہی اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکوں کے کپڑوں سے
برکت لینا روا ہے **عن** ام عطیة قالت مشطناها ثلاثة قرون **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے
انکے بالوں کی تین لٹیں کردیں کنگھی کر کے **ف** یعنی ایک لٹ آگے کے بالوں کی اور دو پیچھے کے جیسے
اور روایتوں میں آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالوں میں میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہی شافعی
اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث انپر حجت ہی **عن**
ام عطیة قالت توفيت احدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم وفي حديث ابن علية قالت
اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته وفي حديث مالك قالت دخل علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته بمثل حديث يزيد بن زريع عن ايوب
عن محمد عن ام عطية **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہی کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں
انکی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات
ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جیسے یزید بن زریع کی حدیث میں ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے
وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں **عن** حفصة عن ام عطية بنحوه غير انه قال ثلاثا او
خمسا او سبعا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك فقالت حفصة عن ام عطية وجعلنا
رأسها ثلاثة قرون **ترجمہ** حفصہ نے ام عطیہ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یوں ہے
کہا کہ غسل دو انکو تین بار یا پانچ یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام
عطیہ نے کہا کر دیے ہم نے بال اونکے سر کے تین لٹیں **عن** حفصة عن ام عطية قالت
اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا قال وقالت ام عطية مشطناها ثلاثة قرون **ترجمہ**

اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا عن ام عطیۃ قالت لما ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلنہا وترا ثلاثا او خمسا
واجعلن فی الخامسۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا غسلتنہا فاعلمننی قالت فاعلمناہ
فاعطانا حقوہ وقال اشعرنہا ایاہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات فرما گئیں تو ہم سے آپ نے فرمایا کہ انکو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچویں بار
کے پانی میں کافور ملا دینا یا تھوڑا سا کافور ڈال دو پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو پھر ہم نے جب خبر دی تو آپ نے
اپنی تہمد پھینک دی اور فرمایا کہ اسکو کفن کے اندر کا کپڑا کر دو (یعنے جو بدن سے لگا رہے) اور موحینا کت
کا ہا عن ام عطیۃ قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل احدی
بناتہ فقال اغسلنہا وترا خمسا او اکثر من ذلک بنحو حدیث ایوب وعاصم وقال
فی الحدیث قالت فضفرنا شعرہا ثلاثۃ اثلاث قرنیہا وناصیتہا ترجمہ ام عطیہ فرماتی ہیں
کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم انکی ایک صاحبزادی کو نہلاتے تھے آپ نے
فرمایا کہ طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت میں آچکا اور اس حدیث میں
ہے کہ ام عطیہ نے کہا پھر ہم نے تین چوٹیاں گوندہ دیں انکے بالوں کی دو دونوں کنپٹیوں کیطرف کی
اور ایک پیشانی کے سامنے کی عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث
امرہا ان تغسل ابنتہ قال لہا ابدان بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا ترجمہ ام عطیہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو حکم دیا اپنی صاحبزادی کے غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی
طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دہونا عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لہن فی غسل ابنتہ ابدان بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا ترجمہ
اسکا وہی جو اوپر گزرا عن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سبیل اللہ نبتغی وجہ اللہ فوجب اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ
شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم توجد لہ شیء یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا
وضعناہا علی راسہ خرجت رجلاہ واذا وضعناہا علی رجلیہ خرج راسہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہا مما یلی راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ

ثمرته فھو یھدبھا خباب نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسکی
راہ مین ہماری غرض یہ تہی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہماری اللہ پر ہو چکی سو تم مین سے کوئی تو ایسا گیا کہ اوس نے
اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا مین نہ کہایا انہی مین سے مصعب بن عمیر تھے جو جنگ احد مین شہید ہوئے
کہ انکے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ علاوہ نہی ایسی تہی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے اور اگر
جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈالدو اور پیرون کو اذخر
سے چہپادو (وہ ایک گہانس ہے مدینہ مین بہت ہوتی ہے) اور ہم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اسکی پہل پک گئے
اور وہ اسمین چنچن کہاتا ہے یعنی دنیا مین بہی ایمان کے سبب سے ترقی پائی) **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ کفن راس المال سے میت کے دینا چاہیے اور وہ قرضون کی ادائی پر مقدم ہے اسلیے کہ حضرت نے انکے
کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچہا کہ اوسپر دین ہے یا نہین اور اذخر ایک گہانس خوشبودار ہوتی ہے اور
اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کیطرف کردین اور پیر کہلے رہین اور کسی اور چیز سے ڈہانپ دین اور
اور اگر بہت کم ہون تو ستر عورت کردین اسلیے کہ اسکا ڈہانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص و زہد صحابہ
کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تہے اور خدا کی راہ مین جان
دینا فخر جانتے تہے اس حال مین بہی اللہ پاک کے شکر گذار اور ثنا خوان تہے **عن** الاعمش
بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** اعمش سے بہی یہی روایت مروی ہوئی **عن** عائشۃ قالت
کُفِّنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ مِّنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْھَا
قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ اَمَّا الْحُلَّۃُ فَاِنَّمَا شُبِّہَ عَلَی النَّاسِ فِیْھَا اَنَّھَا اشْتُرِیَتْ لَہٗ لِیُکَفَّنَ فِیْھَا فَتُرِکَتِ
الْحُلَّۃُ وَکُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ فَاَخَذَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ لَاَحْبِسَنَّھَا
حَتّٰی اُکَفَّنَ فِیْھَا نَفْسِیْ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِیَھَا اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ لَکَفَّنَہٗ فِیْھَا فَبَاعَھَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِھَا
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین سفید
کپڑون مین جو سحول کی بنی ہوئی تہی (وہ ایک جگہہ کا نام ہے شام مین) جو روئی سے تہی کہ نہ اون مین
کرتا تہا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگون کو شبہ ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپکے لیے خریدا گیا تہا کہ اسمین آپ کو کفن
دین پہر نہ دیا اور تین چادرون مین دیا جو سفید تہین سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبداللہ بن ابی بکر نے
لیا اور کہا مین اسے رکہہ چہوڑونگا اور مین اپنا کفن اسی سے کرون پہر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اسکی

نبی کے کفن کے کام آتا سو اسکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی **ف**
حلہ عرب مین چادر اور تہبند کو کہتے ہین اور حضرت کو تین ہی کپڑون مین کفن دیا کہ جو تہا
کوئی کپڑا اوس کے ساتھ نہ تہا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی
نے اور جمہور علما نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا
قمیص اور عمامہ بھی ہو اور انہون نے مطلب اس حدیث کا یہ کہا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ
اور قمیص کے سوا تھے اور اس صورت مین پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس
لیے کہ کسی روایت معتبر مین ثابت نہین ہوا کہ آپ کے کفن مین قمیص اور عمامہ
تہا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص مین آپ کو غسل دیا تہا
وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے جو مروی ہے کہ آپ
کو کفن دیا گیا تین کپڑون مین اور ایک حلہ مین اور ان دو کرتون مین جن مین آپ
نے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور قابل حجت لانے کے نہین اسلیے
کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق
کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویون کے خلاف کہے **عَنْ** عائشہ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
حُلَّۃٍ یَمَنِیَّۃٍ کَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْہُ وَکُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ یَمَانِیَّۃٍ لَیْسَ
فِیْھَا عِمَامَۃٌ وَّلَا قَمِیْصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰہِ الْحُلَّۃَ فَقَالَ اُکَفَّنُ فِیْھَا
ثُمَّ قَالَ لَمْ یُکَفَّنْ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُکَفَّنُ
فِیْھَا فَتَصَدَّقَ بِھَا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے حلہ مین لپیٹا تہا جو عبد اللہ
بن ابی بکر کا تہا پہر اوتار ڈالا اور اخیر مین یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا۔
عَنْ ھِشَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْھِمْ قِصَّۃُ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالے عنہ نے یہی روایت

بیان کی مگر اسمین عبد اللہ کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہَا فِیْ کَمْ کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِیْ ثَلَاثَۃِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِیَّۃٍ **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کی کپڑے پوچھے تو انہوں نے فرمایا تین کپڑے تھے سحول کے **عَنْ** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ سُجِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ بِثَوْبٍ حِبَرَۃٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو ایک چادر یمن کی آپ کو اوڑھا دی گئی **عَنِ** الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً **ترجمہ** زہری سے بھی یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَذَکَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِہٖ قُبِضَ فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَیْلًا فَزَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْہِ اِلَّا اَنْ یُضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کا اپنے اصحاب میں سے ذکر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو کفن ایسا دیا تھا جس سے ستر نہیں ڈھپتا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا پس جھڑکا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رات کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز بھی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی کفن دے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دے دینے تاکہ خوب ڈھانپنے والا ہو اوسکے تمام بدن کا **ف** شاید خفگی آپ کی اس وجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع ہے اسلیے امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد اسفار کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بھی جب تک غروب نہ ہو جاوے مگر یہ کسی بات کا عرف ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور لیث نے بھی جمیع اوقات نہی میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے یہ مراد نہیں

کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے کہ کپڑا پاک و صاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو (النووی)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَھَا اِلَیْہِ وَاِنْ تَكُ غَیْرَ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِكُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لیجانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے خیر کیطرف لیجاتے ہو اور اگر بد ہے تو اوسے اپنی گردن سے اتارتے ہو **ف** جنازہ لیکر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گر پڑنے کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور اسپر اتفاق ہے کہ مرد ہی اٹھاویں اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اسلیے کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے ثابت ہوا کہ صحبت بدوں سے بچنا ضرور ہے اگرچہ وہ بد جنازہ ہی ہو کہ آپ نے فرمایا جلدی اسے گردن سے اتارو پھر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ صاحب کے پناہ مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے **اور** کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یحییٰ بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد بن ابی حفصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر معمر کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مرفوع کیا اسکو یا نہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَۃً قَرَّبْتُمُوْھَا اِلَی الْخَیْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِكُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا فَلَہٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ شَھِدَھَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ انْتَھٰی حَدِیْثُ اَبِی الطَّاھِرِ وَزَادَ الْاٰخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ عَلَیْھَا ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَہٗ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقَدْ ضَیَّعْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ كَثِیْرَۃٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر رہے جنازہ پر جب تک کہ نماز پڑھی جاوے اوسکو قیراط ثواب کا ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اسکو دو قیراط ہے راوی نے کہا دو قیراط کتنی ہیں کہا دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے ابو طاہر کی حدیث تمام ہوگئی اور دوسرے راوی نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ نماز پڑھکے جنازے پر سے چلے جاتے تھے پھر جب ابو ہریرہ کی روایت کی

تو کہا کہ ہم نے بہت سی قراریط ضائع کیے (یعنی افسوس کیا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی قَوْلِهٖ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی روایت کی ہی یہانتک کہ فارغ ہوجاوین اسکی دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ یہانتک کہ رکہا جاوی جنازہ قبر مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قیراط ثواب کا جب ملیگا کہ دفن سے فارغ ہونے تک حاضر رہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے معمر کی روایت مین گذرا اور کہا (یعنی دو قیراط اسکو ملین گے) جو ساتہہ رہی یہانتک کہ دفن ہوجاوے جنازہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَلَمْ یَتْبَعْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَاِنْ تَبِعَهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازے پر نماز پڑہے اور ساتہہ نہ جاوے اسکو ایک قیراط ہے اور جو ساتہہ جاوی اسکو دو قیراط ہین کسی نے پوچہا کہ دو قیراط کیا ہین فرمایا چہوٹا ان مین کا احد کے برابر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰی تُوْضَعَ فِی الْقَبْرِ فَقِیْرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْقِیْرَاطُ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ **ترجمہ** اسکا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَکْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَبَعَثَ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَصَدَّقَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو جنازے کے ساتہہ جاوی اوسکو ایک قیراط ثواب ہی تو ابن عمر نے کہا ابوہریرہ بہت روایتین کرتے ہین (یعنے انکی روایت مین شک کیا) پہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہہ بہیجا تو انہون نے ابوہریرہ کی بات کو سچا کہا تب تو ابن عمر بولے کہ ہمنے بہت سے قیراطون کا نقصان کیا **ف** اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال صحبت انکی معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال مین علی العموم یہ بات جمی ہوئی تہی کہ جس روایت مین شک ہوتا جس مسئلہ دین مین شبہ ہوا آپ سے دریافت کرو سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہی ذلک فضل اللہ

یوتیہ من لیثار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص حدثہ عن ابیہ انہ کان قاعدا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذ طلع خباب صاحب المقصورۃ فقال یا عبد اللہ بن عمر الا تسمع ما یقول ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج مع جنازۃ من بیتہا وصلی علیہا ثم تبعہا حتی تدفن کان لہ قیراطان من الاجر کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہا ثم رجع کان لہ من الاجر مثل احد فارسل ابن عمر خبابا الی عائشۃ رضی اللہ عنہا یسألہا عن قول ابی ہریرۃ ثم یرجع الیہ فیخبرہ ما قالت واخذ ابن عمر قبضۃ من حصباء المسجد یقلبہا فی یدہ حتی رجع الیہ الرسول فقال قالت عائشۃ صدق ابو ہریرۃ فضرب ابن عمر رضی اللہ عنہما بالحصی الذی کان فی یدہ الارض ثم قال لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ ترجمہ عامر عبد اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ خباب مقصورہ والے آئے اور کہا کہ اے عبد اللہ سنتے ہو کہ ابو ہریرہ کیا کہتے ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اسپر نماز پڑھ کر ساتھ جاوے دفن ہونے تک اسکو دو قیراط ثواب ہے ہر قیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لوٹ جاوے اسکو احد کے برابر ثواب ہے تو ابن عمر نے خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا کہ ابو ہریرہ کی بات کو پوچھیں وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک مٹھی مسجد کی کنکریاں ہاتھ میں لی اور انکو الٹ پوٹ کرنے لگے رینے فکر میں تھے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابو ہریرہ کی بات کو سچا کہتی ہیں تب عبد اللہ نے کنکریاں ہاتھ سے پھینک دیں اور کہا افسوس ہم نے بہت قیراط کا نقصان کیا عن ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فلہ قیراط فان شہد دفنہا فلہ قیراطان القیراط مثل احد ترجمہ ثوبان نے وہی مضمون قیراطوں کا جو اوپر کی روایتوں میں گذرا روایت کیا مسلم نے کہا روایت کی ہمسے ابن بشار نے معاذ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا روایت کی ہمسے ابن مثنی نے ابن ابی عدی نے اور سعید نے اور کہا روایت کی ہمسے زہیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کی اور سعید اور ہشام کی روایت میں ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیراط کیا ہے تو آپ نے فرمایا احد کے برابر ہے

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه قال فحدثت به شعيب بن الحبحاب فقال حدثني به انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہین کہ اوسپر ایک گروہ مسلمانون کا نماز پڑہے جسکی گنتی سو تک پہونچتی ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کرین (یعنے اللہ سے مغفرت کی دعا کرین) مگر ضرور انکی شفاعت قبول ہوگی راوی نے کہا مینے یہہ روایت شعیب بن حبحاب سے بیان کی تو انھون نے کہا مجھسے انس بن مالک نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی میرے جنازہ پر مومنان پاک عقیدت کو جمع فرماوے اور انکی شفاعت میرے حق مین قبول کرے **عن** عبد الله بن عباس رضي الله عنهما انه مات ابن له بقديد او بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا له فاخبرته فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجوه فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعهم الله فيه وفي رواية ابن معروف عن شريك بن ابي نمر عن كريب عن ابن عباس رضي الله عنهما **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس کا ایک فرزند مرگیا قدید مین یا عسفان مین (نام مقام کے ہین) تو انہون نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہین (یعنے نماز جنازہ کے لیے) کریب نے کہا مین گیا اور دیکھا لوگ جمع ہین اور انکو خبر کی ابن عباس نے کہا تمہارے اندازہ مین وہ چالیس ہین مین نے کہا ہان کہا جنازہ نکالو اس لیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس آدمی ایسے ہون جنھون نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ اسکے حق مین ضرور انکی شفاعت قبول کرتا ہے ابن معروف کی روایت مین یون ہے کہ انہون نے شریک سے روایت کی انہون نے کریب سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **عن** انس بن مالك رضي الله عنه قال مر بجنازة فاثني عليها خيرا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت ومر بجنازة فاثني عليها شر فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمر رضي الله عنه فدا لك ابي وامي مر بجنازة فاثني عليها خير فقلت وجبت وجبت وجبت ومر بجنازة فاثني عليها شر فقلت وجبت وجبت

فقال رسول اللہ صلعم من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض **ترجمہ** انس نے کہا ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچھا کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی تین بار دوسرا جنازہ گذرا لوگون نے اسی کو برا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا واجب ہوگی حضرت عمر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچھا کہا آپ نے فرمایا تین بار کہ واجب ہوگئی دوسرا گذرا لوگون نے اسے برا کہا آپ نے فرمایا تین بار واجب ہوگئی (اسکا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہوگئی) آپ نے فرمایا جسکو تم نے اچھا کہا اوسکے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکو برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین **ف** اس حدیث مین آپ نے ایک کلمہ کو تین بار فرمایا اہتمام اور تاکید کے واسطے اور اچھا کہنا صحابہ کا موافق واقع کے تہا اسی لیے انکو اللہ جل شانہ کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالے نیکون کے لیے بہلائی دلون مین مومنون کے پیدا کردیتا ہے اور بدون کے لیے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا کہا ہے اوسپر اعتراض ہوتا ہے کہ کیون برا کہا حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ مرنے کا ذکر خیر سے کرو تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ان موتی کے لیے ہے جنکا نفاق اور بدعت اور فسق کہلا ہوا نہ ہو اور جو کہلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اوسکو اس نظر سے برا کہدینا کہ لوگ اسکی چال چلن سے پرہیز کریں روا ہے کہ اسمین اور زندون کی خیرخواہی اور بہلائی ہے اور اسی لیے محدثین نے کہا ہے کہ جسکی صحابہ نے مذمت کی تہی وہ کہلا ہوا منافق تہا **عن** انس رضی اللہ عنہ قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فذکر معنی حدیث عبد العزیز غیر ان حدیث عبد العزیز اتم **ترجمہ** انس نے وہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مگر حدیث اول پوری ہے **عن** ابی قتادۃ ابن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب **ترجمہ** ابو قتادہ روایت کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپکے پاس سے ایک جنازہ گذرا کہ یہ خود آرام پانے والا ہے یا اس کے جانے سے اور لوگون نے آرام پایا لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا کیا مطلب آپ نے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفون سے آرام پاتا ہے (یعنے موت کے وقت)

اور مبادا آدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** معلوم ہوا کہ گناہ کر
حضرت آدمی خود ہی نہین خراب ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الٰہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف
پاتے ہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے اون سے یحییٰ نے **اور** کہا سے روایت
کی ہم سے اسحق نے اون سے عبد الرزاق نے دونون نے یعنے یحییٰ اور عبد الرزاق نے عبد اللہ بن سعید سے انہون
نے محمد بن عمرو سے انہون نے کعب بن مالک کی ایک فرزند سے انہون نے ابی قتادہ سے انہون نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور یحییٰ کی حدیث مین یہ لفظ ہین یستریح من اذی الدنیا ونصبہا الی رحمۃ اللہ یعنی مومن
آرام پاتا ہے دنیا کی تکلیف سے اور اسکی چوٹ چپیٹ سے اور جگہہ کرتا ہے اللہ کی رحمت کیطرف **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ
إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی
کی موت کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور عیدگاہ میں گئے اور چار تکبیرین کہین (یعنے نماز جنازہ پڑھی)
ف اس حدیث سے ثابت ہوئی نماز جنازہ اور اجماع ہے اسپر کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی
سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ
اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے باوجود دلیل اسکا خلاف کیا ہے **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ
فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى
فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نجاشی بادشاہ حبشہ کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور فرمایا کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کے لیے (یعنے
ہمدردی ہے) ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابو ہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتھہ صف باندہی عیدگاہ مین اور نماز جنازہ پڑہی اور چار
تکبیرین کہین **کہا** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور
عبد بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہم سے یعقوب نے اور وہ ابراہیم بن سعد کے فرزند انہون نے کہا
روایت کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے صالح سے انہون نے ابن شہاب سے مانند عقیل کی روایت

کی دونون سندون سے عن ابن شہاب کروایۃ عقیل بالاسنادین جمیعًا ترجمہ اسکا
وہی جو اوپر گذر چکا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر علیہ اربعًا ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی اصحمہ کی جسکا لقب نجاشی تہا اور چار تکبیرین کہین عن جابر بن عبد اللہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات الیوم عبد للہ صالح اصحمۃ فقام فامنا وصلی
علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندے نے انتقال کیا اصحمہ نے
اور کہڑے ہوئے اور ہمارے امام بنے اور انکی نماز پڑہی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا لکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال
فقمنا فصففنا صفین ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بہائی
تمہارا مر گیا سو کہڑے ہو اور انکی نماز پڑہو پہر ہم کہڑے ہوئے اور دو صفین باندہ لین عن عمران
ابن حصین رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا لکم قد مات
فقوموا فصلوا علیہ یعنی النجاشی وفی روایۃ زھیر ان اخاکم ترجمہ جو اوپر ہو چکا۔
عن الشعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبر بعد ما دفن
فکبر علیہ اربعًا قال الشیبانی فقلت للشعبی من حدثک ھذا قال الثقۃ عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما ھذا لفظ حدیث حسن وفی روایۃ ابن نمیر قال انتہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قبر رطب فصلی علیہ وصفوا خلفہ وکبر اربعًا قلت
لعامر من حدثک قال الثقۃ من شھدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ترجمہ شعبی تابعی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑہی بعد دفن میت کے اور چار تکبیر کہی شیبانی نے
شعبی سے پوچہا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے
یہہ لفظ حسن کی حدیث کے ہین اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی
قبر پر اور نماز پڑہی اسکی اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہ لی اور چار تکبیر کہی مین نے عامر سے
پوچہا کس نے تم سے کہا انہون نے کہا ایک ثقہ نے جسکے پاس ابن عباس آئے تہے مسلم نے کہا روایت
کی ہم سے یہی نے اور ان سے ہشیم نے اور روایت کی محمد بن حسن بن ربیع اور ابو کامل نے دونون نے روایت

کی عبدالواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے ادن سے جریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے ادن سے وکیع نے ادن سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے عبیداللہ بن معاذ نے ادن سے ادن کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ادن سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور کسی کی حدیث میں نہین ہے کہ آپنے چار تکبیر کہی کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے اسحق نے اور ہارون نے دونوں نے وہب سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سمعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابوغسان سمعی نے انہوں نے یحیی بن ضریس سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے ابی حصین سے دونوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑہنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث کی مانند مگر کسی کی روایت میں چار تکبیر کہنے کا ذکر نہین عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی قَبْرٍ ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑہی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْشَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْاَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَيْهِمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ ایک عورت کالی مسجد کی خدمت کرتی تہی یا ایک جوان تہا اور اسکو حضرت نے نپایا تو پوچہا لوگون نے عرض کی کہ مرگئی آپ نے فرمایا تمنے مجہکو خبر نکی گویا اسکو حقیر جانکر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نجانی آپ نے فرمایا مجہے اس کی قبر بتاؤ لوگون نے بتائی آپنے اسپر نماز پڑہی اور فرمایا کہ قبرین اندہیری سے بہری ہین اور اللہ تعالی انکو روشن کردیتا ہے میری نماز پڑہنے سے اونپر **ف** اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑہنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس میں تاویلات باطلہ کرکے اسکو ناجائز کہا ہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہین چلسکتا اور اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق اور تواضع اور خبر گیری اپنے یارون کی اور ان کے حقوق کا خیال رکہنا اور ان کے دنیا و آخرت کی مصالح کی فکر رکہنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجہے خبر کیون ندی اس سے معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اوس کی نماز و دفن مین شریک ہون روا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا ترجمہ

عبد الرحمن نے کہا زید ہماری جنازون کی نماز مین چار تکبیرین کہا کرتے تہے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیرین کہین اور مین نے پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی پانچ بہی کہتے تہے **ف** کہا امام نووی نے یہ حدیث علما کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اوسکے منسوخ ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ نکہے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ اون لوگون نے زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے تمام ہوا قول نووی کا **مترجم** کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک راوی معتبر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرین کہین تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہوسکتا ہے فعل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جب تک خود آپ سے نہی پانچ کی بالتصریح نہ آجاوے اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہے کہ صحیح ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیرین اور صحابہ بعد آپکے چار بہی کہتے تہے پانچ بہی چہہ بہی بعد اسکے یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پہر کہا کہ امام علی بن ابیطالب نے سہل بن حنیف کے جنازے پر چہہ تکبیرین کہین اور اہل بدر پر آپ چہہ تکبیر کہا کرتے تہے اور اور صحابہ پر پانچ اور اور لوگون پر سوا صحابہ کے چار ذکر کیا اسکا دارقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن منصور نے حکم سے اونہون نے ابن عیینہ سے کہ انہون نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چہہ اور سات کہا کرتے تہے اور یہہ آثار صحیحہ ہین تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چار سے زیادہ کو منع نہین فرمایا بلکہ آپنے اور صحابہ نے آپکے بعد چار سے زیادہ کہین اور جن لوگون نے منع کیا ہے انہون نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر جنازہ پر جو نماز پڑہی اسمین چار ہی تکبیرین کہین اور یہہ اخیر فعل ہے آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا لیا جاتا ہے اور اس حدیث مین خلال نے اپنے علل مین کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجہے خبر دی حارث نے کہ سینے امام احمد سے پوچہا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور یہی حدیث پڑہی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اسکی کچہہ اصل نہین اور یہہ حدیث روایت کی ہے محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیثین اپنے دل سے گہڑا کرتا تہا اور منع کرنے والون نے اس سے بہی

دلیل بڑی یہ ہے کہ میمون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتون نے جب آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی تو چار تکبیر کہی اور کہا یہہ تمہارے لیے سنت ہے ای بنی آدم اور اس حدیث کا حال سُنیے کہ اثرم نے کہا کہ محمد بن معاویہ نیساپوری کا ذکر ابو عبداللہ کے پاس آیا یعنے امام احمد کے پاس تو انہون نے فرمایا کہ مین اس کی حدیثون کو دل سی گھڑی ہوی جانتا ہون پہر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سی کہ وہ راوی ہین میمون سی وہ ابن عباس سے کہ نماز پڑہی آدم علیہ السلام کی فرشتون نے اور چار تکبیرین کہین تو اسکو ابو عبداللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جانا اور کہا کہ ابو الملیح کی روایتین بہت صحیح ہوتی ہین اور وہ اسسی بہت ڈرنے والے تھے اور پاک تہے کہ ایسی روایتین بیان کرین اور یہہ بات کہ اس روایت کو ابو الملیح کیطرف منسوب کرین انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل بڑی منع کرنے والون کی بیہقی کی روایت ہی جو یحیی نے ابی سے روایت کی انہون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرشتون نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی اور چار تکبیر کہی یہ روایت صحیح نہین ہے اور مرفوعًا اور موقوفًا دونو طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیرین کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبداللہ سے کہا کہ معاذ کے چند یار شام سی آئے ہین اور انہون نے ایک جنازے پر پانچ تکبیرین کہین تو عبداللہ نے کہا تکبیرین کچہ مقرر نہین ہین امام جتنی تکبیرین کہے تم بہی کہو اور جب وہ سلام پہیر دے تم بہی سلام پہیر دو عن عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ یہانتک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتارا جاوے ف امام نووی نے فرمایا ہی کہ جنازہ دیکھکر اٹھ کہڑا ہونے مین لوگون نے اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہی اور امام احمد اور اسحق اور ابن حبیب نے اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کہڑا ہو یا نہ ہو اور جو جنازے کے ساتھ گیا ہو اسکو بیٹھنے مین بہی اختلاف ہی بعضون نے کہا صحابہ اور سلف مین سی کہ جب تک جنازہ رکہا نجاوے نہ بیٹھے اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہی اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کھڑا ہونے مین بہی اختلاف ہے بعضون نے مکروہ کہا ہے بعضون نے اسپر عمل کیا ہے اور مشہور مذہب شافعیہ کا یہہ ہی کہ کھڑا ہونا مستحب نہین اور یہہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سی

اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کھڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کھڑا ہونا مستحب
ہے اور بیٹھ رہنا جائز ہے اور دعوی منسوخ ہونیکا ایسی جگہہ ٹھیک نہین جہان تطبیق ہو سکتی ہو دونون
مین مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے اون سے لیث نے اور روایت کی ہم سے ابن
رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ان سب نے
ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کی روایت مین یہ ہے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرماتے تھے (آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ
حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ **ترجمہ** عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ جانیوالا نہو تو کھڑا ہو جاوے یہانتک کہ وہ آگے نکل جاوے
یا زمین پر رکھا جاوے آگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے ابو کامل نے ان سے
حماد نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمعیل نے دونون نے ایوب سے اور کہا روایت
کی مجھ سے ابن مثنی نے ان سے یحیی نے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے ابن
ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن
جریج نے ان سب نے نافع سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعد کی مگر ابن جریج کی روایت میں یہ
لفظ ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ
غَيْرَ مُتَّبِعِهَا یعنی جب دیکھے کوئی تم مین کا جنازہ کو تو چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے جب اسکو دیکھے یہانتک کہ جنازہ
آگے چلا جاوے اگر اسکے جنازے کے ساتھ جانا نہین ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ **ترجمہ**
ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جاوے تو جب تک وہ رکھا
نہ جاوے جب تک نہ بیٹھے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ
رکھا نہ جاوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ
فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ آیا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے جب ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے تو آپ
نے فرمایا موت گھبراہٹ کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ ترجمہ جابر کہتے تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ کے یار کھڑے رہے ایک یہودی کے جنازے کے لیے یہانتک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا
عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ
ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے یہان تک
کہ وہ چھپ گیا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ
نَفْسًا ترجمہ ابن ابی لیلے نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف دونوں قادسیہ مین تھے اور
ان کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہو گئے سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگون مین سے ہے
(یعنی کفار مین سے) تو ان دونو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے
ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے قاسم بن
زکریا نے اون سے عبید اللہ نے اون سے شیبان نے ان سے اعمش نے اون سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد
سے اور اس مین یہ لفظ ہین کہ انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا
عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ
قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ
لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ ترجمہ
واقد نے کہا مجھکو دیکھا نافع نے کہ مین ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے
تھے جنازہ کے اترنے کا سو انہون نے مجھسے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو مین نے کہا مین منتظر ہون

جنازے کے کہنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابوسعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم
نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے کہا
مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بنایت کی مجھ سے محمد بن مثنی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر وے سب نے
ثقفی سے ابن مثنی نے کہا کہ عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحیے بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن عمرو بن
سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہوں
نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تھے جنازوں کے حق میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے
تھے یعنے جنازہ دیکھ کر) پھر بیٹھنے لگے اور یہہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن عمرو
کو کہ وہ کھڑے رہے یہانتک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہمسے یہی حدیث
ابو کریب نے اون سے ابی زائدہ نے ان سے یحیے نے اسی اسناد سے **عن**
عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ
فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجِنَازَۃِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا دیکھا
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پھر ہم بھی کھڑے
ہوئے اور وہ بیٹھے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنے جنازہ میں **ف**
اب ہم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر
مستحب ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کے رد سے بہت ٹھیک
ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجہ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے
اور عبد اللہ ابن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیے نے
اور وہ قطان ہیں انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے **عن**
عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِہٖ
وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ
نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ

دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ **ترجمہ** عوف
کہتے ہیں کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر اور میں نے انکی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکہے
اللہم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اور معاف رکہہ اور معاف کر اور مہمانی اسکی عنایت
سے کر اور گہر اسکا کشادہ کر (یعنی قبر) اور دہو ڈال اسکو پانی اور برف اور اولون سے اور صاف کر دے
اسکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہو جاتا ہے میل سے اور اسکو گہر کے بدلے اس سے بہتر گہر دے اور اسکے
لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اوس کی بیوی سے بہتر بیوی دے اور جنت میں لیجا اور عذاب قبر سے بچا یا یہ فرمایا
کہ عذاب دوزخ سے بچا یہانتک کہ میں نے آرزو کی کہ یہہ مردہ میں ہوتا **ف** تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دعا مجھے پہونچتی اور فقیر مترجم آرزو کرتا ہے کہ یہہ مردہ میں ہو تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے زمرے
میں لوٹتا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہہ سے عبدالرحمن بن جبیر نے اون سے انکے باپ نے اون سے عوف
بن مالک نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت
کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہوں نے معاویہ سے انہی دونوں سندوں سے ابی حبیب کی روایت
کی مانند **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ
مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ
اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ
وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ **ترجمہ** عوف نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے
ایک جنازہ پر نماز پڑہی آخر حدیث تک جسکا ترجمہ اوپر ہو چکا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا **ترجمہ** سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی اور آپ نے ام کعب کی نماز پڑہی اور وہ نفاس میں تہیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے انکی کمر کے برابر کہڑے ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت
کی مجھ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک نے اور فضل بن موسے نے ان سب نے روایت کی حسین سے
اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا کعب کی ماں کا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا
يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّيْ وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلٰوةِ وَسَطَهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلٰوةِ
وَسَطَهَا ترجمہ سمرہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی
حدیثیں یاد رکھتا مگر اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ سے بوڑھے لوگ وہاں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ یہ
کمال سعادتمندی ہے اور بزرگوں کا ادب ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز
پڑھی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ اسکے بیچ میں کھڑے ہوئے نماز کے وقت اور ابن مثنی
کی روایت کا مضمون یہی ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ
نَمْشِيْ حَوْلَهُ ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا ننگی پیٹھ کا اور آپ اسپر
سوار ہو لیے اور ہم آپ کے گرد پیدل تھے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹتے تھے فائدہ
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازے سے سوار ہو کر چلنے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ
عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
مِّنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ
لِابْنِ الدَّحْدَاحِ وَقَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ ترجمہ جابر نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابن دحداح کی پھر ایک ننگی پیٹھ کا گھوڑا لائے اور پکڑا اسکو ایک شخص نے پھر آپ اسپر چڑھے
اور وہ کودتا تھا اور ہم سب آپکے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے سو ایک شخص نے کہا قوم میں سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنی خوشے لٹکے ہیں جنت میں ابن دحداح کے لیے عَنْ

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ھَلَکَ فِیْہِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص نے اپنی بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اسپر کچی اینٹین لگانا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی ف اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہے جسکو بغلی قبر کہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تہی اور اسمین تو اینٹین لگی تہین کچی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین سرخ چادر ڈالدی گئی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونون نے سرخس مین انتقال کیا یہ دونون راوی ہین اس سند کے عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ شُفَیٍّ حَدَّثَہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بِرُوْدِسَ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِقَبْرِہٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِہَا ترجمہ ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ کے ساتھ تہے روم کے ملک مین رودس مین کہ نام ایک جزیرہ اور مقام کا ہے اور ایک یار ہمارا مر گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ قبر اسکی برابر کیجاوے اور کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تہے ہماری قبرون کے برابر کرنے کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نکی جاوے اور نہ اونٹ کی کوہان کی سی بنائی جاوے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کیطرح یعنے ماہی پشت بنا دیوین اور یہہ مذہب ہی مالک کا غرض اونچی قبرین بنانا اور ریختہ کرنا اور گنبدون کا طیار کرنا یہ سب باجماع امت اور باتفاق علما حرام اور ممنوع ہے اور اسکو افضل اعمال قرار دینا اور شعار اسلام خیال کرنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا ہے عَنْ اَبِی الْہَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ ترجمہ ابی الہیاج اسدی نے کہا مجہہ سے حضرت علی نے فرمایا کہ مین تمکو بہیجتا ہون اسکے لیے جسکے لیے مجہکو بہیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ نے کہ نہ چہوڑون مین کوئی تصویر مگر مٹادون اسکو اور نہ چہوڑون کوئی بلند قبر مگر اسکو زمین کے برابر کردون کہا مسلم نے دوسرا

کی مجھ سے ابوبکر بن خلاد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت
حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اس میں یہہ لفظ ہیں ولا صورۃ الا طمستھا یعنے نہ چھوڑ دیں کوئی
تصویر کہ نہ مٹا دو اسکو **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یجصص القبور وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو پختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ اوپر گنبد بناویں
ف امام نووی نے کہا اس سے پختہ قبروں کی نفی ثابت ہوئی اور منع ہوا اوس کے اوپر بنانا
عمارتوں کا اور حرام ہوا بیٹھنا قبروں پر یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے
موطا میں کہا ہے کہ مراد اس سے قبروں کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور
امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ
کے گرانیکا حکم دیتے تھے اور فقہا نے وہ مٹی جو قبر سے نکلی اوس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ
کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ
سے ہارون نے اون سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق نے دونو
نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا **عن** جابر قال نھی عن تقصیص القبور
ترجمہ جابر نے کہا آپ نے منع فرمایا قبروں کے پختہ بنانے سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ
خیر لہ من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی
ایک چنگاری پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جاویں اور اسکی کھال تک پہونچے تو بھی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے
کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبد العزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد
نے ان سے ابو احمد نے اون سے سفیان نے ان دونوں نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے مانند اس کے
جو اوپر ہو چکی **عن** ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا ترجمہ ابی مرثد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اسکی طرف نماز پڑھو **عن** ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْہَا **ترجمہ** اسکا بھی وہی ہے جو اوپر ہوچکا **عن** عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اَمَرَتْ اَنْ یُمَرَّ بِجَنَازَۃِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاَنْکَرَ النَّاسُ ذٰلِکَ عَلَیْہَا فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ مَا نَسِیَ النَّاسُ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُہَیْلِ بْنِ الْبَیْضَاءِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ **ترجمہ** عباد بن عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد میں لاویں تاکہ آپ بھی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئے لوگ اسکو کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد ہی میں **ف** ایک روایت میں آیا کہ بیضا کے دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد میں اور ایک روایت میں ان کا نام بھی آیا سہیل اور انکے بھائی کا علما نے کہا ہے کہ بیضا کے تین بیٹے تھے سہیل اور سہیل اور صفوان اور ماں انکی بیضا تھی کہ نام انکا دعد تھا اور بیضا انکا وصف تھا اور باپ انکا وہب تھا اور اس حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں روا کہتے ہیں اور یہی مذہب ہے ابن حبیب مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ابی ذئب کا اور ابو حنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ جائز نہیں نماز جنازہ کی مسجد میں اور دلیل لائے ہیں یہ لوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے جنازہ کی مسجد میں اسکے لیے کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی حدیث سہیل کی اور ابو داؤد کی روایت کی ان لوگوں نے بہت جواب دیے ہیں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے قابل دلیل لانیکی نہیں چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ اکیلے صالح مولی توأمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو فلا شئ علیہ کے معنی میں ہے یعنے اسکے لیے کچھ ملامت نہیں **عن** عَائِشَۃَ اَنَّہَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَمُرُّوْا بِجَنَازَتِہٖ فِی الْمَسْجِدِ فَیُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ فَفَعَلُوْا فَوُقِفَ بِہٖ عَلٰی حُجَرِہِنَّ یُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ اُخْرِجَ بِہٖ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِیْ کَانَ اِلَی الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَہُنَّ اَنَّ النَّاسَ عَابُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا مَا کَانَتِ الْجَنَائِزُ یُدْخَلُ بِہَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ اِلٰی اَنْ یَّعِیْبُوْا مَا لَا عِلْمَ لَہُمْ بِہٖ عَابُوْا عَلَیْنَا اَنْ یُمَرَّ بِجَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُہَیْلِ بْنِ بَیْضَاءَ اِلَّا فِیْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُہَیْلُ بْنُ دَعْدٍ وَہُوَ ابْنُ الْبَیْضَاءِ اُمُّہٗ بَیْضَاءُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سعد بن وقاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہلا بھیجا کہ انکا جنازہ مسجد میں سے لیجاؤ کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ ٹھیرا دیا گیا

مسجد میں جنازہ درست ہونیکا بیان

وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کیطرف تھا وہان سے باہر لے گئے اور لوگون کو یہ خبر پہونچی تو عیب کرنے
لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی عیب کرنے
لگتے جو چیز نہیں جانتے انہوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل
بیضا کے بیٹے پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر مسلم نے کہا وہ سہیل دعد کے بیٹے ہیں کہ ماں انکی دعد ہیں اور وصف
انکا بیضا ہے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة لما توفي سعد بن ابي وقاص قالت ادخلوا به المسجد
حتى اصلي عليه فانكر ذلك عليها فقالت والله لقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابني بيضاء
في المسجد سهيل واخيه **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب سعد کا انتقال ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جنازہ
انکا مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں لوگوں نے اسمیں تامل کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو بیٹوں پر بیضا کی سہیل پر اور انکے بھائی پر **عن** عائشة انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام
عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر
لاهل بقيع الغرقد ولم يقم قتيبة قوله واتاكم **ترجمہ** حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی جب باری حضرت عائشہ کے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع کیطرف نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے
اوپر اے گھر والو مومنوں آچکا تمہارے پاس جسکا تم سے وعدہ تھا کہ کل پاؤ گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر چاہا اللہ نے
تو تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو اور قتیبہ کی روایت میں و اتاکم کا لفظ نہیں ہے **عن** محمد
بن قيس بن مخرمة بن المطلب انه قال يوما الا احدثكم عني وعن امي قال فظننا انه يريد امه
التي ولدته قال قالت عائشة الا احدثكم عني وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قال
قالت لما كانت ليلتي التي النبي صلى الله عليه وسلم فيها عندي انقلب فوضع رداءه وخلع نعليه
فوضعهما عند رجليه وبسط طرف ازاره على فراشه فاضطجع فلم يلبث الا ريثما ظن ان قد رقدت
فاخذ رداءه رويدا وانتعل رويدا وفتح الباب فخرج ثم اجافه رويدا فجعلت درعي في راسي
واختمرت وتقنعت ازاري ثم انطلقت على اثره حتى جاء البقيع فقام فاطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات
ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فاحضرت فسبقته فدخلت فليس الا ان
اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائش حشيا رابية قالت قلت لا شيء قال لتخبريني او ليخبرني

اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رأیت امامی قلت نعم فلہدنی فی صدری لہدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مہما یکتم الناس یعلمہ اللہ نعم قال فان جبریل اتانی حین رأیت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرہت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یأمرک ان تأتی اہل البقیع فتستغفر لہم قالت قلت کیف اقول یا رسول اللہ قال قولی السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون **ترجمہ** محمد بن قیس نے ایک دن کہا کہ کیا میں تمکو اپنے بیتی اور اپنی ماں کی بیتی سناؤں اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید ماں سے وہ مراد ہیں جنہوں نے انکو جنا ہے پھر انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں تمکو اپنی بیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیتی سناؤں ہمنے کہا ضرور فرمایا ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تہے کہ آپنے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکالکر اپنے پاؤں کے آگے رکہی اور کنارہ چادر کا اپنے بچہونے پر بچہایا اور لیٹ رہے اور تہوڑی دیر اسی خیال سے ٹہیرے رہے کہ شاید میں جاگ اٹہے ہوں پہر آپنے چادر لی آہستگی سے اور جوتی پہنی آہستگی سے اور دروازہ کہولا آہستگی سے اور نکلے آہستگی سے پہر بند کردیا اسکو آہستگی سے اور میں نے بہی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑہی اور گہونگٹ مارا اور تہمت پہنی اور آپکے پیچہے چلی یہانتک کہ آپ بقیع پہونچے اور کہڑے رہے دیر تک پہر دونوں ہاتہہ اٹہائے تین بار پہر لوٹے اور میں بہی لوٹی اور جلدی چلے اور میں بہی جلدی چلی اور دوڑے اور میں بہی دوڑی اور گہر آگئے اور میں بہی گہر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گہر میں آتے ہی لیٹ رہی اور آپ جب گہر میں آئے تو فرمایا ای عائشہ کیا ہوا تمکو کہ سانس پہول رہی ہے اور پیٹ پہولا ہوا ہے میں نے عرض کی کہ کچہ نہیں آپنے فرمایا کہ تم بتادو نہیں تو وہ باریک بین خبردار یعنی اللہ تعالی مجہکو خبر دیگا میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر اور میں نے انکو خبر دی تب آپنے فرمایا کہ وہ جو کالا کالا میرے آگے نظر آتا تہا وہ تم ہی تہیں میں نے کہا جی حضرت تو آپنے گہونسا میری سینہ پر مارا کہ مجہکو درد ہوا محبت سے تہا اور فرمایا کہ تو نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول اسکا تیرا حق دبالیگا یعنی تمہاری باری میں اور کسی بی بی کے پاس چلا جاؤنگا تب میں نے کہا جب لوگ کوئی چیز چہپاتے ہیں تو اللہ اسکو جانتا ہے ہاں یعنی اگر آپ مجہسے کسی بی بی کے پاس جاتے بہی تو بہی اللہ دیکہتا تہا آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل ۴

آئے اور جب مین نے دیکھا انہون نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو مین نے بھی چاہا تم سے چھپاؤن اور
وہ تمہارے پاس نہین آتی تھے اور مین نے تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سو گئے سو مین نے برا جانا کہ تم
کو جگاؤن اور یہہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤ گے کہ کہان چلی پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے
کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو مین نے عرض کی کہ مین کیونکر کہون اے رسول خدا آپ نے
فرمایا کہو سلام ہے ایمان والے گھر والون پہ اور مسلمانون پر اللہ رحمت کرے ہمسے آگے جانیوالون پر اور پیچھے جانے
والون پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنیوالے ہین **ف** اس حدیث سے دلیل لاتے ہین جو لوگ عورتون
کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہین اور اس مین علما کا اختلاف تین طور سے ہے ایک تو یہ کہ عورتون کو زیارت
حرام ہے اس لیے کہ آپ نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالی عورتون کو جو قبرون کی زیارت
کرتی ہین اور دوسرے یہہ کہ عورتون کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہین وہ اس حدیث سے
اور حدیث نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا سے دلیل پکڑتے ہین اور اسکا جواب یون دیا ہے کہ اسمین
اجازت کا صیغہ مذکر ہے پھر اجازت مین عورتین داخل نہین اور اصول مین یہی مذہب مختار ہے کہ
صیغہ مذکر مین عورات داخل نہین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ
رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ
لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلعم سکھلاتے انکو جب نکلتے وہ طرف قبرون کی پس تھا کہنے والا
انکا کہتا ابوبکر کی روایت مین (یہ لفظ ہین) سلام ہو اوپر صاحب گھرون کے اور زہیر کی روایت مین (یہ لفظ ہین) سلام ہو تم پر اے صاحب گھرون
کے مومنون اور مسلمانون سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو ساتھ تمہارے ملنے والے ہین ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے مانگتے ہین عافیت **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّيْ فَلَمْ يَأْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ
ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذن مانگا مین نے اللہ سے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لیے پس نہ اذن دیا مجکو اور مین نے اسکی قبر کی زیارت
کے لیے اذن مانگا سو اذن دیا مجکو **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ
عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا
وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ **ترجمہ** بریدہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مین تمکو منع کرتا تھا زیارت سے قبرون کے سو تم اب زیارت کرو اور منع کرتا تھا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ پر رکھوا اور منع کرتا تھا میں تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکون مین سوا جسمین چاہو بناؤ نبیذ کے برتنون میں سے
آمَّا هِيَ قُلْتُ نبیذ پیو ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا روایت ہی عبد الله بن بریدہ کو وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا مسلم نے
وَدَّ یَسُرُّ وَلَدَّ روایت کی ہمسے یحیی بن یحیے نے اونسے ابو خیثمہ نے ان کو زبید نے اونسے محارب نے انسے ابن بریدہ نے اور کہا گمان
کا کرتا ہون کہ انہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقعہ ہوا ابو خیثمہ کو انہون نے روایت کی نبی صلی الله علیہ وسلم سے اور کہا
کی ہمسے ابو بکر نے ان سے قتیبہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے اونسے سلیمان نے اون سے انکے باپ نے انہون نے نبی
صلے الله علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سے روایت کی عبد الرزاق سے انہون
نے عمر سے انہون نے عطا سے انہون نے عبد الله بن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ بریدہ سے انہون نے نبی صلی الله علیہ وسلم سے سب نے
ابی سنان کی مانند روایت کی رغیرہ جو اوپر گذری ا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے کہ
اس نے اپنے آپکو مار ڈالا تھا ایک چوڑے تیر سے تو آپ نے اوسپر نماز نہ پڑہی **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگون نے جو
فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہین اور اسپر کہ جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی
کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑہین اور اس حدیث کا جواب
یہ دیا ہے کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نے خود نماز نہین پڑہی تاکہ لوگ ڈرین اور اس حرکت سے باز آوین اور صحابہ نے نماز پڑہی اور یہ
ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑہتے تھے اور صحابہ کو منع کرتے تھے نماز سے تاکہ لوگ قرض سے ڈرین اور ادا کا خیال رکہین اور
قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانون کا ہے کہ نماز پڑہین ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد ماری گئی ہو یا رجم کیا ہو اسکو اور جس نے اپنے
آپ کو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ خود امام ہے وہ
وہ انکی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈرین اور ان کو جہڑکی ہو

الله تعالی کا شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب مہتمم مطبع صدیقی
ساکن شہر لاہور بازار کشمیری ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر
اہلحدیث کے لیے توشہ عاقبت ہوئی الله جل جلالہ اسکو قبول فرما دے اور اسکی
تیسری جلد جو چہپنی شروع ہو گئی ہے اس کے تمام
کرنے کی توفیق بخشے آمین

5332

سلسلہ ثمانی

آئے اور جب مین نے دیکھا انہون نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو مین نے بھی چاہا تم سے چھپاؤن اور مین نے سمجھا کہ تم سو گئے سو مین نے برا جانا کہ تمہارے پاس نہین آئی تھی اور مین نے تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سو گئے سو مین نے برا جانا کہ جگاؤن اور یہہ بھی خوف کیا کہ تم گھبراؤگے کہ کہان چلی پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو مین نے عرض کی کہ مین کیونکر کہون اے رسول اللہ کہ آپ نے فرمایا کہو سلام ہے ایمان دار گھر والون پہ اور مسلمانون پر اللہ رحمت کرے ہمسے آگے جانیوالون پر اور پیچھے جانے والون پہ اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہین **ف** اس حدیث سے دلیل لاتے ہین جو لوگ عورتون کو زیارت قبور کو جائز کہتے ہین اور اس مین علما کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتون کو زیارت کے لیے حرام ہے اس لیے کہ آپنے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالی عورتون کو جو قبرون کی زیارت کرتی ہین اور دوسرے یہہ کہ عورتون کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہین وہ اس حدیث سے اور حدیث نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا سے دلیل پکڑتے ہین اور اسکا جواب یون دیا ہے کہ اس مین اجازت کا صیغہ مذکر ہے پھر اجازت مین عورتین داخل نہین اور اصول مین یہی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر مین عورات داخل نہین

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُہُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ فَکَانَ قَائِلُہُمْ یَقُوْلُ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ الدِّیَارِ وَفِیْ رِوَایَۃِ زُہَیْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا تہا رسول اللہ صلعم سکھلاتے انکو جب نکلتے وہ طرف قبرونکی پس تہا کہنے والا انکا کہتا ابوبکر کی روایت مین یہ لفظ ہین) سلام ہو اوپر رہنے والے گھرونکے اور زہیر کی روایت مین (یہ لفظ ہین) سلام ہو تمپر اے رہنے والے گھرون کے مومنون اور مسلمانون سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو ساتھ تمہارے ملنے والے ہین ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہین **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَہَا فَاَذِنَ لِیْ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذن مانگا مینے اللہ سے اپنی ماں کے بخشش مانگنے کے لیے پس نہ اذن دیا مجکو اور مینے اسکی قبر کی زیارت کے لیے اذن مانگا سو اذن دیا مجکو **عَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا وَنَہَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَہَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّہَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمکو منع کرتا تہا زیارت سے قبرون کے سو تم اب زیارت کرو اور منع کرتا تہا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کہنے

صواب
بڑھی
جائز
کی

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قالت ہو لکھو اور منع کرتا تہا مین تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکون مین سو اب جسمین چاہو بناؤ پینے کے برتنون مین سے
اَمَّا فِي قَلْبِي تھا بنیز پیو ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا مسلم نے
وَدَسُوْا روایت کی ہم سے یحیی بن یحیے نے اون سے ابو خیثمہ نے ان سے زبید نے اون سے محارب نے انہون نے ابن بریدہ سے اور کہا گمان
کرتا ہون کہ انہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک کیا تہا ابو خیثمہ کو انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا
کی ہم سے ابو بکر نے ان سے قتیبہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے اون سے سلیمان نے اون سے انکے باپ نے انہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سب نے روایت کی عبد الرزاق سے انہون
نے معمر سے انہون نے عطا سے انہون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ بریدہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن
ابی سنان کی مانند روایت کی یعنی جو اوپر گذری ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ﴾ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے کہ
اس نے اپنے آپکو مار ڈالا تہا ایک چوڑے تیر سے تو آپ نے اوسپر نماز نہ پڑہی **ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگون نے جو
فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہین خصوصاً اسپر کہ جس نے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی
کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علما رکا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑہین اور اس حدیث کا جواب
یہ دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز نہین پڑہی تاکہ لوگ ڈرین اور اس حرکت سے باز آوین اور صحابہ نے نماز پڑہی اور یہ
ایسی بات ہے جیسے آپ قرضدار پر نماز نہ پڑہتے تہے اور صحابہ کو منع کرتے تہے نماز سے تاکہ لوگ قرض سے ڈرین اور ادا کا خیال کرین اور
قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانون کا ہے کہ نماز پڑہین ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد ماری گئی ہو یا رجم کیا ہو اسکو اور جس نے اپنے
آپکو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہر سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ
وہ انکی نماز سے پرہیز کرے کہ فساق ڈرین اور ان کو جھڑکی ہو۔

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی
ساکن شہر لاہور بازار کشمیری ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر
اہل حدیث کے لیے توشہ عاقبت ہوئی اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور اسکی
تیسری جلد جو چہپنی شروع ہو گئی ہے اس کے تمام
کرنے کی توفیق بخشے آمین ؛

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۲۶	۲۰	لفظ	لفظ	۵۵۷	۱۲	کرنے تو	کرلے تو	۶۴۱	۱۴	بڑہیے	بڑہاہی
۵۲۷	۹	پہچان	پہچان	۵۵۸	۳	عبداللہ	عبیداللہ	〃	۱۶	جہاز	جہاز
۵۲۸	۱۵	ابومحدورہ	ابومخدورہ	〃	۱۸	پہنچ گئی	پہنچ گیا	〃	۱۸	سرکی	منبرکی
۵۲۹	۱۰	سلام	اسلام	〃	۲۱	علی تہا	علی رضہ تہے	〃	۱۹	ہوے	ہوسے
۵۳۱	۵	ہمین خوشی	مین خوشی	۵۵۹	۳	اسباب کا	اسبات کا	۶۴۲	۱۱	مختصرا کہ	مختصر اکی
〃	۸	ہونے کو	ہونے کا	〃	۱۴	نہین	تہین	۶۴۳	۱۱	سی	ہی
۵۳۲	۲	اویر	اوپر	۵۶۰	۸	ہوتے	ہوئے	۶۴۶	۱۰	نقس	نقش
〃	۵	فرمانے سے	فرمانے تہے	〃	۱۵	نکلے	نکلے	〃	۱۵	〃	〃
〃	۶	طربن	طلحہ بن	〃	۱۸	ابوبکر	ابوبکر کی	۶۴۸	۹	انہون	انہون نے
〃	۱۰	بہاگتا ہے	بہاگتا ہے	۵۶۲	۱۳	روایت	روایت	〃	۱۳	فاسم	قاسم
۵۳۳	۱۵	تہین	نہین	۵۶۴	۷	نمار	نماز	〃	۱۴	سکی	سکی
۵۳۴	۱۰	انگہوتے	انگہوٹے	〃	۱۱	طرح	طرح سی کہ	۶۵۰	۴	بلک	بلکہ
۵۳۵	۱	پڑہی	کہی	۵۶۵	۱۳	استیبین	استینین	〃	۱۳	لاسے	لائے گئے
〃	۲۰	لذشتہ	گذشتہ	۵۶۷	۲۳	کی	کی خلقت	〃	۱۵	سمجہار	سمجہا
۵۳۶	۱۱	کہڑی کہڑی	کہڑے کہڑے	۶۱۸	۱۹	بہان	جہان	۶۵۱	۸	بہولیے	بولے
〃	۱۴	رلعت	رکعت	۶۱۹	۹	درست	درست ہی	〃	۹	اللہ تعالی کے	اللہ تعالی نے
〃	۲۳	ہوتلے	ہوتے	〃	۱۱	دیدپوین گے	دیدیوین	〃	۱۷	اب	آپ
۵۳۷	۱۳	رضے	رضہ کے	〃	۱۸	گئی	گئین	۶۵۲	۱۳	اللہ تعالی نے	اللہ تعالی انہو
۵۴۲	۱	تیجے	نیچے	〃	〃	سمو	ہمکو	〃	۱۴	خلاقت	خلافت
۵۴۴	۴	ریادہ	زیادہ	۶۲۲	۱۱	بہتر ہی	بہتری	〃	۲۱	کلالہ	کلالہ ہے
〃	۹	شمار	شمار ہین	۶۲۴	۱	دیکہتی	دیکہتی ہین	۶۵۳	۳	عامونیر	عالمونیر
۵۴۶	۵	سروی	سردی ہے	۶۲۸	۱۱	حدیث	حدیث سے	۶۵۶	۹	انتظار	انتظار
۵۴۸	۴	بسکہلاوے	سکہلادی	۶۲۹	۱۴	ہمکو	ہمکو حکم	〃	۱۵	سبہے	کئے
〃	۵	المعضوب	المغضوب	〃	۱۸	ہاتہون کو	ہاتہون کی	۶۶۰	۲۲	گزرسے	گذرا
〃	۶	الضلین	الضالین	۶۳۰	۵	ایریون	ایڑیون	۶۶۱	۱۰	سلیم مت	سلیم مین
۵۴۹	۳	صیحیح یسرسے	حدیث یسرسے	〃	۲۳	ان	ہان	۶۶۳	۷	بی اصل	بے اصل ہے
〃	۱۴	یہ سے	یہ سہے	۶۳۱	۱	بر	پر	۶۶۵	۱۰	صورت	سورت
۵۵۰	۳	بعد پڑہنا	بعد درود پڑہنا	۶۳۳	۲۳	مین جو نذ کردن	مین نذ کردن	۶۶۸	۵	بغرض	بفرض
۵۵۲	۱	روایت سے	روایت ہے	۶۳۴	۵	لفظ	لفظ ہے	۶۶۹	۱۷	سنکر	سنکر
〃	۸	الضالین	الضالین کہے	۶۳۵	۳	بولتا	بولنا	۶۷۱	۴	ناکتے	مانگتے
〃	۱۶	نماز پڑہ	نماز پڑہی جب حجیم	〃	۸	کسی اور مکان	کسی مکان	۶۷۶	۲	خدمت	خدمت مین
〃	۲۳	نمار	نماز	۶۳۶	۱	نمار	نماز	〃	۷	مین	مین آئے
۵۵۳	۲۲	جانب بدن	جانب کا بدن	〃	۱۴	اشاریسو	اشار یسے	〃	۱۰	یا حدیث	یہ حدیث
۵۵۵	۴	فربایا	فرمایا	۶۳۸	۱۵	بہکا	بہگا	۶۷۷	۴	قائل	قابل
۵۵۷	۴	کرڑے	کپڑے	۶۴۰	۲	ہوئی سی	ہوئے تہے	〃	۵	سمجے	سکے
〃	۶	〃	〃	۶۴۱	۱	ضرورت سی	ضرورت سی ہو	〃	۱۰	اوریخوستیں	اور جو تیں
〃	۸	〃	〃	〃	۱۳	جابزم	حازم	〃	۱۶	اکبر مثتیس	اللہ اکبر تیتیس

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۰۹	۲۳	مبارکگا	مبارکگا	۷۰۹	۱۹	کیا	کیا گیا	۷۴۵	۳	مین	مین نے
۶۷۹	۴	گزرہے	گزرہے ہین	۷۱۰	۲۲	نے	سے	〃	۲۱	یخیر	بخیر
۶۸۱	۵	جب	اسوقت	۷۱۱	۴	پایا	پایا	۷۴۶	۵	پڑہتے	پڑہتے
〃	۱۴	کس کس	کہی گئی	〃	۱۴	جاؤن کہ ایک	جاؤن ایک	〃	۱۰	امین	یمین
〃	۲۰	بشریت	بشریت سے	۷۱۲	۲	کہ	مین	〃	۱۲	کہ آپکے	کہ آپ
〃	۲۴	کہی	کہی گئی	〃	۱۴	عتبان مالک	عتبان بن مالک	〃	۲۳	ہوتبین	ہوتین
۶۸۲	۴	کہاکہ قاضی	کہاتا حنی	۷۱۷	۱۹	ہے	ہو	۷۵۳	۱۳	ہین	مین
۶۸۴	۳	عمرو بن	عمر بن	۷۱۸	۱	کی	کیا	〃	۲۱	کرنے	کرنے
۶۸۵	۱۳	حجر	حجرے	〃	۱۰	پر	پر نماز	۷۵۷	۲۲	یک	ایک
〃	۱۹	حجرہ	حجرہ مین	۷۱۹	۲۱	کی	کیا	۷۶۰	۱۶	پڑ ہناکا	پڑہنا رہا
〃	۲۲	نماز نماز	نماز	〃	۲۲	ہر چیز	چیز	〃	۱۹	حدیت	حدیث
۶۸۶	۱۰	آدمی	آدہی	〃	〃	کی	کیا	〃	۲۲	ہین	مین
〃	۱۹	ہوئی	ہوئی ہے	۷۲۱	۳	بہی	بہی	۷۶۱	۱۹	پاس	پاس آپ نے ادا کیا
〃	۲۰	فقہا	فقہا کا	۷۲۲	۱۳	ارر	اور	۷۶۵	۲۲	ا ا	کی
〃	۶	کہتا	کہنا	〃	۱۶	تمہاری	تیرے	۷۶۶	۷	ابودرا	ابودردا
〃	۲۳	وہ	وہ طلوع	۷۲۳	۲	کرمی	گرمی	〃	۱۵	جلی	ہلکی
۶۸۸	۳	ہر عصر پڑہی	کبھی ظہر کی پڑہی ہو یا ہو نے آفتاب کبھی عصر کی	〃	۱۷	کی	کیا	۷۶۸	۴	بڑھتے ہے	بڑھتا
				۷۲۴	۱۱	کی	کیا	۷۶۹	۱۷	ہوئے اور عمرو	ہون اور عمرو
۶۹۰	۱۴	بہاب	بہاپ	۷۲۵	۵	ار	اور	〃	۲۰	مین	نماز پڑہی
〃	۱۵	کی کہ رسول	کی رسول	۷۲۶	۱۹	اور	اور ہم	۷۷۱	۱	سے	رکوع بہی
〃	۲۳	سالے	سائے	۷۲۷	۱	بہی	بہی	۷۷۲	۱۶	تو	تو بہی
۶۹۱	۳	سالے	سائے	۷۲۸	۹	ہین	ہین	۷۷۴	۱۴	آپ	بیٹھے
〃	۱۶	مجھے ذو سانسون	مجھے سانسون	۷۳۰	۱۴	تک	تک قنوت	۷۷۶	۶	ایسی ایسی	ایسی
۶۹۳	۱۲	جو بچی	جو بچین	۷۳۱	۱۵	اوسے	اوس نے	〃	۱۰	بعضون	بعضون نے
۶۹۴	۲۲	پہو بچی	پہو بچین	۷۳۴	۲۲	باردن	بازو پر	〃	۲۱	الکار	انکار
〃	〃	پہو بچتی	پہو بچنین	〃	۲۳	ٹیکا	ٹیکا	۷۷۷	۱۴	اور	فرمایا
〃	۶	ہوتے	ہوتے	〃	〃	یہ گر	تاکہ آپ گر	〃	۱۵	رات کو اکہ	اوسی
〃	۲۳	منقول	منقول ہے	۷۳۵	۴	کہتا	کہنا	۷۷۸	۳	ہو	ہون
۶۹۵	۱۱	ساب	شک	〃	۱۲	اور	آپ	〃	۶	او جبل	اور جبل
۶۹۶	۱	ہوئی	ہوئین	۷۳۶	۶	ہی	جب لوگون	〃	۲۲	وسلم	وسلم کو تحریک
۶۹۹	۱۱	انہون	انہون نے	〃	۷	پہراہی	ہی تو	۷۷۹	۱۹	وسلم	وسلم نے
۷۰۰	۹	انتطار	انتظار	۷۳۸	۲۲	برے	بڑے	۷۸۱	۶	کرے	کرین
〃	۱۳	ظہری	زہری	۷۳۹	〃	ہی	بہی	〃	۱۲	جسکو	جنکو
۷۰۲	۱۹	کہتا	کہتا ہے	۷۴۰	۴	جاہیے	چاہیے	۷۸۲	۱۲	آپ بہی	آپ کے
۷۰۴	۴	کہاکہ نماز	کہا نماز	۷۴۲	۲	ہوتی	ہوئی	۷۸۷	۱۳	بہنک	بہنگ
〃	۲۱	آپ کا	اون کا	〃	۲۱	پڑہتے ہین	پڑہتے ہین	〃	۱۴	کا	کا ہی
۷۰۵	۱	لوثنی	لوتہی	۷۴۳	۱۱	عبیر	عنبر	〃	۲۲	سے	ہین
〃	۸	کی بیان	کا ہی بیان	〃	۲۳	سفر	سفر	۷۸۸	۲	پوچہا	پوچہنا
۷۰۶	۱۲	پوچہتے	پوچہتے	۷۴۴	۲۰	کیا	گیا	〃	۵	نہایت	نہایت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۹۰	۱۳	ہے	بیانتک کہ
〃	۱۶	وسلم	وسلم نے فرمایا
۷۹۱	۱۴	سے	اور
۷۹۲	۲	جادین	جاوینگے
〃	۱۷	جاسکتا	جاسکتا
۷۹۴	۱۶	بیر	بہر
۷۹۶	۱۱	مین	ہین
۷۹۷	۴	چوران	چوڑان
۸۰۰	۷	ہولی	ہوگی
۸۰۳	۳	حصرت	حضرت
〃	۵	اورکوہ	اوردہ
〃	〃	گروہ اونہ	گروہ اون سی
۸۰۵	۱۷	فرشتے	فرشتے
۸۰۶	۲۱	جارب	یارب
۸۰۷	۱۹	اور رہا	اور کہا
۸۰۸	۱۰	نعوذ	تعوذ
〃	۱۳	فریب	قریب
۸۰۹	۲۲	تین	تین
۸۱۰	۱۱	ہوستے	ہوستے ہین
〃	۱۹	اللہ	کہ اللہ
۸۱۴	۴	ہے	سے تہے بنی اسد
〃	۲۱	مین	مین سے
〃	۲۲	چہوڑ دیتا تہا	چہوڑ دیا تہا
۸۱۶	۱۶	آواز کو	آواز کی قرأت
۸۱۷	۱۰	تیبس	قیس
۸۱۹	۴	اوس سے	اوس سے
〃	۱۹	تجہے	تجہے
۸۲۰	۱۷	مزا	مزا بہی
۸۲۱	۴	ردایت	روایت کی
〃	۱۳	انہون	انہون نے
〃	۱۵	تیجہ	یہ نتیجہ
۸۲۲	۲۱	زیادہ کا	زیادہ
۸۲۶	۲	ہوگی	ہوگئی
〃	۶	بقرہ ما	بقرہ اور
۸۲۷	۴	پڑہتے	پڑہتے ہے
〃	۵	افیتون	آفتون
〃	۲۱	بچیگا	بچیگا
۸۳۰	۸	ادر	صدق
〃	۱۴	ہوگیا	ہوگیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۳۱	۱۴	موافق	موافق اوسکے
〃	۲۱	بنادیا	بنادینا
〃	۳	غلام	غلام
۸۳۲	۶	ردوایت	روایت ہے
۸۳۴	۱۵	ہے	سے
۸۳۵	۱۵	تو اوس نے	+
〃	۲۱	مین	مین سے
۸۳۶	۲۱	ہو سکے	ہو سکے گا
〃	〃	فرماتا	فرماتا ہے
۸۳۷	۱۱	ٹہیک	ٹہیک
〃	۱۳	لیا	پایا
۸۳۸	۲	رکعت	رکعت مین
〃	۸	المامین	الامین
۸۳۹	۱۵	صاحب	عبداللہ
۸۴۰	۹	ٹہیک	ٹہیک
〃	〃	مفصل	مفصل کی
〃	۱۰	ہون	رہین
۸۴۱	۱۷	ہوی	ہوئین
〃	〃	پہونچی	پہونچین
〃	۲۰	صحیفدان	صحیفہ اونکا
۸۴۳	۱۸	ہوا	بیان ہوا
۸۴۴	۱	کرد	دیر کرو
〃	۱۱	سے	ہین
〃	〃	ہی	ظاہر پر
۸۵۲	۴	ہی تہے	بڑہ ہتے
۸۵۵	۱۲	کرنے	کرستے
۸۵۶	۹	مسجدہ	سجدہ
۸۵۹	۹	اہون	انہون نے
〃	۱۸	بہی	ہی کا
۸۶۰	۴	بہی	وضو ہی کیا
۸۶۱	۱۸	ستے	ہین
۸۶۲	۱	نے	سے
〃	۱۲	خاتم	حاتم
〃	۱۴	کہ	کو
۸۶۳	۱۴	اشارہ	اشارہ
〃	۱۹	ابوہریر	ابوہریرہ
۸۶۴	۲۱	ہین	ہیت
۸۶۵	۱۱	پیدا	پیدا
۸۶۶	۲۲	تعالے	تعالے نے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۶۶	۲۳	اور اسپر بہاگے ساتہہ	پہر اسپر کو لایا
۸۶۷	۱	اور وہ لوگ اسپر ہی الگ	اور وہ لوگ اسپر ہی
〃	۱۸	آنڈا	انڈا
۸۶۸	۴	دیا	دیا گیا
۸۶۹	۱۱	جاتا	ڈہل جاتا
〃	۱۴	گیرون	گہرون
〃	〃	نہین	تہین
۸۷۳	۵	انگلین	اونکابان
۸۷۶	۲	ہے	سے
۸۸۲	۲	پڑہ چکنا	پڑہ چکنا
۸۸۳	۶	کہ	اوس
〃	۱۴	ملک	مانگ
۸۸۵	۴	تم	تم مین
۸۸۶	۲۴	ہوتا	ہونا
۸۸۸	۱۳	مبرسے	میرسے
۸۹۰	۶	کا	کا بجاتا
〃	۹	بانگ بیٹہ	بانگ پیٹ
〃	۲۲	مسلمان	مسلمانون
۸۹۱	۲۳	مجہ	مجہکو
۸۹۲	۲	ہوجاتی	ہوجاتی
〃	۹	کانو	کانوکے
〃	۱۳	تہے	تہے
۸۹۳	۲	جمہو	جمہور
۸۹۴	۸	بچا	بچا
〃	۱۵	انبی	اپنی
۸۹۵	۱۵	.	جمعہ
〃	۲۱	مدلی	بدلی
۸۹۶	۳	برساؤ	برسانہ
〃	۴	برساو	برسا
۸۹۹	۱۲	گناہگارون	گناہگارونکو
۹۰۰	۱۰	+	پہر رکوع کیا لنبا لیکن پہلے رکوع سے کم
۹۰۱	۸	پہر	پہر
۹۰۲	۱۳	لت	لہت
۹۰۵	۲	مین	مین سے
〃	۲	مانگی	مانگا
〃	۳	حدیث	یہ حدیث
۹۰۸	۱۶	کو	کیطرف
۹۰۹	۱	محمد	محرر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۰۹	۶	تحقیق	تحقیق
"	۲۱	رادی	زادی
"	۲۴	اور یہی نخانا کہ آنیز رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپ سے مروی ہوئی ہین	اور اسکو چنیز نہ ہو لی کہ آپ نے رکوع کیا ہی تو وہ یہ نہ کہتا کہ آپ نے رکوع کیا ہے
۹۱۳	۱۲	نماز	تمام
۹۱۴	۱۴	کی	کو زبر
"	۱۶	ہے	زبرسی
"	۲۴	روربت	روایت
۹۱۵	۱۴	و	رنا
"	۱۶	مبن	مین
۹۱۶	۲	تبرتی	بی بی رسول
"	۱۰	سلمۃ	سلمہ
۹۱۷	۱۷	بلاتا	بلانا
۹۱۸	۱۳	بٹنا	بیٹھنا
۹۱۹	۱۲	کنکریلی	کنکریلی
"	۱۶	تو	کو صبر
۹۲۰	۱۷	ہوا ہے	ہو دا سطے
"	۱۸	مست	میت
۹۲۱	۵	جیجکر	چیخکر
۹۲۲	۲۱	رادی	صاحبزادی
۹۲۶	۹	اور تقول	بقول
"	۱۴	بگرتا	بکڑ
		اون	اون سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۲۹	۸	عورتین	عورتین
"	۱۰	توحہ	نوحہ
"	۱۱	نوحہ	نوحہ
"	۱۵	گیسکو	گیسکو
"	۲۱	مناسیب	مناسب
"	۲۲	تہمت	تہ بند
۹۳۰	۱۵	تہبتی	دیتے تھے
۹۳۱	۷	تہمد	تہ بند
"	"	یابدن	تابدن
۹۳۲	۱۱	انکا	اوس کا
"	۲۴	کرون	کردن کا
۹۳۳	۲	تہمد	تہ بند
"	۲۱	اسی	اٰس
۹۳۴	۲۲	جنارسے	جنازسے
۹۳۵	۲۳	ہے	ہین
۹۳۶	۲۰	بشاڑاموں نے	بشارلی ہوئین
"	۲۱	کہا مسلم	کہا مسلم نے
۹۳۸	۶	جیحالب	جیجاب
۹۳۹	۴	ہوگی	ہوگئی
۹۴۰	۵	ملک	مالک
"	۱۱	ہے	یہ ہے
۹۴۴	۱۰	تکبیر کہی	تکبیرین کہین
۹۴۷	۸	بہی	یہی
۹۴۸	۸	مین	مین سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۴۸	۱۶	رہب	دہب
۹۵۱	۵	اسپیر	اون پر
"	۱۰	لگانا تک قبر	لگانا قبر
"	۱۸	خنگاڑی	جنگاری
۹۵۲	۱۱	مذہب	مذہب کی
"	۱۳	حدیث	حدیث سے
"	۲۴	بن	بن ابی وقاص
۹۵۳	۱۳	لگتے	لگتے ہین
۹۵۴	۱۳	شانہ مین جاگ اٹھی ہو	مین سو جاؤن
"	۱۵	تہمت	تہ بند
"	۲۱	درد	درد ہونے لگا
"		تون	تونے
"	۲۳	مجھ سے	میرے پاس
۹۵۵	۲	آئے تھے اور پھر تمہارا کپڑا اوتار دیا اور سمجھا کہ تم سوگئے۔	آئے کر اپنے کپڑے اوتار ڈالے تھے اور سمجھا کہ تم سو گئین
"	۷	یارت	زیارت
"	۱۱	بہی	یہی
"	۱۶	مبن	مین
"	"	میں	ہین
"	۲۰	دا	دیا
۹۵۶	۱	جس بت	جس بین

تمت

